یقین کا سفر
از قلم اقضیٰ خان
IG/FB: Novelsclubb
www.novelsclubb.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

یقین کا سفر

از قلم

قصیٰ خان

www.novelsclubb.com

قسط نمبر 1

دسمبر کا آغاز ہو چکا تھا اور سردیاں اپنے جلوے دکھا رہی ہیں

شہر کراچی میں سورج غروب ہونے کے بعد ٹھنڈ کے ساتھ ہوا بھی عروج پر ہوتی ہے

زوِش یار جلدی کرو زین بھائی باہر انتظار کر رہے ہیں۔۔۔فاطمہ کی آواز پر وہ پیچھے مڑی تھی

ہاں بس نقاب کر لو پھر چلتے ہیں زوش ایک نظر فاطمہ کو دیکھ کر دوبارہ شیشے میں اپنا نقاب سیٹ کرنے لگی

www.novelsclubb.com

امی میں جا رہی ہوں جلدی واپس آجاؤں گی۔۔وہ اپنے جوتے پہنتے ہوئے بولی تھی

دیہان سے جانا اور اپنا خیال رکھنا۔۔۔حاجرہ بیگم کی آواز کچن سے آئی تھی زوش باہر نکل چکی تھی

چلیں زین بھائی مارکیٹ جانا ہے زوِش گاڑی کا دروازہ بند کرتے ہوئے بولی

لڑکی تم نے مجھے اپنا ڈرائیور بنا رکھا ہے۔۔۔۔زین نے پیچھے بیٹھی ہوئی زوش کو دیکھ کر کہا

دیکھ۔یں آپ کو پتا ہے حور یہ آپی مصروف تھیں اور ماہنور کی یونیورسٹی میں فنکشن تھا وہ وہاں گئی ہوئی ہے میرے ساتھ جانے والا کوئی نھیں تھا اور بابا اکیلے جانے نھیں دیتے اس لیئے آپ کو بول دیا۔۔۔زوش نے جلدی سے اپنی بات کہی

تمھارے پاس ہر بات کا جواب تیار ہوتا ہے۔۔۔۔۔زین نے ہنستے ہوئے کہا اور گاڑی اسٹارٹ کر دی

www.novelsclubb.com

بھائی ایسا کوئی سوال نہیں جس کا جواب زوش کے پاس نہ ہو۔۔۔۔فاطمہ نے ہنستے ہوئے کہا

یہ تو ہے۔۔۔۔زوِش نے فاطمہ کی بات کو ہنستے ہوئے تعریف سمجھ کر قبول کیا

****

کہاں ہیں بھئی میری بیٹیاں...احمد صاحب ابھی دفتر سے واپس آئے تھے پانی پیتے ہوئے پوچھنے لگے

مانو تو یونیورسٹی گئی ہوئی ہے حوریہ کچن میں ہے عائشے اپنے کمرے میں پڑھ رہی ہے اور آپ کی لاڈلی ذین اور فاطمہ کو لے کر مارکیٹ گئی ہے۔۔۔۔حاجرہ بیگم اپنے شوہر کے ساتھ بیٹھتے ہوئے بولیں

الاسلام علیکم بابا۔۔۔۔حوریہ کچن میں سے اپنے ڈوبٹے سے ہاتھ صاف کرتی ہوئی باہر آئی

www.novelsclubb.com

والیکم سلام بیٹے۔۔۔۔۔احمد صاحب نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اپنی بیٹی اور بیوی کے ساتھ باتوں میں مصروف ہو گئے

****

یار زوِش تمھیں کوئی کپڑے پسند کیوں نھیں آرہے۔۔۔۔۔فاطمہ تھک کر بولی کیونکہ زوِش اُسے دس الگ الگ دکانوں پر گھما چکی تھی کیونکہ زوِش کو کوئی بھی کپڑے پسند نہیں آرہے ہیں۔

زین ان دونوں کو مارکیٹ چھوڑ کر کسی ضروری کام سے گیا تھا اور واپسی میں ان کو پِک کرنے والا تھا

مجھے جیسے کپڑے چاہیے وہ مل ہی نھیں رہے۔۔۔زوش فاطمہ کا ہاتھ پکڑتے اِدھر اُدھر دکانوں کو دیکھتے چلتے ہوئے بول رہی تھی کہ اایک سائڈ پر کچھ دیکھتے ہوئے پیچھے مڑی تھی کی اچانک کسی وجود سے ٹکرا گئی جس کے ٹکراتے ہی سامنے والے کا موبائل ہاتھ سے گر گیا

ایکسکیوزمی ! آپ دیکھ کر نھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ابھی آدھے الفاظ منہ میں ہی تھے کہ نقاب میں لپٹی وہ آنکھیں دیکھ کر زاویار کو چُپ لگ گئی

ایم سوری میں نے دیکھا نہیں۔۔۔زوش کہتے ہی اُس کا موبائل اٹھانے لگی اور کچھ سوچتے وہ دوبارہ سیدھی ہو گئی۔۔۔میں کیوں سوری کہوں آپ کو بھی دیکھ کر چلنا چاہیے ایسے پبلک پلیس پر موبائل میں دیکھ کر چلیں گے تو یہی ہو گا۔۔۔زوّش اُس شخص کو دیکھ کر سنانے لگی جب کے سامنے کھڑا شخص بنا کسی بات پر دیہان دیئے نقاب میں ہلکی برائون گھنی پلکوں والی آنکھوں کو مسلسل دیکھ رہا تھا

مشرق کا سارا حسن ترازو کے ایک طرف

اور نقاب میں لپٹی ہوئی اُن کی آنکھیں ایک طرف

اوھیلو میں آپ سے بات کر رہی ہوں۔۔۔زوِش نے زاویار کے سامنے چٹکی بجاتے ہوئے کہا

ہاں کیا سوری۔۔۔زاویار ہوش کی دنیا میں آتے ہوئے گڑبڑا کر بولا

بات کرنا ہی فضول ہے۔۔۔۔۔زوش کا موڈ خراب ہو چکا تھا کہتی ہوئی وہاں سے چلی گئی جب کے زاویار ابھی بھی اسی کو دیکھ رہا تھا

بھائی چلی گئی وہ۔۔۔۔بُراق نے زمین پر پڑا موبائل اٹھاتے ہوئے کہا چلیں اب ورنہ فوڈ کورٹ میں بیٹھا ہوا مصطفیٰ انتظار کرتے کرتے مر جائے گا۔

زاویار مسکراتے اپنا سر جھٹک کر چلنے لگا

فوڈ کورٹ میں پہنچے ہی مصطفیٰ نے بُراق سے گلے لگ کر سلام کیا اور واپس اپنی کُرسی پر بیٹھ گیا

www.novelsclubb.com

لو جی آپ کی محبوبہ پھر آپ سے ناراض ہو گئی۔۔۔بُراق نے ہنستے ہوئے اپنے بھائی سے کہا

یار ایک تو تُو بیویوں والے نکھرے دکھانے لگ جاتا ہے۔۔۔زاویار کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولا

ہاں تو تُو مجھے پچھلے آدھے گھنٹے سے یہاں انتظار کروا رہا ہے۔۔۔ مصطفیٰ نے ناراضگی دکھاتے ہوئے شکوہ کیا

زاویار کچھ کہتا اس سے پہلے بُراق بول اُٹھا۔۔۔ہم تو آرہے تھے کہ بھائی لڑکی سے ٹکرا گئے اور اسے دیکھانے میں ہی بھائی کو اتنا ٹائم لگ گیا

جب کے زاویار کے ساتھ کسی لڑکی کا سُن کر مصطفیٰ اپنی مصنوعی ناراضگی بھولا کر میز پر ہاتھ رکھ کر سیدھا ہوا اور براق سے پوچھنے گا "لڑکی وہ بھی زاویار سلطان کے ساتھ"

ہاں اور میں یقین کے ساتھ کہہ رہا ہوں بھائی نے اس سے پہلے کسی کی آنکھیں اتنے غور سے نہیں دیکھیں ہو گی

مصطفیٰ یہ بات سن تو رہا تھا لیکن اس کے لیئے اس بات پر یقین کرنا آسان نہیں تھا کہ زاویار کسی لڑکی کو دیکھ سکتا ہے

زاویار کچھ نہ بولا لیکن دماغ میں ابھی بھی وہی براؤن آنکھوں کا تصور تھا۔۔۔کیا تھا اُن آنکھوں میں ایسا کہ زاویار اُن کو بنا نظریں جھکائے دیکھ رہا تھا۔

****

بابا آجائیں کھانا لگ چکا ہے۔۔ماہنور نے کھانا میز پر لگاتے ہوئے آواز دی

نہیں میں ذوش کے ساتھ کھاؤ گا تم سب کھالو

باقی سب بنا کچھ بولے کھانا کھانے لگے کیونکہ وہ سب جانتے تھے زوش اکیلے کھانا نہیں کھاتی اسی لئے احمد صاحب زوش کے ساتھ کھانا کھاتے ہیں

احمد صاحب سرکاری افسر ہیں اور وہ احمد صاحب اپنے کمرے میں دفتر کے کچھ ضروری کاغذات دیکھ رہے تھے

****

ابھی وہ تینوں باتیں کر رہے تھے کہ زاویار کی نظر سامنے گئی اور پلٹنا بھول گئی جہاں وہ نقاب کیئے کسی چھوٹی بچی کے پیچھے بھاگ رہی تھی۔۔۔فوڈ کورٹ میں زیادہ لوگ نہ تھے چار پانچ میزوں پر کچھ فیمیلیز بیٹھی ہوئیں تھیں جن میں سب ہی عورتیں تھیں

پکڑ لیا۔۔۔زوِش نے بچی کے گرد بازو پھیلاتے ہوئے کہا اور بچی ہنستے ہوئے اس کے گلے آ لگی۔

زوِش آجاؤ آئسکریم آگئی ہے۔۔۔فاطمہ کی آواز سے وہ مڑی تھی

چلو اب میں چلتی ہوں۔۔۔۔بچی نے گلے لگتے ہوئے زوِش کے گال چومے اور اپنی امی کے پاس چلی گئی

زوش، زاویار کے سامنے لگی میز پر بیٹھ گئی

مصطفیٰ اور برُاق کے پیچھے میز پر بیٹھی زوش کا رُخ زاویار کی طرف تھا۔۔۔ مصطفیٰ اور برُاق کھانے کا آڈر دینے کے بعد موبائل پر لگے کچھ دیکھ رہے تھے جبکہ زاویار ابھی بھی زوِش کو دیکھ رہا تھا

زوش نے آئسکریم کھانے کے لیئے نقاب اتارا۔۔۔زاویار بے خود سا اس کے چہرے کو دیکھ رہا تھا گوری رنگت گلابی گال اور ہونٹوں کے کونے پر تِل اس کی خوبصورتی کو مزید نکھار رہا تھا نظریں تھیں کہ پلٹنے کا نام نہیں لے رہی تھیں

بس کر جا کتنا دیکھے گا نظر لگانے کا ارادہ ہے کیا۔۔۔ مصطفیٰ نے زاویار کے نظروں کے تعاقب میں بیٹھی زوش کو دیکھ کر کہا زاویار نے گڑبڑا کر ان کو دیکھا۔۔۔

لگتا ہے بھائی کو محبت ہو گئی ہے۔۔۔ براق تنگ کرتے ہوا بولا

چلو اب زیادہ بولو نہیں۔۔۔۔زاویار نے دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا

****

فاطمہ کا موبائل بجنے لگا۔۔۔جی زین بھائی ہم آ گئے

چل زوش بھائی لینے آ گئے۔۔۔وہ دونوں اپنا سامان اٹھا کر باہر کو چلنے لگیں اور زاویار کی نظروں نے دور تک اُن کا پیچھا کیا

ہو گئی دونوں کی شاپنگ۔۔۔دونوں کے گاڑی میں بیٹھتے زین نے پوچھا

ہاں مشکل سے صحیح لیکن ہو گئی اور آپ کو تو پتا ہے زوش کو کوئی بھی چیز کتنی مشکل سے پسند آتی ہے۔۔۔فاطمہ نے تھکنے کے انداز میں کہا

ہاں تو کسی چیز کو اپنے لئے پسند کر رہے ہیں تو ٹائم تو لگتا ہے نہ۔۔۔زوش نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

پتا نہیں صائم کا کیا ہو گا وہ بے چارہ تو ساری زندگی تمھاری پسند ناپسند کو ہی ڈھونڈتا رہے گا۔۔۔زین کو صائم کی یاد آ گئی جب کہ صائم کا نام سنتے ہی زوش کے دماغ میں ایک سوچ اٹھی کہ کیا سچ میں صائم نے میری پسند کے بارے میں سوچا ہو گا

صائم صدیق جو کہ زوش کے مرحوم تایا صدیق شاہ کا بیٹا اور زوش احمد شاہ کا منگیتر ہے جن کی منگنی بچپن میں صدیق شاہ کی خواہش کی وجہ سے طے پائی تھی

****

بابا آجائیں میں آپ کو اپنی شاپنگ دکھاتی ہوں۔۔۔۔۔زوش اپنا سارا سامان احمد صاحب کے بیڈ پر کھول کے رکھے اُن کو دکھا رہی تھی

ارے ارے لڑکی پہلے کھانا تو کھالو پھر شاپنگ دکھانا ابّو کو انھوں نے تمھاری وجہ سے کھانا نھیں کھایا

امی پہلے شاپنگ تو دیکھنے دیں پھر کھانا کھالیں گے کہنے ساتھ زوش اپنے باقی سامان کھولنے لگی

یہ دیکھیں یہ والا سوٹ میرا ہے اور وہ گرین والا حور آپی کا ہے اور یہ پنک والا مانو کا ہے۔۔۔۔کیسے لگ رہے ہیں روش نے اپنے باپ کو دیکھتے ہوئے پوچھا

بلکل ھماری بیٹی کی طرح پیارے اور ایسا ہو سکتا ہے کہ ہماری بیٹی کچھ پسند کرے اور وہ پیارا نہ ہو۔۔۔احمد صاحب نے اپنی بیس سالہ بیٹی کو پیار کرتے ہوئے کہا

یہ سب آپ کے لاڈ پیار کا نتیجہ ہے آپ نے اسکی عادتیں بگاڑ رکھیں ہیں کیا ضرورت تھی اِن کپڑوں کی اتنے سارے کپڑے ہیں اِسکے پاس ہر شادی یا فنکشن میں اِس کو نیا سوٹ چاہیئے ہوتا ہے۔۔۔حاجرہ بیگم اپنے شوہر کو دیکھتے ہوئے بولیں

کوئی بات نھیں میں یہ سب صرف اپنی بیٹیوں کے لیئے کماتا ہوں۔۔۔احمد صاحب اپنی بیٹیوں کو دیکھتے ہوئے بولے احمد صاحب کی تین بیٹیاں تھیں اور کوئی بیٹا نہ تھا بڑی بیٹی حوریہ جو کے فیشن ڈیزائننگ کی پڑھائی کے آخری سال میں ہے چھوٹی بیٹی زوش جو کہ ریڈیولوجی کے دوسرے سمسٹر میں ہے تیسری بیٹی ماہنور جس کا یونیورسٹی میں آج پہلا دن تھا اور انھیں اپنی تینوں بیٹیوں سے بہت محبت ہے لیکن زوش اپنی شوخ طبیعت اور خوش مزاج کی وجہ سے لاڈلی ہے

چلیں بابا اب کھانا کھاتے ہیں۔۔۔روش کہتے ساتھ احمد صاحب کا ہاتھ پکڑ کر کھانے کی میز پر لے گئی

****

آؤنہ بیٹا اندر آؤ۔۔۔۔۔۔مہتاب سلطان نے اپنے گھر کے دروازے میں کھڑے مصطفیٰ زیدی سے کہا

نہیں انکل ابھی چلتا ہوں میں وہ بس زاویار کے ساتھ آ گیا تھا

ٹھیک ہے بیٹا ابّو کو میرا اسلام دینا اور کہنا اپنے اس دوست کے گھر چکّر لگا لے۔۔۔۔

اوکے انکل۔۔۔وہ کہتا زاویار سے ملا اور اپنی گاڑی میں بیٹھ کر روانہ ہو گیا

ڈیڈ امی اور عائشے کہاں ہے۔۔۔زاویار نے اپنے والد کے ساتھ گھر میں داخل ہوتے ہوئے پوچھا

www.novelsclubb.com

آپ کی والدہ اور بہن سو چکی ہیں اب آپ دونوں بھی اپنے روم میں جائیں ۔۔۔۔مہتاب نے اپنے دونوں بیٹوں کو کہا

مہتاب سلطان ایک مشہور بزنس مین اور مہتاب گروپ آف انڈسٹری کے مالک ہیں جن کا بڑا بیٹا زاویار سلطان میڈیکل کی پڑھائی کر رہا ہے چھوٹا بیٹا بُراق سلطان بی بی اے اور چھوٹی بیٹی وکالت کی پڑھائی کر رہی ہے مہتاب سلطان نے اپنی تینوں اولادوں کو ہر طرح کی آزادی اور اپنی زندگی کے ہر فیصلے لینے کا حق دیا اور اعلیٰ تعلیم کے ساتھ اچھے بُرے کی تمیز بھی سکھائی ہے

****

www.novelsclubb.com

وہ اپنے کمرے کی بالکونی میں ڈھیلی شرٹ اور کُھلے ٹراؤزر کے ساتھ جھولے پر بیٹھی آسمان میں چاند کو دیکھ رہی تھی گھنے براؤن سلکی بال ہوا کی وجہ سے اپنی آزادی منا رہے تھے کہ اچانک روش کا موبائل بجنے لگا اور اوپر صائم کا نام جگمگا رہا تھا

روش نے کال اٹھانے کے بعد سلام کیا سامنے سے سلام کا جواب موصول ہوا

کہاں تھی تم پورا دن۔۔۔۔۔موبائل میں سے صائم کی آواز آئی

کہیں نہیں صبح یونیورسٹی گئی اُس کے بعد گھر آ کے آرام کرنے کے بعد شام میں فاطمہ اور زین بھائی کے ساتھ مارکیٹ گی کپڑے لینے تمھیں بھی تصویر بھیجوں گی تم بھی دیکھنا۔۔۔۔۔زوش نے اپنی تیزی سے چلتی زبان کے ساتھ پورے دن کے کہانی سنائی اور آخر میں خوش ہوتے ہوئے بولی

مجھے نہیں دیکھنے اور تمھیں کتنی بار کہا ہے کہ زین کے ساتھ کہیں نہ جایا کرو

۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

صائم میرے ساتھ کوئی جانے والا نھیں تھا اِس لیئے زین بھائی کو بول دیا اور ویسے بھی وہ کوئی غیر نھیں بلکہ تمھاری اور میری پھوپھو کے بیٹے اور تمھارے بیسٹ فرینڈ ہیں۔۔۔۔۔۔۔زوش نے اپنی صفائی پیش کی

وہ میرا بیسٹ فرینڈ ہے لیکن مجھے پھر بھی نھیں پسند تمھارا یوُں کسی بھی مرد کے ساتھ جانا اور تمھیں میری پسند ناپسند کے بارے میں پتا ہونا چاہیئے اور اُسی کے مطابق چلنا ہو گا۔۔۔اِس سے پہلے کہ زوش کچھ کہتی صائم فون کاٹ چکا تھا اور زوش مایوسی سے فون کو دیکھ رہی تھی کہ کمرے میں حوریہ چائے کے کپ تھامتے ہوئے اندر داخل ہوئی

کیا ہوا پھر سے صائم نے کچھ کہا ہے کیا۔۔۔زوش کا اُترا ہوا چہرہ دیکھتے ایک کپ اُس کو تھماتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔۔وہ دونوں بہنیں روزانہ اِسی طرح بالکونی میں ٹھنڈی ہوا میں چائے پیتے ہوئے بات کرتی ہیں

www.novelsclubb.com

اب تو عادت سی ہو گئی ہے۔۔۔اداس مسکراہٹ کے ساتھ زوش نے کہا

ایک دو دن اچھے سے بات کرتے ہو اور پھر ناراضگی ہو جاتی ہے تم دونوں کا مجھے سمجھ نہیں آتا

یار حور میں پوری کوشش کرتی ہوں کہ میں کوئی شکایت کا موقع نہ دوں اُس کی باتوں کو سمجھتی ہوں اُس پر عمل کرنے کی کوشش کرتی ہوں پھر بھی کسی نہ کسی بات پر ناراضگی ہو جاتی ہے

زوی کیا وہ بھی تمھاری باتوں کو سمجھنے کی کوشش کرتا ہے جیسے تم کرتی ہو

۔۔۔۔زوش نے ایک نظر حور کو دیکھا اور پھر نظریں چُرا کر دوبارہ چاند کو دیکھنے لگی وہ اکثر ایسے سوالوں پر نظریں چُرا لیتی تھی

زوی کیا وہ بھی تم سے اتنی محبت کرتا ہے جتنی تم کرتی ہو۔۔۔۔حور نے اپنی بہن کے چہرے کو دیکھتے ہوئے پوچھا

www.novelsclubb.com

اداس آنکھوں کے ساتھ زبردستی مسکراہٹ سجائے ایک سرد آہ لے کر وہ بولی

۔۔۔۔پتا نھیں

صائم اور زوش کی بچپن میں منگنی کی وجہ سے زوش صائم کے ساتھ بہت اٹیچ اور اُس سے بہت محبت کرتی ہے اور اپنی زندگی کی ہر خوشی اور دُکھ اپنی بہن کے بعد اُس

کو بتاتی تھی لیکن پچھلے کچھ مہینوں سے صائم کے روّیے میں کافی تبدیلی وہ دیکھ چکی تھی

چھوڑو تم اِن باتوں کو میں تمھیں اپنی یونیورسٹی کے سین سناتی ہوں۔۔۔۔زوش نے ہنستے ہوئے بات کو بدلنا چاہا جبکہ حوریہ سب نوٹ کر چکی تھی لیکن کچھ نہ بولی کیونکہ وہ جانتی ہے کہ زوی بہت سے دُکھ ایسے ہی اپنی ہنسی میں چھپا لیتی ہے اور سامنے والے کو اپنی ذات سے کوئی پریشانی نھیں ہونے دیتی

****

کب سے اپنے بیڈ پر کروٹیں بدل رہا تھا نیند ہے کہ آنے کا نام نھیں لے رہی سوچوں میں بس وہ برائون آنکھیں اور خوبصورت چہرے کا عکس گھوم رہا ہے اور پھر خود کو سنائی گی اُس کی باتیں یاد آئیں تو ہونٹوں پر مسکراہٹ آگئ۔۔۔۔۔۔۔

زوش وہ زیرِ لب بڑبڑایا اور دوبارہ سے سونے کی کوشش کرنے لگا

****

اوشٹ میں پھر لیٹ ہو جاؤں گی آج۔۔۔۔۔آنکھ کھلنے کے بعد موبائل پر ٹائم دیکھتے ہوئے وہ جلدی سے اٹھی اور واش روم کی طرف بھاگی

وہ سوٹ کے اوپر اپنا وائٹ لیب کوٹ پہننے سر پر حجاب کئے میز پر آکر بیٹھی اور جلدی جلدی ناشتہ کرنے لگی

آرام سے زوی ناشتہ کہیں بھاگ نہیں رہا۔۔۔حاجرہ بیگم نے ناشتہ کرتی ہوئی زوش کو دیکھتے ہوئے کہا

اّمی میں لیٹ ہو جاؤں گی۔۔۔۔۔۔

تو بیٹا جی جلدی اُٹھ جایا کریں نہ۔۔۔۔۔۔احمد صاحب اخبار پڑھتے ہوئے بولے

بابا میں الارم لگاتی ہوں پھر بھی لیٹ ہو جاتی ہوں۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے میں جا رہی ہوں اور آپ لوگ میرا پیپر اچھے ہونے کی دُعا کیجیئے گا اور مانو آؤ تمھاری یونیورسٹی بھی راستے میں ہے میں تمھیں بھی ڈراپ کر دوں گی

۔۔۔۔۔زوی کہتے ہوئے اپنے امّی ابّو کے سر پر بوسا دے کر گاڑی کی چابی اُٹھائے باہر نکل گئی

دیہان سے جانا۔۔۔۔حاجرہ بیگم اس کی جلد بازی پر ہسنے لگی

****

اسلام علیکم امّی وہ کہتے ہوئے ناشتے کی میز پر بیٹھا

والیکم سلام بیٹا۔۔۔۔۔۔ریحانہ بیگم نے مسکراتے ہوئے اپنے چوبیس سالہ نیلی آنکھوں والے شہزادے کو دیکھا ریحانہ بیگم کے دونوں بیٹوں کی آنکھیں نیلی ہیں جو کہ انھیں اِن کے والد سے وراثت میں ملی ہیں

اور عائشے تمھاری پڑھائی کیسی جا رہی ہے۔۔۔۔۔زاویار نے ناشتہ کرتی ہوئی عائشے سے پوچھا

بہت اچھی بھائی۔۔۔۔۔

پڑھ کے کیا کرو گی کچھ ٹائم میں ویسے بھی کسی لڑکے کو دیکھ کر تمھاری شادی کروا دیں گے۔۔۔۔۔زاویار نے تنگ کرتے ہوئے اپنی جان سے عزیز بہن کو کہا

ہاں اور پھر وہ تمھیں آگے پڑھنے بھی نہیں دیگا اور تمھیں گھر ہی سنبھالنا ہے ۔۔۔۔۔برُاق نے بھی بات میں حصّہ لیا

تم تو چُپ ہی کر جاؤ اور زاویار بھائی مجھ سے پہلے آپ کی شادی ہو گی۔۔۔۔۔برُاق عائشے سے تین جب کہ زاویار چار سال بڑا ہے لیکن عائشے برُاق کو "تم" اور زاویار کو "آپ" کہہ کر پکارتی ہے

زاویار کیا تمھیں کوئی لڑکی پسند نہیں۔۔۔۔۔ریحانہ بیگم نے سوال کیا کیونکہ وہ اپنے بیٹے کی شادی کروانا چاہتی ہیں اور یہ وہ سوال ہے جس پر روزانہ زاویار بنا کچھ سوچے "نہیں" کہہ دیتا لیکن آج اّس سوال پر آنکھوں کے سامنے ایک بار وہ براون آنکھیں اور خوبصورت چہرہ لہرایا

پسند تو تب آئے گی نہ کوئی جب کسی لڑکی کو آنکھ اُٹھا کر دیکھیں گے خود تو کسی لڑکی سے بات نھیں کرتے اور اگر کوئی لڑکی بات کرنے آجائے تو ایسے غصّے سے بات کرتے ہیں کہ لڑکی ڈر کر دوبارہ آئے ہی نھیں۔۔۔۔۔ بُراق نے مزاق اڈاتے ہوئے کہا

ہاں اور اہک زندہ مثال آپ کے سامنے ہے سویرا بیچاری کتنے سالوں سے بھائی سے محبت کرتی ہے اور ایک بھائی ہیں کہ سیدھے منہ بات تک نہیں کرتے

۔۔۔۔۔۔۔عایشے نے اپنی ہنسی دباتے ہوئے کہا

نام مت کو اُس چپکو لڑکی کا اگر وہ پھوپھو کی بیٹی نہ ہوتی تو میں اُس کو کبھی اِس گھر میں داخل نہ ہونے دیتا۔۔۔۔۔۔زاویار کا موڈ سویرا کا نام سُن کر خراب ہو چکا تھا اپنی گاڑی کی چابی اٹھُائے وہ یونیورسٹی کے لیئے نکل گیا۔۔۔

زاویار کے نکلتے ہی ساطان مینشن میں قہقہوں کی آوازیں بلند ہوئیں

کیوں تنگ کرتے ہو میرے بیٹے کو سویرا کے نام سے۔۔۔۔۔امّی مزہ آتا ہے کوئی تو ہے جس سے زاویار بھائی تنگ ہوتے ہیں۔۔۔۔۔۔ہنستے ہوئے عایشے نے کہا

****

یونیورسٹی کیسی لگی تمھیں۔۔۔۔۔گاڑی چلاتے ہوئے زوش نے پوچھا

یونیورسٹی کافی بڑی ہے اور اسٹوڈنٹس بھی دیکھنے میں صحیح لگ رہے تھے

اچھا تم نے اب محنت سے پڑھنا ہے اور غلط لوگوں سے دور رہنا یونیورسٹی میں سب لوگ خیر خواہ نھیں ہوتے اِس لیئے دوستی بھی سوچ سمجھ کر کرنا اور ایسا کوئی کام نہ کرنا کہ جس سے بابا کو شرمندگی ہو۔۔۔۔زوش نے سمجھاتے ہوئے کہا

ٹھیک ہے زوی میں سمجھ گئی ہوں تمھاری بات کو اور میں ایسا کوئی کام نہیں کرو گی کہ جس سے بابا یا ہماری فیملی کو نقصان اُٹھانا پڑے۔۔۔۔۔مانو نے بات کو خوب سمجھنے کے انداز میں میں جواب دیا

گڈ، میں تمھیں واپسی میں پِک کروں گی پھر دونوں آئسکریم کھانے جائیں گے میری طرف سے تمھارے لئیے ٹریٹ۔۔۔۔زوش نے احسان کرنے کے انداز میں کہااور پھر دونوں ہنسنے لگیں

****

مصطفیٰ اور زاویار دونوں ہی کسی بات پر ہنستے ہوئے کلاس میں داخل ہوئے اور وہیں کچھ لڑکیوں کی نظریں اُن پر جم گئیں وہ دونوں ہی اونچے قد کسرتی بازو اور سرخ سفید رنگت کے مالک اور تھے

اسلام علیکم سر۔۔۔۔پروفیسر کے کلاس میں داخل ہوتے ہی سب اسٹوڈنٹس نے سلام کیا

والیکم سلام اسٹوڈنٹس آج کس کی پریزینٹیشن ہے۔۔۔۔۔۔

سر میری۔۔۔پروفیسر کے سوال پوچھنے پر زاویار نے جواب دیا

So let's start the presentation....

پروفیسر کے کہنے پر زاویار کلاس کے سامنے اسٹیج پر گیا اور اپنی پریزینٹیشن شروع کی جہاں کلاس کی لڑکیوں کا دیہان پریزینٹیشن سے زیادہ اُس شخص پر تھا وہ نیلی آنکھیں مغرور ناک ہلکی بیئرڈ رکھنے والا زاویار کسی کو بھی اپنی مردانہ وجاہت کا اسیر بنانے کا ہنر رکھتا ہے وہ کسی ماہر پروفیسر کی طرح پریزنٹیشن کا اختتام کر چکا تھا اور پوری کلاس میں تالیوں کی آواز گونج رہی تھی

As usual mr.topper your presentation was excellent پروفیسر نے خوشی سے حوصلہ افزائی کی۔۔

Thank u sir زاویار نے مسکراہٹ کے ساتھ اپنی تعریف وصول کی۔۔۔ اُسے اِن تعریفات کی عادت تھی وہ خوبصورت ہونے کے ساتھ نہایت ذہین اور یونیورسٹی کا ٹاپر بھی ہے

****

زوی کیسا ہوا پیپر۔۔۔کلاس میں سے روش کے ساتھ نکلتی ہوئی فاطمہ نے پوچھا

یار پیپر تو اچھا ہو گیا بس اب آخری پیپر بھی ہو جائے پھر دونوں کہیں باہر جائیں گے

۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔فاطمہ نے زوش کی خوشی کو دیکھتے ہوئے کہا

آجاؤ میں گھر جاتے ہوئے تمھیں بھی ڈراپ کر دوں گی۔۔۔

نھیں یار تم جاؤ مجھے زین بھائی لینے آئیں گے۔۔۔

اوکے خدا حافظ۔۔۔زوش کہتے ہوئے فاطمہ سے ملی اور گاڑی میں بیٹھ گئی

www.novelsclubb.com

******

یار یہ سفیان کہاں رہ گیا۔۔۔وہ دونوں کینٹین میں بیٹھے تھے کہ مصطفیٰ نے پوچھا

یہیں کہیں گھوم رہا ہو گا علشبہ کے ساتھ۔۔۔۔لو آ گئے

سامنے سے آتے سفیان اور علشبہ کو دیکھتے ہوئے زاویار نے جواب دیا

ہیلو گائز کیسے ہو۔۔۔کرسی پر بیٹھتے ہوئے علشبہ نے پوچھا

ہم تو ٹھیک ہیں جناب آپ دونوں ہی منگنی کے بعد سے یونیورسٹی میں کم نظر آتے ہیں۔۔۔۔مصطفیٰ نے تنگ کرتے ہوئے کہا

ویسے تم دونوں شادی کب کر رہے ہو۔۔۔اِس بار سوال زاویار نے کیا تھا

بس یہی کوئی ایک ڈیڑھ مہینے تک۔۔۔۔سفیان نے بے دھیانی میں جواب دیا

زاویار تم میری پڑھائی میں تھوڑی ہیلپ کر دو گے کیا۔۔۔وہ چاروں باتوں میں مصروف تھے کہ زاویار کو اپنے ایک سائڈ سے آواز آئی زاویار نے ایک نظر اپنے ساتھ کھڑی لڑکی کو دیکھ کر اپنے چہرے کا رُخ پلٹ لیا

نہیں۔۔۔سنجیدگی سے یک لفظی جواب دیا

لڑکی نے ایک مایوس نظر زاویار کی پُشت کو دیکھا اور پلٹ گئی

ویسے ہمارا رزلٹ کب آنے والا ہے۔۔۔۔زاویار نے میز پر بیٹھے تینوں کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے پوچھا

ایک دو دن میں آنے والا ہے۔۔۔۔سفیان نے جواب دیا

چلو گائز اب میں چلتا ہوں۔۔۔۔۔

صبر میں بھی تیرے ساتھ گھر جاؤں گا آنٹی سے بھی ملاقات ہو جائے گی۔۔۔میز سے اُٹھے ہوئے زاویار کو دیکھتے ہوئے مصطفیٰ نے کہا وہ دونوں سفیان اور علشبہ سے ملتے ہوئے گاڑی کی طرف روانہ ہو گئے

****

www.novelsclubb.com

وہ پچھلے آدھے گھنٹے سے مارکیٹ کے سامنے گاڑی روکے بیٹھا تھا

تجھے کیا لگتا ہے اگر وہ کل اِس مارکیٹ آئی تھی تو آج بھی آئے گی کیا۔۔۔۔

پتا نھیں۔۔۔۔گاڑی سے باہر دیکھتے ہوئے زاویار نے جواب دیا

اگر وہ آگئی تو تُو کیا کرے گا۔۔۔۔

پتا نہیں۔۔۔۔۔وہ اب بھی گاڑی سے باہر دیکھ رہا تھا جیسے آنکھیں کسی کو ڈھونڈ رہی ہوں

تو اُس لڑکی کو کیوں ڈھونڈنا چاہ رہا ہے۔۔۔۔ مصطفیٰ نے پوچھا جیسے کچھ جاننا چاھ رہا تھا

پتا نہیں بس اُن آنکھوں کو دیکھنے کا دل چاھ رہا ہے۔۔۔۔

کہیں زاویار سلطان کو محبت کا مرض تو نہیں لگ گیا۔۔۔۔ مصطفیٰ نے جیسے حیرت سے اپنے ساتھ بیٹھے اُس شخص کو دیکھا جو لڑکیوں سے دور رہتا تھا

محبت کا تو نہیں پتا لیکن دل اُس کو دیکھنے کی ضد کر رہا تھا۔۔۔۔زاویار نے کہتے ہوئے گاڑی اسٹارٹ کی اور گھر کے راستے پر ڈال دی

****

امی کہاں ہیں۔۔۔گھر میں داخل ہوتے ہی زوش نے حوریہ سے پوچھا

کچن میں۔۔۔۔حور نے اپنی بہن کی جلد بازی کو دیکھا اور سر نفی میں ہلا کر ہنسنے لگی

جو گھر میں داخل ہوتے ہی سب سے پہلے امّی کا پوچھتی ہے

کیا بنا رہی ہیں امّی۔۔۔۔۔حاجرہ بیگم کے گرد بازو پھیلاتے ہوئے زوش نے پوچھا

چاول، تم اور مانو فریش ہو کر آو پھر کھانا کھاتے ہیں۔۔۔۔حاجرہ بیگم نے نہایت

محبت سے جواب دیا

میں فریش ہو کے نماز پڑھ کر آتی ہوں۔۔۔۔زوش کہتے ہوئے اپنے روم میں چلی

گئی

www.novelsclubb.com

****

کیسی ہو چھوٹی۔۔۔۔مصطفیٰ نے صوفے پر بیٹھی عائشے سے پوچھا اور وہیں سامنے

رکھے صوفے پر بیٹھ گیا

میں ٹھیک آپ کیسے ہیں آپ تو اب گھر بھی نھیں آتے بھول گئے کہ آپ کی ایک بہن بھی ہے۔۔۔۔عایشے نے گلہ کرتے ہوئے بولا اور اپنی کتاب بند کر کے سائڈ پر رکھی

ہاں بیٹا اب تو عید کا چاند بن گئے ہو۔۔۔ریحانہ بیگم ملازمہ کے ساتھ چائے لاتے ہوئے کہنے لگیں۔

نہیں انٹی اب سے آیا کروں گا وہ بس کچھ بزی تھا ڈیڈ کے آفس ورک میں۔۔۔۔۔ مصطفیٰ نے چائے لیتے ہوئے مسکراتے ہوئے جواب دیا

پڑھائی کیسی چل رہی ہے تمھاری۔۔۔۔مصطفیٰ نے عایشے کی بند کی ہوئی کتاب کو دیکھتے ہوئے پوچھا

بہت اچھی۔۔۔۔عایشے نے خوب خوشی سے جواب دیا

ویسے کیا کرو گی پڑھ کر کہا تو ہے تمہاری شادی کروادیں گے۔۔۔۔زاویار نے مصطفیٰ کے ساتھ بیٹھتے ہوئے تنگ کرنے کے انداز میں کہا

نھیں جی پہلے میں آپ کی پھر برُاق اور پھر مصطفیٰ بھائی کی شادی انجوائے کروں گی ۔۔۔۔۔عایشے نے جیسے اپنا پلین بتایا

ہاں بس وہ مارکیٹ والی لڑکی مل جائے پھر تمھارے بھائی کی شادی کرواتے ہیں ۔۔۔۔۔ مصطفیٰ نے بظاہر آہستہ آواز میں کہا لیکن ساتھ بیٹھے زاویار کو پوری بات سنائی دی اور وہ صرف اسے گھور کر رہ گیا اور پھر باتوں میں مصروف ہو گئے

مہتاب سلطان اور شایان زیدی دونوں ہی بچپن کے دوست مشہور اور کامیاب بزنس مین ہیں اِسی وجہ سے دونون فیملیز کا ایک دوسرے کے گھر آنا جانا لگا رہتا ہے اور۔۔۔شایان زیدی نے اپنے بزنس میں ہر کامیابی حاصل کی اور انھیں اپنی اتنی کامیاب زندگی میں اپنی بیوی اور اکلوتا بیٹا مصطفیٰ زیدی سب سے زیادہ عزیز ہے

****

زوش وہ یونیورسٹی کے دروازے سے نکلنے لگی کہ اپنے پیچھے آئی آواز سے پلٹی

تم یہاں کیا کر رہی ہو آج۔۔۔کچھ نہیں وہ بس پیپر کی تیاری کرنی تھی تو لائبریری سے بُکس لینے آئی تھی

۔۔۔اوہ اوکے اگر کسی ھیلپ کی ضرورت ہو تو تمھارا یہ بھائی حاضر ہے۔۔۔کاشف نے مسکراتے ہوئے کہا کاشف زوش کا سینئر ہے جس نے زوش کے نوٹس بنانے اور پڑھائی میں کافی مدد کی تھی

چلیں زوش۔۔۔صائم جو زوش کے ساتھ آیا تھا اُسے اِس طرح کسی سے بات کرتے دیکھ غصّے سے ہاتھ تھامتے ہوئے پوچھنے لگا

زوش نے ایک نظر صائم کو دیکھا جس کے چہرے سے اُس کا غّصہ واضع ہو رہا تھا

کیا ضرورت تھی اتنا غّصہ کرنے کی۔۔۔گاڑی میں بیٹھتے ہوئے زوش نے پوچھا

ضرورت تھی تمھیں میری بات سمجھ نہیں آتی کتنی بار منع کیا ہے ایسے لڑکوں سے دور رہا کرو خیر تمھیں شادی کے بعد جلد سمجھ آجائے گی اور شادی کے بعد تو ویسے بھی تم نے پڑھنا نہیں۔۔۔۔۔۔

کیوں صائم میں پڑھنا چاہتی ہوں میرا خواب ہے ایک کامیاب ریڈیولوجسٹ بننے کا

۔۔۔۔۔

زوش ماما چاہتی ہیں کہ تم شادی کے بعد نہ پڑھو اور میں بھی یہی چاہتا ہوں کہ میری بیوی شادی کے بعد گھر میں رہے اور میری ماں ہے ساتھ وقت گزارے۔۔۔۔زوش کے کہنے پر صائم نے جواب دیا زوش بنا کچھ بولے صائم کے چہرے کو دیکھنے لگی

صائم مجھے وہ گجرے چاہئیے۔۔۔زوش نے گاڑی سے باہر سڑک پر گجروں کی دوکان کو دیکھتے ہوئے اشارہ کیا

زوش میں ابھی آفس کے لئے لیٹ ہو رہا ہوں میں نیکسٹ ٹائم پکا تمھیں دلواؤں گا ۔۔۔۔۔صائم نے گاڑی چلاتے ہوئے معزرت کے انداز میں کہا

زوش نے ایک نظر اپنے ہاتھ کو دیکھا جو کہ صائم کی گرفت کی وجہ سے لال ہو چکا تھا اور پھر ایک آسودہ مسکراہٹ کے ساتھ کھڑکی سے باہر دیکھنے لگ گئ

****

آ گئی گئی میری بیٹی۔۔۔۔۔زوش گھر میں داخل ہوئی تو احمد صاحب پوچھنے لگے

جی بابا بس تھوڑا سا کام تھا وہ کر کے آ گئی۔۔۔۔

پھوپھو کیسی ہیں آپ اور فاطمہ کہاں ہے۔۔۔۔پھوپھو کے ساتھ بیٹھتے ہوئے زوش نے پوچھا

پھوپھو کی جان پھوپھو ٹھیک ہے اور فاطمہ اوپر ہے اُس سے تو روز یونیورسٹی میں مل لیتی یو کبھی اپنی پھوپھو کے گھر بھی آ جایا کرو۔۔۔۔۔۔

بس پھوپھو کل آخری پیپر ہے پھر میں بلکل فری ہو جاؤ گی پھر میں اپنی پھوپھو کے گھر رات گزارنے آو گی۔۔۔۔۔پھوپھو کے گال چومتے ہوئے زوش نے کہا اور اوپر کمرے کی طرف بھاگی

ہر وقت اِدھر اُدھر اچھلتی رہتی ہے۔۔۔۔احمد صاحب نے ہنستے ہوئے کہا لیکن وہ اپنی بیٹی کو کچھ نہ کہتے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ زوش جتنی شرارتی ہے اُس سے کئی زیادہ سمجھ دار بھی ہے

زوش کمرے میں آئی تو سامنے ڈارک پنک کلر کے سوٹ میں بالوں کو چُٹیا بنائے سیاہ آنکھیں اور بادامی رنگت والی حوریہ کو تیار بیٹھے دیکھا

www.novelsclubb.com

حوریار تم بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔۔۔زوش نے دل سے تعریف کی کیونکہ اُسے اپنی دونوں بہنوں سے زیادہ خوبصورت کوئی نھیں لگتا

زوش کی بات سُن کر حور مسکرادی

****

ایکسکیوزمی ! کیا آپ نے اس ٹیبل پر کوئی فائل دیکھی ہے کیا وہ اصل میں ہم یہاں بیٹھے اسٹڈی کر رہے تھے تو شاید یہیں بھول گئے

کیوں میں آپ کو چور دکھ رہی ہوں جو آپ کی فائل چھپاؤں گی۔۔۔ بُراق کے پوچھنے پر ماہنور نے کھا جانے والی نظروں سے جواب دیا

نھیں میں نے آپ کو چور کہا تو نھیں ہے لیکن اگر آپ خود کو سمجھتی ہیں تو کیا کہہ سکتا ہوں میں۔۔۔۔۔ بُراق نے کندھے اچکاتے ہوئے لاپرواہی سے کہا

تمھاری اتنی ہمّت تم نے مجھے چور کہا۔۔۔۔ ماہنور غصّے سے کہتی ہوئی بُراق کے سامنے کھڑی ہوئی

بُراق یہ لے مل گئی فائل چل چلتے ہیں۔۔۔۔۔۔ بُراق کو اپنے پیچھے سے آواز آئی

مسٹر بُراق میں تم سے خود کو چور کہنے کا بدلہ ضرور لوں گی۔۔۔۔۔۔

او کی مس ایکس وائے زیڈ میں ویٹ کروں گا آپ کے بدلے کا اور اب تو یونیورسٹی میں روز ملاقات ہوتی رہے گی۔۔۔۔۔ بُراق نے ایک بھرپور نظر اپنے سامنے حجاب میں کھڑی ماہنور پر ڈالی اور لائبریری سے باہر نکل گیا جب کہ ماہنور اسے غصّے سے گھورتی دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گئ

****

کیا آپ کی دوسری بیٹی کا رشتہ ہوا ہے۔۔۔۔۔۔ عورت نے ایک نگاہ حور پر ڈالنے کے بعد زوش کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حاجرہ بیگم سے پوچھا

ہال میں بیٹھی حاجرہ بیگم نے احمد صاحب کی طرف پریشانی سے دیکھا

نوٹ اگین یار۔۔۔۔ حور اور فاطمہ کے ساتھ نیٹھی زوش نے غصّے اور ناگواری سے قدرے ہلکی آواز میں کہا

جی ہو گیا ہے۔۔۔۔۔ احمد صاحب نے تحمّل سے جواب دیا

وہ اصل میں ہمیں لڑکی پسند آئی ہے لیکن رنگت۔۔۔۔۔۔۔

لیکن آپ کو اِن کی یہ رنگت پسند نہ آئی ہیں نہ؟ عورت کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی زوش بول اٹھی

کیا برائی ہے اِس رنگت میں اتنی پیاری سمجھدار، پڑھی لکھی بہن ہے میری اِن تمام خوبیوں کو چھوڑ کر آپ ایک اُس کی رنگت کو فوقیت دے رہی ہیں

۔۔۔۔۔۔زوش غصّے سے بولنے لگی

نھیں بیٹا ایسی کوئی بات نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔ عورت گڑبڑا کر اپنی صفائی دینے لگی

تو پھر کیسی بات ہے مجھے سمجھ نہیں آتا کہ لوگ جب رشتہ دیکھنے جاتے ہیں تو یہ کیوں بھول جاتے ہیں کو وہ ایک جیتی جاگتی لڑکی کو دیکھنے جا رہے ہیں نہ کہ کسی دوکان میں رکھی چیز کو کہ جس میں نُقص نکالنے لگ جائیں اور اگر ایک پسند نہ آئے تو دوسری کو پسند کر لیا اور آپ کیسے کسی کی شکل صورت یا رنگت پر کچھ کہہ سکتی ہیں یہ سب دینے والی تو خُدا کی ذات ہے آپ لوگوں کو یہ حق کس نے دیا کہ آپ کسی

لڑکی کے بارے میں اِس طرح کی رائے دیں۔۔۔زوش غصّے میں بنا کسی کا لحاظ کئے بولتی گئی

عورت شرمندگی سے بیٹھی رہی جب کہ زوش سیڑھیوں سے اوپر اپنے روم کی طرف جا چکی تھی

دیکھیں بہن ہم اپنی بچّی کا رشتہ نہیں دے سکتے آپ برائے مہربانی یہاں سے چلے جائیے۔۔۔۔پھوپھو سنجیدگی سے مخاطب ہوئی عورت بنا کچھ بولے خاموشی سے چلی گئ

******

www.novelsclubb.com

یار زوش کیا ہو گیا موڈ کیوں آف کر لیا۔۔۔زوش اور فاطمہ زوش کے سر پر بیٹھی پوچھ رہی تھی

کیوں نہیں ہونا چاہیے کیا میرا موڈ آف۔۔۔زوش نے الٹا سوال کیا

یار زوش تم اُس دوپہر والے واقع سے اب تک غصّہ ہو۔۔۔۔۔حوریہ سے سوال کیا

ہاں تو کیا نہیں ہونا چاہیے مجھے غصّہ وہ عورت تمھاری رنگت کو نشانہ بنا رہی تھی اور تم خاموشی سے سن رہی تھی اِس سے پہلے بھی دو بار رشتے والے آئے تھے انھوں نے بھی یہی سب بکواس کی اور تم تب بھی خاموش تھی۔۔۔۔۔۔

یار مجھے فرق نہیں پڑتا کیونکہ میں جانتی ہوں کہ مجھے میرے خدا نے خوبصورت بنایا ہے اُس نے ہر چیز اور شخص کو خوبصورت بنایا ہے اور مجھ میں نھیں ہے تمھاری طرح کا کانفیڈنس کہ میں اِس طرح بول سکو۔۔۔۔۔۔حوریہ نے انتہائی صبر سے جواب دیا

اور میں کیوں ٹینشن لوں جب میرے پاس تمھارے جیسی بہن ہے جو ہر جگہ میرا ساتھ دیتی ہے۔۔۔۔۔۔حوریہ نے کہتے ہوئے زوش کو کندھا مارا جس سے زوش ہنس دی لیکن تمھیں خود بھی بولنا چاہئے میں ہر جگہ تھوڑی ے مھارا ساتھ دوں گی

زوی تمھیں بابا بُلا رہے ہیں۔۔۔کمرے میں داخل ہوتی ہوئی ماہنور نے پیغام دیا

****

بابا آپ نے بلایا۔۔۔۔سیڑھیوں سی اترتے ہوئے زوش نے پوچھا اور اپنے والد کے ساتھ آکر صوفے پر بیٹھ گئی

میری بیٹی اب تک ناراض ہے کیا ہم سے۔۔۔۔احمد صاحب نے محبت سے پوچھا

نھیں بابا میں ناراض نھیں ہوں لیکن مجھے بہت بُرا لگتا ہے جب کوئی عورت ہمارے گھر میں آکر حور کے بارے میں ایسے بول کر جاتیں ہیں میں آپ کو لاسٹ ٹائم ہی کہا تھا کہ دوبارہ کسی نے ایسی کوئی بات کی تو میں چُپ نھیں رہوں گی

۔۔۔۔۔زوش نے دھیمے اور احترام سے جواب دیا

کوئی بات نہیں بالکل صحیح کہا ہے میری زوی نے آج۔۔۔پھوپھو نے کہا

کیا میں نے زیادہ بد تمیزی سے کہا تھا۔۔۔۔زوش نے اپنے والد کو دیکھتے ہوئے ندامت سے پوچھا

دیکھیں بیٹے آپ نے بات تو صحیح کی تھی لیکن انداز تھوڑا بُرا تھا جو بھی تھا وہ عورت آپ سے بڑی تھیں آپ کو آرام سے بات کرنی چاہیے تھی۔۔۔احمد صاحب نے سمجھاتے ہوئے کہا

ٹھیک ہے بابا میں آگے سے دھیان رکھوں گی اِن باتوں کا۔۔۔زوش نے کہنے کے بعد احمد صاحب مسکرا دیئے

چلیں بابا آجائیں ہم لڈّو کھیلتے ہیں آج پھوپھو بھی ہیں۔۔۔۔زوش کہتے ہوئے لڈّو لے آئی وہ اکثر حورمانو اور احمد صاحب کے ساتھ لڈّو کھیلتی ہے۔۔۔۔۔۔

****

آپ کہیں اور بیٹھ جائیں گے اِس ٹیبل پر ہم بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔۔ماہنور کیفے ٹیریا اپنی جگہ پر بیٹھے شخص کی پشُت کو دیکھتے ہوئے بولی

جی کیوں نھیں۔۔۔۔۔کہتے ہوئے بُراق کرسی سے اُٹھ کھڑا ہوا اور اپنے پیچھے کھڑی ماہنور کو دیکھ کر اُسے کچھ شرارت سوجھی اور دوبارہ وہیں بیٹھ گیا

کیوں آپ یہ ٹیبل گھر سے لے کر آئیں ہیں۔۔۔۔۔

نھیں لیکن یہاں ہم بیٹھے ہوئے تھے ہم دونوں کینٹین گئے تھے اور آپ نے آکر ہماری جگہ پر قبضہ کر لیا۔۔۔۔

ماہنور نے چِڑتے ہوئے انداز میں کہا

اوہ تو کیا آپ کا نام لکھا ہوا ہے یہاں۔۔۔۔۔بُراق نے ٹیبل کے اوُپر نیچے دیکھتے ہوئے تنگ کرتے ہوئے پوچھا

چلو ماہنور ہم وہاں بیٹھ جاتے ہیں۔۔۔۔لائبہ نے ماہنور کا بازو پکڑ کر سامنے والے ٹیبل کی طرف اشارہ کیا

بد تمیز۔۔۔۔۔اپنا بیگ اُٹھائے وہ غصّے سے کہتی سامنے والی ٹیبل پر چلی گئی جبکہ بُراق کے بُراق کے چہرے پر گہری مسکراہٹ تھی

******

اندھیرے کمرے کی خاموشی کو موبائل کی رِنگ نے توڑا

نیند میں ہی فون کو لیس کر کے کان سے لگایا

ھیلو مسٹر ٹاپر ابھی تک سو رہا ہے۔۔۔۔۔فون سے آواز آئی

ہمم۔۔۔۔۔۔

یاد ہے نہ آج کی پارٹی میری طرف سے شام میں۔۔۔۔فون سے آواز آئی

ہاں یاد ہے۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اوکے میں تجھے اپنے فلیٹ کی لوکیشن سینڈ کر رہا ہوں ٹائم پر پہنچ جانا۔۔۔۔۔۔

اوکے۔۔۔۔۔زاویار نے کہتے ہوئے فون کاٹ دیا

****

اوہ آج میں خوش ہوں آج آخری پیپر تھا۔۔۔۔۔۔زوش نے چوشی سے چلتے ہوئے اپنے ساتھ فاطمہ سے کہا

اچھا تم یہ گاڑی کی چابی لو گاڑی میں بیٹھو میں آگے ایک شاپ سے ہو کر آتی ہوں

۔۔۔۔

میں بھی تمھارے ساتھ چلتی ہوں کیونکہ یونیورسٹی کی وہ گلی کافی سنسان ہوتی ہے اور گلی کے کورنر پر شاپ ہے۔۔۔۔۔فاطمہ نے کچھ فکر مندی سے کہا

ارے میں بس ابھی گئی اور ابھی آئی اور کچھ نھیں ہو گا بے فکر رہو۔۔۔۔زوش بے فکری سے کہتی چہرے پر نقاب کیئے گلی کی طرف جانے لگی

وہ اپنی ہی دھُن میں چل رہی تھی کہ اچانک کسی نے پیچھے سے اُس کے چہرے پر رومال رکھا وہ اپنے اپنا دفاع کر ہی تھی لیکن سامنے والے کی گرفت مضبوط تھی اور وہ تھوڑی ہی دیر بیہوش ہو گئی۔۔۔۔۔

****

کافی دیر کے بعد جب زوش واپس نہ آئی تو فاطمہ بے چینی سموئے اُس کے پیچھے گئی کافی ڈھونڈنے پر نہ ملنے پر اُس نے احمد صاحب کو کال کر کے سب بتا دیا

****

اّمی میں جا رہا ہوں دوستوں نے رزلٹ آنے کی خوشی میں ایک پارٹی ارینج کی ہے رات تک آ جاؤ گا۔۔۔ سیڑھیوں سے اُترتے ہوئے زاویار نے اپنی ماں سے کہا ۔۔۔سیاہ جینز کے ساتھ سفید شرٹ جس کے بازو سلیقے سے اوپر کی طرف فولڈ کیئے ہوئے تھے ہاتھ میں گھڑی اور ایک چوڑی سلور رنگ جس پر "زیڈ" لفظ لکھا ہوا تھا پہنے ہاتھوں میں لیدر کی جیکٹ لیئے وہ نیلی آنکھوں والا شہزادہ لگ رہا تھا

سلطان مینشن کے باہر آیا جہاں مصطفیٰ اُس کا انتظار کر رہا تھا وہ دونوں گاڑی میں بیٹھے روانہ ہو گئے

****

کھولو کھولو کون لے کر آیا ہے مجھے کھولو مجھے۔۔۔۔۔۔۔۔ہوش میں آتے ہی خود کو کُرسی اور رسیوں کے ساتھ بندھے دیکھ وہ چینخے جا رہی تھی

اے لڑکی ایک آواز نھیں آئے ورنہ زبان نکال دوں گا۔۔۔۔۔۔۔دروازہ کھولتے ہوئے تین لڑکے اندر آئے تھے

کس نے کہا تھا اِس کو لے کر آنے کو۔۔۔۔۔۔کاشف نے غصّے سے اپنے سامنے کھڑے ہارث اور عادل سے کہا

تو نے ہی کہا تھا کہ پارٹی کر ہس گیں لڑکی لانا

میں نے کہا تھا کسی لڑکی کو لے کر آنا یہ نہیں کہا تھا کہ زبردستی اغوا کر کے لانا ۔۔۔۔۔۔اب اُن دونوں کے آنے سے پہلے اِس کو یہاں سے نکالو اگر اُن دونوں نے دیکھ لیا تو آگے تم لوگ بہتر جانتے ہو کہ ھمارے ساتھ کیا ہو گا۔۔۔۔۔کاشف نے پریشانی سے کہا

آ گئے وہ دونوں۔۔۔۔۔ہارث نے کھڑکی سے نیچے سڑک پر رکتی گاڑی کو دیکھتے ہوئے کہا

وہ تینوں زوش کے منہ پر کپڑا باندھ کر دروازے سے باہر نکل گئے

کیا ہُوا تم تینوں کے چہرے پر بارہ کیوں بجے ہوئے ہیں۔۔۔۔

نہیں بس وہ ایسے ہی۔۔۔۔۔

یہ فلیٹ کس کا ہے۔۔۔۔۔ مصطفیٰ نے فلیٹ کو دیکھتے ہوئے پوچھا

بابا کا ہی ہے۔۔۔۔۔۔کاشف نے پریشانی چھپاتے ہوئے جواب دیا

زاویار یہاں کیوں جا رہا ہے۔۔۔۔۔۔زاویار کو کمرے کی طرف جاتے دیکھ ہارث نے اُس کا راستہ روکا

کیا ہو گیا ہے یار میں تو بس فلیٹ دیکھ رہا تھا۔۔۔زاویار کو جیسے اُس کا روکنا سمجھ نہ آیا

اِس روم میں سارا سامان رکھا ہوا ہے کافی گندگی ہے۔۔۔۔کاشف نے جیسے بات کو سنبھالنا چاہا

ابھی وہ پلٹے کہ کمرے سے کرسی ہلنے کی آواز آئی

اندر کون ہے۔۔۔۔۔۔۔زاویار نے سنجیدگی سجائے پوچھا

وہ یار۔۔۔۔۔۔۔۔۔کاشف کے الفاظ منہ میں تھے کہ زاویار دروازہ کھولے اندر داخل ہوا

****

پتا نہیں کہاں چلی ہو گی کس حال میں ہو گی میری بیٹی۔۔۔۔۔حاجرہ بیگم کا رو رو کر بُرا حال تھا

اّمی، بابا زین اور صائم گئے ہوئے ہیں ڈھونڈنے مل جائے گی۔۔۔۔۔حور نے اپنی ماں کو سنبھالتے ہوئے حوصلہ دیا

دروازہ بجنے پر حاجرہ بیگم بھاگتی ہوئی دروازے کی طرف گئی

کہاں ہے میری زوی مل گئی کیا۔۔۔۔۔حاجرہ بیگم نے دروازے سے باہر دیکھتے ہوئے پوچھا

احمد صاحب تھکے ہارے چہرہ جھکائے گھر میں داخل ہوئے

بابا زوی کہاں چلی گئی۔۔۔۔۔ماہنور اپنے باپ کے گلے لگ کر رونے لگی

وہ تینوں زوش کو یونیورسٹی سے گھر آنے کے راستے پر ڈھونڈ چکے تھے پچھلے دو گھنٹے سے وہ ہر ممکن کوشش کر چکے تھے لیکن انھیں زوش کہیں نہ ملی اور اب وہ تھکے ہارے گھر آ چکے تھے

****

زاویار کمرے میں داخل ہوا سامنے حجاب میں لپٹی اُن آنکھوں کو دیکھ کر اُس کے جسم کا سارا جون چہرے پر آ پہنچا

کون لایا ہے اِسے یہاں۔۔۔۔کاشف کے سر پر پسٹل رکھے وہ غصّے سے چلایا

زاویار چھوڑ اِسے جان سے مارے گا کیا۔۔۔مصطفیٰ نے زاویار کی گرفت سے کاشف کو چھڑواتے ہوئے پیچھے کیا

مصطفیٰ اِنھیں بول اگر اپنی جان پیاری ہے تو یہاں سے دفع ہو جائیں ورنہ میں اِن کی جان لینے میں دیر نہیں کروں گا۔۔۔۔۔۔۔کہتے ہوئے زاویار کے چہرے کی رگیں تنی ہوئیں تھیں ایک پل کو تو وہ تینوں ڈر گئے تھے

مجھے ہر گز ایسے دوست نھیں چاہیئے جو لڑکی کی عزت نہ کر سکیں اُسے اپنی عیش و عشرت کا سامان سمجھیں

تم تینوں ابھی یہاں سے نکلو اور فلیٹ کی چابی بعد میں تجھ تک پہنچ جائے گی ۔۔۔۔۔۔مصطفیٰ نے کہتے ہوئے تینوں کو فلیٹ سے بھیج دیا اور دوبارہ اُس کمرے کی طرف آیا

www.novelsclubb.com

ڈرو نھیں ہم تمھیں کچھ نہیں کہیں گے۔۔۔۔۔۔منہ سے کپڑا کھولنے کے بعد اَب زاویار اُس کے ہاتھ پاؤں کی پٹیاں کھول رہا تھا

پا۔۔۔پانی۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ لو آرام سے پیو گڑیا۔۔۔۔۔۔ مصطفیٰ نے گلاس تھماتے ہوئے آرام سے کہا

مجھے گھر جانا ہے میرے گھر والے پریشان ہونگے۔۔۔۔۔۔آنکھوں میں آنسو لیئے وہ بولی

زاویار نے ایک نظر ان آنسوؤں سے بھری آنکھوں کو دیکھا اور ایک بار دل کیا کہ جا کر اُن تینوں کو جان سے مار دے

ہم تمھیں گھر لے کر جائیں گے گڑیا تم ڈرو نھیں۔۔۔ مصطفیٰ نے آرام سے اُس کے ڈر کو ختم کرنا چاہا

ابھی وہ گھر سے نکلتے کہ انھیں پولیس کی بہت سی گاڑیوں کے سائرن سنائی دیئے

زاویار باہر تو بہت سی پولیس کی گاڑیاں ہیں تو یہیں رُک میں باہر دیکھ کر آتا ہوں کیا سین ہے۔۔۔۔۔۔

****

یار پر وبلم ہو گئی۔۔۔۔۔وہ جلدی سے فلیٹ لاک کرتا ہوا روم میں داخل ہوا

کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔زاویار نے پریشانی سے اُس کو دیکھا

یار پیچھے گلی میں پورا ریڈ لائٹ ایریا ہے اور پولیس کی ریٹ پڑ گئی پورے علاقے کو سیل کر دیا

اب ہم کیا کریں گیں گھر کیسے جائیں گے اور اگر پولیس نے ہمیں ایسے دیکھ لیا تو کیا کرے گی ھمارے ساتھ۔۔۔۔۔زوش کو بہت سے خدشے اور ڈر ایک ساتھ لاحق ہو گئے

ہم کچھ کرتے ہیں تمھیں یہاں سے سیف گھر لے کر جائیں گے۔۔۔۔زاویار نے اُسے تسلی دی

مجھے گھر میں بابا سے بات کرنی ہے وہ مجھے ڈھونڈ رہے ہونگے

نھیں تم ایسے کال نھیں کر سکتی اس طرح مصلہ بڑھ سکتا ہے

نھیں برھے گا مجھے بابا سے بات کرنی ہے وہ مجھے یہاں سے آکر لے جائیں گے ۔۔۔۔زوش ضد کرنے لگی

لڑکی تمھیں سمجھ نہیں آرہی کیا پولیس کی ریٹ پڑی ہوئی ہے علاقے سے باہر کوئی آجا نھیں سکتا کہا ہے نہ ایک بار کہ تمھیں سیف گھر پہنچادیں گے۔۔۔۔۔اب کی بار زاویار نے غصّے سے کہا

زوش ڈر کر سہمے بیٹھ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مجھے ڈیڈ کو کال کر کے بتانا ہو گا پھر وہ اِس کے گھر جا کر اِس کی فیملی کو آرام سے سمجھائیں گے اگر ہم نے ڈائریکٹ اِس کے گھر کال کی تو وہ جذباتی ہو کر یہاں آجائیں گے اور سچویشن بگڑ سکتی ہے۔۔۔۔۔۔زاویار نے کچھ سوچتے ہوئے کہا اور میتاب صاحب کو فون کر کے ساری سچویشن بتادی اور زوش کی مدد سے اُس کے گھر کا ایڈریس بھی بتادیا

****

تو آپ کہنا چاہ رہے ہیں کہ میں اپنی منگیتر کو اُن دو غیر مردوں کے بھروسے چھوڑ دوں۔۔۔۔۔صائم نے غصّے سے چیختے ہوئے کہا

دیکھیں معاملے کو سمجھنے کی کوشش کریں آپ کی بیٹی کو کچھ نہیں ہو گا میں آپ کو گارنٹی دیتا ہوں جیسے ہی پولیس کی ریٹ ختم ہو گی میں خود آپ کی بیٹی کو لے کر آوں گا۔۔۔۔۔مہتاب صاحب اپنی بیگم جے ساتھ اِس وقت احمد صاحب کے گھر میں بیٹھے تھے

جذباتی ہو کر فیصلہ لینے سے اچھا ٹھنڈے دماغ سے سوچیں اگر ابھی وہاں گئے تو پولیس نا جانے کیسے کیسے سوال کرے اور نا جانے اِس معاملے کو کس طرح ٹی وی پر پیش کرے۔۔۔۔۔مہتاب صاحب نے تسلی سے احمد صاحب کو بات سمجھائی

میرا بیٹا پڑھا لکھا ہے آپ بھروسہ کر سکتے ہیں وہ آپ کی بیٹی کو صحیح ڈلا مت گھر لے کر آئے گا اگر اُس کے دل میں چور ہوتا تو وہ ہمیں یہاں نہ بھیجتا۔۔۔۔۔اب کی بار ریحانہ بیگم نے بات کی

ٹھیک ہے لیکن اگر ہماری بیٹی کو کچھ بھی ہوا ہم بنا سوچے پولیس کمپلین کر دیں گے ۔۔۔۔۔۔احمد صاحب نے سنجیدگی اور پریشانی کی ملی جلی کیفیت میں کہا

لیکن چاچو آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں کیسے اُن دو مردو پر بھروسہ کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔

صائم نے غصّے اور حیرت سے پوچھا

تو اور کیا کریں چلگ جائیں وہاں اور پولیس کی نظروں میں آکر کر خراب کر دیں اپنی بیٹی کی عزت۔۔۔۔۔احمد صاحب نے ہار مانتے ہوئے کہا

لیکن چاچو۔۔۔۔۔۔۔

صحیح کہہ رہا ہے احمد ہمیں کل صبح تک صبر کر لینا چاہیئے وہ شوی کو لے کر واپس آجائیں گے اگر اُنھوں نے کچھ کرنا ہوتا تو اپنے گھر والوں کو یہاں نہ بھیجتے۔۔۔۔۔

پھوپھو نے صائم کی بات کاٹتے ہوئے کہا

آپ اپنی بیٹی سے بات کر لیں آپ کو اور اُسے دونوں کو تسلی ہو جائے گی۔۔۔۔۔

مہتاب صاحب نے کہتے ہوئے موبائل پر کال ملائی اور فون اسپیکر پر رکھ دیا

****

ہیلو ڈیڈ کیا کہا انھوں نے۔۔۔۔پہلی رِنگ پر کال اٹھاتے ہی زاویار نے بے چینی سے پوچھا

زاویار فون زوش کو دو اُس کے والد نے بات کرنی ہے اُس سے

یہ لو تمھارے بابا کی کال ہے۔۔۔۔۔زاویار نے فون زوش کو دیتے ہوئے کہا

ہیلو بابا۔۔۔کیسے ہیں آپ بابا مجھے یہاں سے لے جائیں مجھے ڈر لگ رہا ہے

۔۔۔۔۔فون کان سے لگائے وہ روتے ہوئے بولی

زوی میرا بچہ بابا ہیں تمھیں کچھ نہیں ہونے دیں گے اور تم تو میری بہادر بیٹی ہو ڈرنے کی ضرورت نھیں ہے وہ تمھیں کچھ کہیں گے اور جیسے ہی پولیس کی ریٹ

ختم ہو گی وہ تمھیں یہاں لیں آئے گیں۔۔۔۔۔۔احمد صاحب نے نہایت محبت سے سمجھاتے ہوئے کہا

زوی میری جان بس آج کی رات گزار لے کل صبح تو یہاں ہو گی اور ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے حالات کو سمجھ انھوں نے تجھے اب تک کچھ نہیں کہا آگے بھی اچھ نھیں کہیں گے اور دیکھ تیرے ماں باپ بھی یہیں ہیں ہم ہیں نہ ان کے پاس تو آج رات بہادر بن کر اپنا خیال رکھ اور ایسے روتے نھیں تیرے اِس طرح آنسو بہانے سے ہمیں تکلیف ہوتی ہے۔۔۔۔۔پھوپھو نے اُسے مطمئن کرنا چاہا

اچھا میں نھیں روتی لیکن آپ امی اور بابا دونوں کا خیال رکھنا میں صبح آپ کے پاس ہو نگی۔۔۔۔۔۔اپنے آنسو صاف جرتے ہوئے شقش نے جواب دیا اور فون کاٹ دیا

بھائی صاحب آپ ڈریں نھیں آپ کی بیٹی اُس گھر کے اندر سیف ہے اور آپ ہی میرے بیٹے کا نمبر لے لیں آپ اپنی تسلی کے لیئے اسے کال کر کے بات کرتے

رہیئے گا۔۔۔۔۔نمبر دینے کے بعد مہتاب سلطان اور ریحانہ بیگم وہاں سے چلے گئے

****

ہو گئی بات تمھاری اب تھوڑی تسلی ہوئی۔۔۔۔۔زاویار نے زوش سے موبائل لیتے ہوئے پوچھا لہجہ قدرنارمل اور دھیمہ تھا

گڑیا ہم باہر ہی ہیں تمھیں کسی چیز کی ضرورت ہو تو ہمیں بتانا۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔سر اسبات میں ہلاتے ہوئے وہ بلکہ ڈامسکرائی

www.novelsclubb.com

****

تو ٹینشن میں کیوں ہے اب ایک طرح سے دیکھا جائے تو تجھے خوش ہونا چاہیے کہ جسے دیکھنے کی تمنا تھی تجھے وہ مل گئی۔۔۔۔۔

یار میں نے ایسے ملنے کی خواہش تو کبھی نی نہ کی تھی کہ جس میں وہ مجھ سے ڈر جائے ۔۔۔۔۔زاویار نے بے بسی سے بیٹھتے ہوئے جواب دیا

اب جو ہو گیا اسے تو ہم بدل نھیں سکتے اور ابھی تو وہ کافی نارمل ہے۔۔۔۔۔۔۔

ویسے تو نے نقاب میں بھی اسے پہچان لیا۔۔۔۔۔مصطفیٰ نے شرارت سے پوچھا

ایک جھلک دیکھ کر جس کی چاہت ہو جائے

اسے پردے میں بھی پہچان لیا جاتا ہے

آگے کا کیا سوچا ہے۔۔۔۔۔مصطفیٰ نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا

پہلے تو یہ کہ صحیح سلامت گھر پہنچاؤ اسے اُس کے بعد مناسب وقت دیکھ کر بات کروں گا۔۔۔۔۔۔

****

قسط نمبر2

کھانا۔۔۔۔۔۔زاویار نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کھانے کی پلیٹ سامنے کی

میں نے نھیں کھانا۔۔۔۔۔

کیوں۔۔۔۔۔۔

وہ۔۔۔مجھے اکیلے کھانے کی عادت نھیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔زوش نے گھبراتے ہوئے اٹک اٹک کر سر جھکائے جواب دیا

www.novelsclubb.com

زاویار کھانا وہیں رکھے کمرے سے نکل گیا اور تھوڑی دیر بعد اپنی پلیٹ لیئے کمرے میں داخل ہوا اور وہیں بیڈ پر بیٹھ گیا

اب تو کھا سکتی ہو نہ۔۔۔۔۔۔۔زاویار نے مسکراتے ہوئے سوالیہ نظروں سے دیکھا

زوش مسکراتے ہوئے کھانا کھانے لگی۔۔۔۔۔زاویار کی نظریں بھٹک بھٹک کر اُس کے چہرے کا طواف کر رہی تھیں

اتنے حجابوں پر تو یہ عالم ہے حُسن کا

کیا حال ہو جو دیکھ لیں پردہ اُٹھا کے ہم

مجھے بابا سے بات کرنی ہے۔۔۔۔۔۔کھانا ختم کرنے کے بعد اسنے زاویار کا چہرہ دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہمم۔۔۔۔زاویار موبائل زوش کو دیئے کمرے سے باہر نکل گیا

وہ اپنی فیملی سے بات کرنے کے بعد اب کافی مطمئن تھی اور کمرے سے باہر نکلی ۔۔۔۔۔۔۔۔ باہر آئی وہ دونوں بیٹھے لڈّو کھیل رہے تھے وہ وہیں اُن کو دیکھتے ہوئے کھڑی ہو گئی

کیا ہوا گڑیا کچھ چاہیئے۔۔۔۔۔۔ مصطفیٰ کے پوچھنے کے بعد زوش نے نفی میں سر ہلایا

پھر۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ۔۔میں۔۔۔لڈو۔۔ کھیل۔۔۔سکتی۔۔۔ہوں کیا۔۔۔۔۔۔

ہاں کیوں نہیں آجاؤ۔۔۔۔ مصطفیٰ کے مسکرا کر کہنے کے بعد وہ خوشی سے آ بیٹھی

******

آپ چیٹنگ کر رہے ہیں آپ کا چار دو آیا ہے آپ چھ دو کیوں لگا رہے ہیں ۔۔۔۔۔ وہ اچانک سے بولی

یار میں نے چیٹنگ نہیں کی۔۔۔۔۔زاویار نے صاف انکار کر دیا

آپ نے کی ہے میں نے خود دیکھا ہے۔۔۔۔۔۔

اچھا یار چلو تمھاری سن لیتے ہیں چار دو لگا دیتے ہیں۔۔۔۔زاویار احسان کرنے کے انداز بولا

اچھا میں نے چائے پینی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔مصطفیٰ نے گیم کھیلتے ہوئے زاویار کو دیکھتے ہوئے کہا

تو جا کے بنا لے مجھے بھی پینی ہے۔۔۔۔۔۔

نو! ایسا کچھ نہیں ہونے والا میں چائے نہیں بناؤ گا۔۔۔۔۔۔اپنی طرف مسکراتے ہوئے مصطفیٰ کو دیکھے زاویار نے پہلے ہی انکار کر دیا

یار یار پلیز زاویار پوری دنیا میں ایک چائے ہی تو ہے جو تجھے اچھے سے بنانے آتی ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔مصطفیٰ نے منّت کرتے ہوئے کہا

اچھا ٹھیک ہے میں بنا کر لاتا ہوا ایسے رویا نھیں کر۔۔۔۔۔زاویار ہار مانتے ہوئے کچن کی طرف چلا گیا

****

یہ لو گرما گرم چائے۔۔۔۔۔۔ تھوڑی دیر بعد وہ چائے لیئے حاضر ہوا

شکریہ۔۔۔ تیرے ہاتھ کی چائے کبھی کبھی نصیب ہوتی ہے۔۔۔۔۔

چائے تو واقعی آپ اچھی بنا لیتے ہیں۔۔۔۔۔سپ لینے کے بعد زوش نے دل سے تعریف کی

شکریہ۔۔۔۔۔کہتے ہوئے وہ ہنسا جس سے اُس کے چہرے کے گڑھے نمایاں ہوئے۔۔۔۔۔۔

اچھا ہار میں جا رہا ہوں سونے کے لیئے بہت نیند آئی ہے۔۔۔۔ مصطفیٰ کہتے ہوئے کمرے کی طرف روانہ ہو گیا

www.novelsclubb.com

تم بھی سو جاؤ گے کیا۔۔۔۔۔

نھیں ہم دونوں لڈّو کھیلتے ہیں۔۔۔۔زاویار کے کہنے پر وہ خوش ہوئی زاویار نے اُسے دیکھا۔۔۔ کتنی معصوم ہے وہ۔۔۔۔۔

وہ پوری رات زوش کے ساتھ باتیں کرتے اُسے ہنساتا رہا وجہ صرف اُس کے دل سے خوف اور ٹینشن نکالنی تھی جس میں وہ کامیاب بھی ہو گیا اور پوری رات ایسے ہی باتوں میں گیم کھیلنے اور ہنسنے میں گزر گئی

****

احمد صاحب کب سے بے چین ہوئے بیٹھے تھے

بابا زوی آ رہی ہے تھوڑی دیر میں اُس نے کہا تو ہے۔۔۔۔

ہاں لیکن میرا دل بھی گھبرا رہا ہے۔۔۔۔۔احمد صاحب نے پریشانی سے کہا

www.novelsclubb.com

آجائے گی آپ گھبرائیں نہیں۔۔۔۔۔ماہنور نے تسلی دیتے ہوئے کہااور احمد صاحب سر اسبات میں ہلاتے خاموش ہو گئے

******

ہم یہاں کیوں آئے ہیں اور یہ کس کا گھر ہے۔۔۔۔۔گاڑی کو سلطان مینشن کے باہر رکتا دیکھ زوش نے گھبراتے ہوئے پوچھا

ریلیکس یہ میرا گھر ہے ہم یہاں بس ماما بابا کے لئے آئے ہیں اوہ بھی چلیں گے ہمارے ساتھ تمھارے گھر اکلیلے جانا مناسب نھیں لگ رہا۔۔۔۔۔۔زاویار نے اپنی بات پوری کی اور زوش بات کو سمجھتے ہوئے سر کو خم کر گئی

****

بابا۔۔۔۔زوش بھاگ کر اپنے باپ کے گلے لگی تھی

بیٹا تم ٹھیک ہو نا کچھ کچھ ہوا تو نہیں نہ تمھیں۔۔۔۔۔حاجرہ بیگم نے پریشانی سے پوچھا

نہیں امی میں ٹھیک ہوں۔۔۔زوش نے مسکراتے ہوئے تسلی دی

ہاں اسے کیا ہونا ہے دکھنے میں تو کہیں سے نہیں لگ رہا کہ اغوا ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔پورے معاملے میں پہلی بار تائی امّی بولیں تھیں

یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں بھابھی۔۔۔۔احمد صاحب کو اُن کی بات پسند نہ آئی

سچ ہی کہا ہے میں نے آپ کی بیٹی پوری رات باہر گزار کے آئی ہے۔۔۔۔۔بات میں چھپے تنز کو سب سمجھ چکے تھے

آپ کیا کہنا چاہتی ہیں ہاں۔۔۔۔۔حاجرہ بیگم غصّے سے گویا ہوئیں

غصہ کرنے سے حقیقت بدل نہیں جائے گی حاجرہ تمھاری بیٹی رات باہر گزار کر آئی ہے۔۔۔۔۔تائی امّی نے اونچی آواز میں کہتے ہوئے بات کو کاٹا

www.novelsclubb.com

آپ بھی جانتی ہیں کہ اِن سب میں میری بیٹی کا کوئی قصور نہیں۔۔۔۔۔احمد صاحب نے غصّے سے کہا

قصور جس کا بھی ہو احمد سچ نہیں بدل سکتا اور سچ تو یہی ہے کہ تمھاری بیٹی رات باہر گزار کر آئی ہے اور کیسے مان لو کہ اِسے اغوا کیا گیا تھا ہو سکتا ہے اِس نے خود ہی کسی کو پیچھے لگایا ہو اور اب یہ ڈرامہ کر رہی ہے۔۔۔۔۔۔الفاظ تھے کہ خنجر زوِش کو اپنا دل پھٹتا ہوا دکھائی دیا۔۔۔۔۔۔

آ۔۔آپ میرے کردار پر شک کر رہی ہیں۔۔۔۔زوِش نے آنسو صاف کرتے ہوئے پوچھا

www.novelsclubb.com

کردار کی بات نہ کرو یونیورسٹی کے باہر سے اچانک غائب ہوئی تھی تم اور۔۔۔۔۔

آنٹی پلیز اُس کی کوئی غلطی نہیں ہے اور اُس کا کردار بالکل پاک اور شفاف ہے جیسے اغوا ہونے سے پہلے تھا۔۔۔۔۔زاویار بنا کسی کا لحاظ کیئے بات کاٹتے ہوئے بولا

۔۔۔۔۔

اے لڑکے تم چُپ کرو۔۔۔۔۔تم سب اِس کے آنسوؤں سے پگھل سکتے ہو میں نھیں خوب واقف ہوں میں اِس جیسی لڑکیوں سے میں اِس جیسی لڑکی شادی ہر گز اپنے بیٹے سے نھیں کرواوں گی۔۔۔۔۔۔

اِس بات ہر جہاں سب کو جھٹکا لگا وہیں زاویار کو یہ معلوم ہوا کے جس لڑکی کو وہ اپنی زندگی میں لانا چاہتا ہے وہ پہلے سے کسی اور کی منگیتر ہے۔۔۔۔۔۔۔

یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں یہ تو بھائی صاحب کی خواہش تھی کہ زوش اُن کے صائم کی بیوی بنے اور یہ بات ہم سب جانتے ہیں کہ زوش اور صائم دونوں ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں تو آپ میری بیٹی کو اُس غلطی کی سزا کیسے دے سکتی ہیں جو غلطی اُس نے کی ہی نھیں۔۔۔۔۔۔اپنی بیٹی کی غیر ہوتی حالت کو دیکھتے ہوئے احمد صاحب بے بسی سے بولے

میرے مرحوم شوہر کی خواہش تھی لیکن اب میں کبھی نھیں چاہوں گی کہ میرے بیٹے کو ایک ایسی لڑکی ملے جو رات باہر گزار کر آئی ہو اور مجھے اُمید ہے صائم بھی

ایک ایسی لڑکی سے شادی نہیں کرنا چاہے گا۔۔۔۔۔۔۔دوٹوک لہجے میں کہتی وہ صائم کی طرف دیکھنے لگیں۔۔۔۔

زوِش بے یقینی سے کھڑے صائم کو دیکھنے لگی اور پھر اُس کے جُھکے سر کو۔۔۔۔

صائم۔۔۔تم تم جانتے ہو نہ تمھاری زوی ایسی نہیں ہے میرا۔۔میرا کردار ایسا نہیں ہے۔۔۔تم تو مجھے بچپن سے جانتے ہو نہ۔۔۔۔کچھ بول کیوں نہیں رہے تم بولو نہ بتاؤ اِن کو کہ تمھاری زوی کبھی کچھ غلط نہیں کر سکتی۔۔۔۔۔۔وہ صائم کا ہاتھ پکڑے روتے ہوئے اپنے حق میں گواہی مانگ رہی تھی

زوی۔۔۔۔۔۔صائم اپنا ہاتھ چھڑواتے ہوئے پیچھے کو ہوا جب کہ زوش بے یقینی سے ان آنکھوں کو دیکھ رہی تھی جہاں کبھی اُس کے لئیے محبت ہوتی تھی

تم تم ایسا کیسے کر سکتے ہو تم۔۔تم تو مجھ سے محبت کرتے تھے نہ تم تو مجھ سے محبت کے دعوے کرتے تھے شادی ہونے والی تھی ہماری کہاں گیا تمھارا بھروسہ اور

محبت بس اتنا ہی تھا کیا۔۔۔۔وہ صائم کا کالر پکڑے روتے ہوئے اپنے سوالوں کے جواب مانگنے لگی

چھوڑو اُس کو اور اسی سے جا کے شادی کرو جس کے ساتھ رات باہر گزار کر آئی ہو ۔۔۔۔۔تائی امّی نے اپنے بیٹے کا کالر چھڑوایا

بابا اسے بولیں نہ کہ میں ایسی نہیں ہوں میں نے جان بوجھ کر کچھ نہیں کیا بتائیں نہ اِسے کہ میں اِس سے محبت کرتی یوں آپ تو مجھے سب لا کر دیتے ہیں نہ میری ہر خواہش پوری کرتے ہیں اِسے بتائیں نہ کہ میرا کردار صاف ہے۔۔۔وہ بچوں کی طرح روتے ہوئے بولے جا رہی تھی

www.novelsclubb.com

فاطمہ تم۔۔تم بتاؤ اِسے کہ میں میں اِس سے بہت محبت کرتی ہوں تم تھی نہ وہاں جب میں اغوا ہوئی تھی بولو نہ تم تو میری بیسٹ فرینڈ ہو نہ بتاؤ اِسے کہ میں نے کچھ غلط نہیں کیا۔۔۔۔فاطمہ روتے ہوئے اُس کو گلے لگا گئی اُسے سمجھ نہ آیا کہ وہ زوش کو کس طرح تسلی دے۔۔۔

بھائی صاحب رات باہر گزار کر آئی ہے صائم تو کیا کوئی بھی اِس سے شادی نھیں کرے گا۔۔۔۔۔تائی امّی نے دوبارہ سے ناگواری سے کہا

کیوں نھیں کرے گا کوئی میری زوی سے شادی کیا غلط کیا ہے اس نے ۔۔۔۔۔پھوپھو غصّے سے چلاتے ہوئے بولیں

پوچھو اِس سے کیا یہ کرے گا اِس سے شادی جو اِس کو اُٹھا کے لے کر گیا تھا کیا یہ اِس کو قبول کرے گا جس کے ساتھ یہ رات باہر گزار کر آئی ہے۔۔۔۔۔زاویار کی طرف اشارے کرتے ہوئے ایک ناگوار نظر وہ زوِش پر ڈالے ہوئے صائم کو لیئے وہاں سے چلی گئیں

www.novelsclubb.com

احمد صاحب اپنی بیٹی کی حالت دیکھتے ہوئے بے بسی سے پیچھے پڑے صوفے پر بیٹھ گئے

میں کروں گا زوِش سے نکاح۔۔۔۔۔۔زاویار نے روتی ہوئی زوِش کو دیکھتے ہوئے بولا

مہتاب سلطان اور ریحانہ بیگم نے ایک نظر اپنے بیٹے کے چہرے کو دیکھا جہاں بالکل سنجیدگی تھی

تم۔۔تم ہوتے کون ہو میں۔۔۔میں تم سے شادی نھیں کروں گی میں کسی اور سے محبت کرتی ہوں اور یہ سب تمھاری وجہ سے ہوا ہے نہ تمھارے دوست مجھے اغوا کرتے نہ یہ سب ہوتا۔۔۔۔۔وہ نفرت بھری اونچی آواز میں چلائی

کیا تم شادی کرو گے میری بیٹی سے۔۔۔۔۔۔احمد صاحب نے نا جانے کیا سوچتے ہوئے زاویار سے یہ سوال کیا

زاویار بنا کچھ بولے زوش کو دیکھے سراسبات میں ہلا گیا زوش نے ایک نظر اپنے باپ کی آنکھوں کو دیکھا جو اُسے بہت امید اور مان سے دیکھے اپنے آنسوؤں کو روکے کھڑے تھے۔۔۔۔۔۔وہ بنا کچھ بولے سر جھکائے زمین پر گھٹنوں کے بل کسی ہارے ہوئے مسافر کے طرح گری جس کا سب کچھ اُس کے اپنے نے لوٹا ہو

کل ظہر کی اذان کے بعد نکاح ہو گا اور رخصتی ہم پورے رسم رواج کے ساتھ دس دن بعد کریں گے۔۔۔مہتاب صاحب نارمل لہجے میں گویا ہوئے

بھائی صاحب ہمارے گھر کی پہلی شادی ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ شادی میں ساری رسمیں ادا ہو اور آپ کی بیٹی کو ہم اپنی بیٹی کی طرح رکھیں گیں کسی قسم کی کوئی کمی نہیں ہو گی آپ کی بیٹی کو۔۔۔۔۔ریحانہ بیگم نے انھیں مطمئن کرنا چاہا۔۔۔۔۔

****

سفید شلوار قمیض کے اوپر شال پہنے وہ بازو سلیقے سے فولڈ کئے بالو کو سجائے سٹیج پر پھولوں سے سجی لڑیوں کے اِس پار صوفے پر بیٹھا تھا نیلی آنکھوں میں انتظار واضح تھا

تھوڑا صبر کر لے دولہے میاں آتی ہوں گی تیری شریک حیات۔۔۔۔۔مصطفیٰ کندھا مارتے تنگ کرتے ہوئے بولا

*****

آؤچ! تم دیکھ کر نہیں چل سکتے۔۔۔۔۔ماہنور اپنا سر مسلتی ہوئی گویا ہوئی

تم۔۔۔۔۔تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ تو مجھے پوچھنا چاہیئے کہ تم یہاں کیا کر رہی ہو اور تمھیں کس نے آنے دیا

۔۔۔۔۔۔بُراق بھی اُسی کے انداز میں گویا ہوا

اوہیلو کیا مطلب کس نے آنے دیا دلہن کی بہن ہوں میں اور تم کون ہو۔۔۔۔۔وہ

سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھنے لگی

خوش قسمتی سے میں بھی دولہے کا بھائی ہوں۔۔۔۔بُراق ہنسی دبائے کہتے ہوئے

ماہنور کی طرف جھکا

اپنے کام سے کام رکھنا۔۔ چھچھورا۔۔۔۔۔وہ غصے سے کہتی وہاں سے چلی گئ

چھچھورا۔۔۔۔۔وہ اُسی کے انداز میں کہتا مسکراتے ہوئے اسٹیج کی طرف چل دیا

****

وہ وائٹ اور گولڈن شرٹ کے ساتھ ہم رنگ گرارہ اوپر کام والا ڈوبٹّے کے اوپر گھونگٹ کیئے پھولوں کی سیج کے اِس پار صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی

زوِش شاہ ولد احمد شاہ آپ کا نکاح زاویار سلطان ولد مہتاب سلطان کے ساتھ بعوظ تین لاکھ روپے سکّہ رائج الوقت طے پایا ہے کیا آپ کو قبول ہے۔۔۔۔

زوِش شاہ ولد احمد شاہ آپ کا نکاح زاویار سلطان ولد مہتاب سلطان کے ساتھ بعوظ تین لاکھ روپے سکہ رائج الوقت طے پایا ہے کیا آپ کو قبول ہے۔۔۔۔جواب نہ ملنے پر مولوی صاحب نے دوبارہ اپنے لفظ دھرائے

ق۔۔ قبول ہے۔۔۔۔۔۔ہوش کی دنیا میں آتے وہ بمشکل بول پائی

قبول ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

قبول ہے۔۔۔اور آخری بار کہنے پر آنسو رخسار پر بہنے لگے اور ناچاہتے ہوئے بھی وہ ایک اَن چاہے شخص کو اپنی زندگی میں شامل کر چکی تھی۔۔۔۔

نکاح نامے پر اپنے نام کے ساتھ ایک اَن چاہے نام کو دیکھ کر سائن کرتے ہوئے زوشِ کے ہاتھ کانپنے لگے...

اور پھولوں کی سیج کے اِس پار بیٹھا زاویار کی آنکھوں سے یہ منظر چُھپا نہ تھا

۔۔۔۔۔۔

****

زاویار سلطان ولد مہتاب سلطان آپ کا نکاح زوِش شاہ ولد احمد شاہ کے ساتھ بعوض تین لاکھ روپے سکّہ رائج الوقت طے پایا ہے کیا آپ کو قبول ہے

قبول ہے۔۔۔۔۔

قبول ہے۔۔۔۔۔

قبول ہے۔۔۔۔۔۔(میں تمھیں اتنی محبت اور خوشیاں دوں گا کہ تم اپنی تمام اذیتیّں بھول جاؤ گی)

سائن کرنے کے بعد وہ پھولوں کی سیج ہٹاتا اُس پار گیا اور اپنی منکوحہ کے چہرے سے ڈوبّٹا ہٹایا

نکاح مبارک۔۔۔۔کہتے ہوئے وہ اُس کے ماتھے پر بُوسہ دینے لگا۔۔۔۔۔۔زوِش بنا حرکت کئے خاموشی سے بیٹھی رہی۔۔۔۔۔

جب پسندیدہ شخص ہی نہ ملے پھر کوئی بھی مل جائے کیا فرق پڑتا ہے۔۔۔۔۔

****

وہ واش روم میں اپنے ھاتھ رگڑے دھو رہی تھی آنسو تھے کہ سنبھل نھیں رہے تھے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

زوِش کیا ہو گیا ہے پاگل تو نہیں ہو گئی۔۔۔۔۔۔حور اُسے لیتی ہوئی کمرے میں آئی

۔۔۔

حور میں کیا کرو جس انسان کو میں نے شروع سے اپنا سمجھا تھا اس نے اِس مشکل وقت میں میرا ساتھ چھوڑ دیا اُس نے مجھ پر بھروسہ تک نہیں کیا اور دیکھو آج میرے ہاتھوں پر ایک اَن چاہے شخص کا نام ہے۔۔۔۔۔ہچکیوں سے روتی وہ اپنے ہاتھ دکھانے لگی

زوی جو ہمارے اپنے ہوتے ہیں ہیں وہ ہمیں کبھی اکیلے نہیں چھوڑتے اور جو چھوڑ جائیں وہ کبھی ہمارے اپنے نہیں ہوتے۔۔۔۔بُرا وقت ایک نعمت ہوتا ہے یہ ہمیں ہمارے اپنوں میں چُھپے غیروں کا چہرہ دکھا دیتا ہے۔۔۔۔۔۔۔حور اُسے گلے سے لگائے سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔۔

حور میرے ساتھ ہی ایسا کیوں ہوا ہے میری تو زندگی بدل گئی ایسا تو میں نے کبھی نہیں سوچا تھا۔۔۔۔۔

زوی اللہ ہمیشہ اُسے ہی آزماتا ہے جو اِس آزمائش کے قابل ہو اور پھر سُرخُرو ہونے پر انعام بھی دیتا ہے اگر اللہ نے زاویار کو تمھاری زندگی میں شامل کیا ہے تو وہ تمھارے حق میں بہتر ہو گا اور بے شک ! اللہ کے فیصلے بہترین ہوتے ہیں اگر وہ بہتر لیتا ہے تو بہترین دیتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حور اُسے پیار سے سمجھا رہی تھی اور کافی حد تک وہ نارمل ہو چکی تھی۔۔۔۔۔۔۔

****

آج نکاح کو ہوئے پانچ دن گزر چکے تھے۔۔۔وہ مرجھایا چہرہ لیئے حال میں بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

زوی وہ ریحانہ بیگم کی کال آئی تھی تم تیار ہو جاؤ پھر شادی کا لہنگا اور باقی جیولری لینے جانا ہے وہ تھوڑی دیر میں آتی ہونگیں۔۔۔۔حاجرہ بیگم نے کچن سے باہر آتے ہوئے کہا

ٹھیک ہے۔۔۔۔۔وہ بے تاثُر چہرے کے ساتھ اپنے کمرے میں تیار ہونے گئی

حاجرہ بیگم نے اپنی بیٹی کو دیکھا جو شرارت کر کے ہوا گھر سر پر اُٹھا لیتی تھی اَب ہنستی بھی نھیں اُس ایک رات نے اُسے کتنا بدل لیا تھا۔۔۔۔وہ بے بسی سے سوچتی دوبارہ اپنی کام میں مصروف ہو گئیں۔۔۔۔۔

****

وہ بیک سیٹ پر بیٹھی تھی زاویار کی نظریں بار بار اُسی کی طرف پلٹ رہی تھیں ۔۔۔۔۔۔وہیں آنکھیں جن کا اسیر وہ پہلی نظر میں ہُوا تھا

امی آپ جائیں اندر میں گاڑی پارک کر کے آتا ہوں۔۔۔۔۔ریحانہ بیگم اور زوِش کو بوتیک کے سامنے اتارتا وہ پارکنگ ایریا کی طرف گیا

اسلام علیکم میم، کافی ٹائم بعد آئی ہیں آپ۔۔۔۔۔۔بوتیک اونر نہایت ادب سے گویا ہوئی

ریحانہ بیگم اپنی اور عائشے کی ساری شاپنگ اسی بوتیک سے کرتی ہیں جس کی وجہ سے اُن کے اچھے تعلقات ہیں۔۔۔۔۔

انٹی میں واش روم سے آتی ہوں۔۔۔۔زوی کہتی ہوئی واش روم کی سائڈ گئی

******

لائبہ یار کتنا میک اَپ کرو گی اُسے ڑرانے کا ارادہ ہے کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ڈرے تو تب نہ جب نظریں اُٹھا کے دیکھ لے پچھلے دو سالوں سے میں اُسے پسند کرتی ہوں لیکن وہ زاویار سلطان ہے مجال ہے ایک بار بھی وہ دیکھ لے یا کوئی بات کر لے اُسے تو معلوم بھی نھیں کہ میں اُسے اس قدر پسند کرتی ہوں۔۔۔۔۔۔وہ افسردگی کے ساتھ اپنے ساتھ کھڑی لڑکی کو کہہ رہی تھی اِس بات سے انجان کے کوئی اور بھی اُنکی باتیں سن رہا ہے

زوِش واش روم سے باہر نکلنے کے بعد ہاتھ دھونے لگی اور دھوتے ہوئے نظریں لائبہ پر گئیں جس نے گرے وائٹ پینٹ کورٹ کے اوپر ہائی پونی کی ہوئی تھی ایک بھرپور نگاہ اُس پر ڈالے وہ باہر آ گئی

****

ہیلو میم کیسی ہیں آپ۔۔۔۔لائبہ خوشی سے ریحانہ بیگم سے ملی اور اب اُس کی نظریں کہیں اور تھیں زوِش نے اُس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا جہاں زاویار کھڑا کسی سے فون پر بات کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

سر آپ کو برائڈل لہنگا کس کے لیے چاہیئے۔۔۔۔۔اُسنے بھرپور مسکراہٹ اور خوش دلی سے پوچھا۔۔۔

میری وائف کے لئیے۔۔۔۔۔۔۔۔لائبہ کے پوچھنے پر زاویار نے زوِش کی طرف اشارہ کیا اور یہ سننے اور زوِش کو دیکھنے کے بعد لائبہ کے چہرے کی مسکراہٹ غائب ہو گئی

زوِش بنا کچھ بولے لائبہ کے چہرے کے تاثُرات دیکھنے لگی

کسی کو مل گئی منزل گھر سے نکلتے ہی

کوئی ہماری طرح عمر بھر سفر میں رہا

کسی کو طلب مار گئی ہماری

کوئی ہمیں پا کر بھی خوش نہ رہا

****

امی وہاں کیوں کھڑی ہیں اندر آئیں۔۔۔۔۔۔ریحانہ بیگم کو دروازے پر کھڑے

www.novelsclubb.com

دیکھ زاویار بولا

ریحانہ بیگم بیڈ ہر آ بیٹھیں زاویار اُن کی گود میں سر رکھے لیٹ گیا

خوش تو رکھو گے نہ اُسے۔۔۔۔۔۔۔

بہت زیادہ۔۔۔۔۔۔ریحانہ بیگم کے پوچھنے پر زاویار نے مسکراتے ہوئے جواب دیا

۔۔۔۔

بیٹا مجھے اتنا تو نھیں پتا اُس کے بارے میں لیکن جتنا میں نے جانا ہے وہ بہت معصوم ہے اُس کے ساتھ جو ہوا اُس میں اُس کی علطی نھیں ہے اور اُسے اِن سب سے نکلنے میں ابھی وقت لگے گا وہ تمھیں اتنے جلدی قبول نہیں کرے گی اُس کے قریبی لوگوں نے اُس کا بھروسہ توڑا ہے تم پلیز اُسے وقت دینا اور خوش رکھنا۔۔۔۔۔۔۔

امی آپ ٹینشن نہ لیں میں اُسے اتنی خوشیاں دوں گا کہ وہ سارے غم بھول جائے گی اور میں اُسے اپنا بھروسہ دوں گا۔۔۔۔۔۔۔ریحانہ بیگم نے خوشی سے اپنے بیٹے کو بوسہ دیا اور چلی گئیں

****

پیلے سوٹ کے ساتھ ڈارک گرین ڈوپٹے کے ساتھ وہ ہلکی سی جیولری اور میک اپ کئے ساتھ سلطان مینشن کے ہال میں بیٹھی تھی لڑکیاں اُسے مہندی لگا رہی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تھیں۔۔۔۔آج مہندی تھی اور ریحانہ بیگم کے اصرار پر مہندی اکھٹی اُنھیں کے گھر میں ہو رہی تھی خاندان کی تمام عورتیں آئی ہوئیں تھیں اور مردوں کے نام پر سلطان مینشن کے لوگ تھے۔۔۔۔

مہندی میں ڈانس اور تمام رسمیں کی گئیں تھیں۔۔۔۔رات زیادہ ہونے کی وجہ سب ہی عورتیں آج سلطان مینشن میں رات رکنے والی تھیں۔۔۔۔

زوِش تم آج رات زاویار جے روم میں سو جاؤ وہ ابھی باہر ہے آئے گا تو آج رات بُراق کے روم میں سو جائے گا اور باقی سب گھر کے دوسرے کمروں میں سو چکی ہیں ۔۔۔۔۔ریحانہ بیگم کے کہنے پر زوِش روم میں آگئی اور کافی تھکانے کی وجہ سے وہ میک اپ دھو کر سو چکی تھی

****

بُراق نیند نہ آنے کی وجہ سے چھت پر آیا اور سامنے دیوار کے ساتھ پیٹھ موڑے کھڑی ماہنور کو دیکھا

خُود کشی حرام ہے میڈم۔۔۔۔۔۔بُراق شرارت سے بولا اپنے پیچھے بُراق کی آواز سُن کر وہ پیچھے مڑی

اور تمھیں کس نے کہا میں یہاں خود کشی کرنے آئی ہوں۔۔۔۔

ہاں تو اتنی رات کو چھت پر کیا اپنی دوستوں سے ملنے آئی ہو۔۔۔۔۔

میری کون سی دوستیں۔۔۔۔۔ماہنور نے سوالیہ نظروں سے دیکھا

وہی لمبے بالوں اور الٹے پاؤں والی۔۔۔۔۔۔۔بُراق کہتے ہوئے ہنسنے لگا اور ماہنور کی غصّے سے بھرا چہرہ اور گھوریاں دیکھ کر چُپ ہو گیا

ویسے کیا کرنے آئی تھی تم چھت پر۔۔۔۔۔۔۔اب کی بار وہ ہنسی چھپائے سیریز انداز میں گویا ہوا

وہ نیند نہیں آرہی تھی اور روم میں تنگ ہو رہی تھی تو یہاں آگئی ٹھنڈی ہوا کھانے

۔۔۔۔۔۔۔

ہاں تمھیں دیکھ کر لگتا بھی یہی ہے کہ صرف ہوا ہی کھاتی ہو۔۔۔۔۔۔

تو کیا تمھاری طرح موٹی ہو جاؤ۔۔۔۔۔۔وہ چِڑتے ہوئے بولی

ہو و۔۔۔میں تمھیں موٹا کہاں سے لگتا ہوں اِسے اسمارٹنس کہتے ہیں۔۔۔۔۔۔بُراق نے گردن اونچی کرتے ہوئے فخر سے بتایا

اِسے اسمارٹنس نہیں سانڈ کہتے ہیں۔۔۔۔وہ بُراق کو دیکھتے ہوئے مزاق اڑاتے ہنسنے لگی بُراق اُسے پہلی بار اِس طرح ہنستا دیکھ رہا تھا۔۔۔۔بُراق کو اپنی طرف متوجہ دیکھ کو خاموش ہو گئی

میری بہن خوش تو رہے گی نہ۔۔۔۔۔۔۔تھوڑی خاموشی کے بعد ماہنور نے پوچھا

تمھیں کیا لگتا ہے۔۔۔۔وہ اُس کو دیکھے اُسی سے سوال پوچھنے لگا

پتا نھیں۔۔۔۔۔وہ آسمان دیکھتے ہوئے کہنے لگی

میری بہن پہلے سے کسی اور کو پسند کرتی ہے اور پتا نہیں زاویار بھائی اُن کے ساتھ کیسے بیہیو کریں گے پتا نہیں اُسے خوش رکھ سکیں گے یا نہیں وہ پہلے ہی اپنی محبت کے ہاتھوں ڈسّی ہوئی ہے۔۔۔۔۔۔

تم فکر نہیں کرو زاویار اسے بہت خوش رکھے گا وہ اُن آنکھوں میں کبھی آنسو نہیں دیکھ سکتا جن آنکھوں نے پہلی نظر میں اُسے قید کیا ہو۔۔۔۔۔۔وہ اسے دیکھتے ہوئے بتانے لگا

پہلی نظر میں قید؟ وہ سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی

ہاں زاویار کو بھابھی کی آنکھیں پہلی نظر میں پسند آئی تھیں۔۔۔۔بُراق نے اُسے مارکیٹ والی کہانی سنائی۔۔۔۔

ہاں اور تمھاری بہن کو اتنا پیار اور خیال رکھنے والا دیور پلس بھائی ملے گا تو وہ کیسے خوش نہیں ہونگی۔۔۔۔وہ اپنا کالر ٹھیک کرتے شان سے بولا

زیادہ فری ہونے کی ضرورت نھیں ہے سائڈ ہٹو میں نے سونے جانا ہے

۔۔۔۔۔۔کہتے ہوئے ماہنور وہاں سے چلی گئی بُراق بھی تھوڑی دیر وہاں رُکنے کے

بعد اپنے روم میں چلا گیا

****

زاویار کیز سے دروازہ کھولے اندر آیا اور بیڈ پر کسی وجود کو دیکھ کر وہ اُس کی طرف

بڑھا اور پھر بنا پلک جھپکائے وہ اُسے دیکھنے لگا۔۔۔۔۔۔۔پیلے سوٹ میں وہ اُس کے

نام کی مہندی لگائے سوئے ہوئے انتہائی معصوم لگ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

زاویار تکیہ اٹھائے صوفے پر سونے آگیا۔۔۔۔۔۔

صبح زوِش کی آنکھ کھلی واش روم سے پانی گرنے کی آواز آرہی تھی سامنے صوفے پر

تکیہ اور چادر دیکھ کر وہ ٹھٹکی۔۔۔یہاں کون سویا تھا وہ اپنی سوچوں میں مگن تھی

کہ واش روم کا دروازہ کھلا سامنے زوایار کو دیکھ کر وہ چونکی۔۔۔۔۔۔

تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔۔

کیا مطلب کیا کر رہا ہوں میرا روم ہے یہ۔۔۔۔۔۔۔

لیکن انٹی نے کہا تھا کہ تم بُراق کے روم میں سو جاؤ گے اور میں نے تو روم کو لاک کیا تھا تم اندر کیسے آئے۔۔۔۔۔

یار مجھے نھیں پتا تھا کہ تم میرے روم میں سوئی ہو اور بُراق کے روم میں مصطفیٰ سو چکا تھا اِس لیئے میں اپنے روم میں آ گیا تھا اور دوسرا یہ کہ میرے پاس اِس روم کی کیز ہوتی ہیں۔۔۔۔۔۔

اگر ہمیں یہاں کسی نے دیکھ لیا تو۔۔۔۔وہ پریشانی میں پوچھنے لگی

تو کیا ہوا کوئی غیر تھوڑی ہوں تمھارا شوہر ہوں۔۔۔۔۔زاویار کو پریشانی کی وجہ کی وجہ سمجھ آ چکی تھی لیکن زوِش کو تنگ کرنے لگا

ہاں لیکن ابھی رخصتی نہیں ہوئی۔۔۔وہ عضّہ ضبط کیئے اُسے یاد کرواتے ہوئے بولی

تو۔۔۔۔۔۔۔

تو کچھ نہیں۔۔۔۔۔وہ پیر پٹختی دروازے کو ہلکا سا کھولے باہر جھانکنے لگی اور باہر کسی کو نا پا کر وہ جلدی سے باہر نکل گئی۔۔۔۔زاویار اپنی منکوحہ کی اِس بہادری پر ہنسنے لگا

******

موم آپ کو پتا ہے نہ میں زاویار سے کتنی محبت کرتی ہوں اور آپ نے شروع سے کہا تھا کہ وہ صرف میرا ہے تو وہ کسی اور سے کیسے شادی کر سکتا ہے۔۔۔۔۔۔زوِش گزر رہی تھی کہ اُسے ایک کمرے سے سویرا اور سفینہ بیگم کی آوازیں آئیں اُس نے ارد گرد دیکھا فلور خالی تھا نا جانے کیا سوچے وہ وہیں کھڑی اُن کی باتیں سننے لگی

۔۔۔۔

بیٹا جس لڑکی کو ریحانہ اپنی بہو بنا کر لائی ہے نہ مجھے لگتا ہے اُس کی زبردستی کی شادی ہی ہے دیکھا نہیں تھا کل مہندی پر کیسے خاموش منہ لٹکا کر بیٹھی تھی اور ایسا ہے تو

خود ہی کچھ دنوں میں طلاق لے لے گی اور مجھے تو لگتا ہے اپنے شوہر کی عزّت بھی نہیں کرے گی اور ریحانہ بھی یہ بات جانتی ہے کہ تم سے زیادہ زاویار کی پسند ناپسند کا خیال کوئی نہیں رکھ سکتا کچھ دن رُکو زاویار اور اُس کے اِس گھر کی اکلوتی مالکن میری بیٹی ہو گی۔۔۔۔۔زوِش سے اب اور وہاں رکا نہ گیا اور وہ وہاں سے نیچے کی طرف چل دی

******

وہ جب سے گھر آئی تھی اُس کے زہن میں سویرا اور سفینہ بیگم کی باتیں چل رہی تھیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیا سوچ رہی ہو۔۔۔۔۔زوِش کو گہری سوچ میں بیٹھا دیکھ حور نے پوچھا اور وہیں اُسی کے ساتھ بالکونی کے جھولے میں بیٹھ گئی۔۔۔

سوچ رہی تھی کہ زندگی ہمیں کیسے کیسے موڑ پر لے آتی ہے کہ جس کے بارے میں ہم نے تصّور بھی نہیں کیا ہوتا۔۔۔۔۔

زوی زندگی آپ کو ہر رنگ دکھاتی ہے خوشیاں، غم، سکون، بے چینی، محبت ، نفرت اور ان سب چیزوں کے ذریعے ہمیں آزماتی ہے اگر ہماری زندگی میں غم نہ ہو تو ہم کبھی خوشیوں کی قیمت نہیں سمجھ پاتے اگر نفرت اور دھوکہ نہ ہوتا تو ہم کبھی محبت کی قدر نہ کر سکتے اگر دُکھ نہ ہوتا تو ہم انسان کبھی اللہ کو یاد ہی نہ کرتے

۔۔۔۔۔

انسان اتنا خود غرض ہوتا ہے کہ جب عروج پر ہوتا ہے تو خُدا تک کو بھول جاتا ہے اور ٹھوکر لگنے کے بعد سب سے پہلے اللہ کو یاد کرتا ہے اور وہ اتنا غفور رحیم ہے کہ ہماری ساری علطیاں معاف بھی کر دیتا ہے۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

تم بتاو کیا کرو گی ایک ایسے شخص کے لیئے رو گی جس نے بُرے وقت میں پیٹھ دکھا دی اور تمھارے کردار پر شک کیا یا پھر ایسے مرد کے ساتھ رہنا پسند کرو گی جس نے بُرے وقت میں تمھارا ہاتھ تھاما اور تمھارے کردار کو شک کے کٹہرے سے نکالا ۔۔۔۔۔حور اُسے دیکھتے پوچھنے لگی

حور مجھے نہیں پتا میں زاویار کے ساتھ خوش رہ سکوں گی یا نہیں دوبارہ کسی پر بھروسہ کر سکوں گی یا نہیں لیکن میرا دِل مطمئن ہے کہ اسے میرے خُدا نے میرے لیئے چُنا ہے تو وہ بہتر ہو گا اور میں بس اسی یقین کے ساتھ اپنی آگے کی زندگی کی شروعات کر چکی ہوں میں نے اُسے اپنی زندگی میں قبول تو کر لیا ہے لیکن پتا نہیں میرا دِل اُسے قبول کر سکتا ہے یا نہیں۔۔۔۔۔

اللہ نے اُسے تمھارے ساتھ ایک پاک رشتے میں بندھا ہے اور بے شک! دلوں میں محبت ڈالنے والا اللہ ہے۔۔۔۔۔زوِش بنا کچھ بولے چاند کو دیکھے حور کی باتیں سُن رہی تھی

www.novelsclubb.com

****

بارات کا دن تھا وہ سفید شیروانی پہنے نیلی آنکھوں میں انتظار لیئے اسٹیج پر بیٹھا تھا

وہ مہرون شادی کے لہنگا پہنے سر پر ہم رنگ حجاب کئے نفاست سی کیئے میک اپ پر میچنگ کی جیولری پہنے میرج لان کے دروازے سے اندر داخل ہوئی تھی بھاری کام

والا ڈوبٹا ایک کندھے سے گر کر دوسرے بازو کے ہاتھ سے لپٹا ہوا تھا۔۔۔زاویار کی نظریں اپنی شریک حیات پر گئی اور وہ وہیں ساکت کھڑا اُسے دیکھنے لگا وہ آسمان سے اتری پَری کی طرح اُس کی طرف چلتے ہوئے آ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

زاویار نے آگے بڑھ کر اُس کا ہاتھ تھاما اور اسٹیج کی طرف چل دیئے۔۔۔۔۔۔

زوِش کو بٹھانے کے بعد زاویار وہیں اُسی کے ساتھ بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

تمھیں پانی چاہیئے۔۔۔زاویار نے زوِش کو دیکھے سوال کیا

نہیں۔۔۔۔۔۔۔

تم کمفرٹیبل تو ہو نا۔۔۔۔۔۔۔ایک اور سوال کیا

ہاں۔۔۔۔زوِش نے بنا زاویار کو دیکھے جواب دیا۔۔۔وہ ہر طرح سے اُس کے آرام کا خیال رکھ رہا تھا

****

www.novelsclubb.com

ویسے چُڑیل آج پیاری لگ رہی ہو۔۔۔۔

لیکن تم آج بھی پیارے نھیں لگ رہے اور یہ چُڑیل کس کو کہا۔۔۔۔۔ماہنور نے غصّے سے پوچھا

تم سے بات کر رہا ہوں تو تمھیں ہی کہا ہو گا ظاہر سی بات ہے۔۔۔۔بُراق اُس کے غصّے کو اگنور کیئے بولنے لگا

تم نہ اپنے کام سے کام رکھا کرو سمجھے۔۔۔۔ماہنور غصّے سے کہتے ہوئے جانے لگی اور ہاں میں چُڑیل نھیں تم جِن ہو۔۔۔۔۔

جِن۔۔۔۔۔۔بُراق اسی کے کہے الفاظ دھراتے مسکرانے لگا

*****

دیکھیں زاویار بھائی ہمیں پورے پیسے ملنے چاہئیے ورنہ جوتے کے بنا گھر جایئے گا ۔۔۔۔۔ماہنور زاویار کو جوتا دکھاتے ہوئے وارن کرنے لگی

تواِس میں کون سی بڑی بات ہے زاویار میرے جوتے پہن لے گا وہ والے تم لوگ رکھ لو۔۔۔۔۔۔ مصطفیٰ نے اُس کے ارادے پر پانی پھیرا

یہ چیٹنگ ہے ایسا تھوڑی ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔۔ حور نے انھیں رسم کے اصول یاد دلانے چاہے۔۔۔۔۔ مصطفیٰ نے ایک بار پھر اُسے دیکھا اور نظریں چُرا لیں وہ بار بار اپنی نظریں حور کے چہرے سے ہٹانا چاہ رہا تھا لیکن نظروں نے اُس کا ساتھ نہ دیا

تو پھر بتائیں کتنے پیسے چاہیئے میری سالیوں کو۔۔۔۔۔۔

تین لاکھ۔۔۔۔۔۔ ماہنور نے خوشی اور جوش سے بولا

تین لاکھ۔۔۔۔۔۔ پتا بھی ہے تین لاکھ میں کتنے زیرو آتے ہیں چلو شاباش یہ سو(100) روپے لو اور جگہ خالی کرو۔۔۔۔۔۔ بُراق نے سو روپے کا نوٹ دیتے ہوئے کہا

سو روپے کا کیا کریں گے ہم اِس میں کیا آئے گا۔۔۔۔۔

اس میں (10) کو کو موآ جائیں گی۔۔۔۔۔ بُراق نے اُس کی انفورمیشن میں اضافہ کرتے ہوئے بتایا

وہ تم لے کے کھالینا میری طرف سے۔۔۔۔۔۔ماہنور نے غصّے سے گھورتے ہوئے کہا

لاؤ دو سو روپے میں کھالوں گا۔۔۔۔۔۔ بُراق نے بھرپور مقابلہ کیا

اچھا چلو ہزار روپے لے لو آدھے آدھے کر لینا۔۔۔۔۔ مصطفیٰ نے لالچ دینی چاہی

آپ دے رہے ہیں یا نھیں ہمیں تین لاکھ۔۔۔۔۔۔ حور نے آخری بار مصنوعی غصّہ دکھاتے ہوئے پوچھا

اچھا دے دیتے ہیں، بُراق دے یار۔۔۔۔۔۔ مزید تنگ کرنے کا ارادہ تَرک کرتے ہوئے مصطفیٰ نے زاویار کو کہا

www.novelsclubb.com

اچھا لے لو، یہ ہماری بھابھی کے سَر کا صدقہ سمجھ لو کیا یاد رکھو گی کی بُراق سلطان اور مصطفیٰ زیدی نے پیسے دیئے تھے۔۔۔۔۔ بُراق نے لفافہ دیتے ہوئے احسان کیا

****

وہ زاویار کی روم میں بھاری لہنگا پہنے بیٹھی تھی اُس نے نظر کمرے کی طرف دوڑائی جہاں ہر چیز اپنی اپنی جگہ پر سیٹ تھی نظر روم کی دیوار پر بنے شیلف پر گئی جہاں زاویار کی بہت سی ٹرافیاں(trophies)لائن سے سجی ہوئی تھیں جو کہ اُس کے ہر امتحان میں فتح کی نشانیاں تھیں بیڈ کے اوپر دیوار پر زاویار کی بڑی سی تصویر فریم میں لگی ہوئی تھی

www.novelsclubb.com

زاویار روم میں داخل ہوا اس کو اندر آتا دیکھ زوِش کی آنکھوں سے آنسو نکلے کیونکہ اُس نے اِس دن کا تصوّر ہمیشہ سے صائم کے ساتھ کیا تھا۔۔۔۔

زاویار اُس کے سامنے آکر بیٹھا۔۔۔۔۔ آج جتنا رونا ہے رو لو آج کے بعد میں اِن آنکھوں میں آنسو نہیں آنے دوں گا۔۔۔۔

زوِش نے نظریں اُٹھا کر اُسے دیکھا جو اِسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔ہماری شادی جن حالات میں ہوئی ہے تم بہتر جانتے ہو اور یہ بھی جانتے ہو کہ تم سے پہلے میری زندگی میں کوئی اور شخص تھا میں بچپن سے صائم سے بہت اٹیچ تھی اور اُسے پسند کرتی تھی اور پھر زندگی کے اِس موڑ پر جہاں ایک اَن چاہے شخص کو زندگی میں شامل کر دیا جائے تو آپ نارمل طریقے سے زندگی نہیں گزار سکتے اور جیسے میرے ساتھ ہوا ہے ویسے ہی تمھارے ساتھ بھی ہوا ہے میں بھی تمھاری زندگی میں زبردستی داخل کر دی گئی ہوں۔۔۔۔وہ بنا کسی تاثر کے بولے جا رہی تھی اور زاویار خاموشی سے اُسے سُن رہا تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اللہ نے مجھے تمھارے ساتھ اِس پاک رشتے میں جوڑا ہے اِس لیئے میں اس رشتے کو نبھاؤں گی ہم دونوں اِس روم کے باہر سب کے سامنے ایک نارمل کپل کی طرح رہیں گے میں تمھاری اور اپنے رشتے کی عزّت کروں گی تمھیں کبھی کسی کے سامنے اپنی طرف سے شرمندہ نہیں ہونے دوں گی تمھیں شکایت کا۔موقع نہیں

ملے گا۔۔۔مجھے تم سے کسی چیز کی امید نھیں ہے ایک بار اعتبار کی ٹھوکر کھا چکی ہوں اب میرے دل میں کوئی خواہش یا جزبہ نھیں ہے سوائے احترام کے جو میں تمھیں سب کے سامنے دوں گی۔۔۔۔زوِش دوٹوک انداز میں اپنی بات مکمل کر چکی تھی جبکہ زاویار کو یہ سمجھ آچکی تھی کہ وہ اُس کی زندگی میں ہے لیکن دل میں کے نھیں وہ اُسے پاکر بھی ادھورا تھا لیکن وہ اس بات سے مطمئن تھا کہ زوِش اُس سے الگ ہونے کا مطالبہ نھیں کرے گی اور محبت کا کیا ہے جس خُدا نے نصیب جوڑا ہے وہ دِل بھی جوڑ دے گا

ٹھیک ہے میں تمھاری ہر بات اور خواہش کا احترام کروں گا ابھی تم چینج کر کے سو جاؤ۔۔۔۔۔۔وہ زوِش کو کہتے ہوئے بیڈ سے اُٹھ کر اپنے کپڑے لیئے واش روم میں چلا گیا۔۔۔جبکہ زوِش اپنے کپڑے لیئے ڈریسنگ روم میں چلی گئی

****

www.novelsclubb.com

زاویار کی آنکھ کھلی تو زوِش وہاں نہیں تھی ڈریسنگ روم کی لائٹ آن تھی مطلب وہ اندر تھی زاویار بھی اٹھا اور الماری سے کپڑے لیئے واش روم میں چلا گیا۔۔۔۔۔

زاویار بلیک پینٹ کے اوپر سی گرین شرٹ پہنے باہر آیا اور ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے ہو کر بال سنوارنے لگا نظر ڈریسنگ روم کے دروازے سے باہر نکلتی زوِش پر گئی جس نے ریڈ کلر کے سوٹ کے ساتھ ریڈ ڈوبٹّا جس کے بارڈر پر گولڈن کلر کا کام ہوا تھا پہنے باہر آئی کانوں میں گولڈن جھمکے پہننے ہوئے تھے۔۔۔۔۔۔

ریڈی ہو تو چلیں نیچے۔۔۔۔۔۔زوِش نے اُسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

کیوں آپ میرا ویٹ کر رہی تھیں کیا۔۔۔۔۔

ہاں عموماً شادی کے بعد ایسا ہی ہوتا ہے دونوں ساتھ ہی ناشتہ کرنے نکلتے ہیں اور میں لوگوں کو باتوں کا موقع نہیں دینا چاہتی۔۔۔۔۔وہ سویرا اور سفینہ بیگم کی باتیں یاد کرتے ہوئے بولی۔۔۔۔زاویار سمجھ چکا تھا کہ وہ چاہے جتنی دکھی اور ناخوش ہو اِس شادی سے لیکن وہ سب کے سامنے اِس دکھ کو واضح نہیں ہونے دے گی۔۔۔

چلیں پھر۔۔۔۔۔زاویار نے مسکراہٹ سے جواب دیااور روم کادروازہ کھولا

****

دونوں کو سیڑھیوں سے نیچے اُترتا دیکھ ریحانہ بیگم کی نظر زوِش پر گئی اُس کو بالکل تیار دیکھ کرانھیں سکون سا محسوس ہوا۔۔۔۔۔۔

اسلام علیکم۔۔۔۔۔۔۔زوِش کے سلام کرنے پر سب نے جواب دیاسوائے سفینہ بیگم کے اوراِس بات کو ناشتے کی ٹیبل ہر بیٹھے سب افراد محسوس کر چکے تھے

۔۔۔۔۔۔

زوِش بنا کچھ بولے پلیٹ میں ناشتہ رکھے چائے کپ میں ڈالنے لگی۔۔۔۔۔ریحانہ بیگم نے یہ سب دیکھتے ہوئے سفینہ بیگم کی طرف دیکھا جو زوِش کو دیکھتے ہوئے استہزایہ ہنسی اوراِس ہنسی کا مطلب ریحانہ بیگم سمجھ چکی تھی کیونک وہ جانتی تھیں کہ پھوپھو پرانے خیالات والی ہیں اُن کے مطابق لڑکی کو پہلے ناشتہ شوہر کو دینا

چاہیئے اور پھر خود کھانا چاہیئے۔۔۔۔۔۔سفینہ بیگم کی ہنسی تب غائب ہوئی جب زوِش نے چائے کا کپ اور ناشتہ پہلے زاویار کے سامنے رکھا

یہ لیں۔۔۔اور کچھ چاہیئے۔۔۔۔۔۔زوِش نے نارمل لہجے میں زاویار کے سامنے ناشہ رکھتے ہوئے پوچھا

نہیں۔۔۔تم کرو ناشتہ۔۔۔۔یہ سب دیکھنے کے بعد ریحانہ بیگم کو دلّی خوشی اور سکون ہوا

******

سلور پاؤں تک چھوتی فراق کے ساتھ ہم رنگ حجاب کے ساتھ ڈوبّٹا سلیقے سے سیٹ کیا ہوا تھا جیولری اور میک اپ کئے زاویار کے ہاتھ میں ہاتھ دیئے میرج لان کے دروازے سے اندر داخل ہوئی جہاں سب لوگ اُس حسین جوڑے کی تعریف کر رہے تھے وہیں کچھ لڑکیاں زوِش کے نصیب پر رشک کر رہیں تھیں اور نظریں

اُس نیلے رنگ کی آنکھوں والے شہزادے پر تھیں جس کی آنکھوں میں الگ ہی چمک تھی۔۔۔۔۔۔۔

زاویار زوِش کا ہاتھ پکڑے اسٹیج پر لے گیا اور اُسے صوفے پر بٹھانے کے بعد جُھک کر اُس کا فراق صحیح کرنے لگا

یہ کیا کر رہے ہو۔۔۔۔۔زوِش نے ارگرد دیکھنے کے بعد گربڑا کر پوچھا

اپنی بیوی کا فراق سیٹ کر رہا ہوں۔۔۔۔۔۔زاویار نے سیدھے ہوتے ہوئے زوِش کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے جواب دیا

****

آپ کو کچھ چاہیئے۔۔۔۔۔حور نے اپنے پیچھے کھڑے مصطفیٰ کو دیکھتے ہوئے پوچھا

ہاں چاہیئے۔۔۔۔۔۔مصطفیٰ نے بھرپور نگاہ اُس کے چہرے پر دوڑا کر آنکھوں میں دیکھتے ہوئے جواب دیا

www.novelsclubb.com

کیا چاہیئے؟.۔۔۔۔۔۔۔

وہ۔۔۔ایک پانی کا گلاس۔۔۔۔۔۔۔کچھ سمجھ نہ آنے ہر سامنے پڑے گلاس کو دیکھ کر وہ بولا

پانی کا گلاس۔۔۔۔۔

جی۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ لیں۔۔۔۔حور پانی کا گلاس اُس کو دیتے ہوئے وہاں سے گزر گئی جب کے وہ حسرت بھری نگاہوں سے اُس کو جاتا دیکھ رہا تھا

www.novelsclubb.com

****

یہ کیا کر دیا تم نے چیونٹی میرے سارے کپڑے گندے کر دیئے۔۔۔۔۔۔

میں نے جان بُوجھ کر نہیں کیا غلطی سے ٹکرا گئی اور (فوریور کائنڈ انفورمیشن) for your kind information میں یہ بتاتی چلوں کے یہ تیزاب

نھیں پانی گرا ہے جو کے تھوڑی دیر میں سوکھ جائے گا تو اتنے ڈرامے کرلے کی ضرورت نہیں ہے تمھیں۔۔۔۔۔۔۔

ہاں تو جب تک سُوکھ نہیں جاتا تب تک تو گندا ہی لگے گا نہ اور لوگ کیا کہیں گے بُراق سلطان گیلے کپڑے پہن کر آیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لوگوں کے پاس اتنا فضول وقت نہیں کے وہ تمھیں دیکھیں۔۔۔۔ماہنور نے کندھے اچکائے جواب دیا

تمھیں کیا پتا کتنی لڑکیاں دیکھتی ہیں۔۔۔۔۔ بُراق نے جلدی میں لاپرواہی سے جواب دیا

www.novelsclubb.com

اندھی ہیں وہ سب جو تمھیں دیکھتی ہیں۔۔۔۔۔۔۔

اں ہدھی وہ نھیں تم ہو جو دیکھتی نھیں ہو۔۔۔۔۔۔ بُراق نے نظر اُس کے چہرے پر ٹکائے جواب دیا۔۔۔۔

تمھیں میں نے کتنی بار کہا ہے اپنے کام سے کام رکھا کرو۔۔۔۔۔ماہنور کو جیسے غصّہ آگیا۔۔۔۔۔۔وہ کہتے ہوئے وہاں سے گزر گئی اور بُراق ہر بار کی طرح اّس کی پشت کو دیکھتے مسکرا رہا تھا

****

اُٹھ گئی میری بیٹی۔۔۔۔۔۔ریحانہ بیگم نے محبت سے زوِش کو دیکھتے ہوئے پوچھا

۔۔۔۔۔۔

جی انٹی وہ تھک گئی تھی رات میں اِس لیئے لیٹ آنکھ کھلی۔۔۔۔۔۔۔۔

کوئی بات نھیں تم آرام سے اُٹھا کرو اور مجھے انٹی نھیں امی کہہ کے بلایا کرو مجھے اچھا لگے گا۔۔۔۔۔۔

اوکے انٹی۔۔۔۔۔سوری امی۔۔۔۔۔۔۔

ارے بھئی ساس بہو کی کیا باتیں ہو رہی ہیں۔۔۔۔۔۔مہتاب صاحب نے ٹیبل پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔

کچھ نہیں انکل وہ میں اور امی ایسے ہی باتیں کر رہے تھے۔۔۔۔۔

ارے یہ تو غلط بات ہے بھئی ہمیں انکل اور انھیں امی کہا جا رہا ہے۔۔۔۔۔مہتاب صاحب نے مصنوعی ناراضگی سے شکوہ کیا

تو آپ کو میں کیا کہوں۔۔۔۔۔زوِش نے معصومیت سے ہو چھا۔۔۔۔۔۔

کیا مطلب آپ کیا کہیں، آپ بھی میری بیٹی ہیں تو وہیں کہیں جو اس گھر کے باقی بچے کہتے ہیں۔۔۔۔۔۔مہتاب صاحب نے اُس کی پریشانی ہَل کی۔۔۔۔۔۔

ڈیڈ۔۔۔۔۔۔زوِش نے آنکھوں کی نمی چھُپائی اور مسکرا دی وہ اُن دونوں کو دیکھتے ہوئے سوچنے لگی۔۔۔ کبھی کبھی غیروں سے بھی کتنی محبت مل جاتی ہے اور کبھی

کبھی ہمارے اپنے بھی ہمارے کردار کو داغ دار بنانے کے لئیے موقع ڈھونڈتے ہیں

****

ہیلو چیونٹی------

میرا نام چیونٹی نہیں ماہنور سلطان ہے سمجھے-------

لگتی تو چیونٹی کی طرح ہو------ بُراق نے اپنی ہنسی کنٹرول کرنا چاہی----

تمھیں کوئی کام نہیں ہے کیا جب دیکھو گھوم رہے ہوتے ہو-------ماہنور نے تنگ ہوتے ہوئے پوچھا

کام تو بہت ہیں لیکن ابھی فری پیریڈ ہے تو سوچا تم سے ہی بات کرلی جائے کہیں مجھے یاد نہ کر رہی ہو------

تمھاری خوش فہمیاں ہیں یہ کہ میں تمھیں یاد کر رہی ہوں گی------

www.novelsclubb.com

کتنی حسین خوش فہمیاں ہیں نہ۔۔۔۔۔۔۔۔

تم نے مجھے بلاوجہ تنگ کرنا اپنا مقصد بنا رکھا ہے نہ۔۔۔۔وہ غصّے سے تیور چڑھائے بولی

کتنا دلکش مقصد ہے نہ۔۔۔۔۔۔ بُراق اُس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے تبسّم سے بولا

ہیلو بُراق کیا تم فری ہو۔۔۔۔۔۔ براق کے سائڈ سے آتی لڑکی کی آواز پر ماہنور نے اِس لڑکی کو دیکھا جس نے چُست پینٹ کے اوپر ٹاپ پہننا ہوا تھا بالوں کو اسٹریٹ کیئے کندھوں پر کُھلے چھوڑتے ہوئے وہ لڑکی سراپے حسن بنی ہوئی تھی۔۔۔۔

نھیں میں ضروری کام کر رہا ہوں۔۔۔۔۔۔ بُراق کا لہجہ یک دم سنجیدہ ہو گیا

۔۔۔۔۔

لیکن تم تو یہاں بیٹھے باتوں میں لگے ہو۔۔۔۔۔۔۔لڑکی نے ماہنور کا حوالہ دیتے ہوئے کہا

میری یہ باتیں اِس وقت میرے لئیے کسی بھی کام سے ضروری ہیں اور اَب ڈسٹرب نہ کرنا۔۔۔۔۔۔۔بُراق رعب دار لہجے میں کہتا ہوا ماہنور کی طرف متوجہ ہوا

۔۔۔۔۔

تمھیں پڑھائی میں کوئی ہیلپ چاہئے کیا چیونٹی۔۔۔۔۔۔وہ مسکراتی آنکھوں کے ساتھ پوچھنے لگا اور لہجہ بھی پہلے سے کافی نارمل تھا۔۔۔۔۔۔

بول تو ایسے رہے ہو جیسے تمھیں میرے سبجیکٹ آتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔

کیا مطلب آتے ہیں میں یہ پڑھ کر ہی آگے آیا ہوں۔۔۔۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔۔۔۔ماہنور کو اُس کی کہی بات سمجھ نہ آئی

تمھارا سینئر ہوں میں چیونٹی۔۔۔۔۔۔

سینئر۔۔۔۔۔۔ماہنور کو یہ بات واقعی حیران کن لگی تھی۔۔

حیران ہونا بنتا ہے تمھارا اتنا ہینڈسم سینئر ملا ہے تمھیں۔۔۔۔۔وہ شوخ لہجے میں بولا تھا

اچھا سینئر ابھی غائب ہو میری کلاس کا ٹائم ہو گیا ہے۔۔۔۔۔وہ اُسکی بات کا جواب دیے بنا اپنا بیگ اُٹھائے کلاس کی طرف چل دی

****

یار زوِش تمھاری فون کب سے بج رہا ہے۔۔۔۔۔۔روم میں آتے ہی زاویار نے کہا

فون پر فاطمہ کا نام دیکھ کر اُس نے کال اٹھائی

کیسی ہو یار۔۔۔۔۔۔فون سے فاطمہ کی آواز آئی تھی

میں ٹھیک تم کیسی ہو۔۔۔۔۔۔۔

میں بھی ٹھیک ہو۔۔۔۔۔۔۔فاطمہ نے خوشی سے بتایا

www.novelsclubb.com

اچھا یونیورسٹی کیسی جا رہی ہے۔۔۔۔۔۔پوچھتے ہے زوشِ کی آواز مدھم ہوئی جسے زاویار محسوس کر چکا تھا۔۔۔۔

وہ تو بہت اچھی جا رہی ہے اور نیا سیمسٹر شروع ہوا ہے تمھارے بنا اکیلا محسوس کرتی ہو میں۔۔۔۔۔۔

اچھا اور بتاؤ گھر میں کیسے ہے سب۔۔۔۔۔۔۔اور اس طرح وہ دونوں کافی دیر بتائیں کرتی رہیں۔۔۔۔۔

****

برُاق تم آفس کب سے جوائن کر رہے ہو۔۔۔۔۔۔کھانے کی ٹیبل پر بیٹھے مہتاب صاحب نے پوچھا۔۔۔۔۔

بس بابا کچھ مہینوں میں۔۔۔۔۔۔

عائشے بیٹا پڑھائی کیسی جا رہی آپکی۔۔۔اب کی بار وہ اپنی بیٹی سے مخاطب ہوئے

۔۔۔۔۔۔

صحیح جا رہی ہے بابا۔۔۔۔۔۔

میری بیٹی نے ایک بڑی وکیل(lawyer)بننا ہے آگے جا کے اس لیئے محنت سے پڑھائی کریں۔۔۔۔۔۔۔یہ باتیں سنتے ہوئے زوِش کا دل چاہا وہ رو لے کیوں کے اُس کا بھی تو خواب تھا ایک کامیاب radiologistبننے کا۔۔۔۔۔۔

اور ہماری دوسری بیٹی کیا پڑھ رہی ہیں۔۔۔۔۔۔مہتاب صاحب اب کی بار زوِش سے مخاطب ہوئے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

م۔۔۔میں۔۔۔زوِش نے حیرانگی سے اپنے طرف اشارہ کرتے ہوئے نظریں اُٹھا کر مہتاب صاحب اور پھر زاویار کو دیکھا جو کے اُسے ہی دیکھتے ہوئے مسکرا رہا تھا

۔۔۔۔۔

جی بیٹا جی آپ۔۔۔۔۔۔مہتاب صاحب کو اُسکی حیرانگی کی وجہ سمجھ نہیں آئی

۔۔۔۔۔

میں ریڈیلو جی کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔زوِش نے تھکے انداز میں بتایا جیسے بتانے کا کیا فائدہ اسکو کون سا پڑھنے کی اجازت مل جانی ہے

تو آپ یونیورسٹی کیوں نہیں جا رہیں۔۔۔۔۔۔۔۔مہتاب صاحب کے سوال پر زوِش کو واقعی حیرانگی ہوئی

کیا میں یونیورسٹی جا سکتی ہوں۔۔۔۔۔۔وہ بے یقینی کی کیفیت میں تھی۔۔۔

ہاں تو اس میں پوچھنے والی کونسی بات ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

شکریہ ڈیڈ۔۔۔۔۔۔اجازت ملنے کی دیر تھی کی زوِش کے چہرے پر ایک جاندار مسکراہٹ نے جگہ لیلی جسے ناشتے کے ٹیبل پر بیٹھے سب افراد نے محسوس کیا

۔۔۔۔۔۔

زاویار نے پہلی بار اُسے خوش دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔۔

مہتاب صاحب نے اپنے بیٹے کو دیکھا جو انھیں مسکراتی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا

۔۔۔۔۔۔

.....

قسط نمبر 3

زاویار روم میں آیا تو زوِش کو بالکونی میں جھولے پر بیٹھا پایا۔۔۔۔وہ کُھلے بالوں کو پُشت پر ڈالے نا جانے کونسی سوچوں میں آسمان پر چمکتے چاند کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اھم اھم۔۔۔۔اُس نے گلا گھنگارا کہ سامنے والے کو اُس کی آمد کا احساس ہو ۔۔۔۔اور وہ وہیں آکر زوشِ کے ساتھ جھولے پر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔۔

چاند۔۔۔۔چاند کو دیکھ رہا ہے۔۔۔۔

ڈاکٹری چھوڑ کر ایکٹر بننے کا ارادہ ہے کیا۔۔۔۔۔۔زوِش نے اس کو دیکھتے ہوئے کہا جس سے وہ قہقہ لگائے بنسنے لگا اور گالوں کے گڑھے نمایاں ہوئے۔۔۔۔۔

وہ واقعی ہنستا ہوا بہت دل کش لگ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

ایک بات پوچھو تم سے۔۔۔۔۔۔

ہزار پوچھو۔۔۔۔۔زاویار نے اُس کے چہرے پر نظریں جمائے جواب دیا

تمہیں بُرا نہیں لگے گا اگر میں یونیورسٹی جاؤں گی۔۔۔۔۔۔۔

اس میں بُرا لگنے والی کونسی بات ہے۔۔۔۔۔۔زاویار نے سوالیہ نظروں سے دیکھا

مطلب تم یہ نہیں سوچتے کے لڑکی کو شادی کا بعد گھر میں رہنا چاہیے وہ آگے پڑھ نہیں سکتی۔۔۔۔۔۔۔۔

اور تمھیں یہ بات کس نے کہی ہے کہ شادی کے بعد لڑکی پڑھ نہیں سکتی۔۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

میں اُن آدمیوں میں سے نہیں ہوں جو یہ سوچتے ہیں کہ شادی کی بعد لڑکی کی زندگی رُک جاتی ہے، لڑکیاں اپنی فیملی کو چھوڑ کر آتی ہیں تو ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم اُنکی ہر خواہش کا احترام کریں اُنکا خیال رکھیں۔۔۔۔اور شادی کا مطلب یہ تو نہیں ہے کہ عورت کی زندگی روک دی جائے یا اس پر پابندی لگا دی جائے۔۔۔۔۔

زوِش۔۔ عورت بہت نازک ہوتی ہے وہ اُس تاج کی طرح ہوتی ہے جس کی جگہ سَر پر ہوتی ہے اور مرد اُس تاج کو سر پر پہن کر ہی بادشاہ کہلا سکتا ہے۔۔۔۔اور اگر وہ اُس تاج کو پاؤں میں رکھنے کی کوشش کرتا ہے تو وہ اُسکی قیمت نہیں بلکہ اپنا دَرجہ کم کرتا ہے کیوں کے تاج کی قیمت صرف بادشاہ جان سکتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

زوِش اُس کے چہرے پر نظریں جمائے اُسے سن رہی تھی وہ باقی مردوں کی طرح نہیں تھا جو عورت کو اپنی ملکیت سمجھ کر اُن پر حُکمرانی کرے۔۔۔۔۔

اللہ نے شوہر کو مجازی خُدا کہ درجہ دیا ہے اگر بیوی کو اپنے شوہر کا ہر حق اور فرض پورا کرنے کا حکم دیا ہے تو شوہر کو بھی بیوی کی حقوق اور فرض پورا کرنے کا حکم دیا گیا ہے جس میں سب سے پہلا اُسکی عزت اور خواہشوں کا احترام کرنا ہے۔۔۔۔

اور میں چاہتا ہوں کہ میری بیوی اپنے خوابوں کی تکمیل کریں۔۔۔۔۔

زوِش کو یہ سب سن کر اپنی بے سکون سی زندگی میں سکون محسوس ہوا۔۔۔۔۔اور وہ اُس کی باتوں پر ہلکا سا مسکرا دی.....

www.novelsclubb.com

******

بھابھی آپ بتائیں کہاں گھومنے جانا چاہیئے۔۔۔۔۔۔عائیشے نے خوشی سے زوِش کی طرف دیکھا

ہاں بھئی جہاں میری بھابھی کہیں گی ہم وہیں چلیں گے۔۔۔۔۔ بُراق کہتے ہوئے زوِش کے ساتھ بیٹھ گیا۔۔۔

آپ لوگوں کی مرضی ہے آپ جہاں جانا چاہیں۔۔۔۔۔۔۔ زوِش کو سمجھ نہ آیا کہ وہ کیا جواب دے۔۔۔۔

وہ سب لوگ دِن کا کھانا کھانے کے بعد سلطان مینشن کے لان میں بیٹھے اپنے پیکنک کا پلان بنا رہے تھے۔۔۔۔

یار میں کیا کہتا ہوں کے ایک فارم ہاؤس بُک کروا دیتے ہیں تم سب لوگ وہاں چلے جانا۔۔۔۔۔ مصطفیٰ نے مسئلے کا حل بتایا۔۔۔۔

ہاں یہ آئیڈیا اچھا ہے۔۔۔۔۔ زوِش نے حامی بھری

ایک منٹ یہ "تم لوگوں" سے کیا مراد ہے تمہاری، تم نہیں جا رہے کیا۔۔۔۔۔۔ بُراق نے سوالیہ نظروں سے دیکھا

www.novelsclubb.com

نہیں یار میں نہیں جا سکتا بہت ضروری کام ہے میرا۔۔۔۔۔۔ مصطفیٰ نے معذرت خواہ انداز میں جواب دیا

زوِش فیملی پکنک ہے ہم پانچوں جا رہے ھیں تو تم ماہنور اور حوریہ کو بھی لازمی کہنا وہ بھی ہمارے ساتھ جائے گی۔۔۔۔۔۔۔ حوریہ کے نام پر زور دیتے ہوئے زاویار نے مصطفیٰ کو دیکھا۔۔۔۔۔

ہاں ٹھیک ہے۔۔۔اور آپ کیوں نہیں جا رہے بھائی میں کچھ نہیں جانتی آپ ہمارے ساتھ چل رہے ہیں بس اپنا ضروری کام بعد میں آ کر کر لیجئے گا ویسے بھی دو دن کے بات ہے۔۔۔۔۔۔۔زوِش، زاویار کو جواب دیتے ہوئے مصطفیٰ کو کہنے لگی

ہاں کیوں نہیں میری گڑیا نے کہہ دیا ہے تو میں منع کیسے کر سکتا ہوں اب تو جانا لازمی ہے میرا، کام تو بعد میں بھی ہوتے رہیں گے۔۔۔۔۔۔۔ مصطفیٰ کی بات سننے کے بعد جہاں زوِش خوش ہوئی تھی وہیں زاویار کے چہرے پر ایک شیطانی مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

کہاں جانے کا پلین بن رہا ہے میرے بغیر۔۔۔۔۔۔سویرا اپنے بھائی سعد کے ساتھ گھر میں داخل ہوئی تھی

ہاں اسکی کمی تھی یہ بھی آگئی۔۔۔۔۔بُراق نے اتنی ہلکی آواز میں کہا کہ بس پاس بیٹھی زوِش کو سنائی دیا۔۔۔۔

آئیں آئیں آپکا ویٹ کر رہے تھے ہم۔۔۔۔۔۔۔براق نے زبردستی مسکراہٹ سجاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

تم تو بس میرے مرنے کا ہی ویٹ کر سکتے ہو بُراق۔۔۔۔وہ کہتے ہوئے بیٹھی تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ماشاءاللہ تم تو بڑی سمجھدار ہو یار۔۔۔۔۔۔وہ اُس کی سمجھداری کی داد دینے لگا

۔۔۔۔

تم تو چُپ ہی کرو۔۔۔۔۔۔۔زاویار تم بتاؤ کہاں جانے کا پلین بن رہا ہے

۔۔۔۔۔۔۔لہجے میں مٹھاس لیئے وہ زاویار سے مسکراتے ہوئے مخاطب ہوئی

۔۔۔۔۔۔

زاویار بنا اُس کی کسی بات کا جواب دیئے وہاں سے اُٹھ کر چلا گیا۔۔۔۔۔۔

میں تمھیں بتاتی ہوں ہم سب ایک فیملی پکنک پر جا رہے ہیں دو دن کے لیئے

۔۔۔۔۔۔۔عائشے نے ماحول کو پہلے جیسے بنانا چاہا

ہاں اور اگر تم بزی ہو تو کوئی مسئلہ نہیں ہم تمھیں فورس نہیں کریں گے۔۔۔۔۔۔

بُراق جلدی سے بول اُٹھا

میں کیوں بزی ہونگی میں تو لازمی چلوں گی۔۔۔۔۔۔

سویرا کے جواب پر بُراق کا منہ بن گیا جیسے اُسے اُس کا جانا پسند نہ آیا ہو

www.novelsclubb.com

ٹھیک ہے پھر ہم کل دوپہر کو یہاں سے نکلیں گے جس نے جو بھی تیاری کرنی ہے سب کر لو۔۔۔۔۔۔ بُراق نے پورا پلان سب کو سنایا۔۔۔۔۔

ہاں ہاں ا، یہ ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ سب نہ حامی بھری تھی۔۔۔

تم سب باتیں کرو میں کچھ کھانے کو لے کر آتی ہوں۔۔۔۔۔ زوِش کہتے ہوئے وہاں سے کچن کی طرف چل دی

****

رات کے اِس سناٹے میں جہاں دُنیا خواب خرگوش کے مزے میں ہوتی ہے وہیں کراچی کے ہائی وے پر لوگوں کی ایک بڑی تعداد بائک ریس دیکھنے آتی ہے

رات کے اِس اندھیرے میں وہاں روشنیوں کی جگمگاہٹ اور لوگوں کی آوازیں ایک الگ ہی منظر پیش کرتی ہیں

نیل۔۔۔ نیل۔۔۔۔ نیل، تماشائی میں سے سب ہی کے منہ پر اس وقت صرف اسی نام کا ورد تھا۔۔۔۔۔

یار ایک بات تو بتا۔۔۔۔۔۔ لوگوں کے مجمع کے ایک سائڈ کھڑے لڑکے نے اپنے پاس کھڑے کھڑے لڑکے سے کچھ پوچھنا چاہا۔۔۔۔۔

ہاں پوچھ۔۔۔۔۔۔۔

یہ جو دور سے ایک بائک نظر آ رہی آتی ہوئی یہ تو نیل کی نہیں ہے اور دور دور تک نیل کی بائک کا کوئی اتا پتا بھی نہیں ہے اور ریس بھی ختم ہونے والی ہے پھر بھی یہ لوگ نیل کا نام ہی کیوں چلا رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔ پہلا شخص تجسس سے دور سے آتی بائک کو دیکھتے ہوئے پوچھ رہا ہوتا ہے اور اسکے سوال پر مقابل حیرت سے اسکو دیکھتا ہے۔۔۔۔۔

تُم پہلی بار آئے ہو کیا ریس دیکھنے۔۔۔۔۔۔۔ وہ اُسی سے سوال پوچھتا ہے۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔۔۔۔وہ خوشی سے بتاتا ہے۔۔۔۔۔

تو میرے بھائی سن ریس کسی کی بھی ہو، فنیشنگ لائن کے قریب آتی بائک کسی کی بھی ہو یہاں ہمیشہ پورا مجمع صرف نیل کا نام پکارتا ہے کیوں کے سامنے کوئی بھی شخص ہو کسی کو کوئی فرق نہیں پڑتا اگر ریس میں نیل شامل ہے تو سمجھو ریس شروع ہونے سے پہلے ہی جیت نیل کے نام ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔وہ لڑکا اپنے ساتھ کھڑے لڑکے کو تفصیل بتا رہا تھا اور سننے والا ابھی دور سے آتی ایک بائک کو ہی دیکھ رہا تھا جو فنیشنگ لائن کے قریب آچکی تھی کہ اچانک ایک اور بائک ہوا کے دوش سے فینشنگ لائن پار کرتی جیت اپنے نام کروا چکی تھی اور ایک بار پھر پورے مجمع میں نیل کے نام کی پکار تھی جو ہمیشہ کی طرح ہی اس ریس کا جیتا ہوا کھلاڑی رہا ہے

۔۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ویسے تیری یہ عادت ختم نہیں ہو گی نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ریس ختم ہونے کے بعد تین بائک سوار ایک جگہ ہیلمیٹ پہنے کھڑے ہوتے ہیں جہاں ایک بائک سوار نیل سے مخاطب ہوتا ہے۔۔۔۔

کونسی عادت۔۔۔۔۔۔وکندھے اُچکائے اُسی سے سوال داگتا ہے۔۔۔۔۔

یہی مقابل کو ریس جیتنے کی پوری خوش فہمی دے کر اینڈ میں بازی لے جانا

۔۔۔۔۔۔

یہی تو نیل کا لیول ہے اور اسی میں مزہ آتا ہے۔۔۔۔۔۔وہ فخریہ جتاتے ہوئے جواب دیتا ہے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ایک ریس ہو جائے۔۔۔۔۔۔۔وہ تینوں ابھی اپنی باتوں میں مصروف ہوتے ہیں کے پاس میں ایک اور بائک ریسر آکر نیل کو آفر کرتا ہے۔۔۔۔۔

نہیں ابھی موڈ نہیں ہے۔۔۔۔۔۔ نیل انگڑائی لیتے ہوئے بیزاری سے جواب دیتا ہے

صاف صاف بولو نہ کہ ڈر گئے۔۔۔۔۔۔ بائک سوار شیطانی مسکراہٹ سے سامنے والے کو اکساتا ہے۔۔۔۔ اور اسکے سوال پر نیل اور اُسکے دونوں ساتھ نے ساختہ ہنسنے مسکراتے ہیں

یہاں پورے مجمع کو پتا ہے کہ نیل کس آفت کا نام ہے اور نیل نے ڈرنا یا ہارنا نہیں سیکھا۔۔۔۔۔۔ وہ استہزایہ ہنستے ہوئے جواب دیتا ہے۔۔۔۔۔۔

آج کے لیئے اتنا کافی ہے اور بچے اگر تیرا ہارنے کا اتنا موڈ ہو رہا ہے تو نیکسٹ ٹائم کا اپوائنٹمنٹ لے لینا میرا پھر دیکھتے ھیں کون کتنے پانی میں ہے۔۔۔۔۔۔ وہ نارمل مگر جتانے والے لہجے میں کہتا سامنے والے کو سلگا جاتا ہے۔۔۔۔۔۔

ہیلو نیل۔۔۔۔۔۔۔

جی۔۔۔۔۔۔ نیل اپنے ایک سائڈ سے لڑکے کی آواز پر متوجہ ہوتا ہے جہاں ایک لڑکا اور ساتھ میں لڑکی کھڑے ہوتے ہیں وہ بنا لڑکی پر نظر ڈالے لڑکے کی طرف دیکھتا ہے۔۔۔۔۔

میں نے آج آپکی ریس پہلی بار دیکھی ہے اینڈ آئی مسٹ سے کے آپکا سٹائل بیسٹ ہے۔۔۔۔۔۔۔ وہ لڑکا جوش سے اُسے بتاتا ہے۔۔۔۔۔

تھینکس۔۔۔۔۔۔ نیل اُسکا کندھا تھپتھپاتے ہوئے اتنا ہی کہتا ہے۔۔۔۔۔

ویسے اپنا چہرے نہ دکھانے کی کوئی وجہ ہے کیا۔۔۔۔۔ مقابل لڑکا تجسس سے نیل سے پوچھتا ہے کیوں کہ اُسنے لوگوں کے مجمع سے ہی سنا ہوتا ہے ہے کہ آج تک کسی نے نیل اور اُسکے ساتھ دونوں ساتھیوں کے چہرے نہیں دیکھے ہوتے کیوں کے وہ ہر ریس میں ہیلمیٹ پہنے آتے ہیں اور جیتنے کے بعد زیادہ دیر رکے بنا ہی نکل جاتے ہیں۔۔۔۔۔۔

کوئی خاص وجہ نہیں ہے بس ایسے ہی۔۔۔۔۔۔۔ نیل سادہ سے لہجے میں جواب دیتا ہے۔۔۔۔

ہائے آنکھیں ہی اتنی حسین ہیں، یہیں ہینڈل نہیں ہوتیں ہم تو انہیں کے دیوانے ہیں خدا جانے چہرہ دیکھ لیا تو کیا ہو گا ہمارا۔۔۔۔۔۔۔ ساتھ کھڑی لڑکی شیریں لہجے میں اُسکی ہیلمیٹ سے نظر آنے والی آنکھوں کی تعریف کر رہی تھی اور اسکے اس لہجے پر نیل نے ایک سرد نظر سے گھورا اور پھر اُن دونوں کی طرف پُشت کر کے دوبارہ اپنے دونوں ساتھیوں سے مخاطب ہوا۔۔۔۔۔۔

چل چلیں۔۔۔۔۔۔۔ کہتے ہوئے اُسنے اپنی بائک اسٹارٹ کی اور ساتھ میں باقی دونوں نے بھی وہی عمل کیا۔۔۔۔۔۔۔۔

نیل کے کہنے کی دیر تھی Let's see ,who Will win today کہ وہ تینوں وہاں لوگوں کی نظروں سے پلک جھپکتے غائب ہو گئے تھے اور پیچھے صرف دھول مٹّی ہی تھی۔۔۔۔۔۔

****

بھابھی آپ یہاں آکر بیٹھیں میرے ساتھ۔۔۔۔۔ بُراق نے بَس کے دروازے سے اندر آتی ہوئی زوِش کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ جس سے زوِش مسکراتے ہوئے اُس کے ساتھ والی سیٹ پر آ بیٹھی اور زاویار دروازے کے ساتھ خالی سیٹ پر جا بیٹھا۔۔۔۔۔۔

زاویار کے ساتھ خالی سیٹ دیکھے سویرا جلدی سے اُس کے ساتھ آکر بیٹھ گئی ۔۔۔۔۔ زاویار نے ایک ناگوار نظر اُسکی طرف دیکھا جو اُسے ہی دیکھ کر دانتوں کی نمائش کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔

بھائی وہ میں کیا کہہ رہا تھا کہ یہاں مجھے گرمی سی لگ رہی ہے آپ مجھے اپنی سیٹ دے دیں۔۔۔۔۔۔ بُراق کے کہنے پر سویرا کا دل کیا وہ اس کو جان سے مار دے اور

وہیں زاویار بنا کچھ بولے زوِش کے ساتھ آ کر بیٹھ گیا اور سکون کی ایک لمبی سانس بھری۔۔۔۔۔۔زوِش کو اُس کی حالت پر ہنسی آئی جسے وہ چھپا گئی۔۔۔۔۔۔

اور سویرا کیسا لگ رہا ہوں میں۔۔۔۔۔۔برُاق نے جان بوجھ کر اُسے کندھا مارتے ہوئے تنگ کیا۔۔۔۔

زہر لگ رہے ہو۔۔۔۔۔۔سویرا نے ہلکی آواز میں ایک ایک لفظ چبا چبا کر کہا۔۔۔

تو پھر کھا کر مر کیوں نہیں جاتی تم۔۔۔۔۔وہ بھی کہا چپ بیٹھنے والوں میں سے تھا

۔۔۔۔۔۔۔

اور اسی طرح بس اپنی منزل کی طرف روانہ ہو چکی تھی

****

فارم ہاؤس میں آئے ہوئے کافی ٹائم ہو چکا تھا آرام کرنے کے بعد اب وہ سب لان میں زمین پر گول دائرہ میں بیٹھے گیم کھیل رہے تھے

چلیں ہم truth and dare کھیلتے ہیں۔۔۔۔لیکن رولز تھوڑے الگ ہو گے اس باؤل میں بہت ساری چٹس ہیں کوئی بھی ایک بندہ اس میں سے چِٹ نکالے گا اور پھر اُس پر جو لکھا ہو گا وہ سب کو کرنا ہو گا۔۔۔۔۔۔سو لیٹس اسٹارٹ ۔۔۔۔عائشے اور ماہنور دونوں نے مل کو وہ چِٹس تیار کی تھیں۔۔۔۔۔۔سب کو رولز بتانے کے بعد ماہنور نے ایک چِٹ نکال کر عائشے کو دی اور دوبارہ اپنی جگہ پر بیٹھ گئی

سو یہ ایک سوال ہے کہ "کیا کبھی کسی سے محبت ہوئی ہے".....عائشے نے چِٹ پڑھتے ہوئے سبکیطرف دیکھتے ہوئے بتایا۔۔۔

www.novelsclubb.com

ماہنور سے شروع کرتے ہیں تو بتاؤ ماہنور کبھی ہوا ہے کیا۔۔۔۔۔۔

نہیں مجھے کبھی نہیں ہوا اور میرے نزدیک یہ سب فضول ہے۔۔۔اُس نے شانے اُچکاتے ہوئے جواب دیا

حور آپی اب آپ جواب دیں۔۔۔۔

نہیں مجھے کبھی ہوا نہیں اور نہ میں نے اپنے دل کو اجازت دی ہے ان سب کی کیوں کے مجھے لگتا ہے کہ پیار وہی ہوتا ہے جو آپکو اپنے محرم سے ہو جس پر آپ کی محرم کا حق ہو بس۔۔۔۔۔۔ حور کے جواب دینے پر جہاں مصطفیٰ کب سے اُسے نظروں کے حصار میں لیا بیٹھا تھا اس جواب پر اُسے سکون اور خوشی محسوس ہوئی۔۔۔۔۔

بُراق اب تمہاری باری۔۔۔۔۔۔۔

مجھے کبھی ہوا تو نہیں تھا لکین اب شاید ہونے کا خدشہ ہے۔۔۔۔۔ بُراق نے ایک نظر ماہنور کو دیکھتے ہوئے جواب دیا۔۔۔۔۔۔

سویرا۔۔۔۔۔۔ وہ سویرا کا جواب جانتے تھے لیکن پھر بھی گیم تو کھیلنی تھی نہ

۔۔۔۔۔۔۔

تم لوگ یہ پوچھو کے مجھے کیا کیا نہیں ہوا کیوں کے میں اُسے جب بھی دیکھتی ہی مجھے ایک نئے سرے سے اُس سے محبت ہو جاتی ہے۔۔۔۔۔۔ سویرا خوشی سے

زاویار کو دیکھتے ہوئے بتا رہی تھی اِس جواب پر زوِش نے نظریں زاویار کی جانب بڑھائیں جو کے پہلے سے ہی نظریں اُس کے چہرے پر ٹکائے ہوا تھا۔۔۔۔۔

بھابھی اب آپکی باری۔۔۔۔۔۔

نہیں،اور مجھے نہیں لگتا کے کوئی آپ سے بھی محبت بنا کسی مطلب کے بے لوث محبت کر سکتا۔۔۔۔۔عائشے کے پوچھنے پر زوِش نے بنا کسے تاثر کے جواب دیا

۔۔۔۔۔۔

زاویار بھائی چلیں جواب دیں۔۔۔۔۔۔

ایک ہی شخص پر ختم کر دی اپنی ساری چاہت اب محبت کسے کہتے ہیں یہ معلوم نہیں ۔۔۔۔۔زاویار کی نظریں اب بھی اپنے سامنے بیٹھی زوِش پر تھیں۔۔۔۔۔۔۔اس جواب پر سویرا کو حیرانگی کا جھٹکا لگا کیوں کے وہ اس بات پر یقین نہیں کر سکتی تھی کے وہ کسی سے محبت کر سکتا ہے جبکے زوش اُسکا جواب سنتے ہوئے بھی نظریں زمین پر مرکوز کیئے بیٹھی تھی۔۔۔۔۔۔۔

مصطفیٰ بھائی اب آپ بتائیں۔۔۔۔۔

شاید ہاں اور شاید نہ۔۔۔۔اور اگر ہوا بھی ہے تو تم لوگوں کو کیوں بتاؤ۔۔۔۔۔۔

مصطفیٰ نے شرارتی انداز میں جواب دیا جس پر زاویار ہنس دیا کیوں کے شاید وہ انداز لگا سکتا ہے اُسکی کیفیت کا۔۔۔۔۔۔

سعد بھائی آپ بتائیں۔۔۔۔۔

مجھے یقین نہیں ہے محبت پر۔۔۔۔۔۔اُسنے نے لاپرواہی سے جواب دیا

اوکے، توسب نے جواب دے دیا اب اگلی چِٹ کھولتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔اور اسی طرح وہ کافی دیر گیم کھیلتے رہے، خوشگپیوں میں لگے رہے اور ایک اچھا وقت ساتھ گزرا اور اچھے ماحول میں کھانا کھایا کھانے کے بعد کافی تھکن کے باعث وہ سب اپنے اپنے کمرے میں سونے چلے گئے۔۔۔۔۔۔۔

****

۔۔۔۔۔۔زاویار اپنے کمرے میں جا رہا تھا کہ اُسے مصطفیٰ نے روکا۔۔۔۔

میرے بھائی سونے جا رہا ہے کیا۔۔۔۔۔۔۔

نہیں واک کرنے جا رہا ہوں جانا جا کیا۔۔۔۔۔۔وہ اُسکے بے تکے سوال پر جلا تھا

نہیں واک پر صبح چلیں گے تو ابھی روم میں جا ایک سرپرائز ہے تیرے لیے

۔۔۔۔۔۔ مصطفیٰ نے شرارت سے ایک آنکھ دبائی.....

کیا۔ مطلب میں سمجھا نہیں۔۔۔۔۔۔۔

تو اندر جائیگا تو سمجھ آئیگا نا میرا اور بُراق کا پلین تھا یہ۔۔۔۔۔۔کہتے ہے مصطفیٰ نے

اُسے اندر دھکا دے دیا

زاویار کمرے میں داخل ہوا تو زوِش کو پریشان کھڑے دیکھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔اس سوال پر زوِش نے ایک پریشان نظر زاویار کے چہرے پر ڈالی اور پھر سامنے رکھے چھوٹے سنگل بیڈ پر۔جس بیڈ پر ایک وقت میں ایک انسان آرام سے سو سکتا ہے

یہ تو بڑی پریشانی کی بات ہے۔۔۔۔زاویار نے اپنی ہنسی پر ضبط کرتے ہوئے بظاھر سنجیدگی سے کہا۔۔۔۔

اب کیا کریں۔۔۔۔چہرے سے پریشانی واضح ہو رہی تھی۔۔۔۔

پھر تم ایک کام کرو تم بیڈ پر سو جاؤ میں زمین پر سو جاؤ گا۔۔۔۔۔اُسکی پریشانی کا حل نکالتے ہوئے اُسنے ارد گرد دیکھا جہاں کوئی صوفہ یا بیڈ نہیں تھا یقیناً یہ سب اُن دونوں کی شرارت تھی۔۔۔۔

نہیں تم نیچے نہیں سو سکتے۔۔۔۔۔۔

پھر کیا ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔

پھر۔۔۔۔۔دونوں ہی بیڈ پر سو جاتے ہیں ایک رات کی بات ہے۔۔۔۔۔۔وہ کچھ سوچتے ہوئے بولی تھی لیکن زاویار کی سوالیہ نظروں سے پریشان ہو کر نظریں چراتی یہاں وہاں نظریں ڈورانے لگی۔۔۔۔۔۔۔

****

کمرے کی معنی خیز خاموشی میں بیڈ پر لیٹے وہ دونوں ہی کمرے کی چھت کو دیکھ رہے تھے نیند کوسُوں دور تھی۔۔۔۔۔

تم نے (ایم،بی،بی،ایس) کی فیلڈ ہی کیوں چُنی۔۔۔۔۔۔۔زوِش نے خاموشی توڑتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیوں کے مجھے شوق تھا شروع سے ہی ڈاکٹر بنوں لوگوں کے کام آؤ مجھے اچھا لگتا ہے جب آپریشن تھیئٹر ک باہر بہت سارے لوگ اندر لیٹے اپنے وارث کے لیئے دعائیں کر رہے ہوتے ہیں اور آپ باہر جا کر انہیں بتاتے ہو کے وہ بالکل ٹھیک ہیں

۔۔۔اُن کے چہرے پر ایک الگ خوشی دکھتی ہے جیسے انہیں کسی نے ایک نئ زندگی دے دی ہو۔۔۔۔۔

تمھارا بلڈ گروپ کیا ہے۔۔۔۔۔زاویار اُس سے گفتگو لمبی کرنے کے لیئے یہاں وہاں کے سوال کرنے لگا۔۔۔۔

میرا (اے+)۔۔۔۔۔۔۔

ارے واہ میرا بھی (اے+) ہے۔۔۔۔۔۔اُسنے خوشی سے بتایا۔۔۔۔جس پر وہ مسکرا دی۔۔۔۔

ابھی وہ مزید کچھ کہنے کے لئے اُسکی طرف رُخ کی ئے لیٹنے لگا کے اُسکی بند آنکھیں دیکھ کر خاموشی سے اُسے دیکھنے لگا کیوں کے وہ سو چکی تھی

****

رات کو کسی پہر خود پر کچھ محسوس کرتے ہوئے زاویار کی آنکھ کھلی نظر اپنی بیوی پر گئی جو اُس کی بازو پر سر رکھے ایک ہاتھ اسکے سینے پر رکھے بے خبر سو رہی تھی وہ بنا پلکیں جھپکے اُسی کو دیکھ رہا تھا کیا تھا اُس میں ایسا کیا تھا کہ اُس کو دیکھنے کے بعد جہاں پھیکا لگنے لگا تھا سفید رنگت گلابی گال اور ہونٹوں کے کنارے تل وہ پہلی بار اُسے اتنے قریب سے دیکھ رہا تھا یہ بھی نیند کے مہربانی تھی ورنہ کُھلی آنکھوں سے وہ کبھی اِسکے اتنے قریب نہ آتی۔۔۔۔۔۔۔وہ یک ٹک اُسکے چہرے کے نقوش کو حفظ کر رہا تھا۔۔۔۔

قابل رشک ہو تم

یقین جانو

کیا ایسا ممکن ہے۔۔۔

کوئی میلوں دور ہو کر بھی

www.novelsclubb.com

کسی شخص کے دِل وذہن پر حکمرانی کر سکے

ہاں تم ہو

تم بالکل وہی ہو۔۔۔

اُسے اسی طرح کئی لمحے وہ محویت سے دیکھتا رہا اور نا جانے کب اُسکی آنکھ لگ گئی

۔۔۔

****

ٹھنڈی ہوا میں وہ جاگنگ کرنے کے بعد کانوں میں ایئر پوڈز لگائے گھر میں داخل ہوا تھا گھر کے دروازے سے اندر آتے تھا وہ پانی لینے کی غرض سے فریج کی طرف گیا کہ کچن کی لائٹ آن دیکھ کر رکا اور پھر ہاتھ میں پہنی گھڑی پر نظریں دوڑائیں

۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اتنی صبح کون جاگ سکتا ہے۔۔۔وہ خود سے سوال کرتا کچن کی طرف آیا اور سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر چہرے پر مسکراہٹ آگئ

آپ اتنی صبح جاگتی ہیں کیا۔۔۔وہ کچن میں ٹائلز سے ٹیک لگاتے ہوئے کھڑا ہوا

ہاں اکثر جاگ جاتی ہوں۔۔۔اور آپ؟

ہاں میں واک کرتا ہوں اس لیئے جاگ جاتا ہوں۔۔۔

چائے پیئیں گے۔۔۔۔حور نے مسکراتے ہوئے آفر کی

ہاں کیوں نہیں اگر آپ بنا کر دے دیں۔۔۔مصطفیٰ ہاتھ آئے موقع کو کیسے جانے دیتا۔۔۔۔اور اُسکی بات سنتے وہ دوبارہ چائے بنانے میں مصروف ہو گئ

*****

وہ دونوں اس وقت باہر باغ میں رکھی کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے ٹھنڈی ہوا میں اڑتے پرندوں کی چہچہانے کی آوازیں ماحول کو خوش گوار بنا رہیں تھیں۔۔۔

آپ کیا پڑھ رہی ہیں۔۔۔۔چائے کا سپ لیتے ہوئے مصطفیٰ نے پوچھا۔۔۔

فیشن ڈیزائننگ۔۔۔۔۔اور آپ یقیناً(ایم،بی،بی،ایس)۔۔۔۔۔اپنا جواب دینے کا بعد حور نے یقین دہانی کے لیئے اُسکی طرف دیکھا

جی بالکل۔۔۔۔۔۔سر کو ہلکی سی جنبش دیتے ہوئے وہ ہلکا سا مسکرایا

کوئی ہمیں بھی پوچھ لو چائے کا اکیلے اکیلے ہی پیئے جا رہے ہو.....ابھی وہ باتیں کر رہے تھے کہ اپنے پیچھے آواز آنے پر وہ پلٹے تھے جہاں بُراق انگڑائی لیتے ہوئے انہیں کی طرف آ رہا تھا۔۔

بُراق بیٹھو تم میں تمھارے لیئے بھی چائے لے کر آتی ہوں۔۔۔۔وہ کہتے ہوئے کُرسی سے اُٹھ کھڑی ہوئی

مہربانی ہو گی بھابھی آپکی۔۔۔۔

بھابھی؟؟؟

اوسوری وہ زوِش بھابھی کو بھابھی بول بول کر عادت ہو گئی ہے تو منہ سے نکل گیا ۔۔۔۔۔ برُاق نے آنکھیں رگڑتے ہے اپنی صفائی پیش کی

اچھا میں لے کر آتی ہوں چائے۔۔۔۔۔ حور مسکرا کر کہتی ہوئی اندر چل دی۔۔۔

تُجھے کباب میں ہڈی بننا لازمی تھا کیا۔۔۔۔۔ مصطفیٰ نے جلے بھنے لہّجے میں کہا۔۔۔

کیا مطلب یہاں کباب بھی بن رہے تھے کیا۔۔۔۔ برُاق نے حیرانگی سے پوچھا

۔۔۔۔۔۔

ابے جب اتنی نیند آئی تھی تو سو جاتا نا باہر کیوں آیا۔۔۔۔۔ برُاق کی بات سے مصطفیٰ کو اندازہ ہو گیا تھا کے اُسکی نیند پوری نہیں ہوئی تبھی ایسی باتیں کر رہا

میں روم میں جا رہا ہوں اپنے۔۔۔۔۔۔ وہ جلے بھنے لہیجے میں کہتا ہوا اندر کی طرف چل دیا جب کے برُاق وہیں کُرسی پر ٹیک لگاتے بیٹھ گیا۔۔۔۔

*****

شام کا وقت تھا وہ سب سوئمنگ پول کے کنارے بیٹھے ہوئے تھے سورج ڈھلنے کی تیاری کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔

چیونٹی تم یہاں سے ہٹ جاؤ پتا چلا غلطی سے پول کے اندر گر گئی تو نظر بھی نہ آؤ گی ۔۔۔۔۔۔۔

تم بھی وہاں سے ہٹ جاؤ تم غلطی سے اندر گر گئے تو پانی سارا باہر آ جائیگا۔۔۔۔۔

ماہنور نے بھی اُسی کے انداز میں اپنا حساب برابر کیا۔۔۔

یار زوی اپنے دیور کو سمجھا دو میرے ہاتھوں ضائع ہو جائیگا یہ۔۔۔۔۔۔

اوہ ہیلو وہ اب میری بھابھی ہیں تو میری سائڈ لیں گیں، کیوں بھابھی۔۔۔۔۔وہ زوی کے ساتھ بیٹھتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔

اتنا شریف سا تو دیور ہے یار میرا۔۔۔۔۔۔وہ ماہنور کو دیکھتے ہوئے ہنس کے کہنے لگی جس پر وہ اور سیدھا ہو کر اکڑے انداز میں بیٹھا۔۔۔۔۔

اتنا شریف ہے کہ شیطان بھی پناہ مانگتا ہے اس سے۔۔۔۔۔ماہنور کو جیسے اُس کی شرافت والی بات ہضم نہ ہوئی۔۔۔۔۔

زوی زاویار کہاں ہے اُس کو بھی بُلا لو چائے ٹھنڈی ہو رہی ہے۔۔۔۔۔حور نے ارد گرد کا جائزہ لیتے ہوئے کہا کیوں کے اُسے زاویار کہیں دکھائی نہیں دے رہا تھا

وہ شاید ٹیرس پر گیا تھا صبر میں دیکھ کر آتی ہوں۔۔۔وہ حور کو جواب دینے کے بعد وہاں سے اٹھ کر اندر جانے لگی۔۔۔۔۔

وہ ابھی ٹیریس کی طرف چل رہی تھی کے ایک کمرے سے آتی آواز سن کر وہ ٹھٹکی ۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

سویرا یار اُسکی شادی ہو گئی ہے زوِش اب اُسکی بیوی ہے۔۔۔۔۔۔

وہ خود کو اُسکی بیوی مانتی نہیں ہے مجھے تو زبردستی کی شادی لگ رہی ہے دیکھا نہیں تھا کل کیسے اُسنے جواب دیا تھا کہ مجھے نہیں ہے کسی سے محبت۔۔۔۔۔وہ گیم کے دوران دیئے گئے جواب کہ حوالے دیتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔

زاویار صرف میرا ہے اُسے میں کسی اور کا کیسے ہونے دے سکتی ہوں اور وہ زوِش اُس میں ایسا ہے کیا جو زاویار اُس سے محبت کرے گا۔۔۔۔وہ حقارت بھرے لہجے میں بول رہی تھی۔۔۔۔

ویسے وہ لڑکی ہے تو بہت خوبصورت، لگتا ہے سارا حسن خدا نے اُسے ہی دے دیا ہے۔۔۔۔۔وہ حوس بھرے انداز میں بولا تھا۔۔۔۔۔اچھا میں باہر جا رہا ہوں تم بھی آجانا۔۔۔۔وہ کہتے ہوئے باہر آیا تھا اور وہیں زوِش اُسے باہر آتا دیکھ جلدی سے وہاں سے گزرنے لگی۔۔۔۔

زوِش تم یہاں۔۔۔۔۔اُسنے اُسے روکتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔

ہاں زاویار کو بلانے جا رہی تھی۔۔۔۔۔وہ سرد مہری سے جواب دیئے چلی گئی تھوڑی دیر پہلے کی ہوئی بکواس پر اسکا دل کیا منہ توڑ دے اسکا لیکن وہ اسے اِس وقت ماحول کو خراب نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔جب کے زوِش کا نام سن کر سویرا ابھی کمرے سے باہر آگئی اور ابھی وہ اسکے پیچھے ہی جا رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ سیڑھیوں سے اوپر ٹیریس کی طرف جا رہی تھی اُسے محسوس ہوا کہ جیسے کوئی اسکے پیچھے آ رہا ہے لیکن وہ پلٹی نہیں تھی کیوں کے وہ جانتی تھی کہ کون ہو سکتی ہے

۔۔۔۔۔

آج تمہاری غلط فہمیاں دور کرتی ہوں میں میڈم۔۔۔وہ دل میں کہتی ہوئی ٹیریس پر گئی جہاں زاویار موبائل پر لگا کسی سے بات کر رہا تھا۔۔۔ٹریس پر پہنچنے کے بعد وہ لمحے بھر کے لیئے رکی اور اُسکی پُشت دیکھنے لگی جو ایک ہاتھ جیب میں ڈالے کسی سے فون پر بات کر رہا تھا آہستہ سے چلتی وہ اسکو پیچھے سے ہگ کر گئی۔۔۔۔۔

میں تم سے بعد میں بات کرتا ہوں۔۔۔۔۔خود کے سینے پر ایک نرم لمس محسوس کرتے وہ فون پر الوداعی کلمات کہتے فون کاٹ چُکا تھا۔فون پینٹ کی پاکٹ میں رکھتے وہ پلٹا تھا۔۔۔۔۔۔

تم نیچے کیوں نہیں آئے۔۔۔۔۔وہ زاویار کے دونوں ہاتھ اپنی قمر کی گرد رکھتے اور خود اُسکی گردن میں ہاتھ ڈالے مٹھاس بھرے لہجے میں بولی۔۔۔۔۔اُس کی اس حرکت پر وہ زاویار کے تمام ارمان جاگا چُکی تھی لیکن خود پر قابو کرتے جواب میں زاویار نے ائیبرو اچکائے جس پر زوِش نے اپنی آنکھوں کے اشارے سے اُسے کچھ سمجھانا چاہا زاویار نے اُسکی نظروں کر اِشارہ سمجھتے اپنی نظریں ٹیریس کے دروازے پر دوڑائیں جہاں اُسے کسی کے ہونے کا احساس ہوا۔۔۔۔

میں ہر اُس وجہ کے ہزار بار صدقے جو تمھیں میرے اتنے قریب لائے۔۔۔۔وہ اپنی سوچوں میں کہتے ہوئے اُسے دیکھنے لگا۔۔۔

کون ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

سویرا۔۔۔اور سویرا کے نام پر زاویار کے چہرے پر آئی ناگواری زوِش کو محسوس ہو چکی تھی۔۔۔

ویسے کتنی چپکو ہے نہ۔۔۔۔۔۔زوِش کی بات پر وہ کھل کے ہنسا جس سے اُسکے گال کے گڑھے نمایاں ہوئے۔۔۔۔۔وہ پہلی بار اُسے اتنے قریب سے ہنستا دیکھ رہی تھی صحیح کہتی ہے سویرا وہ کوئی عام مرد نہیں ہے وہ زاویار سلطان ہے سُرخ سفید رنگت مغرور ناک نیلی گہری آنکھوں کا مالک، وجاہت کا منہ بولتا ثبوت ہے وہ کسی کو بھی اپنے حُسن سے اپنا اسیر بنانے کہ ہنر رکھتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

کسی چہرے کو اتنا غور سے نہیں دیکھتے ہر چہرہ کسی نہ کسی کا محبوب ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔

زاویار کی آواز پر زوِش نے اپنی نظروں کا زاویہ بدلہ۔۔۔۔

تم تو خیر سب کے ہی محبوب ہو۔۔۔۔۔وہ ہلکی آواز میں بڑبڑائی تھی

اس بات سے کیا فرق پڑتا ہے کے میں کس کا محبوب ہوں فرق تو اس بات سے پڑتا ہے کہ میرا محبوب کون ہے۔۔۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کون ہے تمھارا محبوب۔۔۔۔۔وہ ہے دھانی میں سوال کر بیٹھی

بتادوں گا اتنی بھی کیا جلدی ہے۔۔۔۔۔۔زوِش کے سوال پوچھنے پر اُسنے اُسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے جواب دیا۔۔۔۔۔

خیر سویرا جاچکی ہے تواب تم ایزی ہوسکتی ہو۔۔۔۔۔زاویار کے بتانے پر وہ اپنی حالت پر غور کرتے ہے اُس سے دور ہوئی تھی۔۔۔۔کافی دیر وہ دونوں وہیں دیوار کے ساتھ کھڑے ڈوبتے سورج کو دیکھتے یہاں وہاں کی باتیں کرنے لگے

****

مصطفیٰ باہر لان میں آیا تو سامنے حور کو بیٹھے دیکھ وہ خوشی سے اُسکی طرف بڑھا

آپ یہاں کیوں بیٹھی ہوئی ہیں ٹھنڈ لگ جائیگی۔۔۔۔۔۔وہ اسکے سامنے والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولا۔۔۔

بس ایسے ہی بیٹھ گئی تھی اور نہیں لگتی ٹھنڈ۔۔۔۔۔۔اُسنے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

آپ سے ایک بات پوچھوا گر آپکو بے تُکی یا بُری نہ لگے تو۔۔۔۔۔

ہاں پوچھیں۔۔۔۔۔

آپکو محبت پر یقین نہیں ہے کیا۔۔۔۔۔ مصطفیٰ نے ہچکچاتے ہوئے پوچھا۔۔۔

اور آپکو کس نے کہا کہ مجھے یقین نہیں۔۔۔۔۔۔۔

بس ایسے ہی پوچھ لیا، آپ جواب تو دیں۔۔

www.novelsclubb.com

محبت ایک بہت خوبصورت احساس ہے جو رشتوں کو مضبوط بنا دیتی ہے اس لیئے مجھے محبت پر یقین ہے۔۔۔۔۔

آپ کو کبھی کسی سے محبت ہوئی ہے۔۔۔۔اُسنے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔۔۔

نہیں، اور آپکو۔۔۔۔۔

ہاں شاید۔۔۔۔۔وہ اُس کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے جواب دے رہا تھا

اُسے پتا ہے کیا کے آپ اُسے محبت کرتے ہیں۔۔۔۔

نہیں، میں نے کبھی بتایا ہی نہیں ڈر لگتا ہے کہ پتا چلنے پر وہ کیسے ریکٹ کرے گی اور پتا نہیں میرے نصیب میں ہو گی بھی یا نہیں۔۔۔۔۔اُسنے اپنا خدشہ ظاہر کیا تھا

۔۔۔

زندگی میں اگر کسی سے محبت ہو جائے تو اظہار لازمی کرنا اس سوچ سے بالاتر ہو کر کے وہ نصیب میں ہے یا نہیں !اُسے ایک بار احساس ضرور دلانا کے کوئی اُس کے لیئے بے غرض اور بے لوث ہے۔۔۔حور نے اُسے سمجھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

اظہار آتا تو ہے مجھے اگر کروں تو کمال کرو، اگر وہ بن کے ملے محرم تو عشق بے مثال کروں۔۔۔۔۔۔اُسنے شوک لہجے میں اُسکی بات کا جواب دیا۔۔

نکاح کی نیّت سے کی گئی محبت میں خدا برکتیں ڈالتا ہے میں دُعا کرو گی کے آپکو آپکی محبت مل جائے۔۔۔۔۔اُسنے نرمی سے کہا۔۔۔حور کے اِس طرح کہنے پر مصطفیٰ نے دِل ہی دل میں آمین کہا۔۔۔

اور اسی طرح وہ دونوں بیٹھے باتیں کرتے رہے۔۔۔۔۔

****

رات کا وقت ہو چکا تھا اب وہ سب اپنے اپنے گھر واپسی کے لیئے لوٹ رہے تھے

چیونٹی دو دن کے لیئے آئے تھے ہم تم نے اس بیگ میں کیا کیا بھرا ہوا ہے اتنا بھاری ہے یہ۔۔۔۔۔بُراق نے بیگ کو بس میں رکھتے ہوئے تھکے انداز میں اپنے ساتھ کھڑی ماہنور سے پوچھا۔۔۔

ویسے اتنا بڑا بیگ ہے بندہ آسانی سے تمھیں بھی اس کے اندر ڈال سکتا ہے۔۔اُسکے کچھ کہنے سے پہلے بُراق نے دوبارہ تنگ کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

تمہاری جو حرکتیں ہیں نہیں عنقریب تمھیں میں جان سے مار کر تمہاری ڈیڈ باڈی اسی بیگ میں ڈالو گی۔۔۔۔وہ زچ ہوئی تھی

تُم زیادہ آسانی سے اِس بیگ میں فٹ ہو جاؤ گی۔۔۔۔۔وہ ہمیشہ کی طرح اُسے تنگ کر رہا تھا

تُم سے تو بات کرنا ہی بیکار ہے۔۔۔۔۔وہ غصّے سے پیر پٹختی وہاں سے چلی گئی

۔۔۔۔۔

******

بس میں تقریباً سب ہی اپنے اپنے طریقے سے سفر کا مزہ لے رہے تھے سوائے سویرا کے جو کے اِس وقت زوِش سے حسد کر رہی تھی جو زاویار کے کندھے پر سر رکھے سو رہی تھی۔۔۔۔۔

تم تھک تو نہیں رہے نہ میرا سر رکھنے سے۔۔۔۔اُسنے غنودگی کی حالت میں دھیمی آواز میں پوچھا۔۔۔جس پر زاویار ہلکا سا مسکرایا۔۔

میرے کندھے پر رکھی ہر چیز بوجھ ہے سوائے تمہارے سر کے۔۔۔۔۔اُسنے کہتے ہوئے سیٹ سے سر ٹکائے آنکھیں موندھ لیں۔۔۔۔۔زوِش نیند کی حالت میں اُس کی کہی بات نہ سُن سکی تھی۔۔۔۔

سفر ختم ہوتے ہی سب اپنے اپنے گھر کو چل دیئے کافی تھکن ہونے کے باعث اپنے روم میں آتے ہی زوِش سو چُکی تھی اُسنے ایک نظر اپنی جان سے عزیز بیوی دیکھا اور پھر خود بھی بیڈ کی دوسری جانب سونے کی غرض سے لیٹ گیا وہ زوِش کی طرف کروٹ لیئے اُسی کے چہرے کو دیکھنے میں محو تھا اور اسی دوران خود بھی نیند کے آغوش میں اُتر گیا

******

جاری۔۔۔۔۔۔

قسط نمبر 4

وہ رف سے ٹراؤزر اور ٹی شرٹ پہنے اپنے کمرے میں داخل ہوا تھا، کمرے میں ابھی تک اندھیرے کا راج تھا اُسنے ہاتھ میں پکڑے موبائل کو دیکھا جہاں آٹھ بج رہے تھے، اندر آتے اُسنے پردے پیچھے کی ئے جس سے کمرہ روشن ہوا تھا اور سامنے سوئے ہوئے وجود نے آنکھوں میں روشنی لگنے کہا باعث اپنا ایک ہاتھ آنکھوں پر رکھا، وہ سر نفی میں ہلاتے ہوئے بیڈ کی جانب بڑھا۔۔

یار زوِش اُٹھ جاؤ یونیورسٹی کے لیئے لیٹ ہو جاؤ گی۔۔۔۔

یار سونے دو ابھی۔۔۔۔۔وہ نیند میں ڈوبی آواز میں کروٹ لیتے ہوئے بولی

میرا مسئلہ نہیں ہے لیکن دیکھ لو تم خود ہی لیٹ ہو گی۔۔۔۔۔

کیا ٹائم ہو رہا ہے۔۔۔۔۔وہ آنکھیں بند کئے ہی پوچھنے لگی۔۔

آٹھ کے قریب ہی ہے وقت۔۔۔۔۔۔

اوہو اور تُم مجھے ابھی اُٹھا رہے ہو۔۔۔۔۔وہ آنکھوں سے ہاتھ ہٹا کے اب باقاعدہ اُسے دیکھتے ہوئے مخاطب ہوئی۔۔۔۔

جی میڈم،اب آپ اُٹھ جائیں ورنہ اور لیٹ ہو جائیں گی۔۔۔۔۔۔زاویار کو لگا وہ لیٹ ہونے کی وجہ سے کہہ رہی ہے

یار ابھی پورا ایک گھنٹہ باقی ہے،اور تُم ابھی سے میری نیند خراب کر رہے ہو ۔۔۔۔۔۔۔وہ کمفرٹر ہٹاتے اُٹھ بیٹھی تھی۔۔۔۔۔۔

تو اٹھو گی ناشتہ وغیرہ کرو گی تیار ہو گی ایک گھنٹہ گزر ہی جائیگا۔۔۔۔۔۔۔۔

نہیں نہ،ان سب میں آدھا گھنٹہ لگتا ہے بس اور میں تیار ہو جاتی ہوں، خیر اب میری نیند خراب ہو ہی گئی ہے تو اُٹھ جاتی ہو۔۔۔۔۔۔وہ افسوس سے کہتی واشروم کی طرف بڑھ گئی جب کے زاویار اُسے دیکھ رہا تھا کیسی لڑکی تھی جسے تیار ہونے کے

لیئے آدھا گھنٹہ کافی تھا اور یونیورسٹی لیٹ ہونے سے زیادہ اپنی نیند خراب ہونے کا افسوس تھا۔۔۔وہ سر جھٹکتے اپنے کپڑے لیئے ڈریسنگ کی طرف بڑھ گیا کیوں کہ وہ جاگنگ والے حلیئے میں تھا۔۔۔۔۔۔

تقریباً پندرہ منٹ بعد وہ اپنی گھڑی پہنتے ہوئے ڈریسنگ رُوم سے باہر نکلا تھا جہاں سامنے بیٹھی زوِش کو دیکھ کر اُسے حیرت ہوئی تھی جو اپنی پوری تیاری کے ساتھ صوفے پر بیٹھی جُھک کر شوز کے لیسز میں اُلجھی ہوئی تھی، وہ واقعی اتنے کم وقت میں پوری طرح تیار بیٹھی تھی۔۔۔۔۔۔اُسے شوز کے ساتھ اُلجھا دیکھ کر وہ اُسکے پاس آگیا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیا ہوا۔۔۔۔۔۔

کچھ نہیں بس یہ لیسز بندہ نہیں رہے۔۔۔۔۔۔سر جھکائے ہی وہ اُسے اپنی الجھن بتا رہی تھی جب کے زاویار اُسکے ہاتھوں کی حرکت کو دیکھ رہا تھا، اجنہیں دیکھ کر

صاف پتا چل رہا تھا کے وہ پہلی بار لیسز باندھ رہی ہے اور اگر وہ اسی طرح لگی رہی تو لیسز تو نہیں بندھنے۔۔۔۔۔

تُم نے پہلے کبھی لیسز بندہ کی ہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔وہ فرصت سے اُسکے چہرے کو دیکھ کر تجسس سے پوچھنے لگا۔۔۔

نہیں، ہمیشہ مانو یا حور ہی میرے لیسز باندھتی تھی مجھے باندھنے نہیں آتے ۔۔۔۔۔۔وہ اب تھکے انداز میں اُسے دیکھتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔۔

اندازہ ہو گیا تھا مجھے۔۔۔۔۔کہتے ہوئے وہ زمین پر پنجوں کے بل بیٹھ کر ہاتھ اُسکے شوز کی طرف لے کر جانے لگا جب زوِش نے اپنے پاؤں اچانک پیچھے کر لیئے۔۔۔

یہ کیا کر رہے ہو۔۔۔۔۔

لیسز باندھ رہا ہو یار پاؤں آگے کرو۔۔۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔۔

کیوں۔۔۔۔

میں خود باندھ لو گی تُم میرے پاؤں کو ہاتھ نہیں لگاؤ۔۔۔۔۔

اگر تم اسی طرح باندھتی رہی تو رات اسی میں گزر جائیگی اور پھر بھی یہ نہیں بندھے گے۔۔۔۔۔کہتے ہوئے وہ زبردستی پاؤں آگے کی ئے اُسکے لیسز باندھنے لگا اور زوش اُسے دیکھنے لگی جو دنیا کے سامنے مغرور شہزادہ بنا پھرتا ہے اور اس وقت جُھک کر اسکے شوز کے لیسز باندھ رہا ہے۔۔۔۔۔

ہو گئے،اب چلیں۔۔۔۔۔۔کہتے ہوئے وہ اُٹھ کھڑا ہوا اور زوِش سر اثبات میں ہلاتی اُسکے ساتھ کمرے سے باہر نکل گئی۔۔۔۔

****

کلاسز ختم ہو چکی تھیں اور وہ دونوں یونیورسٹی کے کیفیٹریہ میں بیٹھے ہوئے تھے کے زاویار کو مصطفیٰ کی شکل دیکھتے ہوئے کچھ یاد آیا۔۔۔۔

ویسے کیا سوچا ہے تُو نے کیا کرنے کا ارادہ ہے آگے۔۔۔۔۔

کس بارے میں۔۔۔۔اُسے سمجھ نہ آیا

حوریہ کے بارے میں۔۔۔۔۔زاویار نے معاملہ سمجھا یا حوریہ کے نام پر اُسکے چہرے پر مسکراہٹ سج گئی۔۔۔

کیا کرنا ہے بس سنڈے کا ویٹ کر رہا ہوں۔۔۔۔۔

سنڈے کا ویٹ کیوں۔۔۔۔۔

سنڈے کو ماما بابا کو لے کر جاؤ گا اُسکے گھر رشتے کے لیئے۔۔۔۔۔مصطفیٰ نے اپنی بات پوری کرتے ہوئے کُرسی کے ساتھ پُشت لگائی۔۔۔

کیا سچ میں۔۔۔۔مطلب تو نے بھی شادی کا ارادہ کر ہی لیا۔۔۔۔

ہاں اور بھابھی کیسی ہے میری۔۔۔۔۔۔

کیسی ہو سکتی ہے وہ ٹھیک ہے۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیا تُو نے اُسے بتایا کے تو اُس سے محبت کرتا ہے۔۔۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔یک لفظی جواب دے کر وہ موبائل میں کچھ دیکھنے لگ گیا

کیوں۔؟؟

میرے بتانے سے کیا ہو گا۔۔۔۔اُسنے سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھا

کیا مطلب کیا ہو گا تیرے بیوی ہے تُجھے اُسے بتانا چاہئے۔۔۔

جب کوئی عورت خود تمہاری طرف رجوع کرے تو وہی تمہاری زندگی بڑھا سکتی ہے ورنہ عورت سے محبت کرنا صرف محنت ہے اور یک طرفہ محنت سے انسان تھکتا ہے سکون حاصل نہیں ہو سکتا۔۔۔۔۔۔

اور میں اُسے اپنی محبت کا احساس دلا دوں گا۔۔۔اُسنے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ مصطفیٰ کو مطمئن کرنا چاہا۔۔۔

****

یار زوِش تمھیں زاویار بھائی نے اجازت دے دی پڑھنے کی مجھے تو لگا تھا کے میں اکیلی ہی اب اس یونیوسٹی میں خوار ہو گی۔۔۔۔۔۔۔

نہیں نہیں ہم دونوں ساتھ میں ہی خوار ہو گے، وہ کیا ہے نہ میرے سسرال والوں کی سوچ بڑی ہے اور ظرف بھی۔۔۔۔۔وہ دھیما سا مسکراتے ہوئے گہری بات کہہ گئی تھی۔۔۔۔

چل اچھا ہے اسی بہانے میں روز تُم سے مل تو لیا کرو گی، ویسے بھی جب سے شادی ہوئی ہے ایک بار بھی تُم نے گھر کا چکر نہیں لگایا۔۔۔۔۔۔فاطمہ اُسکے ساتھ چلتے ہوئے مصنوئی ناراضگی سے بولنے لگی۔۔۔

اچھا تُم زیادہ ناراض نہیں ہو آو گی کسی دِن، ابھی چلیں مجھے بہت بھوک لگی ہوئی ہے ۔۔۔۔۔معصومیت سے کہتی وہ فاطمہ کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے کہنے لگی جس پر فاطمہ اپنی مصنوعی ناراضگی چھوڑ کر اُسکے ساتھ کیفیٹیریہ کی طرف جانے لگی۔۔۔

www.novelsclubb.com

ایکسکیوزمی، یہ آپکے لیئے ہے۔۔۔۔۔۔۔۔وہ دونوں اپنے لنچ کا ویٹ کرتی ہوئی ٹیبل پر بیٹھی تھیں کے ایک لڑکی اُنکے پاس آکر رکی۔۔۔۔۔۔

میرے لیئے۔۔۔۔۔۔۔لڑکی کے ہاتھ میں سفید گلاب دیکھتے وہ حیرت سے اپنی طرف اشارہ کیا پوچھنے لگی۔۔۔۔۔

جی زوِش آپکا ہی نام ہے نہ۔۔۔۔۔۔لڑکی نے مُسکراتے ہوئے اُسے جواب دیا

۔۔۔۔

لیکن تُم یہ مجھے کیوں دے رہی ہو اور یہ کہاں سے لائی ہو کیوں کے پوری یونیورسٹی میں سفید گلاب تو ہے ہی نہیں۔۔۔۔۔۔وہ اُسکے ہاتھ سے گلاب لیتے ہوئے چہک کے پوچھنے لگی۔۔۔۔۔

ہاں وہ بس ایسے ہی مل گیا تھا تو تمھیں دینے کا سوچ لیا۔۔۔۔۔۔

شکریہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اُسکے کہنے پر لڑکی وہاں سے چلی گئی جب کے وہ دوبارہ گلاب کی خوشبو کو سونگھنے لگ گئی۔۔۔۔۔۔۔

اوہو تو سفید گلاب کی دیوانی کو آج یہ گلاب مل ہی گیا۔۔۔۔۔۔

ہاں تمھیں تو پتا ہے مجھے یہ کتنا پسند ہے۔۔۔۔۔۔وہ خوشی سے چہکتے ہوئے بتا رہی تھی اور اسکی بات پر فاطمہ بھی مسکرا دی کیوں کے وہ اسے آج کافی وقت بعد مسکراتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

****

www.novelsclubb.com

گڈ افٹر نوں سر۔۔۔۔۔۔

گڈ افٹر نوں سٹوڈنٹس۔۔۔۔۔۔جیسا کے آپ سب کو پتا ہے کہ یونیورسٹی میں ہر فیکلٹی کا پروجیکٹ کمپیٹیشن ہو رہا ہے اور ہر فریشرز کا ایک ایک سینئر کے ساتھ

پیئر بنایا جائیگا جو کے آپ کو پروجیکٹ بنانے میں ھیلپ کریں گے۔۔۔۔۔ so here's your seniors۔۔۔پروفیسر نے auditorium میں ایک سائڈ پر بیٹھے (B.BA) سینئرز کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

ہائے کاش اِس والے سینئر کا پیئر میرے ساتھ بن جائے کتنا ہینڈسم ہے یار ۔۔۔۔۔ماہنور کو اپنے پاس کھڑی ایک لڑکی کی آواز آئی جو بُراق کو دیکھے کمنٹ کر رہی تھی۔۔۔۔۔

سو، مس کائنات آپ کا پیئر ہے مسٹر بُراق کے ساتھ۔۔۔۔۔۔کائنات تو اپنے ساتھ بُراق کا نام سن کر ہواؤں میں اُرنے لگی۔۔۔۔

مس ماہنور آپکا پیئر ہے حسنین کے ساتھ۔۔۔۔۔

اسی طرح پروفیسر نے باقی سب اسٹوڈنٹس کے پیئر بنائے اور سب کو اچھے سے اپنا پروجیکٹ بنانے کی ہدایت دیتے ہوئے وہاں سے چلے گئے۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہیلو، میں حسنین.....اُسنے auditorium سے باہر نکلتی ہوئی ماہنور کے ساتھ چلتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔۔۔ماہنور نے رسماً جواب دیا۔۔۔

سو، آپ ابھی فری ہیں تو آجائیں ہم پروجیکٹ پر کام شروع کرتے ہیں۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے چلیں۔۔۔۔۔کہتے ہوئے وہ دونوں لائبریری کی طرف چل دیئے۔۔۔

******

یہ والا آئیڈیا کیسا ہے۔۔۔۔۔کائنات خوشی سے لیپ ٹاپ بُراق کو دیکھاتے ہوئے بولی

www.novelsclubb.com

ہاں ٹھیک ہے۔۔۔۔بُراق نے بنا اُسکی طرف دیکھے جواب دیا اُسکی نظر سامنے ٹیبل پر بیٹھی ماہنور پر تھی جو کہ حسنین کے ساتھ بیٹھی لیپ ٹاپ میں کچھ دیکھنے میں مصروف تھی اور ساتھ ساتھ وہ دونوں باتیں بھی کر رہے تھے۔۔۔۔۔

اُسکے ماتھے پر بے شمار بل پڑے جب اُسنے ماہنور کو حسنین کے ساتھ بیٹھے مسکراتے دیکھا۔۔۔۔

کل بناتے ہیں پروجیکٹ ہم ابھی مجھے ضروری کام ہے۔۔۔۔۔وہ کہتے ہوئے کائنات کے جواب کا انتظار کئے بنا بیگ اُٹھا کر لائبریری سے نکل گیا جب کے وہ اُسکی پُشت ہی دیکھ سکتی تھی۔۔۔

اسے کیا ہو گیا اچانک۔۔۔۔۔کائنات خود میں بڑبڑاتے ہوئے دوبارہ لیپ ٹاپ میں مصروف ہو گئی

****

www.novelsclubb.com

زوِش یونیورسٹی کے گیٹ سے باہر نکلی جہاں سامنے زاویار بلیک پینٹ اور بلیک ہڈّی کے اوپر لیدر کی جیکٹ پہنے گاڑی کے ساتھ پُشت لگے موبائل میں لگا ہوا تھا ۔۔۔۔۔زوِش کو دیکھتے اُسنے مسکراتے ہوئے ہاتھ ہوا میں لہرایا۔۔۔۔۔۔اُسے دیکھنے کے بعد وہ چلتے ہوئے اُسکی طرف آئی

زاویار کے گاڑی کا گیٹ کھولنے پر زوِش نے ایک نظر اُسے دیکھا اور پھر بیٹھ گئی

۔۔۔۔

وہ سامنے دیکھتے ہوئے گاڑی چلا رہا تھا جب کے زوِش نے اُسکا پورا معائنہ کرتے

ہوئے پوچھا

اتنا تیار ہو کر آنے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔۔

تیار کہاں ہوا ہوں یار سمپل سا تو ہوں اور میں اپنی یونیورسٹی سے ڈائریکٹ تمھیں

لینے آ گیا۔۔۔۔۔۔

اچھا تو آپ اپنی یونیورسٹی اتنا تیار ہو کر جاتے ہیں۔۔۔۔ کس کو ایمپریس کرنے کے

لیئے؟ وہ اَپنا رُخ زاویار کی طرف کرتے ہوئے بیٹھی۔۔۔۔

مجھے کسی کو ایمپریس کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئی کبھی۔۔۔۔۔۔ گاڑی کو

سگنل پر روکتے ہوئے اُسنے زوِش کا چہرہ دیکھتے ہوئے جواب دیا لیکن زوِش کی

نظریں گاڑی کے باہر کسی چیز پر مرکوز پاتے دیکھ وہ وجہ جاننے کے غرض سے پیچھے پلٹا جہاں ایک بچہ گجرے ہاتھ میں لیئے بیچنے کے لیئے کھڑا تھا۔۔۔۔۔

زاویار نے ایک نظر دوبارہ زوِش کو دیکھتے ہوئے بچے کو اپنی طرف آنے کا اشارہ کیا ۔۔۔۔اور اُس سے گجرے خرید کے اُسے پیسے دیتے دوبارہ زوِش کی طرف متوجہ ہوا

ہاتھ لاؤ۔۔۔۔۔۔

میں۔۔۔۔۔اُسنے حیرت سے اپنی طرف اشارہ کیا۔۔۔

نہیں، میں نے اپنے لیئے خریدے ہیں میں خود پہنو گا۔۔۔۔۔اُسنے زوِش کی عقل پر ماتم کرتے ہوئے کہا اور اُسکا ہاتھ پکڑے اب گجرے پہنانے لگا وہ بنا نظریں جھکائے اُسکے چہرے کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔کوئی کیسے کسی کی دِل کی بات بنا سنے سمجھ سکتا ہے جب کے کچھ لوگ تو سننے کے بعد بھی سمجھنا نہیں چاہتے۔۔۔۔۔۔۔

اب ان پھولوں کی قیمت بڑھ گئی ہے۔۔۔۔زاویار نے اُسکے ہاتھوں کو دیکھتے پیار بھرے لہجے میں کہا جب کے وہ بنا کچھ بولے سیدھی ہو کر بیٹھی اب گاڑی سے باہر دیکھ رہی تھی زاویار بھی دوبارہ گاڑی کا اسٹیرنگ سنبھال چکا تھا

****

بُراق لگاتار غصّے سے اپنے کمرے میں چکر کاٹ رہا تھا۔تم اُسکے ساتھ کیسے مسکراتے ہوئے بات کر سکتی ہو یار۔۔۔۔وہ خود سے کہتے ہوئے غصّے سے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر رہا تھا۔۔۔۔۔۔

یہ مجھے کیا ہو رہا ہے مجھے اتنا بُرا کیوں لگ رہا ہے وہ کسی سے بھی بات کرے کسی کے ساتھ بھی ہنسے مجھے کیوں فرق پڑ رہا ہے۔۔۔۔۔وہ خود اپنی حالت سمجھنے سے قاصر تھا۔۔۔۔۔

بُراق کچھ نہیں ہوا شاور لے اور ریسٹ کر لے آئی تھنک یہ تھکن کی وجہ سے ہو رہا ہے۔۔۔۔۔وہ خود کو تسلی دیتے ہوئے شاور لینے چلا گیا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

****

موبائل یوز کرتے ہوئے وہ کمرے میں داخل ہوا جہاں سامنے اپنی بیوی کو گلدستے کے ساتھ مصروف پایا، وہ سفید شلوار قمیض پہنے رنگو سے بھرا دوبٹہ اور کھلے بالوں کے ساتھ وہ اس وقت سفید گلاب کی مانند ہی لگ رہی تھی اُسکا بھرپور جائزہ لینے کے بعد وہ چلتے ہوئے اُسکے پاس آیا۔۔۔

کیا کر رہی ہو۔۔۔۔۔۔

کچھ نہیں یہ گلاب گلدستے میں لگا رہی تھی۔۔۔۔۔۔سفید گلاب گلدستے میں لگانے کے بعد وہ اب سیدھی کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

ہمم،اور تمھیں یہ کہاں سے مل گیا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

تمھیں پتا ہے مجھے یہ بہت پسند ہیں لیکن یہاں آس پاس کسی جگہ سے نہیں ملتے اور آج یہ مجھے یونیورسٹی میں ایک لڑکی نے دیا اسی لیئے میں نے سوچا اسے گلدستے میں لگا دیا جائے۔۔۔۔۔۔۔۔

اوہ آئی سی(ohh i see).....کچھ سوچتے ہوئے اُسنے بس اتنا ہی جواب دیا ۔۔۔۔کہ دروازے پر دستک ہونے لگی

میں دیکھتی ہوں کون ہے۔۔۔۔۔۔۔کہتے ہوئے وہ دروازے تک گئی اور دروازہ کھولا۔۔۔

وہ زوِش بیگم نیچے آپکے گھر والے آئے ہیں اِس لیئے آپکو بلانے آگئی۔۔۔۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے میں آرہی ہوں۔۔۔۔۔۔ملازمہ کو کہتے ہوئے وہ دوبارہ کمرے میں آئی اور اپنا موبائل اُٹھا کر نیچے کی طرف چل دی

****

موبائل میں لگے ہوا سیڑھیوں سے اُتر رہا تھا جب کچھ آوازوں کے آنے سے اُسنے سامنے نظریں دوڑائیں جہاں ماہنور، حور بیٹھی عائشے اور زوِش سے باتیں کر رہیں تھیں

بُراق تم بھی آؤ ہمیں جوائن کرو۔۔۔۔زاویار نے خوش دلی سے کہا

السلام و علیکم حوریہ، کیسی ہیں آپ۔۔۔۔۔۔وہ ماہنور کو اگنور کرتے ہوئے حوریہ سے پوچھنے لگا

وعلیکم السلام میں ٹھیک تم بتاؤ کیسے ہو۔۔۔۔۔

میں ہمیشہ کی طرح ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔وہ شوخ لہجے میں کہتے ہوئے وہیں صوفے پر بیٹھ گیا

اتنے سج دھج کے کدھر جانے کا ارادہ تھا آپکا۔۔۔۔۔حوریہ نے اُسکی تیاری دیکھتے ہوئے پوچھا

بھئی میرا دیور ہے ہی اتنا پیارا ہلکا سا تیار ہو جائے پیارا لگتا ہے۔۔۔۔۔۔زوِش نے اُسکی سائڈ لی جس پر وہ جتاتی نظروں سے ذاویار کو دیکھنے لگا

کبھی یہ نظر کرم اپنے شوہر پر بھی کر دیں۔۔۔۔۔زاویار نے دھیمے لہجے میں سرگوشی نُما انداز میں کہا۔۔۔لہجے کی جلن محسوس کرتے وہ ہلکا سا ہنسی تھی۔۔۔۔۔

بھئی کیا باتیں چل رہی ہیں۔۔۔۔۔۔مہتاب صاحب بھی ریحانہ بیگم کے ہمراہ اُنکے ساتھ آ کر بیٹھ گئے

کچھ نہیں ڈیڈ وہ حوریہ کہہ رہی تھی کہ انہیں آج ماما کے ہاتھ کا کھانا کھانا ہے ۔۔۔۔۔۔بُراق نے اپنی ہنسی دبائے صفائی سے جھوٹ بولا

کتنا جھوٹ بولتے ہو، میں نے ایسا کب کہا۔۔۔۔۔۔حوریہ کو حیرت کا جھٹکا لگا تھا

ارے بھئی تو اس میں کونسی بڑی بات ہے، میں اپنی بیٹیوں کے لیئے خود کھانا بناؤ گی ۔۔۔۔۔ریحانہ بیگم نے محبت بھرے لہجے میں جواب دیا۔۔۔۔۔۔حوریہ بس بُراق کو گھور کر رہ گئی جو کے اپنی ہنسی چھپانے میں لگا ہوا تھا۔۔۔

بیٹا، امی ابو کیوں نہیں آئے اُنکو بھی لے کے آتے نہ۔۔۔۔۔۔مہتاب صاحب ماہنور کی طرف متوجہ ہوئے

انکل وہ آجاتے لیکن بابا کو آفس کا کچھ کام تھا اسی لئے وہ بزی تھے۔۔۔۔۔۔۔

چلو نیکسٹ ٹائم انہیں بھی لازمی لانا ہے آپ لوگوں نے ساتھ، اور خود بھی چکر لگاتے رہنا ہے۔۔۔۔مہتاب صاحب کے لہجے میں محبت اور اپنائیت تھی جسے حوریہ اور ماہنور دونوں نے محسوس کیا تھا

اور اسی طرح سب بیٹھے آپس میں گفتگو کرتے رہے گفتگو کے دوران بھی بُراق نے ماہنور کو پوری طرح اگنور کیا تھا اور پھر کھانا بھی اچھے ماحول میں کھایا گیا تھا اور ایک اچھا وقت گزرنے کے بعد وہ دونوں گھر لوٹ گئی تھیں۔۔۔۔۔

******

وہ چائے کے کپ تھامے کمرے میں داخل ہوا تھا اور ہمیشہ کی طرح زوِش کو بالکونی میں رکھے جھولے پر بیٹھا پایا

اتنا نہیں دیکھو بیچارے کو نظر لگ جائیگی۔۔۔۔۔۔چائے کا کپ اُسے تھماتے ہوئے وہ اُسی کے ساتھ بیٹھ گیا

محبت کرنے والو کی نظر نہیں لگتی۔۔۔۔۔اُسنے زاویار کی نالج میں اِضافہ کیا

تو کیا تمھیں چاند سے محبت ہے۔۔۔۔۔اُسنے جلن والی نظر چاند پر ڈالتے ہوئے پوچھا

www.novelsclubb.com

ہاں میں چاند سے محبت کرتی ہوں۔۔۔۔۔

میں بھی۔۔۔۔۔وہ محبوت سا اُسکے چہرے کو دیکھتے ہوئے بے اختیار ہی بولا

۔۔۔۔۔۔

کیا۔۔۔۔

کچھ نہیں، چائے بتاؤ کیسی بنی ہے۔۔۔۔۔اُسنے بات بدلنا چاہی

تم نے خود بنائی ہے کیا۔۔۔

ہاں میں نے خود بنائی ہے اپنے اور تمہارے لیئے ویسے میں بناتا نہیں تم پی کے بتاؤ کیسی بنی ہے مجھے سب کہتے ہیں کے اچھی بناتا ہوں ویسے تم نے ذائقہ چکھا ہوا ہے میری چائے کا۔۔۔۔

اِس بات پر زوِش کو اپنے ماضی میں گزری وہ داغ دار رات یاد آگئی جس نے اُسکی پوری زندگی بدل دی جس کے بعد اُسنے بہت عزیز رشتے کھوئے۔۔۔۔یہ سب سوچتے ہوئے اُسکی آنکھوں میں نمی آگئی۔۔۔

سوری۔۔۔۔وہ اُسکی آنکھوں کی نمی کو دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔

کس لیئے سوری بول رہے تم۔۔۔۔وہ نم آنکھوں کے ساتھ مسکراتے ہوئے اُسکو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زاویار اُسکی آنکھوں میں نمی دیکھ کر تڑپ اُٹھا تھا اور پھر اُسکا یہ لہجہ وہ چاہتا تھا کے وہ اُسے اپنے دِل کا حال سنائے جو جو اذیت اُسکے دِل میں ہے وہ خود اُسے بتائے اُسے اپنے غموں میں شریک کرے لیکن اُسکی یہ مسکراہٹ اُسے اذیت دے رہی تھی وہ آنکھوں میں نمی لیئے ہنس رہی تھی وہ اچھا نہیں کر رہی تھی

زندگی کی تصویر میں، عرصہ دراز سے اک لڑکی

خود کو ستائے جا رہی تھی یعنی مسکرائے جا رہی تھی

تمھیں ایک مزے کی بات بتاتا ہوں۔۔۔۔۔زاویار سے مزید اُسکے آنسو برداشت نہیں ہو رہے تھے اِس لیئے اُسنے ٹاپک بدلتے ہوئے اُسکا دھان بٹایا

ہاں بتاؤ۔۔۔۔۔وہ نارمل ہوئی تھی

مصطفیٰ حور کو پسند کرتا ہے اور اس سے شادی کرنا چاہتا ہے اسی لیئے وہ سنڈے کو اپنی فیملی کو لے کر وہاں جائیگا۔۔۔۔۔۔۔

سچّی؟؟؟زوِش نے خوشی سے چہکتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔۔

یہ تو بہت اچھی بات ہے حور کی شادی ہو گی پھر میں بہت سارا انجوائے کرو گی نئے نئے کپڑے پہنو گی مزہ آئیگا۔۔۔۔۔۔

نئے نئے کپڑے تو تم ابھی بھی پہن سکتی ہو یار۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہاں لیکن گھر میں کون پہن کے گھومتا ہے اور پھر گھر میں پہننّے کا فائدہ بھی نہیں کوئی تعریف نہیں کرتا۔۔۔۔اُسنے بے بسی سے اپنی وجہ بتائی۔۔

اوہ تو مسئلہ سارا تعریف کا ہے۔۔۔۔زاویار نے سمجھنے والے انداز میں کہا

ہاں نا اب بندہ اتنا تیار ہو اور کوئی تعریف نہ کرے تو بُرا لگتا ہے نہ۔۔۔۔۔

میں کروں گا تمہاری تعریف۔۔۔۔۔زاویار نے اُسکے مسئلے کا حل بتایا

کتنی تعریف کرو گے تم۔۔۔۔۔

اتنی ساری۔۔۔۔یہ کہتے ہوئے زاویار نے اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے جس پر وہ کھل کر ہنسی تھی اور زاویار اُسکی ہنسی کو دیکھتا مزید پُر سکون ہو گیا تھا۔اُسکے لیئے زوِش کی مسکراہٹ سے بڑھ کر دنیا کی کوئی شے نہ تھی وہ اِس چہرے پر مسکراہٹ لانے کے لیئے کسی بھی حد تک جا سکتا تھا۔۔۔

******

دوپہر کا وقت تھا جب زوِش کچن میں کھڑی روٹیاں پکا رہی تھی اور ساتھ ساتھ سالن پر بھی نظر رکھی ہوئی تھی آج کلاسز نہ ہونے کی وجہ سے وہ یونیورسٹی نہیں گئی تھی گھر کے تمام افراد شہر سے باہر ایک شادی میں گئے ہوئے تھے زوِش بہت بار بولنے پر بھی نہ گئی تھی اور پھر زاویار بھی خاندان کی شادیوں میں نہیں جاتا تھا اسی لیئے اسی لیئے ریحانہ بیگم نے اُس پر کوئی جبر نہ کیا۔۔۔۔۔شادی کے بعد آج پہلا دن تھا جب وہ کچن میں کھڑی خود کھانا بنا رہی تھی کیوں کے عموماً ریحانہ بیگم خود کھانا بناتی ہے اور اُنکی غیر موجودگی میں ملازمہ بنا دیتی ہے لیکن زوِش نے تمام ملازمین کو چھٹّی دے دی تھی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

زاویار یونیورسٹی سے لوٹا گاڑی پارک کرتا گھر میں داخل ہوا جہاں اُسے خاموشی کے علاوہ کچھ نہ دکھا اتنے میں کچن سے آتی آوازوں کی وجہ سے وہ کچن کی طرف آیا تھا

۔۔۔۔

وہ پنک شلوار قمیض پر دوبٹہ گلے میں ڈالے بالوں کا رف سا جوڑا بنائے چہرے پر پسینے کی بوندیں لیئے کام میں مصروف تھی زاویار نے پہلی بار اُسے اِس رُوپ میں دیکھا تھا جس میں اُسے اپنی محبوب بیوی شہزادی لگ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔جوڑے سے کچھ آوارہ لٹیں نکل کر باہر آرہی تھیں جنہیں وہ جھنجھلاتے ہوئے پیچھے کر رہی تھی۔۔۔

مُجھ کو یہ گردشِ ایام نہیں چھوڑتی،
ورنہ میں آؤ تُجھے پیار کروں تیرے بال سنوارو۔۔

www.novelsclubb.com

اِس مشرقی رُوپ میں وہ زاویار کو دنیا کی سب سے خوبصورت عورت لگ رہی تھی نہ جانے کتنے ہی ارمان اُسکے دل میں جاگ اٹھے تھے وہ اُن سب ارمانوں پر فاتحہ پڑھتے کچن کے اندر بڑھا۔۔۔

تُم کچن میں کیا کر رہی ہو اور ملازم کہاں ہے سارے۔۔۔۔

وہ اُن سب کو میں نے چُھٹّی دے دی۔۔۔۔۔۔

لیکن کیوں۔۔۔۔۔

کیوں کے میرا دِل کر رہا تھا۔۔۔۔اُسنے کندھے اُچکائے جواب دیا

لیکن تُم خود کیوں کوکنگ کر رہی ہو۔۔۔۔۔۔

وہ میرا دِل کر رہا تھا میں خود کو کنگ کرواسی لیئے سب کو چُھٹّی دے دی۔۔۔۔۔

اُسنے توے پر روٹی ڈالتے ہوئے کہا

یار تم تو بلکل گول روٹی بنا رہی ہو۔۔۔۔وہ وہی اُسکے ساتھ کھڑا ہوا اب باتیں کر رہا تھا اِس بات پر زوِش نے ایک نظر اُسکو دیکھ کر مسکراتے ہوئے ہاتھ پیچھے کیا تھا کے ہاتھ گرم توے سے لگا جسے بروقت اُسنے پیچھے کر لیا تھا

آہ۔۔۔۔ہاتھ کی جلن پر وہ سسکی تھی

www.novelsclubb.com

یار کیا کرتی ہو تُم دیکھ کے کام کرتی نہ۔۔۔۔۔وہ پریشانی سے کہتا اُسکا ہاتھ پکڑے کچن سے باہر لے آیا تھا اور ٹیبل پر بٹھاتے اب باکس سے پٹی نکالے ہاتھوں پر لگا رہا تھا۔۔۔

اتنا بھی نہیں جلا یار جو تُم پٹّی لگا رہے۔۔۔۔۔۔

تُم چُپ کرو تمھیں کیا پتا کتنا جلا ہے اندر سے اور کتنا نہیں اور تُم بچی ہو جو کیا آنکھیں کس لیئے دی گئی ہیں؟ دیکھنے کے لیئے نہ انسے کچھ کام لو۔۔۔۔۔وغصّے اور پریشانی کی ملی جُلی کیفیت میں بولتا اُسکی کلائی پر دوائی لگا کر اب سنی پلس لگا رہا تھا۔۔۔زوِش اُسکے چہرے کو دیکھنے میں مصروف تھی جہاں پریشانی اور تکلیف واضح تھی اُسکے والد کے بعد یہ پہلا آدمی تھا جو اُسکی اتنی چھوٹی سی چوٹ پر اتنا پریشان ہو رہا تھا جو اُسکی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھ رہا تھا۔۔۔

درد زیادہ تو نہیں ہو رہا نہ۔۔۔۔۔پٹّی کرنے کے بعد وہ اُسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیئے بے چینی سے پوچھ رہا تھا۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

نہیں۔۔۔۔۔جواب دیتے وہ خاموشی سے اُسکے چہرے پر نظریں جمائے بیٹھی تھی اُسے اپنے لیئے کسی کی اتنی پرواہ اور بے چینی دیکھ کر اچھا لگ رہا تھا۔۔۔۔۔۔لیکن وہ توانسانیت کے ناطے کر رہا ہے کیوں کے اُسے تو کوئی اور پسند ہے نہ۔۔۔۔۔فارم ہاؤس میں زاویار کے دیئے ہوئے جواب کو یاد کرتے وہ بس اتنا ہی اندازہ لگا سکی کے وہ کسی اور سے محبت کرتا ہے اِس سے تو صرف مجبوری کے تحت شادی کی تھی جسے وہ نبھا رہا ہے اور وہ پیشے کا ڈاکٹر ہے اسی لیئے وہ سب کے زخموں کی پٹّی ایسے ہی کرتا ہے۔۔۔اُسے یہ بات آج پہلی دفعہ بری لگی تھی کے وہ کیوں کسی اور کو پسند کرتا ہے خود کی سوچ پر مٹّی ڈالتے وہ کُرسی سے اٹھنے لگی۔۔۔

www.novelsclubb.com

کدھر۔۔۔اُسکی کُرسی سے اٹھتے دیکھ زاویار نے پوچھا۔۔

وہ کھانا لینے جا رہی کچن سے بھوک لگ رہی ہے نہ۔۔۔۔۔

تُم بیٹھو یہاں میں خود لے آتا ہو۔۔۔۔۔یہ کہتے ہوئے وہ کچن سے کھانے لے کر آیا

۔۔۔

میرے لیئے نہیں لائے۔۔۔۔۔وہ ایک پلیٹ میں رکھے کھانے کو دیکھ کر پوچھنے لگی

۔۔۔۔

ایک پلیٹ کم ہے کیا۔۔۔۔۔۔زاویار کو اُسکی بات سمجھ نہ آئی تھی

یہ تو تمہاری پلیٹ ہے نہ میری کہاں ہے۔۔۔۔۔اتنے معصومیت بھرے لہجے میں کہتی ہوئی وہ اُسے بہت پیاری لگی تھی وہ ہلکا سا مسکراتے ہوئے نوالے بنانے لگا اور بنانے کے بعد نوالہ زوِش کے منہ کے سامنے کیا جس پر اُسنے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔۔۔

دیکھو بیگم ایک ہی پلیٹ سے کھائے گے ہم دوسری بات آپکے ہاتھ پر لگی ہوئی ہے اِس لیے میرے ہاتھ سے کھائیں۔۔۔۔

اتنی بھی نہیں لگی ہوئی میں خود کھالو گی۔۔۔۔اُسکے ہاتھ سے نوالہ کھاتے ہوئے وہ بولی تھی۔۔۔۔

پھر بھی، کھالو میرے ہاتھوں سے میں نے آج تک کسی کو اپنے ہاتھ سے نہیں کھلایا

۔۔۔۔۔

اچھا تُم خود بھی کھاؤ۔۔۔۔۔۔

کیسا بنا ہے۔۔۔۔۔وہ بہت اچھا پکاتی تھی اور اس کے چکھنے پر اُمید بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی لیکن اسے زِچ کرنے کے لیئے وہ کچھ نہ بولا جس پر زوِش نے ہلکا سا منہ بنایا اسکی یہ ادا اُسے بہت پیاری لگی تھی لیکن چہرے پر آنے والی مسکراہٹ کو وہ چھپا گیا۔۔۔۔

میری بیگم نے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے تو مزیدار تو بننا ہی تھا۔۔۔وہ دل سے اُسکی تعریف کر رہا تھا اور اِس تعریف پر وہ بلکل ایسے ہی خوش ہوئی تھی جیسے کوئی بڑا انعام جیت لیا ہو۔۔۔۔۔۔

کھانا کھانے کے بعد وہ وہیں ہال میں صوفے پر بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھی جب کے زاویار بھی اُسی صوفے پر بیٹھے لیپ ٹاپ میں کچھ کام کر رہا تھا۔۔۔۔

سنو۔۔۔۔۔وہ ٹی وی سے نظریں ہٹاتے زاویار کی طرف رُخ موڑ کر بولی

حکم۔۔۔۔۔اُسنے لیپ ٹاپ کی سکرین پر نظریں جمائے جواب دیا۔۔۔

وہ مجھے چائے پینی ہے۔۔۔۔۔

تو جا کے بنالو اپنے لیئے بھی اور میرے لیئے بھی۔۔۔۔۔ نظریں اب بھی لیپ ٹاپ کی سکرین پر تھیں

تُم اچھی بناتے ہو۔۔۔۔۔اِس بات پر زاویار نے اُسکے ارادے سمجھتے ہوئے نظریں اُٹھا کر اُسے دیکھا جو اُمید بھری نظروں سے اِسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

لڑکی میرا بہت ضروری کام ہے تُم بنا دو یار۔۔۔۔۔وہ کہتا دوبارہ اپنے کام میں لگ گیا

۔۔۔۔

حکم تو ایسے کہا تھا جیسے ساری بات مان لینی ہے۔۔۔۔وہ بڑبڑاتے ہوئے منہ کے زاویے بناتی دوبارہ ٹی وی دیکھنے لگ گئی۔۔۔۔۔۔اُسکی اِس طرح ناراضگی پر اُسے بہت پیار آیا تھا۔۔۔۔اور پھر لیپ ٹاپ سائڈ پر رکھتے وہ کچن کی جانب بڑھ گیا اُسے کچن کی طرف جاتا دیکھ زوِش خوشی سے اب دوبارہ ٹی وی دیکھنے میں مصروف ہو گئی

*****

حور بیڈ پر بیٹھی کتاب پڑھ رہی تھی جب لگاتار ماہنور کے فون کی بیل بجی جا رہی تھی

مانو یار تمھارا فون کب سے بج رہا ہے۔۔۔۔۔۔اُسنے واشروم سے نکلتی ہوئی ماہنور کو کہا جو گیلے بال ٹاول سے سُکھاتی ہوئی باہر آ رہی تھی۔حور کی بات سنتے ہوئے اُسنے موبائل اُٹھا کر دیکھا جہاں حسنین کا نام جگمگا رہا تھا اُسنے موبائل کو بند کرتے ہوئے وہی رکھ دیا اور ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی ہوتی اب بالوں میں کنگی کرنے لگی جب دوبارہ فون کی بیل بجی۔۔۔۔۔

کس کی کال ہے۔۔۔۔حور نے اُس کی پُشت دیکھتے ہوئے پوچھا

حسنین ہے میرا سینئر اور پروجیکٹ پارٹنر۔۔۔۔۔

تو کال اُٹھالو یار ہو سکتا ہے کوئی ضروری کام ہو۔۔۔۔

کوئی ضروری کام نہیں ہے، کل یونیورسٹی جا کے پوچھ لو گی۔۔۔۔اُسنے ڈریسنگ ٹیبل کے مرر سے سامنے بیٹھی حور کو جواب دیا اور دوبارہ اپنے بال کنگی کرنے لگ گئی۔ حور بھی خاموشی سے دوبارہ اپنی بُک پڑھنے لگ گئی۔۔۔۔۔

یار حور تُم نے کچھ نوٹ کیا تھا کل۔۔۔۔۔۔۔وہ کنگی ہاتھ میں لیئے بیڈ پر حور کے پاس آکر بیٹھی تھی

www.novelsclubb.com

کیا۔۔۔اُسنے بُک پڑھتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

زوِش کل خوش نظر آرہی تھی۔۔۔۔۔ماہنور کی بات پر حور نے بُک بند کرتے ہوئے نظریں اُٹھا کر دیکھا

اور تمھیں لگتا ہے کے وہ دل سے بھی خوش تھی وہ زوِش ہے اگر وہ لوگوں کو ہنسانا جانتی ہے تو اپنے غم چھپانا بھی جانتی ہے وہ جتنی شرارتی ہے اُس سے کئی زیادہ سمجھدار بھی ہے وہ اپنے سارے غم اور تکلیفیں اپنے دل میں رکھ کر سب کے سامنے مسکرانے کا ہنر جانتی ہے۔۔۔۔۔۔

تمھیں کیا لگتا ہے وہ اب بھی صائم بھائی سے محبت کرتی ہے۔۔۔۔ماہنور نے اُسکا چہرہ دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔

میں یہ تو نہیں جانتی لیکن اتنا جانتی ہوں کے وہ کسی کا حق نہیں مارتی اُسکی شادی زاویار بھائی سے ہوئی ہے تو اُسکی زندگی میں صائم کے لیئے کوئی جگہ نہیں ہو گی وہ اپنی اُسی زندگی میں خوشیاں ڈھونڈنے کی کوشش کرے گی۔۔۔۔۔تُم یہ سب چھوڑو جا کے کھانا کھالو۔۔۔۔۔وہ اُسے کہتے ہوئے دوبارہ اپنی بُک کھولے پڑھنے لگ گئی جب کے ماہنور کنگی ڈریسنگ ٹیبل پر رکھتے اپنا دوبٹہ اٹھاتے روم سے باہر نکل چُکی تھی۔۔۔۔۔۔

******

زاویار کب سے زوِش کو دیکھ رہا تھا جو اِس گیم میں دوسری بار چیٹنگ کر رہی تھی زاویار بنا کچھ بولے بس اُسکی چیٹنگ میں ساتھ دے رہا تھا کیوں کے وہ بار اپنی جیت پر بچوں کی طرح اچھلتی اور خوش ہو رہی تھی اب کی بار بھی وہ جیتنے پر خوشی سے اچھل رہی تھی اور وہ محبوت سا صرف اُسے دیکھ رہا تھا۔۔۔اُس لڑکی میں دُنیا کی ہر ادا تھی وہ شرارتی تھی معصوم تھی سمجھدار تھی چھوٹی چھوٹی چیزوں پر خوش ہو جانے والی اپنے ہر غم کو اپنی ہنسی میں اُڑانے والی۔۔۔زاویار کو محسوس ہوا کے وہ اِس چہرے پر خوشی لانے کے لیئے کسی بھی حد تک جا سکتا ہے۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ دونوں ابھی بیٹھے دوبارہ لڈو کھیلنے لگے تھے کے سامنے دروازے سے اندر آتے زین کو دیکھ کر زوِش خوشی سے اُنکی طرف جانے لگی تھی کے پیچھے سے آتے دوسرے شخص کو دیکھ کر اُسکی خوشی مدھم پر گئی۔۔۔۔زاویار اُسکے چہرے کے بدلتے رنگ دیکھ چُکا تھا

السلامُ علیکم زین بھائی۔۔۔وہ خود کو نارمل کرتی ہوئی آگے بڑھی تھی۔۔۔

وعلیکم السلام گڑیا۔۔۔۔زین سے خوش دلی سے اُسکے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔۔

السلامُ علیکم۔۔۔رسماً وہ صائم کو سلام کرتی زین کے ساتھ آگے بڑھ گئی۔۔۔

زاویار خوشی سے زین سے گلے ملنے کے بعد صائم سے بھی ملا تھا وہ دونوں ایک صوفے پر بیٹھ گئے تھے جب کے زوِش اور زاویار سامنے والے صوفے پر بیٹھے تھے۔۔۔۔

آپ آج کیسے آگئے زین بھائی۔۔۔۔۔

آپکو تو یاد آئی نہیں سوچا میں خود ہی جا کے مل لوں اپنی بہن سے۔۔۔۔زین نے شکوہ کرتے ہوئے کہا

مجھے یاد نہیں آئی تو آپ کونسا آگئے تھے۔۔۔اُسنے بھی منہ بناتے ہوئے جواب دیا

اچھا چلو حساب برابر ہو گیا۔۔۔۔وہنستے ہوئے کہنے لگا۔۔۔

زاویار کی نظر صائم پر تھی جو کے زوِش کو دیکھنے میں مصروف تھا۔۔۔

تُم کیسے ہو صائم۔۔۔زاویار نے اُسکی نظر زوِش سے ہٹانے کے لیئے اپنی طرف متوجہ کیا

میں ٹھیک تُم بتاؤ۔۔۔۔

میں بھی ٹھیک۔۔۔

تُم دونوں لڈو کھیل رہے تھے کیا۔۔۔زین نے سامنے پری لڈو کو دیکھتے ہوئے پوچھا

ہاں وہ میری شہزادی کا دِل کر رہا تھا تو اسی لیئے ہم کھیلنے لگ گئے۔۔۔۔زاویار نے شہزادی لفظ پر خاصا زور ڈالتے ہوئے صائم کو دیکھتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

زین بھائی آپ کھیلیں گے کیا۔۔۔اُسنے خوشی اور اُمید سے پوچھا

www.novelsclubb.com

ہاں کیوں نہیں میری چھوٹی بہن بولے اور میں نہ کھیلوں ایسا ہو سکتا ہے کیا- چلو آجاؤ کھیلتے ہیں لیکن ٹیم ٹیم والا کھیلیں گے۔۔۔۔۔

تو ٹھیک ہے بادشاہ اور اُسکی شہزادی ایک ٹیم میں اور تُم دونوں ایک ٹیم میں ۔۔۔۔۔زاویار نے کہتے ہوئے زوِش کی طرف دیکھا جو مسکراتی نظروں سے اُسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

اور پھر وہ چاروں بیٹھے گیم کھیلنے لگے۔۔۔۔

یار زوی تمھارے یہ نمبر نہیں آئے تھے تُم چیٹنگ کر رہی ہو۔۔۔

زین بھائی یہی نمبر آئے تھے سچی میں۔۔۔۔اُسنے سچ ماننے سے انکار کیا

یار زاویار تُم دیکھ رہے تھے نہ تُم بتاؤ کیا نمبر آئے تھے۔۔۔۔زین کے کہنے پر اُسنے اپنے ساتھ بیٹھی اپنی بیگم کو دیکھا جو معصومیت آنکھوں میں سجائے اُسے دیکھ رہی تھی

جو میری شہزادی کہے گی وہی ہو گا اُسنے کہہ دیا مطلب کے وہی سچ ہے۔۔۔۔۔وہ مسکراتی آنکھوں سے اُسکو دیکھتے ہوئے جواب دے رہا تھا جہاں اپنے حق میں جواب سننے کے بعد زوِش کے چہرے پر خوشی کی لہریں تھی۔۔۔۔

چیٹنگ بھی تو کر سکتی ہے وہ۔۔۔۔۔صائم نے اُسکی بات سنتے ہوئے طنزیہ لہجے میں کہا

میری زوِش بہت معصوم ہے وہ چیٹنگ نہیں کر سکتی۔۔۔۔اُسنے سنجیدگی سے جواب دیا تھا

صحیح کہہ رہے ہیں بھائی میری بھابھی بہت معصوم اور پیاری ہیں۔۔۔۔بُراق ہاتھوں میں چابیاں اُچھالتا ہوا اندر آتے ہوئے بولا اور چاروں سے سلام کرتا وہ ابھی زوِش کے ساتھ آکر بیٹھ گیا۔۔۔

تُم تو شادی میں گئے ہوئے تھے نہ واپسی کیوں آگئے اتنے جلدی۔۔۔۔۔

وہ کیا ہے نہ بھابھی مجھے وہاں مزہ نہیں آرہا تھا اور وہ میرے پاس اتنی پیاری بھابھی نہیں تھی اس لیئے میں بور ہو گیا تھا تو واپس آگیا۔۔۔۔۔ براق نے شرارتی انداز میں جواب دیا۔۔۔۔۔۔

زین نے زوِش کے دونوں سائڈ پر بیٹھے اُن دونوں بھائیوں کو دیکھا جو اسکو ہر ممکن کوشش سے خوش رکھ رہے تھے اور اُسکا ساتھ دے رہے تھے۔۔۔۔۔ زین کو بڑا بھائی ہونے کے ناطے اس وقت زوِش کے لیئے دِل سے خوشی ہو رہی تھی

۔۔۔۔۔۔

صائم بھی اُن دونوں کے بیچ بیٹھی زوِش کو دیکھ رہا تھا جس کے چہرے پر خوشی اور غرور تھا جیسے اُسنے دُنیا فتح کر لی ہو اور اُسکے پاس دو مضبوط سہارے ہوں۔۔۔۔۔ اُسے اپنی کی گئی غلطی پر رج کے پچھتاوا ہو رہا تھا۔۔۔۔

*****

رات کا وقت تھا کھانا کھانے کے بعد وہ سب باہر لاؤنج میں بیٹھے چائے پیتے ہوئے باتیں کر رہے تھے اور بُراق صائم کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا جب کے زوِش، زاویار اور زین سامنے کُرسی پر بیٹھے کسی بات پر باتیں کرتے ہوئے ہنس رہے تھے۔۔۔۔۔

جانتا ہوں میری بھابھی ہنستے ہوئے اچھی لگتی ہیں لیکن اتنا نہیں دیکھیں اُنکا شوہر بُرا مان جائیگا۔۔۔۔۔ بُراق نے ساتھ بیٹھے صائم سے کہا جسکی نظر زوِش پر تھی۔۔۔

کیا مطلب ہے اِس بات کا۔۔۔۔ صائم نے اُسکی طرف چہرہ پھیرتے ہوئے غصّے سے پوچھا

مطلب یہی کے وہ اپنی بیوی پر کسی کی نظر برداشت نہیں کر سکتے نہ۔۔۔۔ اُسنے نارمل لہجے میں بھی اُسے بہت کچھ سمجھا دیا تھا۔۔۔۔۔ صائم غصّے میں وہاں سے اُٹھتا دُور جا کر کھڑا ہو گیا جب کے بُراق اب بھی اُسے شرارتی مسکراہٹ سجائے دیکھ رہا تھا۔۔ کچھ دیر باتوں میں مشغول رہنے کے بعد وہ دونوں زوِش سے ملتے ہوئے اپنے گھر چل دیئے تھے اُنکے جانے کے بعد زوِش کے چہرے پر آئی مرجاہٹ کو زاویار

نے نوٹ کر لیا تھا وہ سونے کا بہانہ کرتی اپنے کمرے میں جا چکی تھی جب کے زاویار اور بُراق بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔۔۔۔۔

****

زاویار کمرے میں داخل ہوا جہاں اندھیرا اور خاموشی چھائی ہوئی تھی بالکونی کے سامنے بیڈ کے ساتھ فرش پر بیٹھی زوِش کو دیکھتا وہ خاموشی سے اُسکے ساتھ آ کر بیٹھ گیا۔۔اُسنے ایک نظر اُسے دیکھا جو گھٹنوں میں سر دیئے بیٹھی ہوئی تھی

اپنے پاس کسی کی موجودگی کا احساس ہوتے ہوئے سر گھٹنوں سے اوپر اٹھائے وہ اُسے دیکھنے لگی۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیوں آیا تھا وہ یہاں۔۔۔۔اُسکی رندھی ہوئی آواز پر زاویار نے اُسے دیکھا جسکی آنکھیں رونے کی وجہ سے سُرخ ہو چکی تھیں۔۔۔

کیا تُم جب بھی اُسے دیکھو گی تو ایسے ہی رو گی۔۔۔۔اُسنے اپنے تڑپتے ہوئے دِل سے پوچھا۔۔۔

میں رونا نہیں چاہتی تھی میں اتنی کمزور نہیں بننا چاہتی تھی لیکن میں کیا کروں اُسے دیکھ کر مجھ سے کنڑول نہیں ہوا وہ کیوں آیا تھا وہ۔اُس نے یہاں آکر میرے زخموں کو دوبارہ سے کُریدا ہے۔۔۔کیا اُس ایک رات میں سچ میں اتنی بدکردار ہو گئی تھی کے اُسنے مجھے چھوڑنے میں وقت تک نہ لیا تھا۔۔۔آنکھوں سے موتیوں کی برسات اب دوبارہ سے شروع ہو گئی تھی۔۔

زوِش میری جان دیکھو ایسے نھیں رو پلیز۔۔۔وہ اُسکا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیئے محبت سے بول رہا تھا اگلے ہی لمحے وہ اُسکے گلے سے جا لگی،اُسکی شرٹ مضبوطی سے پکڑے وہ اُسکی گردن میں چہرے چھپائے رونے لگی۔۔۔

میں اتنی کمزور تو نہیں تھی کے ایک شخص کے لیئے رونے لگ جاؤ۔۔۔تُ۔۔تُم جانتے ہو نا میں نے اُس سے روتے گڑگڑاتے ہوئے محبت کی بھیک مانگی تھی

مجھ۔۔۔مجھے یاد ہے اُسنے میرے آنسوؤں کا احساس تک نہ کیا تھا۔۔۔۔۔

زاویار کو اپنی شرٹ بھیگتی ہوئی محسوس ہوئی وہ اپنا غصہ ضبط کیے بیٹھا تھا اُس سے یہ روتی ہوئی آنکھیں نہیں دیکھی جارہی تھیں لیکن وہ ضبط کیے بیٹھا تھا کیوں کے وہ چاہتا تھا کے وہ آج اپنے دل کا سارا غبار نکال دے وہ اپنے دِل میں لی ہوئی ساری تکلیفِ اور غموں کو دِل سے نکالے۔۔۔۔۔

مجھ۔۔۔مجھے تکلیف ہورہی ہے م۔۔میں کیا کرو۔۔۔۔۔۔اِس وقت کوئی زاویار سے پوچھتا ازیت کی حد کیا ہوتی ہے تو وہ بتاتا جسم کی ساری رگیں کٹتّی ہوئی محسوس ہوتی ہیں جب آپ اپنے محبوب کے منہ سے اُسکے محبوب کی باتیں سنو وہ بتا سکتا تھا کے ضبط کرنا کسی کہتے ہے جب آپکا محبوب آپکے گلے لگ کے روئے لیکن کسی اور کے لیئے۔۔۔۔۔

بات معیوب بھی ہے،اور بہت خوب بھی ہے

میرا محبوب کسی اور کا محبوب بھی ہے۔۔

م۔۔میں اُسکے لیئے نہیں رو رہی میں اُسکی وجہ سے رو رہی ہو میں اپنے کیئے گئے بھروسے پر رو رہی ہو_م۔۔میں کیا کروں مجھے تکلیف ہو رہی ہے ت۔۔۔تُم پلیز مجھے کچھ وقت کے لیئے خود کے اتنے قریب رکھ لو کہ میں پچھلی تمام اذیتیں بھول جاؤ۔۔۔وہ ہچکیوں سے روتے ہوئے اُسکے گرد مضبوطی سے بازو ڈالتے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔

میں کہیں نہیں جا رہا میں یہی ہو ہمیشہ تمھارے پاس۔۔۔وہ اُسے خود سے لگاتا اپنے ہونے کا احساس دلا رہا تھا

ت۔۔تُم بھی کسی اور سے محبت کرتے ہو نا میں جانتی ہوں مجھ سے تو تم زبردستی کی کی گئی شادی نبھا رہے ہو نا میں اِس قابل نہیں ہو نا کے کوئی مجھ سے محبت کرے

۔۔۔۔

زوِش پلیز رونا بند کرو کیوں مجھے تکلیف دے رہی ہو۔۔۔۔اذیتوں کے تمام نشتر اُسے اپنی رگوں میں اترتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔۔۔۔وہ بنا کسی بات پر دیہان دیئے زوِش کو خود سے لگائے اُسکی پُشت پر سہلاتے اُسے نارمل کر رہا تھا کئی لمحے یوں ہی اُسے بنا کچھ کہے وہ صرف اپنے ہونے کا احساس دلاتا رہا۔۔۔

تھوڑی دیر بعد زاویار کو اپنی گردن پر گرم سانسیں محسوس ہوئی اُسنے زوِش کو تھامتے ہوئے اُسکا چہرہ اپنے سامنے کیا، بکھرے حلیے میں ملبوس وہ رونے سے سُرخ ہوتے چہرے کے ساتھ نیند کے آغوش میں تھی، وہ جن تعویزوں سے محبوب ملتے ہیں اُن تعویزوں سا اثر رکھتی ہیں تمہاری آنکھیں، اِن آنکھوں کی روشنی سے میری دل کی دنیا چمکتی ہے وہ اُسکے چہرے کو دیکھتے ہوئے بولتا اپنے لب اُسکی آنکھوں پر باری باری رکھ گیا۔۔۔۔وہ کئی پہر اُسے اسی طرح خود سے لگائے ٹھنڈی زمین پر بیٹھا رہا۔۔۔آدھی رات کو وہ اُسے گود میں بھرتے بیڈ پر ڈالتے

کمفرٹر اُڑاتے خود اُسکے سرہانے بیٹھ گیا۔۔۔۔وہ بنا نظریں جھکائے اُسکے چہرے کو ہی دیکھتا ہوا نیند کی وادیوں میں اُتر گیا۔۔۔۔

****

زوِش کی آنکھ کھلی تو اپنے پاس بیٹھے زاویار کو دیکھا جس نے اپنا ایک ہاتھ اُسکے سر پر رکھا تھا جب کے دوسرے ہاتھ میں وہ اسکا ہاتھ تھامے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے سو رہا تھا۔۔۔۔۔۔وہ حیرانگی سے اُسکو دیکھ رہی تھی جو پوری رات اُسکے سرہانے بیٹھا ہوا تھا اور اسی طرح سو گیا تھا زاویار کو جاگتا دیکھ وہ دوبارہ سے اپنی آنکھیں بند کر گئی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

زاویار نے اپنے پاس سوئی زوِش کو دیکھا پھر نرمی سے اُسکا ہاتھ چھوڑا۔۔۔۔

کوشش کرنا جس بات سے تُم ایک بار روئی ہو دوبارہ اُس بات کے لیئے کبھی نہ رو میں اپنی بیوی کی آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتا۔۔۔۔وہ دھیمے لہجے میں کہتے وہ

اُٹھ کر واشروم کی طرح بڑھ گیا۔۔۔۔۔۔اُسکے جاتے ہی زوِش نے آنکھیں کھول کر واشروم کے بند دروازے کو دیکھا اور پھر اُٹھ بیٹھی تھی

****

کلاس کے سب ہی اسٹوڈنٹس لائبریری میں بیٹھے پروجیکٹ بنا رھے تھے ماہنور نے کام سے نظریں اُٹھا کر سامنے بیٹھے بُراق کو دیکھا جو اُس دِن کے بعد سے ہی اُسے اگنور کر رہا تھا ابھی وہ کائنات کے ساتھ بیٹھا لیپ ٹاپ میں کام میں بزی تھا۔۔وہ دوبارہ سے اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔۔۔۔۔

تم کیا کھاؤ گی۔۔۔۔کیفے ٹیریا کے باہر حسنین نے اپنے ساتھ کھڑی ماہنور سے پوچھا۔۔۔

کچھ نہیں مجھے بھوک نہیں لگی ہوئی۔۔۔۔۔

میں تمہیں ٹریٹ دے رہا ہوں یار۔۔۔۔۔۔

نہیں شکریہ مجھے کچھ نہیں چاہیئے۔۔۔۔۔۔ماہنور نے نارمل لہجے میں جواب دیا

۔۔۔

اِس سے پہلے حسنین کچھ کہتا بُراق اُسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے اُسے سائڈ کر کے خود ماہنور اور اُسکے بیچ میں کھڑا ہو گیا

ہیلو مانو کیسی ہو۔۔۔۔۔ بُراق اب پوری طرح ماہنور کی طرف متوجہ تھا

میں ٹھیک تُم کیسے ہو۔۔۔۔۔

تُم اسے جانتے ہو کیا۔۔۔۔ حسنین نے اُن دونوں کو اِس طرح بات کرتے دیکھ پوچھا

www.novelsclubb.com

ہاں جی بہت قریبی ہے یہ میری۔۔۔۔۔۔۔وہ کچھ جتاتے ہوئے حسنین کو دیکھنے لگا

۔۔۔۔۔۔

اچھا، چلو میں ماہنور کو ٹریٹ دے رہا تھا آجاؤ تُم بھی جوائن کرو۔۔۔۔۔۔خوشدلی سے کہتے ہوئے اُسنے ایک ہاتھ بُراق کی طرف بڑھایا۔۔۔۔۔۔بُراق نے ایک نظر اُسکے بڑھے ہوئے ہاتھ کو دیکھا پھر اپنے دونوں ہاتھ جیب میں ڈالتے سنجیدگی سے کھڑا ہوا۔۔۔۔

نہیں مجھے ضرورت نہیں تمہاری ٹریٹ کی۔۔۔۔۔۔۔اُسکے ہلکے سے جواب پر حسنین نے اپنا بڑھا ہوا ہاتھ پیچھے کر لیا اور یہاں وہاں دیکھنے لگا اُسے براق سے کسی ایسے کے رویے کی اُمید تھی کیوں کہ وہ مغرور شہزادہ تھا جس سے یونیورسیٹی کے سب ہی لڑکے اور لڑکیاں بات کرنا یا دوستی کرنا چاہتے ہیں لیکن اُسے ہنستے ہوئے بھی دیکھنا بہت کم نصیب ہوتا ہے کیوں کے وہ ہر وقت خود پر سنجیدگی کا خول لپیٹے ہوئے ہوتا ہے۔۔۔۔

اچھا چلو ماہنور ہم دونوں پروجیکٹ بنالیں۔۔۔۔۔براق تُم میری پارٹنر سے بعد میں بات کر لینا۔۔۔۔وہ زوِش کو کہتا اب بُراق کو بول رہا تھا

www.novelsclubb.com

پارٹنر نہیں پروجیکٹ پارٹنر۔۔۔۔۔۔ براق نے سنجیدگی سے اُسکے جملے کی تصیح کی

۔۔۔۔

اور ایک اور بات بتاتا چلوں کے ماہنور کا پارٹنر میں ہو اب سے میں نے پروفیسر سے بات کرلی ہے۔۔۔۔۔۔اِس بات پر ماہنور نے حیرانگی سے اُسکے چہرے کو دیکھا جہاں مذاق کی کوئی علامت نہ تھی۔۔۔۔۔۔

چلیں مانو۔۔۔۔۔ حسنین کو کسی خاطر میں نہ لاتے ہوئے وہ ماہنور کا ہاتھ پکڑے وہاں سے لائبریری کی طرف چل دیا جب کے حسنین وہی کھڑا اُن دونوں کو جاتا دیکھ رہا تھا اور کچھ نہ بول سکا کیوں کے وہ یہ بات جانتا تھا کے بُراق سے بحث کرنا مطلب اپنا سر پتھر پر مارنا کیوں کے وہ انسان جو سوچتا ہے وہ کر گزرتا ہے اُسے دوسرے کسی کی کوئی فکر نہیں ہوتی۔۔۔۔۔۔

یہ کیا بتّمیزی ہے۔۔۔۔اسنے لائبریری میں داخل ہوتے اپنے ہاتھ چُھڑوایا۔۔۔۔ کونسی بدتمیزی۔۔۔۔۔وہ بلکل انجان بن گیا۔۔۔۔

تُم نے پروجیکٹ پارٹنر چینج کیوں کروائے۔۔۔۔۔۔

کیوں کے مجھے وہ تمھارے ساتھ اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔۔۔۔ بُراق نے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے جواب دیا۔۔۔۔

کیا مطلب ہے تمہاری اس بات کا۔۔۔۔۔اب کی بار وہ غصّے میں گویا ہوئی۔

کچھ نہیں چھوڑو اِس بات کو مجھے ویلکم کرو تمھارا نیا پارٹنر بنا ہو میں۔۔۔۔۔۔۔وہ پُر سکون سے لہجے میں مخاطب ہوا

زبردستی کے پارٹنر بنے ہو تُم میں نے نہیں بنایا جو میں ویلکم کرو۔۔۔۔۔۔وہ کُرسی پیچھے کرتے ہوئے بیٹھی۔۔۔۔

ہاں تو پھر بھی اتنا پیارا پارٹنر ملا ہے تمھیں اتنا تو کر ہی سکتی ہو۔۔۔۔۔۔وہ بھی اُسکے ساتھ کُرسی پر بیٹھ گیا

www.novelsclubb.com

ویسے تُم نے چینج کیوں کروایا، کائنات کا کیا ہو گا کتنی خوش تھی وہ تمھاری پارٹنر بن کے.....

لیکن میں نہیں تھا۔۔۔وہ بیچ میں ہی بول پڑا تھا۔۔۔

ویسے مجھ سے زیادہ تُم خوش لگ رہی تھی بہت مسکرا مسکرا کر باتیں ہو رہی تھی آپکی حسنین کے ساتھ۔۔۔اُسکا انداز کافی جلنے والا تھا۔۔۔

تو کیا تمھیں جلن ہو رہی۔۔۔۔

اونہہ، میں کیوں جلنے لگا کسی سے بھی۔۔۔۔وہ ماہنور کے ساتھ ساتھ خود سے بھی جھوٹ بول رہا تھا۔۔۔

گڈ، اب پروجیکٹ اسٹارٹ کرتے ہیں۔۔۔وہ لیپ ٹاپ اُسکے سامنے کھول چُکی تھی اور پھر وہ دونوں اپنے کام میں مصروف ہو چکے تھے۔۔۔

****

زاویار فریش ہو کر باہر نکلا جہاں زوِش بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھی اُسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔دروازہ ناک ہونے پر زاویار نے ملازمہ سے ناشتہ لیا اور بیڈ پر زوِش کے سامنے آکر بیٹھا۔۔۔۔۔

کیسا فیل ہو رہا ہے اب۔۔۔۔۔۔اُسکے لہجے میں محبت تھی۔۔۔

ٹھیک ہوں مجھے کیا ہونا۔۔۔۔وہ سر جھکائے اپنے ہتھیلیوں کو دیکھتے ہوئے جواب دے رہی تھی۔۔۔۔۔زاویار نے اُس کی شرمندگی سمجھتے ہوئے باقی کوئی سوال نہ کیا۔۔۔۔۔

تُم سے ایک بات پوچھو۔۔۔۔۔وہ اب اُسے دیکھتے ہوئے دھیما لہجے میں گویا ہوئی ۔۔۔۔اور اُسکی اجازت ملنے پر بولنے لگی۔۔۔

تمھیں بُرا نہیں لگا کے میں تمھارے نکاح میں ہونے کے باوجود کسی اور کے چھوڑ جانے پر رو رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔زوِش کے سوال پوچھنے پر اُسنے نظریں ٹرے سے اُٹھا کر اُسے دیکھا

نہیں، کیوں کے جب آپ بہت وقت تک کسی کے ساتھ جڑے ہوتے ہیں تو اسکے ساتھ دماغی اور جذباتی تعلقات بہت مضبوط ہو جاتے ہیں اسی لیئے اُنکے چھوڑ جانے یا علیحدگی اختیار کرنے پر دل اور دماغ سچ ماننے میں وقت لیتا ہے اور آپ برداشت نہیں کر پاتے اسی لیئے رونے لگ جاتے ہیں۔۔۔۔۔۔اُسکے اس طرح بولنے پر زوِش اُسے ہی دیکھ رہی تھی کیوں تھا وہ اتنا سمجھنے والا وہ جانتا تھا ایک پرانا رشتے کو چھوڑ کر نیا اپنانے میں وقت لگتا ہے۔۔۔۔۔۔زوِش کی طرف سے کوئی جواب نہ پا کے زاویار نے نوالہ اُسکے سامنے کرتے ہوئے آنکھوں سے کھانے کا اشارہ کیا ۔۔۔۔زوِش نے اُسکی نیلی آنکھوں کو دیکھا جو کر سُرخ ہوئی اُسکے رات بھر جاگنے کی گواہی دے رہی تھیں۔۔۔۔اور پھر بنا بولے وہ خاموشی سے اُسکے ہاتھوں ناشتہ کرنے لگی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

زوِش مجھے ایک ضروری کام ہے میں وہاں جا رہا ہوں شام تک آ جاؤ گا تُم اپنا خیال رکھنا تب تک گھر میں ملازم ہیں کسی چیز کی ضرورت ہو تو بتا دینا۔۔۔۔ٹھیک ہے؟

اُسے ناشتہ کروانے کے بعد وہ پلیٹ سائڈ پر رکھتے ہوئے بول رہا تھا

ھمم۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔۔اُسنے اتنا ہی کہنے پر اکتفا کیا تھا اور زاویار اُسکی بات سننے کے بعد اپنے کپڑے لیئے ڈریسنگ کی طرف بھر گیا۔۔۔۔

زاویار کے جانے کے بعد وہ خود کا دیہان بٹانے کے لیئے ٹی وی دیکھنے میں مصروف ہو گئی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

جاری۔۔۔۔۔

قسط نمبر ۵

آپکا یہاں کیسے آنا ہوا۔۔۔۔۔احمد صاحب نے مسکراتے ہوئے شایان صاحب سے پوچھا۔۔۔۔۔

شایان صاحب اپنی بیگم اور اکلوتے بیٹے کے ساتھ اِس وقت احمد صاحب کے گھر میں بیٹھے تھے۔احمد صاحب، شایان صاحب کو پہچانتے تھے کیوں کے وہ بزنس کی دُنیا کے مشہور شخصیات میں سے ایک تھے۔۔۔۔وہیں مصطفیٰ کی نظریں کسی کی تلاش میں تھیں وہ بار بار نظریں گیٹ سے باہر دوڑا رہا تھا۔۔۔

بھائی صاحب آپ تو ہمارے بیٹے کو جانتے ہیں آپکے داماد کا دوست ہے۔۔۔۔۔۔

شایان صاحب نے بات کی تمہید باندھی۔۔۔

جی جی جانتا ہوں میں پورے شادی کے تمام انتظامات اسی بچے نے سنبھالے تھے ۔۔۔۔۔احمد صاحب کو وہ سلجھا اور سمجھدار لگا تھا۔۔۔

میرے بیٹے کو کبھی کسی چیز کی کمی نہیں ہوئی اور کبھی اسنے مجھ سے کوئی خواہش نہیں کی سوائے ایک خواہش کے۔۔۔۔۔۔وہ اپنی بات آدھی کہتے ہوئے رُکے اور احمد صاحب کے چہرے کے تاثرات دیکھنے لگے۔۔۔

میں کچھ سمجھا نہیں آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔۔۔۔۔۔

ہم آپسے آپکے گھر کی رونق مانگنے آئے ہیں ہم اپنے بیٹے کے لیئے آپکی بیٹی حوریہ کا رشتہ مانگنے آئے ہیں۔۔۔۔مسسز شایان کے کہنے کے بعد احمد صاحب نے اپنی بیگم کو دیکھا جن کے چہرے پر خوشی تھی۔۔۔۔۔

ہم اس بات کا فیصلہ اپنی بیٹی کو دیں گے۔۔۔۔۔۔

جی جی ہم بھی اسی بات کے حق میں ہیں آپ حوریہ بیٹی سے پوچھ لیں۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد حوریہ، حاجرہ بیگم کے ساتھ کمرے میں داخل ہوتے سب کو سلام کرتے اپنے والدین کے بیچ میں بیٹھ گئی۔۔۔

تو بتائیں بیٹا آپکا کیا فیصلہ ہے ہم آپکی رائے کا احترام کریں گے۔۔۔۔۔ مسسز شایان نہایت محبت سے گویا ہوئیں۔۔۔

حوریہ نے نظریں اُٹھا کر سامنے بیٹھے مصطفیٰ کو دیکھا جو بے چینی کی حالت میں آنکھوں میں اُمید لیئے اُسکے جواب کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔۔

جو بابا کو صحیح لگے۔۔۔۔اُسنے کہتے ہوئے اپنے باپ کو دیکھا جو فخر اور خوشی سے اُسے دیکھ رہے تھے۔۔۔

www.novelsclubb.com

تو پھر نکاح کی تاریخ رکھتے ہیں۔۔۔۔۔احمد صاحب خوشی سے کہتے ہوئے شایان اور مصطفیٰ کے گلے لگے وہیں مسسز شایان نے بھی حور کو خود کے گلے لگایا۔۔۔

مبارک ہو بہت بہت۔۔۔۔ مسسز شایان، حاجرہ بیگم کے گلے لگتے ہوئے خوشی سے بولیں۔۔۔۔ حور نے مصطفیٰ کو دیکھا جسکے چہرے پر کچھ پا لینے کی خوشی تھی وہ اپنی سرمئی آنکھوں سے اسکا شکریہ ادا کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

کافی دیر باتوں کے بعد کھانے کھایا گیا اور نکاح کی تاریخ دو ہفتے بعد کی تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔

*****

سکینہ آنٹی آج میں آپکو اپنے ہاتھ کا کھانے کھلاؤ گی۔۔۔۔اپنے پیچھے کسی کی آہٹ محسوس کرتے ہوئے زوِش چمچہ چلاتے جوشیلے انداز میں بولی۔۔۔۔

ہمیں بھی کھلا دیں ہم بھی دیکھیں ان خوبصورت ہاتھوں کا ذائقہ کیسا ہوتا ہے ۔۔۔۔۔مردانہ آواز کو سنتے وہ پلٹی تھی جہاں سعد چہرے پر شیطانی مسکراہٹ سجائے کھڑا تھا۔۔۔

تُم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔چہرے پر پہلے والی خوشی غائب ہو گئی تھی۔۔۔

کیوں کیا میں نہیں آسکتا۔۔۔۔

زاویار ابھی گھر میں نہیں ہے اور انکل آنٹی بھی نہیں ہیں تُم بعد میں آجانا۔۔۔۔۔

لہجہ بلکل سپاٹ تھا

یہ تو بہت اچھی بات ہے اگر گھر میں کوئی نہیں ہے۔۔۔۔کہتے ہوئے وہ اُس کی طرف بڑھنے لگا اور اس کی آنکھوں میں لی گئی حوس زدِش محسوس کر چُکی تھی۔۔۔

دور رہ کر بات کرنا ورنہ جن ٹانگوں سے میرے قریب آرہے ہو نا وہ ٹانگیں توڑنے میں وقت نہیں لگاؤ گی۔۔۔۔وہ کہتے ہوئے وہاں سے جانے لگی جب سعد نے جاتے ہوئے اُسکی کلائی پکڑی وہ بنا وقت ضائع کیے پلٹی اور اُسکے چہرے پر اپنی انگلیوں کے نشان چھوڑ چُکی تھی۔۔۔۔۔

ہمت کیسے ہوئی مجھے ہاتھ لگانے کی، اپنے غلیظ اور ناپاک ہاتھ اپنے تک رکھو اور اوقات میں رہو۔۔۔۔وہ اُنگلی اُسکے سامنے کرتی نفرت بھرے لہجے میں وارن کرنے لگی۔۔۔۔۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے ہاتھ لگانے کی، تُم نے ہاتھ کیسے اٹھایا مجھ پر۔۔۔۔۔وہ غصّے سے چلایا تھا

بلکل ایسے۔۔۔۔کہتے ہوئے زوِش نے اُسکے دوسرے گال پر اپنی انگلیوں کی چھاپ چھوڑی۔۔۔۔۔

آئندہ میرے قریب آنے کا سوچنا بھی مت میرا نام زوِش سلطان ہے اپنی طرف اُٹھتی ہر گندی نگاہ کو نکال کر باہر پھینکنے کی ہمت رکھتی ہوں میں سمجھے۔۔۔۔۔وہ سرد لہجے میں کہتے اُسے اُسکی اوقات باور کروا چُکی تھی

ابھی وہ کچھ کہتا کے کچن کے دروازے سے اندر آتے زاویار پر نظر پڑی۔۔۔۔

زاویار تُم یہاں پر۔۔۔۔۔اپنا تھوک نگلتے ہوئے اُسنے پوچھا

جب کے اِس کی بات کا جواب دیئے بناوہ سُرخ ہوتے چہرے کے ساتھ اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

ارے سعد بیٹا تُم کب آئے۔۔۔۔۔۔ریحانہ بیگم کی آواز پر سعد نے شکر ادا کیا کے وہ آج بچ گیا ورنہ زاویار کا چہرے دیکھ کر اُسے آج اپنا آخری دن محسوس ہوا تھا

۔۔۔۔

بس آنٹی ابھی ہی آیا۔۔۔چہرے پر آئے پسینے کو صاف کرتے ہوئے اُسنے جواب دیا

آؤ باہر آؤ ہمارے ساتھ بیٹھو۔۔۔۔۔

ج۔۔جی آنٹی۔۔۔۔۔اتنا کہتے ہوئے وہ بنا زاویار سے نظریں ملائے باہر چل دیا

۔۔۔

www.novelsclubb.com

تُم آ گئے فریش ہو کے آ جاؤ پھر کھانے کھاتے ہیں۔۔۔۔۔زوِش خوش دلی سے زاویار سے مخاطب ہوئی۔۔۔۔ نظریں اُسکے چہرے پر گئی سُرخ آنکھوں اور ماتھے پر بل ڈالے وہ کسی سوچ میں گُم تھا

ھمم۔۔۔وہ سنجیدگی سے کہتا اپنے لمبے ڈاگ بھرتا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا

۔۔۔

فریش ہونے کے بعد زاویار کھانے کی ٹیبل پر آیا تھا جہاں سب بیٹھے کھانا کھا رہے تھے۔۔۔۔۔ کھانے کے دوران زوِش مہتاب اور ریحانہ بیگم سے شادی کی کہانیاں سن رہی تھی اور مزے سے کھانا کھا رہی تھی جب کے زاویار خاموشی سے کھانا کھا رہا تھا

بھائی آپ کیوں خاموش ہیں آج۔۔۔۔۔۔۔فاطمہ نے زاویار سے پوچھا جو اپنے کھانے کی پلیٹ کو بھی گھورنے میں مصروف تھا

لگتا ہے بھائی کو کوئی صدمہ لگ گیا ہے۔۔۔۔۔ بُراق شرارت بھرے لہجے میں گویا ہوا۔۔۔۔۔۔

ڈیڈ، مجھے آئندہ میری غیر موجودگی میں اِس گھر میں کوئی مرد دکھائی نہ دے ۔۔۔۔۔ وہ اُن دونوں کی باتوں کو سرے سے اگنور کیۓ مہتاب صاحب سے مخاطب ہوا۔۔۔۔۔

ہاں تو بیٹا جی ویسے بھی ہمارے گھر میں کوئی غیر مرد نہیں آتا سوائے سعد کے اور وہ بھی اس لیے کیوں کے اُسکے ماموں کا گھر ہے یہ۔۔۔۔۔۔ مہتاب صاحب نے اُسکے چہرے کی سنجیدگی دیکھتے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

خیریت ہے زاویار، کچھ ہوا ہے کیا۔۔۔۔۔۔ ریحانہ بیگم نے اپنے بیٹے سے وجہ دریافت کرنی چاہی کیوں کے آج سے پہلے کبھی اُسنے گھر میں کسی کے آنے پر پابندی نہیں لگائی تھی۔۔۔۔

ہمم بس ایسے ہی، مجھے بُراق اور آپکے علاوہ اس گھر میں کوئی مرد دکھائی نہ دے آئندہ، کوئی سے مراد کوئی بھی نہیں ڈیڈ۔۔۔۔۔۔وہ نارمل لہجے میں کہتے ہوئے بھی اپنی بات کا مطلب سمجھا گیا تھا جس پر مہتاب صاحب نے محض اثبات میں سر ہلایا کیوں کے وہ جانتے تھے کے اگر زاویار نے کسی چیز سے منع کیا ہے تو اسکے پیچھے کوئی وجہ ہو گی۔۔۔۔۔۔

کھانا کھانے کے بعد وہ کسی سے کوئی بھی بات کیۓ بنا اپنے کمرے کی طرف چل دیا۔وہ چاہتا تو سعد کو سزا بھی دے سکتا تھا لیکن وہ خاموش تھا کیوں کہ وہ کوئی تماشا نہیں لگانا چاہتا تھا اور پھر وہ اپنی پھوپھو کو بھی جانتا تھا کیا بعید تھی وہ ساری بات سننے کے بعد آخر میں زوش کے کردار پر اُنگلی اُٹھا لیتی یہی سب سوچیں تھیں جسکی وجہ سے وہ خاموش بیٹھا۔۔۔۔۔۔۔

******

www.novelsclubb.com

زوِش کمرے میں داخل ہوئی اور زاویار کو دیکھا جو بالکونی میں ریلنگ کے ساتھ کھڑا تھا وہ چلتے ہوئے اُسکے پاس گئی

کن سوچوں میں گُم ہو۔۔۔وہ وہیں پاس میں رکھے جھولے پر بیٹھ گئی

سوچ رہا ہوں کیا عورت اپنے گھر میں رہ کر بھی سیو نہیں ہو سکتی۔۔۔۔۔۔ نظریں اب بھی آسمان پر تھیں

مرد کی فطرت ایسی کیوں ہوتی ہیں کیوں وہ عورتیں صرف اپنے گھر کی عورتوں کو سمجھتے ہیں باہر والیوں کو وہ گوشت کا ٹکڑا کیوں سمجھتے ہیں۔۔۔۔۔۔

سب ایسے نہیں ہوتے کچھ مرد اپنی نظروں اور کلام سے اپنی اچھی تربیت کا پتا دیتے ہیں۔۔۔۔زوِش اُسکی باتوں سے اندازہ لگا چکی تھی کہ وہ آج کی حرکت سے واقف ہو چکا ہے

مرد کو خدا نے عورت کا محافظ بنایا ہے اسکو ایک اونچا درجہ دیا ہے پھر نا جانے کیوں یہ مرد اپنا مقام بھول جاتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔اُسکے انداز سے افسوس تھا

I will make sure کے وہ آئندہ اس گھر میں نظر نہیں آئے۔۔۔۔۔۔

ھمم۔۔۔۔۔وہ صرف اتنا کہہ کر خاموش ہو گئی تھی کیوں کے وہ اُس بارے میں مزید بات نہیں کرنا چاہتی تھی اسی طرح کچھ لمحات خاموشی کے نام ہو گئے۔۔۔۔

ویسے تمھارا پورا نام کیا ہے۔۔۔۔۔ریکنگ سے پُشت لگائے شرارتی مسکراہٹ سجائے وہ اسے دیکھنے لگا۔۔۔اِس سوال پر زوِش کو اپنا کہا نام یاد آ گیا بے دیہانی میں ہی صحیح لیکن اُسنے اپنے نام کے ساتھ زاویار کا نام تو جوڑا تھا۔۔۔۔

تو کیا تم سن رہے تھے سب۔۔۔۔۔وہ کچھ خفا ہوئی تھی۔۔۔

نہیں سن تو نہیں رہا تھا بس باہر سے اندر آتے آتے تمہاری آواز آ گئی۔۔۔۔۔

وضاحت دیتے ہوئے وہ ریکنگ چھوڑ کے اُسکے ساتھ آ بیٹھا۔۔۔۔

اچھا، وہ بس زبان پھسل گئی تھی۔۔۔۔۔۔

کبھی کبھی پھسلاھٹ بھی کتنی اچھی ہوتی ہے۔۔۔۔وہ منہ میں بڑبڑایا تھا۔۔۔۔

ویسے تُم سے ایک بات پوچھو۔۔۔۔۔کچھ یاد آنے پر وہ اسے اجازت طلب نظروں سے دیکھنے لگی۔۔

سو پوچھو یار۔۔۔۔۔

تُم جس سے محبت کرتے ہو۔۔۔۔۔۔وہ بولتے ہوئے رُکی تھی

ھمم، آگے۔۔۔۔وہ اُسکے سوال کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔۔

وہ دکھنے میں کیسی لگتی ہے؟؟۔۔۔۔۔وہ نہیں جانتی تھی کے یہ سوال اُسکے ذہن میں کیوں بیدار ہوا وہ کیوں یہ پوچھ رہی تھی۔۔۔۔

معصوم، شرارتی اور بلا کی حسین۔۔۔۔۔وہ اُسکے چہرے کے نقوش کو دیکھتے ہوئے جواب دے رہا تھا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اور تمھیں وہ کیسی لگتی ہے؟؟۔۔۔۔۔۔

فقط عشق۔۔۔۔۔وہ چمکتی آنکھوں سے نظریں اُس پر جمائے ہوئے تھا۔۔۔۔

کیا وہ بھی تُم سے اتنی ہی محبت کرتی ہے۔۔۔۔وہ تجسس کے مارے پوچھ رہی تھی

حقیقت میں، حقیقت ہے

حقیقت کو خدا جانے

میرے دل میں اُسکے لیئے محبت ہے

اُسکے دِل کی خدا جانے۔۔۔۔۔۔وہ شاعرانہ انداز میں بولا۔۔۔

www.novelsclubb.com

اتنی محبت کرتے ہو تُم اُس سے؟۔۔۔۔۔

"اِنہ فِی نَفسی اَکثر منّی"°°(وہ مجھ سے زیادہ ہے مجھ میں)۔۔۔۔۔کہتے ہوئے اُسنے اُسے دیکھا جو اُسے ہی دیکھنے میں محو تھی۔۔۔۔چلیں سو جائیں لیٹ ہو گیا ہے کافی

۔۔۔۔۔

ہا۔۔ہاں چلو۔۔۔۔۔وہ یک دم اُسکے چہرے سے نظریں ہٹاتی کمرے کی جانب بڑھ گئی جب کے اُسکی اِس پُھرتی پر وہ اپنا قہقہہ چُھپا گیا۔۔۔۔۔

******

وہ پچھلے آدھے گھنٹے سے ادھر اُدھر گھومتے اُسکا انتظار کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔اور پھر دور سے اُسے آتا دیکھ اُسکا غصّہ سوا نیزے پر پہنچ گیا

ہیلو کیسی ہو چیونٹی۔۔۔۔۔وہ چابی ہوا میں لہراتا لاپرواہ انداز میں بولا

بُراق تمھیں اندازہ بھی ہے میں کب سے یہاں ویٹ کر رہی ہو۔۔۔۔۔وہ ایک ایک لفظ چبا کر بولی

ہائے آپ اور ہمارا ویٹ، اتنے اچھے دن کب سے آگئے میرے۔۔۔۔وہ سینے پر ہاتھ رکھتے شوخ لہجے میں بولا

بُراق میرا نہ دِل چاہ رہا ہے میں اس وقت تمھیں قتل کر دو۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اتنی حسین لڑکی جیل میں کھڑی اچھی تو نہیں لگے گی یار۔۔۔۔۔۔۔۔

اچھا یار چلو چلتے ہیں آئندہ نہیں ہو گا لیٹ۔۔۔۔وہ اُسکے غصے سے بھرے لال چہرے کو دیکھتا اپنی ہنسی چھپا گیا۔۔۔۔اور پھر وہ دونوں گاڑی کی طرف بڑھ گئے

*****

یار کب تک ایسے منہ بنا کے بیٹھنا ہے اب تو موڈ ٹھیک کر لو یار ایسی شکل بنا کے بیٹھو گی تو میں بور ہو جاؤ گا۔۔۔۔وہ گاڑی چلاتے ہوئے اپنے ساتھ بیٹھی ماہنور سے بولا جو کے غصّے سے بھرا چہرہ لیئے خاموشی سے بیٹھی تھی۔۔۔۔

اگر تُم پہلے آ جاتے تو ابھی ہم وہاں پہنچ چکے ہوتے اور آدھا کام بھی ہو چُکا ہوتا

۔۔۔۔۔

یار پہنچ تو گئے ہیں ہم ابھی بھی اور کام بھی ہو جائیگا بس کچھ پکچرز ہی تو لینی ہیں

۔۔۔۔۔اُسکا انداز اب سمجھانے والا تھا۔۔۔۔۔

آئندہ لیٹ نہیں ہونا۔۔۔۔وہ اُنگلی سامنے کیے وارن کرتے ہوئے بولی۔۔۔

جو حکم آپکا۔۔۔۔اُسکے اندازے فرمابرداری پر ماہنور نے ایک نظر اُسے دیکھا اور پھر مسکراتے ہوئے باہر دیکھنے لگی۔۔۔۔۔۔

شکر۔۔۔۔۔اُسکی مسکراتا دیکھ کر وہ سکھ کی سانس لیتے ہوئے دل میں ہی بولا تھا

وہ دونوں ایک اُجاڑ جگہ پر پہنچے جہاں آس پاس کھلا میدان اور ایک سائڈ پر چند خیمے لگے ہوئے تھے وہ دونوں یہاں کچھ تصویروں کے لیئے آئے تھے۔۔۔۔

بُراق نے ابھی کیمرے سے کچھ تصویریں لینے کے بعد رُخ بدلا۔۔۔۔وہ منظر اتنا حسین تھا کے وہ کیمرے آنکھوں سے ہٹائے مبہوت سا اُسے دیکھنے لگا جہاں وہ بستی کے کچھ بچوں کے ساتھ اچھلنے اور کھیلنے میں مصروف تھی جسکی ہنسی ماحول میں ایک الگ ہی ساز پیدا کر رہی تھی۔۔۔۔بُراق نے کئی لمحے اُسے یک ٹک دیکھنے کے بعد ادھر اُدھر دیکھا جہاں آس پاس کوئی اُسے نہیں دیکھ پا رہا تھا اور وہ دوبارہ سے اُسے

دیکھنے لگا جو دُنیا سے بے خبر بچوں کے ساتھ کھیلنے میں مصروف تھی وہ کیمرہ آنکھوں کے سامنے رکھتے اُسکے ہر ایک ایک لمحے کی تصویریں لینے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔

لے لیں تُم نے آس پاس کی تصویریں۔۔۔۔۔۔بچوں سے فارغ ہوتے ہوئے وہ بُراق کے پاس آئی تھی

ہاں لے لیں۔۔۔۔۔۔کیمرے کا لینس سیٹ کرتے ہوئے اُسنے جواب دیا تھا

اچھا مجھے بھی دکھاو کیسی لیں ہیں۔۔۔۔۔۔

نہیں، ابھی نہیں ابھی گھر چلتے ہیں میں تمھیں ایڈٹ کر کے کل یونیورسٹی میں دکھا دوگا پھر آگے کا کام کریں گے۔۔۔۔۔۔وہ کیمرہ سائڈ پر کرتے ہوئے اُسے کہہ رہا تھا کہ کہیں وہ اپنی تصویریں نہ دیکھ لے۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے، پھر چلو چلتے ہیں گھر۔۔۔۔۔۔کہتے ہوئے وہ گاڑی میں بیٹھ کر گھر کی راستے پر گامزن ہو گئے

******

گھر کے سب ہی مکین لاؤنج میں بیٹھے ٹھنڈی ہوا کے ساتھ گرم چائے کا مزہ لے رہے تھے

بابا آفس کا کام آفس تک رکھا کریں گھر میں ان آفس والو کی کال ریسیو نہیں کیا کریں۔۔۔۔۔مہتاب صاحب کے فون کان سے ہٹاتے ہی عائشے منہ بناتے ہوئے بولی۔۔۔

ارے بیٹا ہمارا ابھی یہی ماننا ہے بس وہ ایک ضروری کال آگئی تھی تبھی ریسیو کرنی پڑی۔۔۔۔۔مہتاب صاحب نے مسکراتے ہوئے اپنی بیٹی کا شکوہ دور کیا۔۔۔۔۔۔عائشے کے اِس طرح منہ بنانے پر سب کی مکین کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ سج گئی۔۔۔۔۔۔

اچھا اچھا بس اب اتنے تیڑھے منہ نہیں بناؤ پتا چلے اسی طرح کا بن جائے۔۔۔۔۔۔برُاق ہمیشہ کی طرح اُسے تنگ کرنے لگا۔۔۔۔

بابا دیکھیں اسے یہ ہمیشہ مجھے ایسے ہی تنگ کرتا ہے آپ اِسے یہاں سے بھیج دیں لندن وہیں جا کر باقی کی پڑھائی کرے۔۔۔۔۔وہ جتنا چڑتی تھی بُراق کو اتنا مزہ آتا تھا اُسے تنگ کرنے میں۔۔۔

میں کیوں جاؤ، تُم جاؤ نہ تمہیں بھیج دیتے ہیں لندن وہاں کرنا اپنی وکالت۔۔۔۔۔۔

ہاں اگر چلی گئی نہ تب یاد آئیگی تمھیں۔۔۔۔۔۔

اوہو جس دن تُم یہاں سے جاو گی اُس دِن میں پورے محلّے میں مٹھائی بانٹوں گا ۔۔۔۔۔۔وہ اُسے مزید چھیڑتے ہوئے بول رہا تھا جب کے حقیقت تو یہی تھی کے اُسکی بہن اُسے جان سے زیادہ عزیز تھی۔۔۔۔۔

اچھا اچھا بس کر جاؤ تُم دونوں اب پھر سے لڑنے لگ گئے۔۔۔۔۔ریحانہ بیگم نے ہاتھوں سے دونوں کو چُپ رہنے کا کہا اور ہنستے ہوئے اپنے ان بچوں کو دیکھا جو یونیورسٹی میں جا کر بھی بچوں کی طرح لڑتے ہیں۔۔۔۔ہنستے ہنستے ریحانہ بیگم کو دِل

میں درد اُٹھا وہ اپنے دل پر ہاتھ رکھتے کھڑی ہوئیں تھیں کے بیلینس آؤٹ ہونے کی وجہ سے لڑکھڑا کر گرنے لگی تھیں جب زاویار نے انہیں تھام لیا۔۔۔۔۔۔

امی کیا ہوا خیریت۔۔۔۔۔ وپریشانی کی حالت میں پوچھنے لگا اور ریحانہ بیگم وہیں بیہوش ہو گئیں گھر کے سب ہی نفوس کے چہرے کا رنگ تبدیل ہو گیا وہ سب ہی اُنکے ارد گرد کھڑے انہیں ہوش میں لانے کی کوشش کر رہے تھے اُنکی حالت دیکھتے ہوئے زاویار نے انہیں گاڑی میں بٹھایا اور بنا ٹائم ضائع کیے ہسپتال پہنچ گیا

۔۔۔۔۔۔

******

www.novelsclubb.com

شش، عائشے بچے روتے نہیں کچھ نہیں ہو گا انہیں وہ بلکل ٹھیک ہو جائیں گی۔۔۔۔ وہ بُراق اور عائشے کے بیچ میں بیٹھی عائشے کو اپنے ساتھ لگائے خاموش کروا رہی تھی جو کب سے روئے جا رہی تھی۔۔ اپنے دوسرے ہاتھ سے اُسنے اپنے ساتھ بیٹھے بُراق کے ہاتھ کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے اُسے بھی تسلی دے رہی تھی۔۔۔۔۔

مہتاب صاحب سامنے رکھی بینچ پر پریشانی کی حالت میں بیٹھے تھے وہیں زاویار آپریشن تھیٹر سے تھوڑا دور دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔۔۔۔سب ہی نفوس اپنی اپنی پریشانی کی انتہا پر تھے۔۔۔

کیا ہوا ہے ریحانہ کو۔۔۔۔۔ہسپتال کے کوریڈور سے سفینہ بیگم اپنی بیٹی سویرا کے ساتھ تیزی سے چلتے ہوئے مہتاب صاحب کے پاس آئیں۔۔۔۔۔

وہیں سویرا بنا کسی اور کی طرف آئے زاویار کے ساتھ کھڑی ہو گئی۔۔۔۔

تُم ٹینشن نہیں لو آنٹی ٹھیک ہو جائے گیں۔۔۔۔وہ زاویار کا ہاتھ پکڑے تّسلی دینے کے لیۓ اُسکے قریب ہوئی وہیں زاویار نے اُس کا ہاتھ جھٹکا اور ایک سرد نگاہ اُس پر ڈالی۔۔۔۔۔زوِش تھوڑی دور سے اُسے زاویار کے اتنا قریب کھڑے دیکھ اٹھتے ہوئے اُسکے پاس آئی۔۔۔

وہ اُن دونوں کے بیچ میں کھڑی ہوتے زاویار کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیئے سویرا کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔

شکریہ سویرا تمہاری تسّلی کے لیئے لیکن اپنے شوہر کے پاس میں ہوں تو تمھیں بلا وجہ اپنی خدمتیں پیش کرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔۔۔اُسکا لھجہ خاصا جتانے والا تھا۔۔۔وہ زاویار کا ہاتھ پکڑے اُسے بینچ پر لے آئی جہاں بُراق اور عائشے بیٹھے ہوئے تھے وہ اُن تینوں کو بیٹھاتی خود سائڈ سے ایک سٹول کھینچ کر اُنکے سامنے بیٹھ گئی اور اُن تینوں کے ہاتھ کو اپنی گود میں رکھتے ہوئے اپنے ہاتھوں سے پکڑ کر انہیں آنکھوں سے سب ٹھیک ہو جانے کا اِشارہ کرتی تسلی سے رہی تھی۔۔۔جب کے مہتاب صاحب کی نظر اُس پر ہی تھی جو کس طرح بڑی بھابھی ہوتے ہوئے ماں کی طرح انہیں سنبھال رہی تھی، یہ سوچے بنا کے وہ تینوں جوان ہیں خود کو سنبھال سکتے ہیں لیکن وہ جانتی تھی کے اِس موقع پر مضبوط انسان بھی ٹوٹ جاتا ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

****

ڈاکٹر کیسی ہیں میری امی۔۔۔۔آپریشن تھیٹر سے باہر آتے ڈاکٹر کو دیکھتے عائشے جلدی سے ڈاکٹر کی طرف گئی۔۔۔

She is fine it was an angina attack .... وہ اب بہتر ہیں کافی

ڈاکٹر ہم اُن سے کب ملاقات کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر تک انہیں ہوش آجائیگا پھر انہیں وارڈ میں شفٹ کر دیا جائیگا آپ اُن سے پھر میل سکتے ہیں لیکن آج رات انہیں یہیں رہنا ہو گا۔۔۔۔۔۔وہ اپنے پیشہ ورانہ انداز میں بات کر رہیں تھیں

۔۔۔۔۔ڈاکٹر کے بتانے کے بعد اب اُن سب کے Thanks doctor چہرے پر سکون واضح تھا۔۔۔۔۔۔

***

وہ سب ہی ریحانہ بیگم کے وارڈ میں بیٹھے ہوئے تھے ریحانہ بیگم سے باتیں کرنے کے بعد وہ سب ہی مطمئن ہو چکے تھے

آپ لوگوں میں سے ایک یہاں مریض کے ساتھ رُک جائے باقی سب وارڈ سے باہر آجائیں یہاں ہسپتال کی پالیسی کے خلاف ہے اتنے لوگ وارڈ میں نہیں بیٹھ سکتے۔۔۔۔۔نرس کے کہنے پر مہتاب صاحب نے خود وہاں رات رکنے کا فیصلہ کیا ، بُراق اور زاویار کے بار بار کہنے پر بھی انہوں نے اپنے دونوں بیٹوں کو گھر بھیج دیا ۔۔۔۔۔وہ چاروں اپنی امی کی طبیعت دیکھنے کے بعد کافی مطمئن اور سکون سے گھر لوٹ آئے۔۔۔۔۔

*****

تُم دونوں کو کسی چیز کی ضرورت ہو تو مجھے بتا دینا ٹھیک ہے۔۔۔۔۔وہ عائشے اور براق کو کہتے ہوئے اپنے رُوم کی طرف چل دی۔۔۔۔۔

کمرے میں داخل ہوئی جہاں اندھیرا اور خاموشی کا راج تھا زاویار بیڈ کے سائڈ پر پاؤں نیچے کئے سر ہاتھ میں دیئے بیٹھا تھا۔۔۔۔۔وہ چلتے ہوئے اُسکی سائڈ آکر اُسکے بلکل سامنے کھڑی ہو گئی۔۔۔۔۔

ابھی کیوں پریشان ہو رہے ہو ابھی تو امی ٹھیک ہیں نہ۔۔۔۔۔۔۔۔وہ کچھ کہتی جب زاویار اپنے دونوں ہاتھ اُسکی کمر کے گرد باندھتے اُس سے لپٹ گیا وہ اُس کے اچانک لپٹنے پر ساکت سی کھڑی اُسے دیکھ رہی تھی

زوِش تھینکس، تمھیں نہیں پتا جب تُم ہسپتال میں اُن دونوں کے پاس بیٹھی تھی اُس وقت مجھے تمہاری کتنی ضرورت تھی پھر جب تُم میرے پاس آئی مجھے اُس بے سکون سے لمحات میں ایک سکون کا لمحہ نصیب ہوا تھا۔۔۔۔۔ تمھیں پتا ہے میں کتنا ڈر گیا تھا آج، میری زندگی میں میری فیملی اور تُم سب سے زیادہ عزیز ہو مجھے میں تُم دونوں کو ہی کسی بھی قیمت پر نہیں کھونا چاہتا۔۔۔۔خود کو کمپوز کرتے وہ اُسکی حالت سمجھتے ہوئے اُسکے سر میں ہاتھ پھیرنے لگی

تُم سے پہلے مجھے کبھی کسی لڑکی کی چاہ نہیں ہوئی تھی اُس دِن تمھیں مال میں دیکھنے کے بعد دِل نے دوبارہ تمھیں دیکھنے کی حسرت کی پھر تمھیں فلیٹ میں دیکھنے کے بعد محبت کا احساس دِل میں جاگا تھا میں نہیں جانتا تھا کے تمہاری منگنی ہوئی ہے

www.novelsclubb.com

لیکن تمھیں کسی اور کے لیئے روتا دیکھ دِل میں ایک ٹھیس سی اٹھی تھی، میں تمھیں ہمیشہ اپنے قریب رکھنا چاہتا ہوں میں تمھیں دُنیا کی نظروں سے چھپا کر خود میں رکھنا چاہتا ہوں، تُم مجھے میری اپنی زندگی سے زیادہ عزیز ہو، مجھے نہیں پتا میں کب عشق کی اتنی منزلیں طے کر آیا بس اتنا جانتا ہوں کے واپسی کا کوئی راستہ نہیں ہے ۔۔۔۔۔اُسکے چلتے ہاتھ رکے تھے وہ دم بخود سی کھڑی اُسکے منہ سے اپنے لیئے اِس طرح اِقرار محبت سن رہی تھی اُسے سمجھ نہ آیا وہ کیا کہے وہ خاموشی سے اسی طرح اُسکے ساتھ کھڑی رہی۔۔۔۔۔۔۔۔۔کئی لمحے خاموشی میں بیت گئے وہ اُسی طرح اُس سے مضبوطی سے لپٹا رہا جیسے اگر وہ ہلکا سا چھوڑے گا تو وہ بہت دور چلی جائیگی زاویار۔۔۔۔۔دھیرے سے کہتے وہ اُسے خود سے دور کرنے لگی۔۔۔۔۔۔سر پیچھے کی ئے وہ سر اُٹھا کر اُسے دیکھنے لگا۔۔۔۔۔۔وہ ایک نظر اُسکی نیلی آنکھوں میں دیکھنے کے بعد نظریں چُراتی بیڈ کی دوسری جانب آگئی جب کے وہ افسوس کرتے پہلے کی طرح بیٹھا رہا۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

سنو۔۔۔۔۔اُسکی پُشت کو دیکھتے وہ بامشکل اپنے منہ سے لفظ نکال پائی۔۔۔۔۔

جب کے اُسکی آواز پر وہ پیچھے پلٹا جہاں وہ ایک ہاتھ سے اُسے اپنے دوسرے بازو پر لیٹنے کا اِشارہ کر رہی تھی۔۔۔۔۔وہ سیدھا ہوتا ہوا اُسکے ساتھ لیٹ گیا۔۔۔۔۔۔

جب کے زوِش خود کو کمپوز کرتی اُسکی حالت سمجھتے ہوئے اُسکے بالو میں اپنی انگلیاں دوبارہ سے پھیرنے لگی جس سے وہ تھوڑی ہی دیر میں نیند کے آغوش میں تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔کمرے کی معنی خیز خاموشی میں زوِش کو اپنی تیز چلتی دھڑکنوں کی آوازیں سنائی دے رہیں تھیں وہ اپنی بے ترتیب سانسوں کو ترتیب دینے لگی دماغ میں کئی سوچیں ایک ساتھ آ رہیں تھیں اُسے سمجھ۔ نہیں آ رہا تھا وہ کیا کرے اور انہیں سوچوں کو سوچتے ہوئے کب نیند کی وادیوں میں اتری اُسے علم نہ ہوا۔۔۔۔۔

******

بھابھی اسلام علیکم، صبح بخیر۔۔۔۔۔۔۔۔۔عائشے خوش دلی سے کہتے ہوئے کچن میں کھڑی زوِش کے پاس کھڑی ہو گئی جو ناشتہ بنانے میں مصروف تھی۔۔۔۔۔

وعلیکم السلام، بخیر۔۔۔۔۔۔

ناشتہ بن گیا کیا۔۔۔۔۔۔۔۔وہ ناشتے کو دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔۔

ہاں بن گیا ہے تُم جاؤ میں لگواتی ہوں اور بُراق اُٹھ گیا کیا۔۔۔۔۔۔وہ ملازمہ کو ناشتہ لگانے کا کہتے ہوئے خود عائشے کے ساتھ باہر آ کر بیٹھ گئی

مجھے کسی نے یاد کیا ہے کیا۔۔۔۔۔بُراق فریش سا ہوا سیڑھیوں سے نیچے اترتے ہوئے اُن دونوں کے پاس اکر ٹیبل پر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

اتنے بُرے دِن نہیں آئے کہ تمھیں یاد کریں۔۔۔۔۔۔۔عائشے نے ناشتہ پلیٹ میں ڈالتے ہوئے اُس کی غلط فہمی دور کی۔۔۔۔۔۔

تُم سے میں نے بات ہی نہیں کی میں تو اپنی بھابھی سے بات کر رہا تھا کیوں بھابھی ۔۔۔۔۔۔۔بُراق اُسکی باتوں کو کسی خاطر میں لائے بنا زوِش کی طرف متوجہ ہوا

۔۔۔۔۔

ہاں ہاں۔۔۔۔۔میں تمھیں یاد کر رہی تھی۔۔۔۔۔زوِش نے مسکراتے ہوئے اُسے کہا جس پر وہ جتاتی نظروں سے عائشے کو دیکھنے لگا جو اُسے اگنور کیئے ناشتے کے ساتھ انصاف کرنے لگی۔۔۔۔۔۔۔

بھائی نہیں اٹھے کیا ابھی تک۔۔۔۔۔۔بُراق کے سوال پوچھنے پر زوِش کے چلتے ہاتھ اچانک رکے تھے۔۔۔اور پھر وہ کچھ کہتی اِس سے پہلے سیڑھیوں سے اترتے زاویار کو دیکھا گرے ٹی شرٹ اور سیاہ ٹراؤزر پہنے ہوئے تھا جسکے بال ماتھے پر بکھرے ہوئے وہ جاذب نظر لگ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔وہ خاموشی سے آکر ٹیبل پر بیٹھ گیا اور زوِش جو پہلے ہی ناشتے کی پلیٹ پر جُھکی ہوئی تھی زاویار کے آتے ہی وہ مزید پلیٹ پر جُھک گئی۔۔۔۔۔زاویار نے اُسے دیکھا جو پورے ناشتے اُسے دیکھنے سے بھی کترا رہی تھی اور ناشتہ کرتے ہی وہ وہاں سے اُٹھ کر جانے لگی جب بُراق نے اُسے روکا

۔۔۔۔۔

بھابھی آپ اور عائشے بھی تیار ہو جائیں پھر ہم چاروں ہاسپٹل چلتے ہیں۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ٹھیک ہے۔۔۔۔۔۔۔وہ بُراق کو جواب دے کر اپنے کمرے کی طرف چل دی

۔۔۔۔۔۔۔

****

زاویار اپنے روم میں داخل ہوا جہاں بیڈ پر اُسکے کپڑے رکھے ہوئے تھے اور ڈریسنگ کی لائٹ آن تھی مطلب وہ تیار ہونے کے لیئے ڈریسنگ میں گئی ہے وہ خاموشی سے اپنے کپڑے لیئے واشروم میں چلا گیا، تھوڑا وقت گزرنے کے بعد جب وہ باہر آیا ایک نظر دوبارہ ڈریسنگ کو دیکھا جسکا دروازہ ہلکا کھلا ہوا تھا اور وہ اندر نہیں تھی ایک نظر اسٹڈی میں دیکھا اُسنے وہاں بھی موجود نہیں تھی یعنی وہ اِس کے باہر نکلنے سے پہلے ہی نیچے بھاگ گئی تھی زاویار اپنا سر جھٹکتا کمرے سے باہر نکل گیا

۔۔۔۔۔۔۔

بھابھی چلیں۔۔۔۔۔۔۔عائشے زوش کا ہاتھ پکڑتے ہوئے اندر سے باہر لے جانے لگی جہاں بُراق گاڑی کے پاس کھڑا تھا۔۔۔۔۔۔۔

بھابھی آپ اور بھائی آجانا میں اور عائشے جا رہے ہیں۔۔۔۔۔۔ بُراق نے کہتے ہوئے فاطمہ کو اِشارہ کیا جو گاڑی میں بیٹھنے جا رہی تھی۔۔۔۔۔

ایک ساتھ چلتے ہیں نہ۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ اچانک عائشے کے گاڑی میں بیٹھنے سے پہلے بول اٹھی

کیوں آپکو بھائی سے ڈر لگتا ہے کیا۔۔۔۔۔۔۔ بُراق کے انداز میں شرارت تھی جسے زوِش نہیں سمجھتے ہوئے ایک گھوری سے اُسے نوازا اور پھر وہ تینوں زاویار کا انتظار کرنے لگے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زاویار نے آتے ہی اپنی گاڑی کی ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی جسکی وجہ سے زوِش پچھلا دروازہ کھولے اندر بیٹھنے لگی تھی لیکن بُراق اُسکے بیٹھنے سے پہلے ہی خود بیٹھ چکا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا ہے۔۔۔۔۔ زوِش نے ہلکی آواز میں غُصّے سے براق سے پوچھا جس پر وہ کندھے اُچکاتے دانتوں کی نمائش کرنے لگا اور زوش ایک نظر اُسے گھور کے آگے کی سیٹ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

پر بیٹھ گئی جسکے بیٹھتے ہی گاڑی سلطان مینشن کی حدود سے باہر نکل گئی تھی

****

وہ چاروں ہاسپٹل کے وارڈ کی طرف بڑھ رہے تھے جب اندر سے آتی کچھ آوازوں سے وہ سمجھ چکے تھے کے اندر کون ہے۔۔۔۔۔۔

السلام و علیکم بابا۔۔۔۔۔۔۔زوِش اندر جاتے ہی احمد صاحب کے گلے لگی جس پر انہوں نے بھی محبت اور خوشی سے اُس سے حال احوال پوچھا۔۔۔۔احمد صاحب سے ملنے سے کے بعد وہ حاجرہ بیگم سے ملی اور پھر ریحانہ بیگم کی طرف متوجہ ہوئی ۔۔۔۔۔۔زاویار بھی دونوں سے ملنے کے بعد ماہنور کے سر پر ہاتھ رکھتے اُس سے سلام کرنے کے بعد وہیں رکھی بینچ پر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔۔۔

السلام و علیکم انکل انٹی۔۔۔۔۔۔بُراق دونوں سے خوش دلی سے ملتے ہوئے آگے بڑھا جہاں ماہنور کی نظر اُس پر گئی۔۔۔۔۔

چیونٹی۔۔۔۔۔۔وہ ہلکی آواز میں کہتے ہوئے اُس سے تھوڑے فاصلے پر بیٹھ گیا

۔۔۔۔۔

تمیز نہیں ہے سلام کرنے کی۔۔۔۔۔۔۔وہ سخت تیور لیئے ہلکی آواز میں اُس سے گویا ہوئی۔۔۔۔۔۔

کیوں سلام کرنا مجھ پر ہی فرض ہے کیا تُم نہیں کر سکتی۔۔۔۔۔۔وہ بھی اُسی کے انداز میں مخاطب ہوا۔۔۔

باہر سے تُم آئے تھے نہ تو تمھیں کرنا چاہیئے تھا سلام۔۔۔۔۔۔ماہنور نے اُسے شرم دلانی چاہی

www.novelsclubb.com

تو تمھیں کسی نے بتایا نہیں کہ کوئی باہر سے آتا ہے تو اُٹھ کے اُس سے سلام کرنا چاہیئے۔۔۔۔۔۔

تُم بڑی ہو یا میں۔۔۔۔۔۔۔بُراق نے اُس سے سوال پوچھا

تُم بڑے ہو۔۔۔۔۔۔وہ بیزاری سے اُسکے بے تکے سوال کا جواب دینے لگی

تو اصولاً تمھیں ہی سلام کرنا چاہیئے، تمھیں سکھایا نہیں کسی نے کہ اپنے سے بڑے کو سلام کرنا چاہیئے۔۔۔۔۔۔

اور یہ کونسی کتاب میں لکھا ہے کہ چھوٹو کو ہی سلام میں پہل کرنی چاہیئے ۔۔۔۔۔۔ماہنور نے زچ ہوتے ہوئے اُسے گھورا

بُراق سلطان کی کتاب میں۔۔۔۔۔۔وہ سکون سے انداز میں کہتے ہوئے پیچھے ٹیک لگا کر بیٹھا۔۔۔۔۔۔۔جب کہ اسکی اس طرح کی دھیٹائی سے تنگ ہوتے ہوئے وہ بنا کچھ بولے غصّے سے رُخ پھیر کر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔۔۔

اب کیسی طبیعت ہے آپکی۔۔۔۔۔۔۔زوِش نے متفکر لہجے میں ریحانہ بیگم کے پاس رکھے سٹول پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

میں ٹھیک ہوں بلکل مجھے کچھ نہیں ہوا بس ان ڈاکٹرز کو بولو مجھے اب ڈسچارج کر دیں۔۔۔۔۔۔ریحانہ بیگم کو ہسپتال میں رہ کے کوفت ہونے لگی تھی

امی ڈاکٹرز کو اچھے سے پتہ ہے آپکی طبیعت کا انہیں جب صحیح لگے گا وہ آپکو ڈسچارج کر دیں گیں۔۔۔۔۔۔۔زاویار نے اپنی ماں کا ہاتھ پکرتِ ہوئے محبت سے کہا

بیٹا ابھی تو میں ٹھیک ہوں لیکن اگر میں یہاں ایک دن اور رہی تو لازمی بیمار پر جاؤ گی ۔۔۔۔۔وہ نے بسی سے کہہ رہیں تھیں کیوں کے ہاسپٹل میں دوائیوں کی بدبو سے وہ سخت تنگ ہو چکی تھیں۔۔۔۔۔

ارے بیگم زیادہ ٹینشن نہیں لیں بس آج کا دن ہے پھر آپکو ڈسچارج کر دیں گیں ۔۔۔۔۔۔۔مہتاب صاحب نے اپنی بیگم کی حالت دیکھتے ہوئے کہا اور اُنکے کہنے کی دیر تھی کے ریحانہ بیگم کے چہرے پر بیزاری غائب ہو چکی تھی اور اب وہاں خوشی تھی۔۔۔۔۔۔۔

****

شام کا وقت تھا صبح سے ہاسپٹل میں رہنے کے بعد وہ پانچوں اس وقت ہاسپٹل کی کینٹین میں چائے پینے کی غرض سے بیٹھے ہوئے تھے ریحانہ بیگم اور مہتاب صاحب کو کورو م میں چائے دے آئے تھے اور ہاجرہ بیگم اور احمد صاحب گھر کو لوٹ گئے تھے البتہ ماہنور ابھی تک ہاسپٹل میں ہی تھی جسے زوِش نے اپنے ساتھ روکا ہوا تھا

۔۔۔۔۔۔۔

سر، میڈم آپ لوگوں کی چائے۔۔۔۔۔۔ویٹر نے چائے کی ٹرے اُنکے سامنے رکھتے ہوئے بتایا اور وہاں سے چل دیا فاطمہ نے ٹرے سے ایک ایک کپ اُٹھا کر سب کے سامنے رکھے۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اتنی زیادہ چائے کیوں دے رہی ہو اسے۔۔۔۔۔۔۔۔ بُراق نے ماہنور کے سامنے رکھے کپ کو دیکھتے ہوئے حیرت سے فاطمہ سے پوچھا

کیا مطلب بھائی اتنی زیادہ۔۔۔۔۔۔عائشے کو اُسکی حیرت کی سمجھ نہ آئی جو ایک کپ چائے کو اتنی زیادہ کہہ رہا تھا

یار چیونٹی سی تو ہے وہ اگر اس کپ میں ڈوب گئی پھر۔۔۔۔۔۔۔ہلکا قہقہ لگاتے ہوئے اُسنے کہنے کے بعد ماہنور کو دیکھا جس کا چہرہ غصّے کے باعث سُرخ ہو چکا تھا

۔۔۔۔

زوِش۔۔۔۔اسکو بولو خاموش ہو جائے۔۔۔۔۔وہ سخت غصّے سے کہتے زوِش سے مخاطب ہوئی۔۔۔۔

بُراق نہیں تنگ کرو یار۔۔۔۔۔۔اپنی ہنسی بمشکل روکتے وہ مصنوعی غصّے سے براق کو کہنے لگی۔۔۔۔

بھابھی دیکھیں تو سہی ایک بار اگر یہ ڈوب گئی پھر انکل انٹی کو کیا جواب دیں گے ۔۔۔۔۔۔وہ بظاہر متفکر لہجے میں کے رہا تھا لیکن آنکھوں میں شرارت واضح تھی جس پر ٹیبل پر بیٹھے عائشے اور زوِش کو اپنی ہنسی کنٹرول کرنا مشکل لگی، ماہنور نے دونوں کو دیکھا جو اُس کے اوپر ہنس رہیں تھیں۔۔۔۔۔

زاویار بھائی۔۔۔۔۔وہ اُن دونوں کو اگنور کرتے ہوئے زاویار سے مخاطب ہوئی مطلب صاف تھا کہ اب زاویار اُسکی سائڈ لے۔۔۔۔۔

بُراق اب کچھ نہیں کہنا میری بہن کو۔۔۔۔۔۔زاویار نے رعب دار انداز میں بُراق کو تنگ کرنے سے منع کیا تھا

جی بھائی۔۔۔۔۔۔فرمابرداری سے کہتے ہوئے اُسنے ماہنور کو دیکھا جو اُسے ہی آنکھوں سے اشارہ کر رہی تھی کہ مزہ آیا اب جس پر براق نے ایک مطمئن مسکراہٹ کے ساتھ اُسے دیکھتے ہوئے اپنی چائے پر دیہان دیا۔۔۔۔

****

www.novelsclubb.com

ماما آپکو کسی چیز کی ضرورت ہے کیا۔۔۔۔۔۔۔

نہیں بیٹا، میں بلکل ٹھیک ہوں اور اگر کچھ چاہیئے ہوا مجھے میں خود کے لو گی یا پھر مہتاب یہیں ہیں تُم لوگ سب جاؤ اب اپنے اپنے کمرے میں سو جاؤ صبح سے میرے

ساتھ ہاسپٹل میں تھے تھک گئے ہو گے۔۔۔۔۔۔۔۔ریحانہ بیگم نے پیار سے زوِش کو جواب دیتے ہوئے آخر میں سب کو جانے کا کہا کیوں کے وہ چاروں ہاسپٹل سے آنے کے بعد سے اُنکے کمرے میں بیٹھے اُن سے باتوں میں لگے ہوئے تھے اور ساتھ میں ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق اُنکی ڈائیٹ اور دوا کا بھی خیال رکھ رہے تھے

۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ھے ماما آپ نے دوائی لے لی ہے اب آرام کریں۔۔۔۔۔۔۔زاویار نے اٹھتے ہوئے اپنی ماں کے سر پر بوسا دیا اور پھر روم سے باہر نکل کر اپنے روم کی جانب بڑھ گیا اُسکے جانے کے بعد بُراق اور عائشے بھی اپنے اپنے روم میں چلے گئے تھے

www.novelsclubb.com

۔۔۔۔۔۔۔

زوِش بچے آپ کیا سوچ رہی ہیں۔۔۔۔۔۔مہتاب صاحب نے زوِش کو دیکھتے ہوئے پوچھا جو زمین پر نظریں ٹکائے کسی سوچ میں ڈوبی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔

ن۔۔ نہیں کچھ نہیں۔۔۔۔۔۔۔ مہتاب صاحب کی آواز پر چونکتے ہوئے اُس نے اچانک جواب دیا۔۔۔۔

سب ٹھیک ہے نہ؟ مہتاب صاحب نے متفکر لہجے میں دریافت کیا۔۔۔۔

جی۔۔جی بابا سب ٹھیک ہے وہ بس ماما کی طبیعت کی وجہ سے تھوڑی ٹینشن میں تھی ۔۔۔۔۔۔۔اُس نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بہانہ بنایا۔۔۔۔۔

شب بخیر۔۔۔۔۔۔وہ دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہتے روم سے نکل کر اپنے روم کی طرف چل دی۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com ******

روم کا ہلکا دروازہ کھول کے اُس نے اندر جھانکا جہاں کوئی وجود نہ دکھائی دیا جس پر وہ ایک لمبی سانس لیتے ہوئے روم میں داخل ہوئی الماری سے اپنے کپڑے نکالتے ہوئے اُسنے ایک نظر واشروم کے دروازے پر ڈالی جہاں اندر سے پانی گرنے کی

آواز آرہی تھی وہ اپنے کپڑے لیتے ہوئے ڈریسنگ میں چلی گئی۔۔۔۔۔۔۔آرام دہ لباس پہنے کے بعد وہ ڈریسنگ سے باہر آئی جہاں رُوم کی لائٹ آف تھی جس پر اُسنے سکھ کا سانس لیا کہ وہ سو چُکا ہے اسی سوچ کے ساتھ وہ ہلکے قدم اٹھاتے ہوئے بیڈ پر اپنی سائڈ کی جانب بڑھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

تُم مجھے اگنور کیوں کر رہی ہو۔۔۔۔۔۔اپنے پیچھے سے آتی آواز پر اُسکے اٹھتے قدم رُکے تھے اور وہ اچانک پلٹی تھی جہاں زاویار اسٹڈی روم کے دروازے کے ساتھ ہاتھ سینے پر بندھے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔۔۔۔۔

م۔۔میں نے کب اگنور کیا۔۔۔۔۔۔دو قدم اُسکی طرف اٹھاتے وہ انجان لہجے میں پوچھنے لگی۔۔۔۔۔

تو تُم نے مجھے اگنور نہیں کیا۔۔۔۔۔۔وہ آئیبرو اچکائے اُس سے پوچھنے لگا۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔۔کندھے اچکاتے ہوئے نظریں چُراتے اُسنے صاف جواب دیا

۔۔۔۔۔۔

زوِش۔۔۔۔۔۔۔وہ کہتے ہوئے اُسکے قریب آیااور اُسکا ہاتھ تھامے بیڈ پر لے جا کے اُسکے ساتھ بیٹھ گیا۔۔۔۔۔۔

وجہ جان سکتا ہوں اگنور کرنے کی؟؟۔۔۔۔۔۔۔زاویار کی آنکھوں میں التجا تھی

۔۔۔۔۔

کیا وجہ بتاؤ میں تمھیں۔۔۔۔۔۔۔

یہ سب اس لیئے کیوں کے میں نے اپنی محبت کا اِقرار کیا تھا تُم سے۔۔۔۔۔۔۔۔وہ سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھنے لگا جو نظریں زمین پر مرکوز کیئے بیٹھی تھی اور زاویار کے اِس سوال پر اُسنے نظریں زمین سے ہٹاتے ہوئے زاویار کو دیکھا اور اُسکے اس طرح دیکھنے پر ہی زاویار کو اپنے سوال کا جواب مل گیا تھا۔۔۔۔۔

زوِش تمھیں کس بات کا ڈر ہے۔۔۔۔۔۔۔وہ اُسکے دونوں ہاتھ پکڑے محبت سے پوچھنے لگا اور اس طرح پوچھنے پر زوِش کا دل چاہا وہ اپنا سارا خوف ظاہر کر دے لیکن

دماغ نے نفی کی تھی وہ بنا جواب دیئے اُسے دیکھ کے سوچ ہی رہی تھی جب اُسکی آواز پر دوبارہ ہوش میں آئی تھی۔۔۔۔۔۔

تُم مجھ پر بھروسہ کر سکتی ہو۔۔۔۔۔۔وہ اُسے اپنے ہونے کا احساس دلا رہا تھا

م۔۔۔میں۔۔۔۔۔اپنی بات کہتے ہوئے وہ رکی تھی اور اُسکی طرف دیکھا جو آنکھوں میں اُسکے جواب کا انتظار لیئے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

میں دوبارہ اپنا دِل نہیں تڑوانا چاہتی۔۔۔۔۔۔۔وہ مدھم آواز میں بس اتنا ہی بول پائی تھی

اور تمھیں ایسا کیوں لگتا ہے کے تمھارا دِل دوبارہ ٹوٹ جائیگا۔۔۔۔۔۔۔زاویار کے اِس سوال پر نہ چاہتے ہوئے بھی زوش کی آنکھوں میں نمی تیرنے لگی۔۔۔۔۔۔

م۔۔۔میں محبت کے اُن دونوں کو بھی جانتی ہوں جب خوشی سے زمین پاؤں پر نہیں ٹکتے تھے، جب دُنیا جہاں کی توجہ اور سکون مجھے حاصل تھا اور میں محبت کے

اُن دنوں سے بھی واقف ہوں جب دکھ سانس پر بھاری تھے اور تکلیف سے آنسو نہیں رُکتے تھے میں اب تک اُس تکلیف سے پوری طرح باہر نہیں نکلی میں دوبارہ اُس سب تکلیف سے دوچار نہیں ہونا چاہتی۔۔۔۔۔۔۔بے دردی سے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے وہ کس تکلیف سے یہ سب بول پائی تھی یہ صرف وہی جانتی تھی کہ دل میں جو درد تھا وہ دوبارہ سے جاگ اُٹھا تھا۔۔۔۔۔۔۔

تمھیں ایسا کیوں لگتا ہے کہ تمھیں دوبارہ وہ سب تکلیف سہنی پڑے گی۔۔۔۔۔۔۔

کیوں کہ مجھے محبت راس نہیں آتی میں مجھے ایسا لگتا ہے میں جس سے محبت کرو گی وہ مجھے اپنا عادی بنا کر چھوڑ دیگا میں وہ درد دوبارہ نہیں برداشت کرنا چاہتی تُم نہیں جانتے جس شخص کو آپنے اپنا سب کچھ مانا ہو جسے آپ اپنی ہر خوشی میں شامل کرتے ہو جس کے ساتھ زندگی گزارنے کا تصّور کیا ہوا گر وہ مشکل وقت میں آپ کا ساتھ دینے سے انکار کر دے تو دُنیا کے ہر شخص اور اُن کی محبت سے یقین اُٹھ جاتا ہے انسان کو اپنی زندگی تنگ ہوتی ہوئی محسوس ہوتی ہے-م۔۔میں دوبارہ محبت نہیں

کر پاؤ گی کبھی بھی، مجھ میں ہمت نہیں ہے وہ سب برداشت کرنے کی اب کی بار اگر ٹوٹی تو مر جاؤ گی میں نہیں چاہتی میں کسی سے اٹیچ ہوں- میں تمھیں محبت نہیں دے پاو گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ کہتے ہوئے اُسکے ہاتھ سے اپنے ہاتھ چھڑواتے ہوئے پیچھے کو ہوئی آنسو لگاتار آنکھوں سے بہہ رہے تھے۔۔۔۔۔

زوِش ریلیکس میری بات سنو ہمم۔۔۔۔زاویار نے اپنی اُنگلی کے پوروں سے اُسکے آنسو صاف کرتے ہوئے اُسے اپنے قریب تر کیا۔۔۔

میں تُم سے بہت محبت کرتا ہوں کیوں کہ مجھے تُم سے محبّت کرتے رہنے پسند ہے کسی بھی بدلے کے تمنا کی ئے بغیر کیوں کے میرے لی ئے یہی کافی ہے کہ میں تُم سے محبت کرتا ہوں-۔۔۔۔۔۔وہ اُسے پیار سے اپنی بات سمجھا رہا تھا

زوِش میں تُم سے کبھی بھی اپنی محبت کا بدلہ نہیں مانگو گا کیوں کہ محبت زبردستی نہیں کی جاتی یہ تو ہو جاتی ہے یہ تو نصیب میں لکھی ہوتی ہے کسی کے لیئے رزق کی طرح

اور کسی کے لیئے روگ کی طرح پھر فرق نہیں پڑتا حاصل ہو یا لاحاصل

!!!۔۔۔۔۔۔۔

کیوں کرتے ہو تُم مجھ سے اتنی محبت۔۔۔۔۔۔وہ بے ساختہ ہی یہ سوال کر بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

اِس کراہِ ارض پہ کچھ چیزوں کی تخلیق فقط اس لیئے کی گئی ہے کے اُن سے شدید محبت کی جائے جیسا کے تمھیں میرے لیئے اور خدا نے تمھیں میرے نکاح میں ڈال کر مجھ پر تمھاری محبت فرض کر دی ہے کیسے ممکن ہے کے میں تمھیں محبت نہ کروں۔۔۔۔۔۔وہ بھاری اور محبت بھرے انداز میں اُسے جواب دے رہا تھا

میرا ماضی جاننے کے بعد بھی اتنی محبّت- کیوں؟ وہ اب رونا بند کر کے نارمل بیٹھے اُس سے سوال پوچھنے لگی

جب چُن لیا جاتا ہے تو ماضی معنی نہیں رکھتا، کردار پر تبصرے نہیں کیئے جاتے ، گزری ہوئی وابستگیاں نہیں پوچھی جاتی صرف خوش آمدید کہا جاتا ہے۔۔۔۔۔۔

وہ اُسے اپنے دل کے حال سنا رہا تھا کیوں کے اُسے واقعی فرق نہیں پڑتا تھا کے سامنے بیٹھے وجود کا ماضی کیسا تھا فرق پڑتا تھا تو اس بات سے کے حال میں وہ اُسکی ہے اور وہ اِس لڑکی سے عشق کرتا ہے۔۔۔۔۔۔

تُم مجھے کبھی خود سے محبت کرنے کے لیئے مجبور تو نہیں کرو گے۔۔۔۔۔۔۔زوِش کے اِس طرح سوال کرنے پر وہ استہزایہ مسکرا دیا۔۔۔

ڈرو نہیں میں تُم پر اپنی محبت مسلط نہیں کرو گا تمھیں اپنے فیصلے لینے کا پورا حق ہے میں تمھارا انتظار کر سکتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔

تُم کب تک میرا انتظار کرو گے۔۔۔۔۔۔وہ سوالیہ نظروں سے اُسکی طرف دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

تُم وعدہ تو کرو آنے کا میں ساری زندگی انتظار میں گزار سکتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔

اور اگر میں نہ آؤ تو؟ الفاظ تھے نہ جانے کیا زاویار کی دھڑکنیں بے ساختہ ہی رکی تھیں اُسنے کبھی سوچا ہی نہیں تھا اس بارے میں وہ بلے اُس سے محبت نہیں کرتی تھی لیکن اُسکے ساتھ تو تھی اُسکی دسترس میں تھی اگر وہ نہ ہوئی تو۔۔۔۔۔اسکے آگے سوچنے سے اُسکے دل اور دماغ نے نفی کی تھی۔۔۔

ستكونين أعمق ندبة في قلبي (تو تُم میرے دل پر سب سے گہرا داغ ہو گی) وہ ایک آسودہ مسکراہٹ کے ساتھ اُسے جواب دیتا ہے لیکن زوِش کے چہرے اور سوالیہ نظروں کو دیکھ کر اُسے اندازہ ہو جاتا ہے کہ اُسے اسکی کہی بات کی سمجھ نہیں آئی

۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

چھوڑو ان سب باتوں کو ہم پہلے کی طرح نارمل بھی تو رہ سکتے ہیں نہ۔۔۔۔۔۔وہ مان بھرے لہجے میں زوش کو دیکھتا ہے جس پر وہ مسکراتے ہوئے سر اثبات میں ہلاتی ہے۔۔۔۔۔

اچھی بات ہے اب تُم سو جاؤ ریلیکس ہو کر کافی لیٹ ہو گیا ہے۔۔۔۔۔۔۔اُسے وقت کا احساس دلاتے ہوئے کہتا ہے اور خود بھی اٹھ کر سونے جاتا ہے زوِش ایک سکھ کا سانس لیتی ہے کیوں کہ اُسنے کل سے اپنے دل میں رکھے تمام خوف کو آج نکالا تھا اور زاویار سے بات کرنے کے بعد وہ اب کافی پر سکون ہو چُکی تھی ایک نظر زاویار پر ڈالتے وہ خود بھی کمفرٹر اوڑھے سو جاتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

****

جاری۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

قسط نمبر 6

وہ بلیو جینز کے اوپر بلیو ڈریس شرٹ پہنے ہوئے ہاتھوں سے بال سیٹ کرتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھ رہا تھا سلیوز ہمیشہ کی طرح کہنیوں سے تھوڑا نیچے تک فولڈ کی ہوئی تھیں جب چلتے چلتے اچانک کسی سے ٹکر ہوئی تھی

اوہو تُم دیکھ کے نہیں چل سکتے آنکھیں کرائے پر دے کے آئے ہو کیا۔۔۔۔۔۔

ماہنور اپنا سر مسلتے ہوئے غصّے سے بولنا شروع ہوئی تو رکی ہی نہیں

بریک لگاؤ لڑکی، کتنا بولتی ہو۔۔۔۔۔۔ بُراق اُسکی بات بیچ میں کاٹتے ہوا بولا تھا

دیکھ کے نہیں چل سکتے تُم۔۔۔۔۔۔ وہ دونوں ہاتھوں قمر پر رکھے لڑاکا عورتوں کی طرح لگ رہی تھی

تو تُم دیکھ لیتی، اور یہ تُم صبح صبح ہمارے گھر کیوں آئی ہو۔۔۔۔۔۔

مسٹر بُراق پہلی بات مجھے یہاں آنے سے کوئی نہیں روک سکتا یہ میری بہن کا سسرال ہے اور ابھی میں حور کے کہنے پر آئی ہوں دوسری بات یہ صبح صبح نہیں دوپہر کے تین بج رہے ہے شاید آپکی صبح ابھی ہوئی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔وہ ایک ایک لفظ چبا کر کہتے غصّے سے اُسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

میرے لیئے تو صبح ہی ہے نہ چیونٹی۔۔۔۔۔۔۔وہ کندھے اچکائے سکون سے کھڑا تھا جب دروازے سے اندر آتی حور پر نظر گئی۔۔۔۔۔

السلام وعلیکم بھابھی۔۔۔۔۔۔۔وہ بھابھی کے لفظ پر زور ڈالتے شرارت سے اُسکی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وعلیکم السلام۔۔۔۔۔۔۔اندر آتے ہوئے فروٹس اور سامان ملازمہ کو دیتے ہوئے اُسنے بُراق کے سر پر ہلکی سے چپٹ لگائی۔۔۔۔۔

کیسے آنا ہوا آپکا یہاں۔۔۔۔۔۔

وہ آنٹی سے ملنے آئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

اوہ آجائیں آجائیں۔۔۔۔۔۔۔ بُراق حور کو اپنے ساتھ لے کر ریحانہ بیگم کے کمرے کی طرف بڑھ گیا ماہنور نے اُن دونوں کو دیکھا جو سرے سے اُسے اگنور کر گئے تھے اور پھر وہ خود بھی اُنکے پیچھے ریحانہ بیگم کے کمرے کی طرف چل دی

۔۔۔۔۔۔۔

کیسی ہے طبیعت آپکی آنٹی۔۔۔۔۔۔ سلام دعا کرنے کے بعد وہ دونوں ہی ریحانہ بیگم کے پاس بیڈ پر بیٹھ گئیں

میں تو ٹھیک ہوں مجھے کیا ہونا وہ بس ہلکی سی طبیعت خراب ہو گئی تھی، اور چلو اچھا ہی ہوا اسی بہانے تُم ہمارے گھر آئی تو سہی۔۔۔ اپنی طبیعت کا بتانے کے بعد وہ آخر میں نہ آنے کے میٹھا سا شکوہ کر گئی تھی۔۔۔۔۔ انہیں باتوں کے دوران زوِش بھی کمرے میں داخل ہوئی اور دونوں سے ملنے کے بعد وہیں بیٹھ گئی تھی۔۔ کچھ دیر باتوں کے بعد وہ دونوں ہی اپنے اپنے گھر جانے کے لیئے اُٹھ گیں تھیں ریحانہ بیگم

کے اسرار کے بعد بھی وہ دونوں وہاں نہ رکیں تھیں ریحانہ بیگم سے الوداعی کلمات کہنے کے بعد وہ دونوں زوِش اور بُراق کے ساتھ باہر نکلیں تھیں۔۔۔۔۔۔

حور آپ تو رُک جاتیں یہاں پر۔۔۔۔۔ بُراق نے آپ لفظ پر دباؤ ڈالتے ہوئے حور کو کہا اور جتاتی نظروں سے ماہنور کو دیکھا جو اُسکی بات کا مطلب سمجھتے غصّے سے اُسے گھورنے لگی۔۔۔۔۔۔۔

چلو حور ورنہ یہ آپ کو یہیں نہ روک لے۔۔۔۔۔ ماہنور نے بھی اُسی کے انداز میں آپ لفظ پر دباؤ ڈالتے جتاتی نظروں سے اُسے دیکھا جیسے کہنا چاہ رہی ہو کہ ہاں مجھے رُکنے کا شوق ہے بھی نہیں اور پھر حور کو لے کر گاڑی میں بیٹھ گئی۔ زوِش اُن دونوں دونوں سے مل کر اندر چلی گئی تھی جب کے براق وہیں کھڑا تھا اُنکی گاڑی سلطان مینشن سے باہر نکلی تھی ساتھ ہی ایک اور گاڑی سلطان مینشن کے اندر آئی تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

گاڑی سے شایان زیدی اپنی بیگم کے ساتھ نیچے اُترے تھے جب کے مصطفیٰ گاڑی سائڈ پر پارک کرنے لگ گیا تھا۔۔۔۔

السلامُ علیکم آنٹی۔۔۔۔۔۔

وعلیکم السلام بیٹا۔۔۔۔۔۔ مسز شایان نے بُراق کو گلے لگاتے سر پر پیار کیا تھا

السلامُ علیکم انکل، آپ تو بڑے ہینڈسم ہو گئے ہیں۔۔۔۔۔۔ شایان صاحب کے گلے لگتے بُراق نے شرارت سے ہنستے ہوئے کہا اور اسکی بات پر شایان صاحب بھی ہنستے ہوئے اُسّے ملنے کے بعد اندر کی طرف چل دیئے۔۔۔۔

رونگ ٹائمنگ ہے بھئی تمہاری۔۔۔۔۔۔ ایک نظر میں گیٹ سے نکلی حور کی گاڑی کو دیکھتے بُراق نے اُسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے افسردگی سے کہا۔۔۔۔۔

کوئی بات نہیں کچھ وقت کی بات ہے پھر ہمیشہ میرے پاس ہی ہو گی۔۔۔۔۔۔ اطمینان سے کہتے ہوئے وہ دونوں اندر کی طرف بڑھ گئے۔۔۔۔۔۔۔۔

****

السلامُ علیکم۔۔۔۔۔۔ مصطفیٰ نے روم میں داخل ہوتے سب کو اجتماعی سلام کیا تھا اور ریحانہ بیگم کی طبیعت پوچھنے کے بعد وہیں بیٹھ گیا۔۔۔۔۔۔۔

ویسے مصطفیٰ تُم بھی اپنے باپ کے نقشے قدم پر چل رہے ہو۔۔۔۔ مہتاب صاحب نے شایان صاحب کو دیکھنے کے بعد مصطفیٰ پر طنز کیا

کیا مطلب انکل میں سمجھا نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔نہ سمجھی سے مہتاب صاحب کو دیکھتے اُسنے مسکرا کر دریافت کیا

مطلب تُم بھی اب گھر کا چکر نہیں لگاتے۔۔۔۔۔۔

اوہو مہتاب یار کچھ بزنس میں بزی تھا میں اسی لیئے چکر نہیں لگا پایا۔۔۔۔۔۔۔

مصطفیٰ کے بولنے سے پہلے شایان شایان صاحب نے مہتاب صاحب کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ہاں ہاں بزنس تو تمھارا ہی ہے بس۔۔۔۔۔۔مہتاب صاحب نے مصنوئی ناراضگی سے اُنکا ہاتھ جھٹکا۔۔۔۔۔۔۔

اچھا بھئی آئندہ سے آتا رہا کروں گا میں اپنے دوست کے گھر۔۔۔۔۔۔شایان صاحب کا انداز ہار ماننے والا تھا جس پر کمرے کے سب ہی نفوس ان دونوں کی نوک جھوک دیکھ رہے تھے جو عمر کے اِس پہلوں میں بھی ایک دوسرے سے اکثر بچوں کی طرح ناراضگی جتاتے ہیں

****

ڈنّر کرنے کے بعد دونوں فیملیز سلطان مینشن کے لاؤنج میں ٹھنڈی ہوا میں بیٹھے چائے کا مزہ لے رہیں تھیں ساتھ میں ہلکی ہلکی خوش گپیوں میں بھی مصروف تھیں

۔۔۔۔۔

آگے کا کیا پلین ہیں مصطفیٰ۔۔۔۔۔۔۔مہتاب صاحب نے سامنے بیٹھے مصطفیٰ سے پوچھا جو زاویار سے باتوں میں مشغول تھا انکے سوال پوچھنے پر وہ سیدھا ہو کر انکی طرف متوجہ ہوا۔۔۔۔

انکل ابھی تو ڈیڈ کے آفس جاتا ہوں باقی اسٹڈی کمپلیٹ ہونے کے بعد اپنے پروفیشن کو ترجیح دونگا۔۔۔۔۔۔۔مصطفیٰ نے سنجیدگی سے جواب دیا۔۔۔۔

ہاں ہاں لاڈ صاحب سے یہ بھی تو پوچھو کے آفس جا کر کیا کرتا ہے۔۔۔۔۔۔شایان صاحب نے طنزیہ لہجے میں مہتاب صاحب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور انکے کہنے پر مہتاب صاحب نے مصطفیٰ کو دیکھا جو سر زمین کی طرف جھکائے اپنی ہنسی روکنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔

صاحبزادے آفس تو روز آتے ہیں اور پھر اپنے آفس روم میں جا کر آرام کرتے ہیں پھر جب آرام کر کر کے تھک جاتے ہیں تو گھر چلے جاتے ہیں دوبارہ آرام کرنے

۔۔۔۔۔۔شایان صاحب کے کہنے پر سب ہی نفوس نے ہنستے ہوئے مصطفیٰ کو دیکھا جو خود بھی دھیٹ بنا ہنس رہا تھا۔۔۔۔

کم سے کم ڈیڈ روز آتا تو ہونا۔۔۔۔۔ مصطفیٰ نے خود کا دفاع کرنا چاہا۔۔۔۔

شکریہ بیٹا آپ کا جو آپ روز آنہ آکر اپنا چہرہ دکھا دیتے ہیں۔۔۔۔۔۔شایان صاحب نے اپنے اکلوتے بیٹے کی بے نیازی کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔ مسسز شایان دونوں باپ بیٹے کی باتوں پر ہنس رہیں تھیں وہ دونوں ایسے ہی تھے ساتھ بیٹھتے تو انکی نوک جھوک ختم نہ ہوتی تھی۔۔۔۔۔

******

www.novelsclubb.com

کل تیار رہنا ہم تینوں مارکیٹ جائیں گے۔۔۔۔۔۔۔ مصطفیٰ نے اپنے ساتھ بیٹھے بُراق اور زاویار کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

کیوں۔۔۔؟؟

کیوں کے پرسوں میرا نکاح ہے۔۔۔۔۔۔۔مصطفیٰ نے اُن دونوں کو اپنے نکاح کی تاریخ یاد دلائی

تو؟دونوں نے یک زبان سوال پوچھا اور مصطفیٰ ان دونوں بھائیوں کی شان بے نیازی پر عش عش کر اُٹھا۔۔۔۔

تو کل ہم مارکیٹ جارھے ھیں میرے نکاح کی شاپنگ کرنے۔۔۔۔۔۔مصطفیٰ نے حکمرانہ انداز میں دونوں کو کہا۔۔۔

میرے پاس کل ٹائم نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔

اور میرے ساتھ جانے کے لیئے تمھیں پہلے اپوئنٹمنٹ لیناضروری ہے۔۔۔۔۔

بُراق صوفے سے پُشت لگاتے بے نیازی سے کہا۔۔۔۔

کمینوں میں تُم دونوں سے پوچھ نہیں رہا بتا رہا ہوں۔۔۔۔۔ مصطفیٰ نے دونوں کے گلے میں بازو ڈالتے ہوئے زور دیا تھا جس پر دونوں ہی قہقہہ لگاتے ہوئے سیدھے ہو کر بیٹھے تھے۔۔۔۔۔

اسی طرف ہلکی پھلکی باتوں کے بعد شایان صاحب کی فیملی اپنے گھر کی طرف روانہ ہو گئی تھی

****

لنچ کرنے کے بعد وہ کافی دیر نیچے ہی بیٹھی ریحانہ بیگم اور عائشے سے باتیں کر رہی تھی اور پر اپنے کمرے کا رخ لیتے ہوئے کمرے میں آئی جہاں وہ سامنے صوفے پر بیٹھے سامنے رکھے لیپ ٹاپ میں کچھ کرنے میں مصروف تھا، وہ خاموشی سے آکر سامنے بیڈ پر بیٹھی تھی نظریں اُس پر تھیں جو چہرے پر سنجیدگی سجائے لیپ ٹاپ کی سکرین پر نظریں جمائے بیٹھا تھا، اُسنے ایک نظر سامنے بیٹھی زوِش کو دیکھا جو اپنی ہتھیلیوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

کوئی بات کرنی ہے؟؟

ہاں۔۔۔۔اُسنے نظریں اُٹھا کر اُسے دیکھا

کیا کام ہے۔۔۔۔لیپ ٹاپ سائڈ پر رکھتے وہ پورا اُسکی طرف متوجہ ہوا۔۔۔

وہ میں نے امی کے گھر جانا ہے۔۔۔۔۔۔شادی کے بعد وہ آج پہلی بار اپنی امی کے گھر جانے کا کہہ رہی تھی ورنہ اس سے پہلے اُسنے کبھی وہاں جانے کی خواہش نہیں کی تھی۔۔۔۔۔۔

ہمم، پھر واپس کب آؤ گی۔۔۔۔۔زاویار نے اُس سے پوچھا

حور کے نکاح کے بعد۔۔۔۔۔۔

ابھی جانا ہے؟اُسنے پھر سوال پوچھا جس پر مقابل نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ٹھیک ہے تُم پیکنگ کر لو تب تک میں یہ کام ختم کر لو پھر تمھیں ڈراپ کر دوں گا ۔۔۔۔۔۔۔اُسکے کہنے پر وہ اُٹھ کر اپنی تیاری کرنے لگی اور زاویار نے دوبارہ نظروں لیپ ٹاپ کی سکرین پر جماں دی۔۔۔۔۔

******

تُم اندر نہیں آؤ گے۔۔۔۔۔۔۔گھر کے سامنے گاڑی رُکنے کے بعد اُسنے زاویار کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

میں اندر، ہمم چلو۔۔۔۔۔۔۔گاڑی سے اترنے کے بعد اُسنے زوِش کی طرف کا دروازہ کھولتے اُسے باہر آنے کو کہا اندر جانے سے پہلے اُسنے گھر کو دیکھا آخری بار وہ اس گھر میں ایک انجان شخص بن کر آیا تھا جو صرف اس گھر کی بیٹی کو باحفاظت گھر چھوڑنے آیا تھا اور اب وہ اس گھر کا داماد بن کر آیا تھا، جہاں اُسے اس سوچ سے خوشی ہوئی تھی وہیں اُسے حالات کا سوچتے دکھ بھی ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

گھر میں داخلی دروازے پر حور سے ملنے کے بعد وہ دونوں اندر گئے جہاں ہاجرہ بیگم سے وہ دونوں ملے تھے۔۔۔۔۔۔

بابا کہاں ہیں۔۔۔۔۔۔۔ہاجرہ بیگم کے بتانے پر وہ دونوں ہی کمرے کی طرف بڑھے تھے، سامنے بیٹھے احمد صاحب کو دیکھ کر وہ خوشی اور جوش سے اُنکی طرف بڑھی تھی لیکن ساتھ میں بیٹھے صائم کو دیکھ کر اُسکی خوشی مدھم پری تھی۔۔۔۔۔

آگئی میری بیٹی۔۔۔۔۔م احمد صاحب نے بھرپور محبت سے اُسے گلے لگایا اور اُسکے بعد زاویار بھی اُسی احترام کے ساتھ اُنسے ملا تھا۔۔۔۔۔۔۔

کیسی ہے گڑیا۔۔۔۔۔۔زین نے اُسکے سر پر ہاتھ پھیرا تھا۔۔۔

ہمیشہ کی طرح بلکل ٹھیک۔۔۔۔۔۔خوشی سے اسکو جواب دینے کے بعد اشارے سے ہی اُسنے صائم کو سلام کیا تھا اور پھر وہیں احمد صاحب کے ساتھ بیٹھ گئی

۔۔۔۔۔۔۔

زاویار نے سامنے بیٹھے صائم کو دیکھا جو زوش کو دیکھنے میں مصروف تھا اور پھر ایک گہری سانس لیتے اُسنے رُخ پھیر لیا اُسے وہ رات یاد آگئی تھی جب زوِش اُسکے جانے کے بعد اُسکی وجہ سے روئی تھی۔۔ایک پل کو اُسکا دل کیا تھا کے وہ زوش کو اپنے ساتھ واپس لے جائے لیکن پھر حور کے نکاح کا سوچتے وہ خاموشی سے زوِش کو دیکھنے لگا جو احمد صاحب سے ہنس ہنس کر باتیں کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کی کیا ضرورت تھی میں بس نکلنے والا ہی تھا۔۔۔۔۔زاویار نے ماہنور سے کہا جو ہاتھ نے چائے اور لوازمات سی بھری ٹرے لے کر آرہی تھی۔۔۔۔۔

کیوں نہیں ضرورت آخر میرے جیجا جی پہلی بار ہمارے گھر آئے ہیں۔۔۔۔۔۔ ماہنور نے ٹرے اُسکے سامنے رکھی تھی۔۔۔۔۔۔

آنٹی اسکی ضرورت نہں تھی میں کوئی مہمان تو نہیں ہوں جسے آپ یہ سب پیش کر رہیں ہیں۔۔۔۔۔دروازے سے اندر آتی ہاجرہ بیگم کو دیکھتے ہوئے اُسنے کہا جس پر ہاجرہ بیگم مسکراتے ہوئے آبیٹھی تھیں۔۔۔۔

مہمان تو نہیں ہو لیکن پھر بھی کھانا تو پڑے گا۔۔۔۔۔ہاجرہ بیگم نے حکمرانہ انداز میں کہا جس پر وہ ہر مانتے ہوئے چائے پینے لگا۔۔۔۔۔۔۔

چلیں انکل انٹی اجازت دیں مجھے۔۔۔۔۔۔چائے پینے کے بعد زاویار نے اٹھتے ہوئے دونوں سے اجازت لینی چاہی۔۔۔۔

ارے بیٹھو بیٹا اتنی بھی کیا جلدی ہے۔۔۔۔۔۔۔احمد صاحب نے اُسے روکنے چاہا تھا

وہ انکل مصطفیٰ کے ساتھ جانا ہے مارکیٹ تو بس اسی لیے ورنہ ضرور رُکتا۔۔۔۔۔۔ معذرت خواہ انداز میں کہتے وہ اُن دونوں سے ملا اور پھر باہر کی جانب بڑھ گیا

۔۔۔۔۔۔۔

زوِش جاؤ باہر تک چھوڑ آؤ۔۔۔۔۔ہاجرہ بیگم نے ساتھ بیٹھی زوِش کو دھیمے لہجے میں کہا جس پر وہ سر اثبات میں ہلاتی زاویار کے پیچھے چل دی۔۔۔۔۔۔

اللہ حافظ۔۔۔۔۔۔باہر آتے اُسنے زاویار کی پُشت دیکھتے ہوئے کہا جو اپنی گاڑی کی طرف بڑھ رہا تھا۔۔۔۔زوِش کی آواز پر وہ پلٹا تھا اور واپس اُسکی طرف آیا

۔۔۔۔۔۔

زوِش، تمھارے آنسو بہت قیمتی ہیں کوشش کرنا انکو باہر نہ آنے دینا، کیوں کہ یہ اتنے سستے نہیں ہیں کہ کسی کے لیئے بھی بہائے جائیں۔۔۔۔۔۔اُسکے دونوں ہاتھوں کو تھامے وہ ٹھہر ٹھہر کے بول رہا تھا لیکن اُسکی کہی بات کا مطلب وہ اچھے سے سمجھ چکی تھی۔۔۔۔۔۔

اپنا خیال رکھنا میرے لیئے۔۔۔۔۔۔۔مدھم مسکراہٹ کے ساتھ وہ اُسے کہتے گاڑی کی طرف بڑھ گیا زوِش وہیں کھڑی اسکو جاتے ہوئے دیکھ رہی تھی کیوں تھا وہ ایسا جسکو اسکے آنسو سے اتنا فرق پڑتا تھا اور ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ واپس اندر کی طرف بڑھنے لگی جب سامنے کھڑے نفوس کو دیکھ کر اُسکی مسکراہٹ غائب ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

تُم خوش ہوا سکے ساتھ۔۔۔۔۔۔وہ اندر کی طرف بڑھ رہی تھی جب صائم کے سوال پر وہ رکی تھی۔۔۔۔۔۔

میری خوشی کے بارے میں سوال تمھارے منہ سے اچھا نہیں لگ رہا۔۔۔۔۔۔وہ طنزیہ ہنسی تھی

کیا تم مجھ سے ناراض ہو۔۔۔۔۔۔۔اُسنے سوال کیا تھا جس پر وہ چلتے ہوئے عین اُسکے مقابل آکر کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

ناراضگی بہت قیمتی چیز ہے ہر کسی پر نہیں لوٹائی جاتی ورمیرا نہیں خیال کہ تمھارا اور میرا ایسا کوئی رشتہ ہے جسکی بنا پر میں تُم سے ناراض ہوں۔۔۔۔۔۔۔اُسکا لہجہ ہے تاثر تھا وہ ایک لمحے میں صائم کو "کسی" کہہ گئی تھی

زوِش سوری لیکن اُس وقت مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا میں کیا کرتا سچویشن ہی ایسی تھی ورنہ تُم جانتی ہو نا میں کتنی محبت کرتا ہوں تُم سے۔۔۔۔۔۔ابھی وہ بول رہا تھا

جب زوِش کے طنزیہ لہجے میں ہنسنے پر رُک کے اُسے دیکھنے لگا جیسے اُسکے ہنسنے کی وجہ پوچھ رہا ہو۔۔۔۔۔

مسٹر صائم صدیق جو آپ نے کی تھی وہ محبت نہیں تھی کیوں کے مرد کبھی بھی اپنی پسندیدہ عورت کو کسی دوسرے مرد کے لیئے نہیں چھوڑتا۔۔۔۔۔۔اُسکی کہی بات پر صائم کو شرمندگی نے آگھیرا تھا۔۔۔۔۔

زوِش تُم جانتی ہو اُس وقت کیا حالات تھے میں کچھ نہیں کر سکتا تھا اُس وقت میں مجبور تھا۔۔۔۔۔۔۔

مرد کے ہاتھ میں اتنی گرفت تو ہونی چاہیئے کے وہ اپنی پسندیدہ عورت کا ہاتھ تھام کر دُنیا کے سامنے لے جا سکے۔۔۔۔۔۔اور ساری بات انسان کے خلوص کی ہوتی ہے ورنہ کوئی بھی کانوں کے اتنا کچا اور آنکھوں کا اتنا اندھا نہیں ہوتا کہ سچ کو دیکھ اور سن نہ سکے۔۔۔۔۔۔۔۔لہجے میں چھپا طنز مقابل اچھے سے سمجھ چکا تھا۔۔۔۔

اور پھانسی کے مجرم کو بھی اپنی آخری خواہش بتانے کا حق ہوتا ہے لیکن تم نے تو مجھے کچھ بولنے کا موقع ہی نہیں دیا تھا اور ابھی اس وقت میں تمھیں کچھ بھی سوچنے کا موقع نہیں دو گی کہ کیوں چھوڑا اور نہ ہی میں خود کو ہمدردی کے قابل سمجھتی ہوں میں وہ کرو گی کہ تمھیں ساری زندگی پچھتاوا ہو گا کہ میں نے بیوفائی کیوں کی ۔۔۔۔۔۔۔۔وہ جو کب سے بھری بیٹھی تھی آج سب بولنے کا ارادہ رکھ رہی تھی

۔۔۔۔۔۔۔

زوِش کیا تُم واپس نہیں لوٹ سکتی۔۔۔۔۔۔۔صائم کے پوچھنے پر زوِش کے ماتھے پر بل پڑے تھے وہ کیسے اُس کی محبت کو رُسوا کرنے کے بعد اب لوٹنے کا کہہ سکتا تھا

www.novelsclubb.com

۔۔۔۔۔۔

تم نے اپنی بے اعتباری اور اپنی زبان کی وجہ سے مجھے کھویا تھا اور یہ بات تمہاری انا کبھی تسلیم نہیں کرتی اور اب ٹھوکر لگنے کے بعد تُم دوبارہ آئے ہو، لیکن میں

تمھیں اپنے دِل سے اتار چُکی ہوں۔۔۔۔۔اُسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے اُسنے سپاٹ لہجے میں جواب دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

پلیز۔۔۔۔۔۔اُسنے ایک آخری اُمید کے ساتھ اُسکے چہرے کو دیکھتے الجتا کی تھی

۔۔۔۔

وہ انسان بہت بیوقوف ہوتا ہے جو ایک ہی پتھر سے دو بار ٹھوکر کھائے۔۔اور میں ایک بار آزمائے ہوئے شخص کو دوبارہ موقع نہیں دیتی کیوں کہ جو ایک بار دھوکہ دے سکتا ہے وہ دوبارہ بھی دے سکتا ہے، حالات بدل سکتے ہیں فطرت نہیں ۔۔۔۔دوٹوک لہجے میں اپنی بات مکمل کرنے کے بعد وہ اندر کی طرف بڑھ گئی تھی جب کہ وہ ایک لمبی سانس بھر کے وہیں کھڑا اُسکی پُشت کو دیکھ رہا تھا میں کیوں بھول گیا تھا کہ وہ زوِش شاہ ہے وہ خود سے کی گئی بیوفائی کی معافی نہیں دیتی وہ اپنی عزت نفس کے لیئے دُنیا کی ہر محبت کو ٹھوکر مار سکتی ہے۔۔۔۔۔۔۔بے بسی سے سوچتے وہ وہیں کھڑا رہا

****

زاویار مال کی انٹرنس پر تھا جب موبائل بجنے لگا اُسنے موبائل سامنے کیا جہاں مصطفیٰ کا نام جگمگا رہا تھا کال اٹھاتے اُسنے موبائل کان سے لگایا۔۔۔۔۔۔

ہیلو کہاں ہے تو، ہم دونوں کب سے تیرا ویٹ کر رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔ مصطفیٰ کی چلتی زبان پر اُسنے موبائل کان سے دور کیا اور جب سامنے سے خاموشی اختیار ہوئی تب اُسنے دوبارہ موبائل کان سے لگایا۔۔۔۔۔

کہاں پر ہے تو میں انٹرنس پر ہوں۔۔۔۔۔۔۔

تو وہیں رُک ہم وہاں آتے ہیں۔۔۔۔۔۔ مصطفیٰ کے کہنے پر کال کاٹ کے دونوں ہاتھ جیب میں ڈالتے یہاں وہاں دیکھنے لگا جب کچھ منٹ بعد وہ دونوں سامنے سے چلتے ہوئے آ رہے تھے۔۔۔۔۔۔

کہاں رہ گیا تھا یار۔۔۔۔۔۔ مصطفیٰ نے آتے سمیت دوبارہ سوال کیا۔۔۔۔

کتنے سوال کرتا ہے یار، چل شاپنگ کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔وہ اُسکے سوال کو سرے سے اگنور کی ئے اسکو لے کر آگے بڑھ گیا۔۔۔۔۔۔۔

یار تو پچھلے آدھے گھنٹے سے الگ الگ شاپ پر گھوم چُکا ہے لیکن تُجھے کوئی سوٹ پسند نہیں آرہا۔۔۔۔۔۔زاویار نے بے زاری سے اُسے کہا جو ہر سوٹ کو دیکھنے کے بعد ریجیکٹ کر رہا تھا۔۔۔۔

یار پہلی بار میری شادی ہو رہی ہے، اس لیئے میں ایک پرفیکٹ سوٹ کی تلاش میں ہوں۔۔۔۔۔کپڑوں کو دیکھتے ہوئے مصطفیٰ نے جواب دیا تھا

سب کی ہی پہلی بار ہوتی ہے تو کوئی انوکھا نہیں ہے۔۔۔۔۔زاویار نے اُسکی بے تُکی بات پر اُسے حقیقت بتائی۔۔۔۔

یہ والا سوٹ بیسٹ ہے۔۔۔۔۔۔بُراق نے ایک ہینگ کی ئے ہوئے سوٹ کو دیکھتے ہاتھ تھوڑی پر رکھتے کچھ سوچتے ہوئے کہا جس پر وہ دونوں ہی اس سوٹ کی طرف دیکھنے لگے۔۔۔۔۔

ہاں سوٹ تو واقعی پیارا لگ رہا ہے۔۔۔۔ مصطفیٰ نے سوٹ کو دیکھتے ہوئے تعریف کی تھی

آخر پسند کس کی ہے۔۔۔۔۔۔ بُراق نے شوخ انداز میں کہا جس پر مصطفیٰ نے اُسے نیچے سے اوپر تک دیکھنے کے بعد نظریں گھوما کر زاویار کو دیکھا جیسے اُس سے سوٹ کے بارے میں پوچھ رہا ہو۔۔۔۔۔

ہاں اچھا لگ رہا ہے تیری شکل پر سوٹ بھی کرے گا۔۔۔۔۔ زاویار نے اُسکے دیکھنے پر سرسری سا جواب دیا تھا اور پھر مصطفیٰ سوٹ کی پیمنٹ کروانے کاؤنٹر کی طرف چلا گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

ویل ڈن ورنہ مجھے تو لگا تھا کہ آج کی رات اسی مال میں گزارنی پڑے گی۔۔۔۔۔۔۔ زاویار نے بُراق کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے کہا جس نے مصطفیٰ کے لیئے کپڑے پسند کیئے تھے اور بُراق اپنی تعریف پر مودبانہ انداز میں جھکا تھا۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

باقی سامان وہ پہلے ہی لے چکے تھے سوٹ کی پیمنٹ کروانے کے بعد وہ تینوں گھر کی طرف روانہ ہو گئے تھے۔۔۔۔۔۔

****

ڈنّر کرنے کے بعد وہ کافی دیر ہاجرہ بیگم اور احمد صاحب کے ساتھ بیٹھی رہی پھر انکو آرام کرنے کا کہتے ہوئے اپنے روم میں آ گئی تھی اور اس وقت وہ کھلے آسمان کے نیچے ٹھنڈی ہوا میں ڈھیلی سی شرٹ اور ٹرائوزر پہننے بالکونی میں رکھے جھولے پر بیٹھی تھی بالوں کا رف سا جوڑا بنا رکھا تھا۔۔ہمیشہ کی طرح اپنی سوچ میں بیٹھی وہ آسمان پر چمکتے چاند کو دیکھ رہی تھی دماغ میں شام میں کی گئی اپنی اور صائم کی گفتگو چل رہی تھی جب اچانک فون پر بجتی بیل نے اس خاموشی کو توڑا تھا۔۔۔کال اٹھاتے اُسنے فون کان سے لگایا تھا۔۔۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔۔۔

کیسی ہو۔۔۔۔۔۔بالکونی کی ریلنگ پر ایک ہاتھ رکھے زوایار نے سوال کیا تھا۔۔۔

جیسی شام میں تھی۔۔۔۔۔۔

کیا کر رہی تھی۔۔۔۔ایک اور سوال کیا گیا

کچھ نہیں بیٹھی ہوئی تھی، تم نے کال کی خیریت؟۔۔۔۔۔

ہاں بس تمہاری طبیعت کا پوچھنے کے لیئے کال کی تھی۔۔۔۔۔۔

فکر نہیں کرو اتنی کمزور نہیں ہوں میں کے بات بات پر آنسو بہاؤ۔۔۔۔۔۔اُسکی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے زوِش نے مدھم مسکراہٹ سے جواب دیا تھا۔۔۔

پھر تو بہت اچھی بات ہے، عورت کو مضبوط ہی رہنا چاہیئے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہمم۔۔۔۔۔زوِش نے بس اتنا ہی کہنے پر اکتفا کیا تھا۔۔۔

چلو کل ملتے ہیں۔۔کل تک اپنا دیہان رکھنا۔۔۔۔۔الوداعی کلمات کہنے کے بعد اُسنے فون کاٹ دیا اور ایک نظر فون پر ڈال کر دوبارہ آسمان کو دیکھنے میں محو ہو گئی جب کے زاویار اُس سے بات کرنے کے بعد کافی مطمئن تھا وہ جو شام میں صائم کو

دیکھنے کے بعد پچھلی ملاقات کا سوچتے ہوئے ٹینشن میں تھا اب زوِش سے بات کرنے کے بعد کافی حد تک پُر سکون تھا۔۔۔وہ ریکنگ سے اندر جانے لگا جب مصطفیٰ کی کال دیکھ کر روکا اور اُسکی بات سننے کے بعد سر نفی میں ہلاتے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔

****

حور نے بھاپ اُڑاتی چائے زوِش کے سامنے کی جس پر زوِش کے چہرے پر خوشی چھا گئی۔۔۔۔

شکریہ یار مجھے اِس وقت اسکی بہت طلب ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

ہاں مجھے پتا ہے میرے گھر میں ایک چائے کی دیوانی ہے جسکا پسندیدہ مشغلہ ہے چاند کو دیکھتے ہوئے چائے پینا۔۔۔۔۔۔حور بھی اپنی چائے لیئے اُسکے ساتھ بیٹھ گئی تھی

۔۔۔۔

کیسا فیل ہو رہا ہے آج آخری رات ہے جب تُم حوریہ احمد ہو کل سے تُم حوریہ مصطفیٰ کہلاؤ گی۔۔۔۔۔۔زوِش نے اپنا کندھا اُسے مارتے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔۔۔۔

پتا نہیں، عجیب سے فیلنگ ہے ایک نئی زندگی شروع ہونے جا رہی ہے نئے لوگ ہونگے۔۔۔۔۔۔۔

تُم فکر نہیں کرو مصطفیٰ بھائی بہت اچھے ہیں تمھیں بہت خوش رکھیں گے آخر تُم سے محبت کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔آخر میں ایک آنکھ دباتے اُسنے اُسے تنگ کیا جس پر وہ اچھنپ سے گئی تھی اور ہلکی سے چپٹ زوِش کے سر پر لگائی تھی۔۔

اور تُم۔۔۔تُم خوش ہو۔۔۔۔۔۔۔حور نے زوِش کو دیکھتے ہوئے پوچھا

خوشی کا تو نہیں پتا لیکن مطمئن ہوں میں۔۔۔۔ایک سرد سانس لیتے اُسنے آسمان کو دیکھتے جواب دیا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

حور میں مطمئن ہوں کیوں کے میں نے صبر کرنا سیکھ لیا ہے زندگی صبر کرنے کا نام ہے کوئی بچھڑ گیا تو صبر ، کوئی روٹھ گیا تو صبر ، کسی نے کردار پر اُنگلی اٹھائی تو صبر اور جو مانگا وہ نہ ملا تو صبر ، صبر کرنے سے اور کچھ ہو نہ ہو آپ خدا کے قریب ہو جاتے ہیں اور مطمئن ضرور ہو جاتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

صحیح کہہ رہی ہو کبھی کبھی ہماری زندگی میں جو ہو رہا ہوتا ہے اگر سمجھ نہ آئے تو صبر کر لینا چاہیئے کیوں کے ضروری نہیں ہمیں ہر چیز کی حکمت فوراً سمجھ آجائے کبھی کبھی باتیں وقت کے ساتھ سمجھ آتی ہیں وقت سارے راز کھول دیتا ہے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔حور نے اُسکی بات میں حامی بھرتے ہوئے سکون بھرے لہجے میں کہا۔۔۔

ہم یادوں کو بھُلا کیوں نہیں پاتے۔۔۔۔۔۔۔زوِش نے اُسے دیکھتے ہوئے سوال کیا تھا وہ پھر سے اپنی زندگی کے پرانے پنّو میں لوٹ گئی تھی جسکا آخری باب تکلیف دہ تھا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیوں کہ ہم انسان اکیلے میں بے وجہ ہی بیٹھ کے اپنے پرانے زخموں کو یاد کرنے لگتے ہیں یہ دیکھنے کے لیئے کہ کیا زخم بھر گیا یا یہ دیکھنے کے لیئے کہ کیا دل اب بھی کچھ محسوس کرتا ہے۔۔۔۔۔ہم انسان یادوں کو بھلانا ہی نہیں چاہتے اسی لیئے بھول نہیں پاتے ہر زخم بھر جانے کے باوجود زندگی میں بہت آگے بڑھ جانے کے باوجود

۔۔۔۔۔۔

ہمم۔۔۔۔۔اپنی بات کا جواب ملنے پر کچھ سوچتے ہوئے وہ دوبارہ چاند کو دیکھنے لگ گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

کیا تم اب بھی اُسے یاد کرتی ہو۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

نہیں۔۔یادیں جان لیوا ہوتی ہیں اس لیئے میں زندگی کے اُس باب کو نہیں یاد کرتی جس سے تکلیف ملے،بس ایک خواہش تھی اُسکے ساتھ زندگی گزارنے کی وہ بھی تب جب تک وہ میرے ساتھ تھا۔میں اُسکی دی گئی تکلیف کو بھی محبت سمجھتی تھی ۔۔۔۔۔۔خود کی حالت پر ہنستے ہوئے وہ بولی تھی

جب وہ خدا تمھیں کسی کے ذریعے تکلیف دے کر پیچھے ہٹاتا ہے تو پھر کیوں اُس انسان کو خود پر مسلّط کرنا، ہاں اللہ بُرے کو بہتر بنا سکتا ہے۔ تمھیں اگر وہ محبت نہیں ملی جسکا انتخاب تُم نے خود کیا تھا تو اس پر یقین رکھو جسکو اللہ نے تمھارے لیئے منتخب کیا ہے، بیشک اس خدا کے فیصلے بہترین ہوتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حور کے اِس طرح کہنے پر زوِش کے دماغ میں زاویار کا چہرہ لہرایا وہ واقعی ایک بہترین انسان تھا ایک بہترین ہمسفر جیسے ہمسفر کی خواہش ہر عورت کرتی ہے، لیکن وہ اب دوبارہ بھروسہ نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

میری بہن مجھے لگتا ہے اب تمھیں سو جانا چاہیئے کیوں کے کل کا دِن تمھاری زندگی کا سب سے اسپیشل دِن ہے اور تھکاوٹ بھی ہو گی اس لیئے ابھی سو جاؤ۔۔۔۔۔۔

زوِش نے یادوں کے شور سے خود کو نکالنے کے لیئے اُسے کہا جس پر حور اُسکے گال تھپتھپاتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف چلی گئی تھی اور اُسکے جانے کے بعد زوِش بھی سونے کے غرض سے اندر کا رخ لیتی ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

******

یہ منظر ہے ٹنل کے آگے نکلتی ہوئی ایک کشادہ سڑک کا جہاں دور دور تک کوئی گاڑی نظر نہیں آرہی اور لوگوں کا ایک جم غفیر اس وقت یہاں جمع ہے کیوں کے آج یہاں ایک بڑے پیمانے پر بائک ریس لگائی جائیگی تو گائز چلیں لوگوں سے اس ریس کے متعلق سوال کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔ہجوم میں کھڑا ایک شخص ہاتھ میں موبائل پکڑے زور زور سے بولتے ہوئے دوسرے کے پاس جاتا ہے۔۔۔۔

بھائی کیسا فیل ہو رہا ہے آپکو اور کیا لگتا ہے کون جیتے گا۔۔۔۔۔

کچھ کہہ نہیں سکتے اس ریس کے بارے میں لیکن جہاں نیل ہو وہاں کوئی اور نہیں جیت سکتا لیکن نیل ابھی تک یہاں پہنچا نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔دوسرا لڑکا اسکو جواب دینے کے بعد دوبارہ ہجوم کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔۔

کیا لگتا ہے بھائی آج آپکی ریس ہے اور مقابل ابھی تک پہنچا ہی نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔

وہ لڑکا اب موبائل کا کیمرہ شازین کی طرف کیے پوچھتا ہے شازین ایک جانا مانا

بائک ریسر ہے جس نے بہت ساری ریس نہ صرف کی بلکہ جیتی بھی ہیں اور آج وہ پہلی بار نیل سے ریس کرنے جا رہا تھا

شازین ملک کے آگے کوئی نہیں ٹک سکتا تو یہ نیل کیا چیز ہے لگتا ہے ریس کرنے سے پہلے ہی ڈر گیا۔۔۔۔۔شازین اُسکو جواب دینے کے بعد اپنے ساتھیوں سے تالی مار کے مذاق اُرانے لگتا ہے جب ٹنل میں بائیکس کی زوردار آواز گونجتی ہے لوگوں کا سارا ہجوم اُس طرف متوجہ ہو جاتا ہے جہاں وہ آواز اب قریب آتے آتے تیز ہو رہی ہوتی ہے اور کچھ وقت بعد تین بائک سوار ایک ساتھ ہیلمیٹ پہنے ہوئے ایک ساتھ آتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں وہ تینوں ہی بڑی مہارت سے بائک چلاتے ہوئے آگے بڑھ رہے ہوتے ہیں کئی لڑکیاں اُن تین شہزادوں کو دیکھ کر ہی آہیں بھرتی ہیں اور اُنکے آتے ہی پورے ہجوم میں نیل نام کی آوازیں گونجتی ہیں اور وہ بنا کسی بات پر دھیان دیئے اسٹارٹنگ لائن پر جا کھڑا ہوتا ہے اور باقی دونوں بائک سائڈ پر روکے اُس سے اُتر کر بائک سے پُشت لگائے کھڑے ہو جاتے ہیں

www.novelsclubb.com

۔۔شازین کی ہنسی تو نیل کو دیکھ کر ہی سمٹ جاتی ہے وہ ایک نظر اُسے دیکھتا ہے جو اسٹارٹنگ لائن پر بائک روکے کھڑا اپنے ہاتھوں کو سیدھا کر رہا ہوتا ہے اور پھر اپنی گردن کو دائیں بائیں جھٹکتا ہے وہ اُسی کے پاس جا کر لائن پر کھڑا ہو جاتا ہے

۔۔۔۔۔۔

ویسے تمھارے پاس ابھی بھی وقت ہے تُم ہارنے سے بچ سکتے ہیں۔۔۔۔۔۔

شازین کے کہنے کے بعد نیل ایک نظر اُسے دیکھتا ہے

تمھیں ریس کے اسٹارٹ ہونے سے پہلے ہی ڈر لگ رہا ہے کیا۔۔۔۔۔۔کہنے کے بعد وہ اپنی پوزیشن سنبھال لیتا ہے شازین ایک بھی ناگوار نظر اُس پر ڈالنے کے بعد سامنے دیکھتا ہے ریس اسٹارٹ ہوتے ہی دونوں بائک سوار ہجوم کی نظروں سے غائب ہو جاتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔تھوڑا آگے جانے کے بعد شازین ایک نظر ارد گرد دیکھتا ہے جہاں اُسے نیل کہیں نظر نہیں آتا وہ طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ بائک کی ریس تیز کرتا آگے بڑھتا ہے دور اُسے فینیشنگ لائن نظر آتی ہے اور لوگوں کا ایک

جم غفیر وہ فاتح مسکراہٹ سجائے آگے بڑھتا ہے جب اچانک اپنے پاس کسی بائیک ریس کی آواز سنتے ہی وہ اپنے دائیں طرف دیکھتا ہے جہاں سے نیل اپنی بائیک زن سے بھگا لے جاتا ہے اور اپنے دونوں ہاتھ کھلی ہوا میں کھولے وہ فینشنگ لائن ہمیشہ کی کراس کر جاتا ہے شازین کی آنکھیں حیرت سے کھلی ہوتی ہیں اب وہ نیل کو دیکھتا ہے جو اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ بائک کے پاس کھڑا ہوتا ہے شازین کو اپنی ہار نا بہت ناگوار گزرتا ہے ایک کہر آلود نظر وہ نیل پر ڈالتا ہے اور پھر وہاں سے خاموشی سے نکل جاتا ہے۔۔۔۔۔۔

نیل یو نو یو آر ویری ہاٹ۔۔۔۔۔۔۔نیل اپنے پاس سے آئی ایک لڑکی کی آواز پر پلٹ کر اُسے دیکھتا ہے جو جینز اور شارٹ شرٹ میں کھلے بالو کے ساتھ کھڑی نیل کی طرف مسکراتے ہوئے دیکھ رہی ہوتی ہے۔۔۔۔

اتنی پیاری آنکھیں ہے تمہاری کوئی بھی فدا ہو سکتا ہے۔۔۔اُسکے ایک اور جملے پر وہ اُسے سرد نگاہوں سے دیکھتا ہے آنکھوں میں ڈھیروں ناگواری لیئے کے پل کے

لیئے وہ کھڑی لڑکی بھی ڈر جاتی ہے اور وہ اُسے بنا کچھ کہے بائک زن سے بھگا لے جاتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

****

صبح معمول سے ہٹ کر خوش گوار تھی ہر سو بکھری سورج کی کرنیں جُھک کر کراچی شہر کی بلند عمارتوں کو سلام کر رہی تھی جنوری کا احتظام چل رہا تھا موسم ٹھنڈا ہونے کی وجہ سے سورج کو کرنیں اچھی محسوس ہو رہیں تھی ایسے میں ہر جگہ مہمانوں کی گہما گہمی تھی ہر طرف لوگو کی ہنسی اور مسکراہٹیں بکھری ہوئی تھیں فنکشن ایک کھلے میدان میں کیا گیا تھا جسکے بیچو بیچ میں سٹیج بنا کر وہاں دولہا دلہن کو بٹھانے کے جگہ بنائی گئی تھی باقی پورے میدان کو سفید پھولوں سے سجایا گیا تھا فنکشن میں مردوں کے نام پر سلطان فیملی اور شاہ فیملی کے آدمی تھے اور باقی تمام عورتوں کو بلایا گیا تھا

مصطفیٰ اپنی پوری تیاری کے ساتھ جالی کی بنی دیوار کے اِس پار بیٹھا ہوا تھا اور اُسی کے ساتھ زاویار سفید شلوار قمیض کے ساتھ سیاہ شال پہنے بالوں کو نفاست سے سجائے ہاتھ میں گھڑی اور اپنی رنگ پہنے کھڑا کئی لڑکیوں کو اپنی طرف متوجہ کروا چکا تھا وہ باقی سب لڑکیوں کی ستائش بھری نظروں کو نظر انداز کیے اپنی بیوی کے انتظار میں یہاں وہاں نظریں گھوما رہا تھا۔۔۔۔۔حوریہ کو جالی دار پردے کے اُس پار مصطفیٰ کے سامنے بیٹھایا گیا آف وائٹ کام دار ڈوبتے کے اوپر سُرخ جالی نما دوبٹہ پہنے وہ سر جھکائے بیٹھی تھی ایک نظر اُٹھا کر اُسنے سامنے بیٹھے مصطفیٰ کو دیکھا جو اُسے ہی دیکھ رہا تھا اُسکے اس طرح دیکھنے پر وہ دوبارہ نظریں جھکا گئی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

زاویار اپنے اِرد گرد نظریں دوڑائے اپنی انت الحیات کو دیکھنے کی کوشش میں لگا ہوتا ہے جب نظریں سامنے جاتی ہیں اور پلٹنا بھول جاتی ہیں جہاں وہ سفید پاؤں کو چھوتی فروک کے ساتھ براؤن لمبے بالو کو پُشت پر کھولے ہلکے سے میک اپ کے ساتھ اپنے ڈوبتے کے ساتھ جھنجھلاتی ہوئی آرہی ہوتی ہے زاویار مبہوت سا اُسے ہی دیکھ

رہا ہوتا ہے جسکے چہرے پر جھنجھلاہٹ واضح ہوتی ہے خود پر کسی کی نظروں کی تپش محسوس کرتے وہ نظریں اُٹھا کر اُسے دیکھتی ہے اپنی جھنجھلاہٹ کو بھولے وہ اُسکا بھرپُور جائزہ لیتی ہے وہ آج اُسے پہلی بار شلوار قمیض میں اتنے غور سے دیکھ رہی ہوتی ہے نظریں تھی کے پلٹنے کا نام نہیں لے رہی تھیں شلوار قمیض کے اوپر کی گئی شال اور پھر غضب اُسکی نیلی مسکراتی آنکھیں کون تھا جو اس وقت اُس پر سے نظریں ہٹا سکتا تھا وہ دل ہی دل میں ماشاللہ کہتی آگے بڑھتے ہوئے اُسکے پاس آ کھڑی ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔۔

نکاح کی رسم شروع ہو چکی تھی قاضی کے کلمات پڑھنے کے بعد لڑکی کی رضامندی چاہی جس پر حوریہ کچھ پل رکی اور پھر اِقرار کیا اور یہ دو بول سننے کے بعد مصطفیٰ زیدی کے رگو میں خون کے ساتھ سکون اور سرشاری کی لہر دوڑنے لگی لڑکی کی رضامندی کے بعد اُس سے سائن کروائے گئے اور پھر یہی رسم لڑکے کی طرف کی گئی اور لڑکے سے سائن کروانے کے بعد ہر طرف مبارک باد کا سلسلہ شروع ہو گیا

www.novelsclubb.com

اور دونوں کے بیچ سے پردہ ہٹایا گیا۔۔۔۔۔۔ مصطفیٰ دھیرے سے چلتے ہوئے پردے کے اُس پار گیا اور حوریہ کے چہرے سے سُرخ گھونگٹ ہٹایا گھونگٹ ہٹاتے ہی نظریں اُسکی جُھکی آنکھوں پر گئی اور پھر پورے حق کے ساتھ اُسنے اُسکے ماتھے پر بوسا دیا

(آپ نے مجھے جیت لیا مسسز مصطفیٰ زیدی۔۔۔۔۔اُسکے کان میں سرگوشی کرتے وہ پیچھے کو ہوا اور اسی سرگوشی کے ساتھ حوریہ کے گال سُرخ ہو چکے تھے اور جھکی نظریں اور جُھک گئیں۔۔۔۔۔۔۔۔

*****

www.novelsclubb.com

دونوں دولہا دلہن کو ایک صوفے پر بیٹھایا گیا تھا رخصتی ہونے میں کچھ وقت تھا مصطفیٰ کے ساتھ سٹیج پر زاویار اور براق دونوں کھڑے تھے اور اسی وقت مصطفیٰ کی نظر سامنے سے آتی ماہنور اور زوِش پر پڑی اُن دونوں کے مسکرا کر سٹیج کی طرف

بڑھتا دیکھ بُراق نے اپنے دونوں ہاتھ مصطفیٰ کے کندھوں پر رکھ کر تسلی دی اور ساتھ میں اُمڈنے والے قہقہے کو بھی روکنا چاہا جو کے ناممکن تھا۔۔۔۔۔۔

چلیں مصطفیٰ بھائی پیسے نکالیں۔۔۔۔۔۔ماہنور کے کہنے پر بُراق نے اُسے دیکھا جو کے شوکنگ پنک پاؤں تک چھوتی فروک کے ساتھ بھاری کام دار دوبٹہ کی ئے ہوئے تھی بالو کا ڈیزائن بنائے پیچھے کی ئے ہوئے تھی لیکن آگے سے کچھ آوارہ لٹیں چہرے کا طواف کر رہی تھی۔۔۔۔

یہ کون سا طریقہ ہے بھائی مانگنے کا۔۔۔۔۔۔ بُراق اور ماہنور کو تنگ نہ کرے ایسا کیسے ہو سکتا تھا

www.novelsclubb.com

تُم چُپ کرو تمہاری شادی تھوڑی ہے تُم سے نہیں مانگے مصطفیٰ بھائی سے مانگے ہیں

۔۔۔۔۔۔۔

اچھا بتاؤ میری دونوں گڑیا کو کتنے پیسے چاہئے ہیں۔۔۔۔۔۔ مصطفیٰ نے اپنے سامنے بیٹھی ماہنور اور زوِش دونوں سے پوچھا جس پر ماہنور جھٹ سے بولی۔۔۔

1 لاکھ۔۔۔۔۔۔۔

بس، نہیں نہیں اتنے کم بولنے کی کیا ضرورت تھی تُم کہو تو مصطفیٰ اپنی جائیداد کا آدھا حصہ تمھارے نام کروادے۔۔۔۔۔۔۔ بُراق کے اِس طرح کہنے پر جہاں باقی سب کی ہنسی گونجی وہیں ماہنور نے ایک زبردست گھوری سے اُسے نوازا جس کا بُراق پر تو کوئی اثر نہیں ہوا۔۔۔۔۔

زوِش تمھیں بھی ایک لاکھ ہی چاہیئے کیا۔۔۔۔۔۔ مصطفیٰ نے زوِش سے پوچھا جس پر اُسنے پورے زور شور سے سر اثبات میں ہلایا اور اسکے اس انداز پر زاویار نے اپنی جیب سے ایک لاکھ نکال کر زوِش کے سر پر سے گھومانے لگا جس پر زوِش آنکھیں پھیلائے اُسے دیکھ رہی تھی جو کسی کا بھی لحاظ کیئے بنا صرف اُسکی ذات میں گم تھا تذبذب کا شکار ہوتی اُسنے اِرد گرد دیکھا جہاں اسٹیج پر بیٹھی ساری ینگ جنریشن اُن دونوں کو دیکھتے ہوئے اپنی ہنسی چھپا رہے تھے باقی تمام لوگ سٹیج سے دور آپس کے مہمانوں میں لگے ہوئے تھے اس بات پر زوِش نے ایک سکھ کا سانس لیا.....اُس پر

سے تمام پیسے پھیرنے کے بعد زاویار نے اُسکے سر کا صدقہ دیا وہ لمحے بھر کے لیے اُسکی نیلی مسکراتی آنکھوں کو دیکھ کر تذبذب کا شکار ہوئی تھی جواب آرام سے صوفے پر بیٹھا اُسے نہارنے میں مصروف تھا۔۔۔۔۔۔۔

ایک لڑکی ہے جواب محبت کو مانتی ہی نہیں اور ایک شہزادہ آیا ہے اُسکی زندگی میں جو اُس پر اپنی ساری سلطنت لُٹانے کو تیار بیٹھا ہے۔۔۔۔۔۔۔

پیسے لینے کے بعد ماہنور اُن پیسو کو ہاتھ میں لیے بُراق کے سامنے جھلاتی خود کو ہوا دے رہی تھی اور اسکی اس حرکت پر وہ سر نفی میں ہلاتا مسکراتے ہوئے وہیں بیٹھ گیا

۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

رخصتی کا وقت ہو چکا تھا اور برات کے آتے ہی رخصتی بھی ہو چکی تھی اور حوریہ اس وقت اپنے پورے حق کے ساتھ مصطفیٰ زیدی کے بیڈ پر بیٹھی تھی دروازہ کھولتے ہی وہ اندر داخل ہوا جہاں سامنے حوریہ کو بیٹھے دیکھ وہ چلتے ہوئے اُسکے سامنے آ بیٹھا

۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُسکے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیئے پیار سے اُنہیں دیکھنے لگا پھر نظریں اُٹھا کر اُسکے چہرے کو دیکھا جو حیرت سے اُسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

شکریہ میری زندگی میں آنے کے لیئے، مجھے میری زندگی کا خاص تحفہ دینے کے لیئے، خود کو میرے ساتھ جوڑنے کے لیئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ اُسکا ہاتھ پکڑے محبت سے کہہ رہا تھا جب کے وہ دم بخود سی اُسے سن رہی تھی اور اُسکے ذہن میں فارم ہاؤس میں بیٹھی ایک یاد گزری، وہ اُسے دیکھتے ہوئے یہی سوچ رہی تھی کے سامنے بیٹھے شخص کو اس سے کب اور کیوں ہوئی اتنی محبت

آپ کو مجھ سے محبت کب ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔وہ سُن سی بیٹھی اُس سے یہ سوال کر گئی تھی جس پر وہ مسکراتے ہوئے سیدھا ہوا۔۔۔۔۔

پتا نہیں کب ہوئی، زاویار کی شادی پر دیکھا تھا تو دل کو اچھی لگی تھی اُسکے بعد وہ پسند کب محبت میں بدلی پتا نہیں چلا پھر فارم ہاؤس سے آنے کے بعد میں نے سوچ لیا تھا کہ اب آپ چاہیئے ہو اپنی شریک حیات کی صورت میں۔۔۔۔۔۔۔۔

اچھا چلو میرا گفٹ دو اب۔۔۔۔۔۔وہ دونوں ہتھیلیاں اُسکے سامنے پھیلائے بیٹھی ہوتی ہے جس پر وہ اپنی سائڈ ٹیبل سے ایک فائل اُٹھا کر اُسکے ہاتھوں پر رکھتا ہے وہ نہ سمجھی میں فائل کو دیکھتی ہے اور پھر مصطفیٰ کو

میم یہ آپکے آفس کی فائل ہے اور یہ آپکے خادم کی طرف سے ایک گفٹ ہے آپکے لیئے۔۔۔۔۔۔۔فرمابرداری سے وہ اُسے کہتا ہے جس پر وہ فائل کھولے اندر سے دیکھتی ہے۔۔۔۔

ی۔۔یہ میرا آفس ہے؟وہ بے یقینی اور خوشی سے ملی جلی کیفیت میں اُس سے پوچھتی ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

یس میم یہ آپکا اپنا آفس ہے اور آج سے آپ اسکی مالکن ہیں۔۔۔۔۔۔۔کہنے کے بعد وہ اُسے دیکھتا ہے جسکی آنکھوں میں نمی ہوتی ہے۔۔۔۔۔

یار کیا ہوا؟پسند نہیں آیا کیا گفٹ۔۔۔۔یا لوکیشن پسند نہیں آئی آفس کی۔۔۔۔۔۔ اُسکی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر گھبراتے ہوئے وہ اُس سے وجہ دریافت کرتا ہے جس

پر وہ مسکراتے ہوئے سر نفی میں ہلاتی ہے اور مصطفیٰ سے آ لگتی ہے۔۔۔اُسکے اس طرح اچانک گلے لگنے پر ایک سکون سے لمبی سانس خارج کرنے کے بعد وہ اُسکے بالو میں ہاتھ پھیرتا ہے۔۔۔۔۔

شکریہ۔۔۔۔آپکو پتا تھا کیا میرے اس خواب کے بارے میں؟۔۔۔۔۔وہ اسی طرح اُس سے لگے ہوئے ہی سوال پوچھتی ہے جس پر وہ ہمم کہتا ہے۔۔۔۔۔ اُسکے اس طرح کہنے کے بعد وہ نرمی سے اُس سے پیچھے ہوتی ہے اور اُسکی آنکھوں میں دیکھتی ہے جہاں خود کے لیئے محبت دیکھ کر اُسے خوشی ہوتی ہے اُسکا شریک حیات اُسکی خواہشات کو بنا کہے پورا کر رہا ہے اور اُسکا ایک اپنا آفس بنانے کا خواب پورا ہوا تھا آج یقیناً یہ دِن اُسکی زندگی کا سب سے حسین دِن تھا

******

زاویار سیاہ پینٹ کوٹ کے ساتھ وائٹ ڈریس شرٹ پہنے بالو کو جیل سے سیٹ کیئے صوفے پر بیٹھا زوِش کا انتظار کر رہا تھا کچھ ہی دیر میں ڈریسنگ رُوم کے

دروازے کھلنے کی آواز پر اُسنے نظریں اٹھائے اُسے دیکھا اور وہیں ٹھہر گیا وہ ڈارک گولڈن شرٹ کے ساتھ چوڑی دار پجاما پہنے سُرخ رنگ کے حجاب کے ساتھ سُرخ دوبٹہ کندھے پر ڈالے ہیل پہنے باہر کی طرف آرہی تھی اِس وقت وہ اُسے دُنیا کی سب سے خوبصورت عورت لگ رہی تھی وہ چلتے ہوئے اُسکے عین مقابل آ کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔۔

چلیں۔۔۔۔۔زوِش کی آواز پر اُسکا سکتہ ٹوٹا تھا

صبر۔۔۔۔۔۔وہ کہتے ہوئے ڈریسنگ ٹیبل کی طرف بڑھ گیا اور وہاں سے ایک لفافہ اٹھائے واپس اُسکے سامنے آیا اور لفافے سے گجرے ہاتھ میں پکڑے اُسکی طرف دیکھنے لگا۔۔۔۔

مے آئے۔۔۔۔۔۔اپنے ہاتھ کی ہتھیلی اُسکے سامنے کیئے وہ اجازت طلب نظروں سے اُسے دیکھنے لگا جس پر زوِش خوشی لیکن بظاہر حیرت سے اُسکی طرف دیکھنے لگی اور پھر اپنا نازک ہاتھ اُسکی مضبوط ہتھیلی پر رکھا جس میں اُسنے باری باری

گجرے پہنائے گجرے پہنانے کے بعد وہ اُسکے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیئے اُنہیں دیکھنے لگا اور پھر ایک نرم مسکراہٹ کے ساتھ پیچھے کو ہوا اور اُسکے ساتھ ہی روم سے باہر نکل گیا باقی گھر کے تمام لوگ مارقی کے لیئے نکل چکے تھے اسی لیئے ان دونوں کے رُخ بھی مارقی کی طرف تھا۔۔۔

******

مصطفیٰ رویل بلیو ٹیکسیڈو پہنے نفاست سے بالو کو سجائے ہاتھ میں گھڑی پہنے جاذب نظر لگ رہا تھا اور اُسکے ساتھ ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے حوریہ جیسے آئس بلیو کی میکسی پہن رکھی تھی حجاب کے ساتھ ہلکا میک اپ اور ہلکے کام والا آئس بلیو دوبٹہ ایک کندھے پر ڈال کر پیچھے سے لئے جا کر دوسرے بازو پر ڈالا ہوا تھا پاؤں ہیل میں مقید کی ئے وہ اس وقت مصطفیٰ کے برابر تک آ رہی تھی۔۔۔۔۔مارقی میں موجود تمام لوگوں کی نظریں اس وقت اس خوبصورت جوڑی پر تھیں تمام بزنس ٹائیکون اور لوگوں کی ستائش بھری نظریں مصطفیٰ خود پر محسوس کر رہا تھا لیکن اُسے پرواہ کس کی

تھی اُسکے ساتھ اُسکی زندگی اُسکی من چاہی بیوی ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے پورے حق کے ساتھ چلتے ہوئے سٹیج تک گئی اور وہیں دونوں کو بٹھایا گیا

*****

بُراق کی نظر دور کھڑی ماہنور پر گئی جسنے آج بوٹل گرین کالر کی پلین شلوار قمیض کے ساتھ حجاب کیا ہوا تھا اور بھاری کا مدار دوبٹہ ایک کندھے پر ڈالا تھا جو اس وقت ریحانہ بیگم کے ساتھ کھڑی کسی بات پر مسکرا رہی تھی وہ مہمانوں سے ایکسیوز کرتا اُنکی طرف آیا۔۔۔

کس کی برائی کر رہی ہو میری امی کے ساتھ۔۔۔۔۔

تمھاری۔۔۔۔۔وہ جھٹ سے بولی تھی۔۔۔۔

چلو کوئی تو برائی کرتا ہے میری ورنہ جسکو دیکھو تعریفیں ہی کر رہا ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔

وہ کالر اونچا کرتے فخر سے کہنے لگا اور اسکی اس بات پر ریحانہ بیگم بھی ہنس دی

۔۔۔۔۔وہ دونوں ایک دوسرے پر طنز کر رہے تھے اور ریحانہ بیگم دونوں کی باتوں پر ہنس رہی تھی کے ایک عورت آکر ریحانہ بیگم کے گلے لگی اور اُنکے گلے لگنے کے بعد بُراق اور ماہنور نے بھی اُنہیں سلام کیا جس پر وہ ماہنور کے گال چومتی ریحانہ بیگم سے مخاطب ہوئیں۔۔۔۔

ماشاءاللہ سے دوسری بہو بھی بہت پیاری ہے ریحانہ، دونوں ساتھ میں پیارے لگ رہے ہیں اللہ نظر سے بچائے۔۔۔۔۔عورت کی اس بات پر ماہنور کی آنکھیں حیرت سے کھل گئیں جب کے بُراق ہاتھوں کی مُٹھی بنائے منہ پر رکھے اپنی ہنسی روکنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا ریحانہ بیگم نے اُن دونوں کے چہرے دیکھنے کے بعد ہلکا سا مسکراتے عورت کو وہاں سے باقی مہمانوں سے ملوانے کا کہہ کر لے جانے میں ہی عافیت سمجھی تھی۔۔۔اُن دونوں کے جانے کے بعد بُراق جو اپنی ہنسی روکے کھڑا تھا اب کھل کر ہنسنے لگا اور اُسکے اس طرح ہسنے پر ماہنور حیرت سے باہر آئی اور اُسکی طرف رخ پھیرا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

زیادہ ہنسی نہیں آرہی تمھیں۔۔۔۔۔۔

ہاں تو آنٹی نے مذاق ہی اتنا اچھا کیا تھا کہ ہنسی آگئی، مطلب تمھاری اور میری شادی

۔۔۔۔۔۔

ہاں مذاق ہی رہے تو اچھا ہے۔۔۔۔۔

جی بالکل کیوں کے تم دُنیا کی آخری لڑکی بھی ہو نہ تب بھی بُراق سلطان تُم سے

شادی نہ کرے۔۔۔

ہاں تو میں کونسا تُم سے شادی کرنے کے لیئے مرے جارہی ہوں۔۔۔۔۔

کیا پتا مر بھی رہی ہو۔۔۔۔۔

انسان کو خوش رہنا چاہیئے خوش فہمیوں میں نہیں۔۔۔۔۔ماہنور نے اُسکی غلط فہمی

دور کی

www.novelsclubb.com

ویسے برائی کیا ہے مجھ میں؟۔۔۔۔۔وہ ایک بھرپُور نظر خود کو دیکھنے کے بعد پوچھنے لگا

اچھائی کیا ہے؟

اچھائی دیکھنے سے ملتی ہے۔۔۔۔۔۔

میرے پاس اتنا فضول وقت نہیں کہ میں تمہیں دیکھوں۔۔۔۔وہ تنفر سے کہتی وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔

جاری۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

گھر کے تمام افراد ناشتے میں مصروف تھے سوائے بُراق کے جو ابھی تک اپنے روم سے باہر نہیں آیا تھا

ڈیڈ مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔۔۔۔۔۔زاویار نے مہتاب صاحب کو متوجہ کیا

ہاں بولو کیا بات تھی۔۔۔۔۔

ڈیڈ میں چاہتا ہوں کے ہاسپٹل کا جو تھوڑا بہت کام رہتا تھا ہم اُسے دوبارہ سے شروع کروادیں۔۔۔۔۔۔۔

ہمم۔۔اچھا فیصلہ کیا ہے تُم نے اب ہمیں وہاں دوبارہ کام شروع کروادینا چاہیئے لیکن اُسکے لیئے تمھیں خود بھی وہاں جا کر کام دیکھتے رہنا ہوگا۔۔۔۔۔۔۔۔مہتاب صاحب کے حامی بھرنے پر زاویار نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔۔۔جوتوں کی آواز پر سب کی نظریں سیڑھیوں پر گئیں جہاں بُراق گرے پینٹ کے ساتھ وائٹ ڈریس شرٹ پہنے ہاتھوں میں گرے کوٹ لیئے سیڑھیوں سے اُتر رہا تھا بالو کو جیل

لگا کے سیٹ کی ئے وہ اپنی تمام تر وجاہت کے ساتھ کسی کے بھی دل پر قبضہ کر سکتا تھا۔۔۔۔۔۔

کدھر کی تیاری ہے میرے بیٹے کی۔۔۔۔۔۔ریحانہ بیگم نے اُس کی تیاری دیکھتے ہوئے پوچھا جو زوِش کے ساتھ والی کُرسی پیچھے کی ئے اُس پر بیٹھ چکا تھا۔۔۔۔۔

آپ کے اکلوتے شوہر کی کمپنی جانے کی تیاری ہے۔۔۔۔۔۔۔ناشتہ پلیٹ میں رکھتے ہوئے اُسنے جواب دیا اور اس کے اِس جواب پر مہتاب صاحب جو جوس پی رہے تھی اچانک کھانسنے لگ گئے۔۔۔۔۔۔۔

تُم کمپنی کیوں جا رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔

کیا مطلب کیوں جا رہا ہوں میرے ڈیڈ کی کمپنی ہے۔۔۔۔۔۔۔زاویار کے پوچھنے پر اُسنے جواب دیا تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

تو صاحبزادے کو یاد آ ہی گیا کے اُنکے ڈیڈ کا بزنس بھی ہے۔۔۔۔۔۔۔مہتاب صاحب نے اُس پر طنز کیا تھا

یاد تو پہلے بھی تھا لیکن میں نے سوچا اب میں بھی جایا کرو آخر کب تک آپ بوڑھی ہڈیوں کے ساتھ بزنس سنبھالیں گے۔۔۔۔۔۔۔

بوڑھا ہو گا تمھارا باپ میں تو اب بھی جوان ہوں۔۔۔۔۔۔مہتاب صاحب نے اپنے کوٹ کا کالر سیدھا کرتے ہوئے کہا

تو میں نے بھی تو یہی کہا ہے مہتاب سلطان۔۔۔۔۔۔۔بُراق نے کندھے اُچکائے استفسار کیا جس پر ناشتے کی میز پر دبی دبی ہنسی کی آوازیں اُبھری۔۔۔۔۔

میں آفس جا رہا ہوں میری میٹنگ ہے ضروری اپنے صاحبزادے سے کہہ دینا کہ آفس ٹائمنگ نو بجے کی ہے کل سے وقت کی پابندی کرے۔۔۔۔۔۔۔بظاھر تو وہ سنجیدگی سے ریحانہ بیگم سے مخاطب تھے لیکن ایک ترچھی نظر بُراق پر بھی ڈالی تھی جو بنا کسی بات کا اثر لیئے ناشتے کے ساتھ انصاف کر رہا تھا۔۔۔۔۔

ویسے اتنا تیار ہو کر جانے کے پیچھے کیا مقصد ہے۔۔۔۔۔۔زوِش نے ہلکی سی سرگوشی کی۔۔۔۔۔

وہ کیا ہے نہ پہلا دِن ہے میرا تو فرسٹ امپریشن اس لاسٹ ایمپریشن نہ بھا بھی ۔۔۔۔۔بُراق نے بھی اتنے ہی رازدانہ انداز میں جواب دیا۔۔۔۔

اوہ گڈ، بیسٹ آف لک۔۔۔۔۔۔

تھینک یو بھا بھی جی۔۔۔۔۔۔بُراق نے مسکرا کر کہتے ناشتے پر دھیان دیا۔۔۔۔۔

****

گاڑی مہتاب گروپ آف انڈسٹری کی بلند شیشے سے بنی عمارت کے سامنے آکر رکی تھی گاڑی کے روکتے ہی ڈرائیور نے اتر کر بُراق کی سائڈ کا دروازہ کھولا جس پر وہ آنکھوں سے چشمہ ہٹاتے گاڑی سے نیچے اترا تھا ایک بھرپُور نظر اُسنے عمارت پر ڈالی اور وہ آج پہلی بار یہاں آیا تھا ازاویار مہتاب صاحب کے ساتھ کئی دفعہ یہاں آیا تھا

لیکن بُراق نے کبھی یہاں آنے کا تکّلف نہیں کیا تھا اور پھر آنکھوں پر سیاہ چشمہ چڑھائے وہ اندر کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔۔

وہ بھاری رعب دار قدم رکھتا ہوا آگے پرائیویٹ لفٹ کے سامنے جا کھڑا ہوا جہاں کئی لوگ پلٹ پلٹ کر اس وجیہہ مرد کو دیکھ رہے تھے اور پھر ایک پن کوڈ لگانے کے بعد لفٹ کے دروازے بیچ سے کھلے اور وہ اندر داخل ہوا چند منٹ بعد وہ دروازہ دوبارہ بیچ سے کھلا اور وہ چھٹے فلور پر پہنچ گیا جہاں مہتاب صاحب کا آفس موجود ہے ۔۔۔۔وہ خاموشی سے چلتے ہوئے آفس کے اندر بڑھنے لگا جب اُسے پیچھے سے کسی لڑکی کی آواز نے روکا تھا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ایکسکیوزمی، آپ اندر نہیں جا سکتے سر ابھی میٹنگ میں ہیں۔۔۔۔۔۔۔

اور کب ختم ہو گی آپکے سر کی میٹنگ۔۔۔۔۔۔۔اپنے رُخ لڑکی کی طرف کرتے اُسنے اُس سے سوال پوچھا جو سیاہ پینٹ کوٹ کے اوپر ہائی پونی کیئے ہاتھ میں ٹیبلٹ لیئے کھڑی تھی۔۔۔۔۔۔

آپ کا سر کے ساتھ کوئی اپوائنٹمنٹ ہے کیا؟؟

نہیں۔۔۔۔۔نیلی آنکھوں سے سیاہ چشمہ ہٹاتے اُسنے اِرد گرد دیکھتے ہوئے جواب دیا تھا سامنے کھڑی لڑکی کچھ پل کے لیئے اُسکی وجیہہ شخصیت اور نیلی آنکھوں میں کھو گئی تھی لیکن پھر یکلخت ہی سیدھی ہوئی تھی۔۔۔۔

سر بنا اپوئنٹمنت کے کسی سے نہیں مل سکتے۔۔۔

اور مجھے آپ کے سر سے اپوائنٹمنٹ لینے کی ضرورت نہیں۔۔۔۔۔وہ کہتے ہوئے آفس دروازے کو کھولنے لگا جو کے لوک تھا، بنا وقت ضائع کی ئے اُسنے کوڈ لگایا جس سے دروازہ کھل چکا تھا اور وہ اندر بڑھ گیا پیچھے کھڑی لڑکی حیرت سے دیکھ رہی تھی کیوں کے یہ کوڈ صرف مہتاب سلطان کو ہی پتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔وہ ابھی اندر بڑھتی کے سامنے نظر سامنے سے آتے مہتاب صاحب پر پڑی جو اسی طرف آرہے تھے۔۔۔۔۔آتے ہی انہوں نے کوڈ لگایا جس سے دروازے کھلا تھا اور وہ اندر

گئے جہاں پیچھے وہ لڑکی بھی اندر آئی تھی اور دونوں کی نظر بُراق پر گئی جو کیبنٹ میں رکھی فائلز کو سرسری سا دیکھنے میں مصروف تھا۔۔۔۔۔

سر وہ میں۔۔۔۔۔۔۔ابھی وہ کہہ رہی تھی جب بُراق خود ہی بیچ میں بول پڑا

۔۔۔۔۔

سر وہ آپکی سیکرٹری نے مجھے منع کیا تھا لیکن میں پھر بھی اندر آ گیا وہ بھی بنا اپوائنٹمنٹ کے۔۔۔۔۔۔۔ بُراق نے مسکراہٹ ڈباتے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا جس پر مہتاب سلطان ہلکا سا مسکرا دیئے

برخودار تُم پہلے دِن ہی فائلز دیکھ رہے ہو کچھ سمجھ آ رہا ہے یا نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سیکرٹری اُن دونوں کے اِس طرح بے تکلفی پر کھڑی نہ سمجھی سے اُنہیں دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

اتنی بھی جلدی کیا ہے ڈیڈ آرام سے سمجھ آ جائیگا۔۔۔۔۔۔ بُراق کے اِس طرح ڈیڈ کہہ کر مخاطب کرنے پر سامنے کھڑی لڑکی کو دونوں کے رشتے کے بارے میں معلوم ہوا تھا۔۔۔۔۔

پہلا دِن ہے میرا کچھ خاطر توازہ ہی کر دیتا ہے بندہ۔۔۔۔۔۔ وہ طنز کرتے ہوئے مہتاب صاحب کے سامنے رکھی کُرسی پر بیٹھ گیا جس پر مہتاب صاحب نے ہلکا سا مسکراتے ہوئے سیکرٹری کو اِشارہ کیا جو سر اثبات میں ہلاتی باہر کی طرف بڑھ گئی

۔۔۔۔۔۔۔

ویسے ڈیڈ میرا آفس کونسا ہے۔۔۔۔۔۔۔ گرم گرم چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے اُسنے پوچھا۔۔۔

تمھارا آفس میرے آفس کے ساتھ والا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

ہمم۔۔۔۔۔

تُم جاؤ مس مریم تمھیں تمھارا آفس دکھا دیں گی۔۔۔۔۔

آئیں سر۔۔۔۔۔ بُراق کے باہر نکلتے ہی مریم بھی اُسکے پیچھے ہی آئی۔۔۔۔

انٹریسٹنگ۔۔۔۔۔ایک بھرپُور نگاہ کمرے پر ڈالتے وہ بڑبڑایا۔۔۔۔

تھینکس اب آپ جاسکتی ہیں۔۔۔۔۔۔۔اُسنے اپنے پیچھے کھڑی سیکرٹری سے کہا جس پر وہ سر اثبات میں ہلاتی باہر نکل گئی اور وہ دوبارہ سے اپنے روم میں رکھی چیزوں کو دیکھنے میں مصروف ہو گیا کچھ وقت گزرا تھا جب مہتاب صاحب اُسکے آفس روم میں سیکرٹری کے ساتھ داخل ہوئے جس کے ہاتھ میں ایک فائل تھی اور اُسنے وہ فائل آگے بڑھ کر ٹیبل پر رکھ دی مہتاب صاحب اور وہ دونوں آمنے سامنے بیٹھے تھے

تُم اس فائل کو اسٹڈی کرو گے یہ امریکہ کی ٹاپ کمپنی کے ساتھ ہمارا ایک بڑا پروجیکٹ ہے اور میں چاہتا ہوں کے اس پروجیکٹ کو تُم خود دیکھو۔۔۔اور مجھے اپنے بیٹے کی قابلیت پر کوئی شک نہیں تمھاری پریزنٹیشن کے بعد مجھے پورا یقین ہے

کے یہ ڈیل ہماری ہی ہو گی۔۔۔۔۔۔۔۔بُراق نے فائل کو کھول کے ایک دو صفحے کو پلٹ کر پڑھا اور پھر مہتاب صاحب کو دیکھا۔۔۔۔

میں پوری کوشش کرونگا ڈیڈ کہ یہ پروجیکٹ ہمیں ہی ملے۔۔۔۔

****

یار ایک تو سر لیکچر دینا شروع ہو جائیں ختم ہی نہیں کرتے۔۔۔۔۔۔۔

میری پیاری دوست وہ اس لیئے کیوں کے ہمارے پیپر شروع ہونے والے ہیں

۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ تو ٹھیک ہے لیکن اب سارا ایک ہی دِن تو نہیں پڑھ سکتے نہ۔۔۔۔اچھا مجھے بھوک لگی ہے چلو چل کر کچھ کھاتے ہیں۔۔۔۔۔۔

وہ دونوں ہی کافٹریہ میں بیٹھی تھی جب ایک لڑکی اُنکے پاس آ کر رکی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

یہ آپکے لیئے۔۔۔۔۔لڑکی کے ہاتھ میں سفید گلاب دیکھتے زوِش نے فاطمہ کو دیکھا جسنے لاعلمی سے کندھے اُچکائے

میرے لیئے کیوں۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بس ایسے ہی مجھے مل گیا تھا تو تمھیں بیٹھے دیکھا سوچا تمھیں دے دوں

۔۔۔۔۔۔۔زوِش نے اُسکے ہاتھ سے گلاب لے لیا۔۔۔۔۔۔۔

ویسے کون ہے بھئی جو چھپتے چھپاتے گلاب بھیجتا ہے وہ بھی تمھاری پسند کے

۔۔۔۔۔۔

پتا نہیں۔۔۔۔۔زوِش نے صاف گوئی کی تھی۔۔۔۔۔

کیا پتا کوئی ہو جسے تمھاری پسند کے بارے میں اچھے سے پتہ ہو۔۔۔۔۔۔۔۔

تُم فضول میں اپنے دماغ پر اتنا زور ڈال رہی ہو یہ اتفاق بھی ہو سکتا ہے ایک

۔۔۔۔۔۔

ہو بھی سکتا ہے۔۔۔۔فاطمہ نے بھی اُسکی بات پر حامی بھری

******

وہ دونوں تقریباً ہاسپٹل کے ایک ایک وارڈ کو اچھے سے دیکھ رہے تھے اور ساتھ ساتھ کام کرتے ہوئے لوگوں پر بھی زیر نگراں تھے۔۔۔۔

ویسے مجھے یہاں کیوں بلایا ہے۔۔۔۔۔مصطفیٰ نے اپنے ساتھ چلتے زاویار سے پوچھا جسنے اُسے کال کرتے ہوئے یہاں آنے کو کہا تھا۔۔۔۔۔

اس لیئے تاکہ تُم میرے ساتھ یہاں آکر کام دیکھ سکو۔۔۔۔۔۔

کام دیکھنا ہی تھا کرنا تو نہیں تھا اور وہ تُم خود بھی کر سکتے تھے۔۔۔۔۔۔مصطفیٰ نے منہ بنا کر اُسے کہا جو اُسے شادی کے اگلے دن ہی کام پر لے آیا تھا۔۔۔۔۔

ہاں تو میں اکیلے کیوں کروں۔۔۔۔۔۔

ہاں خود کے ساتھ ساتھ مجھے بھی پھسانا ہر جگہ۔۔۔۔۔۔

بلکل یہی ارادہ ہے میرا ابھی۔۔۔۔۔ باتیں کرتے ہوئے وہ دونوں ایک آفس نما کمرے میں رکھے صوفے پر بیٹھ گئے یہ کمرہ بلکل تیار تھا جس میں فرنیچر اور ضرورت کا ہر سامان رکھا گیا تھا۔۔۔۔

****

وہ آرام دہ چیئر پر ٹیک لگائے بیزاری سے سامنے پڑی فائلز کو دیکھ رہا تھا جب کے دوسرے طرف لیپ ٹاپ بھی کھلا پڑا ہوا تھا گریبان کے اوپری دو بٹن کھولے ہوئے تھے جس سے اُسکا مضبوط مردانہ سینہ چھلک رہا تھا ٹائی جو صبح پہن کر آیا تھا وہ اس وقت کوٹ کے ساتھ سٹینڈ کی زینت بنی ہوئی تھی اُسکے بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے جن کو پیچھے کرنے کی زحمت بھی اُسنے نہ کی تھی۔۔۔۔ مہتاب صاحب کی فائلز دینے کے بعد سے وہ اس کام میں مسلسل لگا ہوا تھا کے اب شام ہونے کو آئی ہے لیکن اُسکا کام ختم ہی نہیں ہو رہا یہ ایک بہت بڑا اور اہم پروجیکٹ تھا جسکی وجہ سے وہ اس فائلز کے ایک ایک پوائنٹ کو باریکی سے جانچ رہا تھا اور ساتھ ساتھ

اپنے آج یہاں آنے پر خود کو بھی کوس رہا تھا وہ جانتا تھا یہ سارا اُسکے باپ کا کیا دھرا ہے جو نہ جانے اس سے کونسے جنم کا بدلا لے رہے تھے۔۔۔۔۔ سستی کو ہٹاتے وہ دوبارہ سے کام کرنے لگا اسکی انگلیاں تیزی سے لیپ ٹاپ پر چل رہی تھیں کھٹ کھٹ کی آواز پوری کمرے میں گونج رہی تھی جب اچانک دروازہ نوک ہونے پر اُسنے مصروف سے انداز میں آنے والے کو اجازت دی اور اجازت ملنے پر وہ ہاتھ میں گرم بھاپ اراتی چائے اُسکے سامنے رکھتی کھڑی ہو گئی بُراق کی نظریں اب بھی لیپ ٹاپ پر تھی۔۔۔

سر آپکو کسی چیز کی ضرورت ہے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

نہیں۔۔۔۔۔۔وہ مصروف سے انداز میں لیپ ٹاپ پر سے نظریں ہٹاتے اب فائلز کو دیکھنے لگا۔۔۔۔۔۔۔اور اُسکے اس جواب پر سکریٹری واپسی روم سے باہر نکل گئی

۔۔۔۔۔

تقریباً کچھ وقت بعد وہ اپنا کام مکمل کرتے ہوئے پیچھے کو ہوا اور سر کو چیئر سے لگائے آرام کرنے لگا کچھ لمحے بعد سیدھے ہوتے ہوئے اُسنے لیپ ٹاپ اور فائل کو بند کر کے سائڈ پر رکھا اور اپنے موبائل پر وقت دیکھا جہاں شام کے پانچ بج رہے تھے اور پھر سٹینڈ سے ٹائی اُٹھا کر پہنتے کوٹ ہاتھ میں لیئے وہ آفس سے گھر کی طرف روانہ ہو گیا

****

کھانے کے ٹیبل پر سب ہی نفوس کھانے میں مصروف تھے جب مہتاب صاحب نے کھانے سے نظریں اُٹھا کر سامنے بیٹھے بُراق پر ڈالی جو ڈھیلے سے ٹراؤزر شرٹ میں ملبوس تھا

کیا ہوا صاحبزادے تُم ایک ہی دِن میں اتنا تھک گئے۔۔۔۔انہوں نے بُراق سے کہا جو آفس سے آنے کے بعد سو کر ابھی کھانا کھانے کے لیئے اُٹھا تھا۔۔۔

ڈیڈ بندہ تھوڑا رحم ہی کر لیتا ہے آپ نے پہلے دِن ہی کھروس بوس والی حرکت کر دی ہے۔۔۔۔۔بُراق نے شکوہ کیا تھا۔۔۔۔

میں تمھاری ساری سستی دور کر رہا ہوں تا کے آنے والے وقت میں تُم ایکٹیو رہو

۔۔۔۔۔۔۔

اتنے دِن ہڈ حرامی کے بعد بندہ تھوڑا سا بھی کام کر لے نہ تو زیادہ ہی لگتا ہے

۔۔۔۔۔۔عائشے نے بات میں حصہ لیتے ہوئے کہا وہ کیسے بُراق کی بے عزتی کرنے کا موقع ہاتھ سے جانے دے سکتی تھی جس پر بُراق نے اُسے ایک گھوری سے نوازا جسکا اُس پر بلکل اثر تک نہ ہوا۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

****

زاویار آرام دہ لباس پہنے ڈریسنگ روم سے باہر آیا جہاں زوِش بیڈ پر کتابوں کا بازار لگائے بیٹھی تھی بالوں کو چُٹیا میں قید کیا ہوا جسکے ڈھیلے پن کی وجہ سے کچھ لٹیں نکل رہیں تھی تھکے ہارے انداز میں اُسنے کتابوں سے نظریں اٹھے زاویار کو دیکھا اور پھر

دوبارہ کتابوں میں دیکھنے لگ گئی۔۔۔اُسکی تھکن کا اندازہ لگاتے ہوئے وہ اُسکے سامنے آ بیٹھا۔۔

کیا ہوا اتنی تھکی ہوئی کیوں ہو۔۔۔۔۔۔۔

کچھ نہیں پیپر شروع ہونے والے ہیں اس لیئے پڑھ رہی تھی اور پڑھتے پڑھتے اب میں تھک گئی ہوں۔۔۔۔۔۔

پھر تھوڑا بریک لے لو۔۔۔۔۔۔

اور اُس بریک میں کیا کرو گی میں۔۔۔۔۔

آئسکریم کھانے چلیں۔۔۔۔۔۔کچھ لمحے سوچنے کے بعد زاویار نے کہا

اس وقت۔۔۔۔۔زوِش نے گھڑی دیکھتے ہوئے کہا جو کے ایک بجا رہی تھی اور اسکے سوال پر زاویار نے ہاں کہا

تُم مذاق تو نہیں کر رہے۔۔۔۔۔۔زوِش نے یقین دھانی کرنا چاہی

میں رات کے اِس وقت تُم سے ایسا مذاق کیوں کروگا۔۔۔۔۔۔اُسکے جواب پر زوِش کے چہرے پر جہاں تھوڑی دیر پہلے تھکن کے اثرات تھے اب خوشی تھی اور یہی خوشی تو وہ دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔

وہ اُٹھ کر ڈریسنگ رُوم کی طرف بڑھ رہی تھی جب زاویار نے اُسے روکا۔۔۔۔

کدھر؟؟؟

عبایا پہنے۔۔۔۔۔۔

ایسے ہی آجاؤ یار۔۔۔۔۔۔

مسٹر زاویار یہ کراچی ہے یہاں رات کے اِس پہر بھی سڑک پر لوگوں کا ہجوم ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔اُسنے دونوں ہاتھ سینے پر باندھتے اُسے یاد دلایا

اور مسز زاویار میرے ہوتے ہوئے کوئی آپکو آنکھ اُٹھا کر دیکھ لے تو لعنت ہو میری موجودگی پر۔۔۔۔۔۔۔زاویار کے اِس پر اعتماد لہجے پر وہ اُسے دیکھنے لگی جو سینے پر

www.novelsclubb.com

ہاتھ باندھے اُسکے اگلے عمل کا انتظار کر رہا تھا اور پھر کچھ سوچتے ہوئے اُسنے اَپنا دوبٹہ سر پر درست کیا اور زاویار کو دیکھتے ہوئے روم کا دروازہ کھولے اُسکا انتظار کرنے لگی جس پر زاویار کے دل میں خوشی کی لہر دوڑی کے وہ اس پر اتنا بھروسہ تو کرنے لگی ہے اور خود کو اسکے ساتھ محفوظ سمجھتی ہے

******

آج صبح یونیورسٹی سے آنے کے بعد وہ سیدھا ہاسپٹل کام دیکھنے گیا تھا اور ابھی گھر لوٹا تھا ڈھیلی چال چلتے وہ اپنے روم میں آیا چہرے سے تھکن واضح تھی وہ اپنے روم میں داخل ہوا جہاں سامنے حوریہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی چہرے جھکائے دراڑ سے کچھ ڈھونڈنے میں مصروف تھی اپنے متاعِ جاں کو اس طرح اپنے روم میں دیکھ کے اُسکی ساری تھکن اُتر چکی تھی وہ چلتا ہوا اُسکے پیچھے آ کھڑا ہوا۔۔۔ نظریں اُٹھا کر اُسنے اپنے پیچھے کھڑے مصطفیٰ کو دیکھا اور پھر اپنے رُخ اُسکی طرف کیا اُسے خود کے قریب کھڑا دیکھ وہ شرم و حیا کا پیکر بنی کھڑی تھی۔۔۔۔۔

آپ اتنا شرماتی کیوں ہیں۔۔۔۔۔۔۔

م۔۔۔میں نہیں شرما رہی۔۔۔۔۔وہ کچھ گڑ گڑائی تھی

اچھا۔۔۔۔۔کہتے ہوئے اُسنے اپنے دونوں ہاتھ اُسکے اطراف میں ڈریسنگ ٹیبل پر رکھتے اُسکے مزید قریب تر ہوا۔۔۔۔۔وہ کچھ کہتی اس سے پہلے اُسنے جُھک کر اُسکے گال پر نرمی سے اپنا لمس چھوڑا اور پھر اُسکے چہرے کے آتے جاتے رنگ دیکھے خود کی اتنی سے قربت میں اُسکے چہرے کی سرخی دیکھ کر وہ محفوظ ہوا۔۔۔۔۔

آپ کو پتا ہے آپ کتنی پیاری ہیں۔۔۔۔۔اسکے اس طرح کہنے پر اُسنے نظریں اٹھائے مصطفیٰ کو دیکھا جسکی سرمئی آنکھوں میں محبت کا ایک جہاں آباد تھا۔۔۔۔۔

آپ کو ساری زندگی سامنے بٹھا کر دیکھا جا سکتا ہے آپ اتنی خوبصورت ہیں

۔۔۔۔۔۔۔

اوہو بیگم آپ کچھ بولتی بھی ہیں یا بس سنتی ہیں اور شرماتی ہیں۔۔۔۔۔۔اُسے اس طرح خاموش دیکھ اُسنے کہا

اپنے فارم ہاؤس میں کہا تھا کہ آپکو کسی سے محبت ہے۔۔۔۔۔۔اُسے فارم ہاؤس میں کہی اُسکی بتائیں یاد آئیں

ہمم اور جس سے تھی اُسے ہی کہا تھا بس نام چھپا رکھا تھا میں نے۔۔۔۔۔۔۔

آپکو مجھ میں کیا پسند آیا تھا مجھے نہیں لگتا کہ اتنی خوبصورت بھی ہوں میں۔۔۔خود کے لیئے آئے ہوئے رشتوں سے اپنی رنگت کی وجہ سے ریجیکٹ ہونے کے بعد وہ اب اس سے اس طرح کا سوال پوچھ رہی تھی۔۔۔

عورت کبھی بھی بدصورت نہیں ہوتی اُسکی خوبصورتی ہمیشہ مرد کی آنکھ اور خواہش طے کرتی ہے۔۔۔۔

اگر آپکو مجھ سے زیادہ کوئی اور خوبصورت لڑکی مل جائے تو؟؟اسکے اس طرح کہنے پر وہ ہلکا سا ہنسا

میری جان آپ میری روح کی محبت ہے آپکو دیکھنے کے بعد اپنی آنکھیں سی چکا ہوں میں۔۔۔۔اُسکی آنکھوں میں دیکھتے وہ واقعی میں خود کو اس دُنیا کی سب سے حسین اور خوش نصیب عورت محسوس کر رہی تھی

****

آرام دہ چیئر پر بیٹھے شرٹ کے بازو کہنیوں تک فولڈ کئے وہ نظریں لیپ ٹاپ پر جمائے بیٹھا تھا جب دروازہ نوک ہونے کے بعد سیکرٹری اندر کی طرف بڑھی

سر میٹنگ شروع ہونے میں پانچ منٹ ہیں۔۔۔۔۔

اوکے۔۔۔۔۔۔اُسنے لیپ ٹاپ کی سکرین بند کی اور اُٹھ کر سٹینڈ پر رکھا اپنا کوٹ اُٹھا کر پہننے لگا۔۔۔۔ایک نظر گھڑی پر ڈالنے کے بعد وہ روم سے باہر کو طرح بڑھا اور سیکریٹری بھی لیپ ٹاپ اٹھائے اُسکے پیچھے روم سے باہر نکلی۔۔۔۔۔۔۔

اندھیرے کمرے میں پروجیکٹر کی لائٹ اُسکے چہرے پر پڑ رہی تھی چہرے پر سنجیدگی لیئے کسی ماہر بزنس مین کی طرح وہ اپنی پریزنٹیشن کا ایک ایک پوائنٹ انتہائی کنفائڈنس سے سمجھا رہا تھا۔۔۔۔پریزنٹیشن کا اختتام ہوتے ہی کمرے کی لائٹس آن کی گئی اور مہتاب صاحب نے نظریں سامنے بیٹھے ڈیلرز کو دیکھا جو ایک دوسرے سے کچھ کہنے میں مصروف تھے۔۔۔کچھ منٹ بعد وہ دونوں مہتاب اور بُراق کی طرف متوجہ ہوئے۔۔۔۔۔

وی آر ولنگلی ٹو ورک وت یور کمپنی۔۔۔۔۔سامنے بیٹھے گوروں میں سے ایک نے مسکراتے ہوئے ہاتھ آگے بڑھایا

www.novelsclubb.com

اٹ ول بی ہونورڈ فوراس۔۔۔۔۔۔ it will be honoured for us

مہتاب صاحب نے خوشی سے کہتے ہوئے اُن دونوں سے مصافحہ کیا

وی آر امپریسڈ ینگ مین۔۔۔۔۔۔۔کہتے ہوئے اُسنے بُراق کی طرف ہاتھ بڑھایا جسنے مسکراہٹ کے ساتھ سر کو خم دیتے ہوئے ہاتھ ملایا۔۔۔۔۔

صاحبزادے تُم تو چھا گئے مبارک ہو۔۔۔۔۔اُنکے جاتے ہی مہتاب صاحب اپنے بیٹے کی طرف پلٹے۔۔۔۔۔

سلطان صاحب تھوڑا ڈریں مجھ سے میں اسی طرح سے لگا رہا تو آپکے بزنس پر قبضہ کر لونگا۔۔۔۔۔۔اُسکے انداز میں شرارت تھی جس پر مہتاب صاحب کھل کر ہنسے

۔۔۔۔۔

چلیں سلطان صاحب اس ڈیل کی وجہ سے میں بہت تھک گیا ہوں اب کم سے کم مجھے ایک ہفتے کا بریک چاہیئے۔۔۔اُسنے لاپرواہی سے کندھے اچکاتے دونوں ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈالے۔۔۔

نہیں نہیں بیٹے جی ایک ہفتہ تو بہت کم ہو گا آپ ایسا کریں ایک سال کا بریک لے لیں نہ۔۔۔۔۔۔انہوں نے طنز کیا

ڈیٹس گڈ آئیڈیا سلطان صاحب۔۔۔۔۔۔۔ڈھیٹائی سے کہتا وہ روم سے باہر نکل گیا جب کے مہتاب صاحب کو اُسکی اس ڈھیٹائی پر بلکل حیرت نہ ہوئی۔۔۔۔۔

*****

کوٹ ہاتھوں میں تھامے وہ گھر میں داخل ہوا جہاں حل چل دیکھ کر وہ کچن کی طرف آیا۔۔۔۔

واہ، آج گھر کی ساری لیڈیز کچن میں کیا کر رہی ہیں۔۔۔۔۔کوٹ کو پاس میں رکھی چیئر پر رکھتے وہ سلیب کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا ہو گیا۔۔۔۔

آج حوریہ اور مصطفیٰ کی شادی کی دعوت ہے بس اُسی کی تیاریاں کر رہے ہیں ۔۔۔۔۔ریحانہ بیگم نے بریانی کے چاول بگھوتے ہوئے بتایا۔۔۔۔

اوہ۔۔۔تو کوئی بھی آرہا ہے کیا؟؟ایک نظر تمام چیزوں پر ڈالی جو کم سے کم دو لوگوں کے حساب سے تو زیادہ تھیں۔۔۔۔۔

ہمم،شاہ فیملی بھی آرہی ہے بھائی۔۔۔۔۔فاطمہ نے پاس سے گزرتے مصروف انداز میں بتایا۔۔۔

بھابھی سب آئیں گے کیا آپکے گھر سے۔۔۔۔۔زوِش اُسکی اس سرگوشی پر سلاد کاٹتے ہوئے رکی اور نگاہ اُس پر ڈالی۔۔۔۔

نہیں میرا مطلب کے بُرا لگے گا نہ کے سب کو بلائیں اور اگر کوئی نہ آئے۔۔۔۔۔

پلیٹ سے سلاد اُٹھا کر کھاتے اُسنے جلدی سے خود کو بچایا۔۔۔

بُراق تُم ٹنشن نہیں لو سب ہی آئیں گے تم جاؤ فریش ہو جاؤ میں چائے بھجواتی ہوں تمھارے روم میں۔۔۔۔

اوکے بھابھی۔۔۔۔۔فرمابرداری سے وہ چیئر سے اپنا کوٹ اٹھاتا سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔۔

****

زاویار کا ہاتھ دروازے کے نوب پر تھا جب اندر سے زوِش کی کھلکھلا کر ہنسنے کی آواز سنائی دی وہ وہیں رک گیا آج اُسے پہلی بار اپنے گھر میں اُسکی اس طرح کھلکھلا کر ہنسنے کی آواز سنائی دے رہی تھی دُنیا کی کسی موسیقی کی دھن میں اتنا سرور نہیں تھا جو اس وقت اُسے ایک ہنسی میں سنائی دے رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

وہ اندر جانے کا ارادہ ترک کرتے نیچے کی طرف بڑھ گیا سیڑھیوں سے نیچے اترتے نظر سامنے بیٹھے مصطفیٰ اور بُراق پر پڑی باقی تمام افراد بھی وہیں بیٹھے ہلکی ہلکی خوش گپیوں میں مصروف تھے وہ بھی مصطفیٰ کے ساتھ جا کر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔کچھ وقت بعد زوِش، حوریہ اور ماہنور کے ساتھ سیڑھیوں سے نیچے اُترتے سب کے ساتھ آ کر بیٹھ گئی اور آج اُسکے چہرے پر معمول سے ہٹ کر خوشی ظاہر ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

مہتاب تمھاری آج کی ڈیل کے لیئے مبارک ہو بھئی۔۔۔۔۔

شکریہ یار ویسے یہ پروجیکٹ ہمیں بُراق کی وجہ سے ہی ملا ہے آخر کو اُسکی پریزنٹیشن ہی اتنی متاثر کن تھی۔۔۔۔۔

ارے واہ جونیئر مبارک ہو۔۔۔۔۔۔شایان صاحب نے اُسکی حوصلہ افزائی کی جس پر اُسنے مسکراتے ہوئے اُنکی تعریف وصول کی۔۔۔۔۔۔

******

کھانے کے بعد چائے کا دور چلا جس پر گھر کے سب ہی افراد ہلکی باتوں میں چائے کا مزہ لے رہے تھے بُراق کی نظر لاؤنج میں کھڑی ماہنور پر پڑی وہ خاموشی سے سب کے بیچ سے اٹھتا لاؤنج کی طرف گیا۔۔۔۔۔

اتنی ٹھنڈ میں باہر کھڑی ہو گی ٹھنڈ لگ جائیگی۔۔۔۔۔۔۔۔

نہیں لگتی۔۔۔۔۔

ہاں وہ تو ہے ٹھنڈ انسانوں کو لگتی ہے چیونٹیوں کو تو نہیں۔۔۔۔۔۔

بُراق تُم نے کیا مجھے تنگ کرنے کا ٹھیکا لے رکھا ہے۔۔۔۔۔اُسکی طرف پلٹتے اُسنے تنگ آکر پوچھا۔۔۔

نہیں تمھیں تنگ کرنے کا میں منتھلی پیکج لگا رکھا ہے اب پیسے تو پورے کرنے ہیں نہ ۔۔۔۔۔۔

اور کب ختم ہو گا آپکا یہ منتھلی پیکج۔۔۔۔۔اُسنے دانت کچاتے ہوئے پوچھا۔۔۔

کبھی نہیں۔۔۔۔۔

ڈھیٹ آدمی۔۔۔۔۔اُسکے جاتے ہی وہ مسکرانے لگا اُسے اچھا لگتا تھا اسے تنگ کرنا اور پھر اپنے تنگ کرنے کے بعد اُسکے چہرے پر غصّہ دیکھنا اُسے یہ سب اچھا لگنے لگا تھا

****

وہ ابھی تک دِن والے کپڑوں میں بالکونی میں رکھے جھولے پر بیٹھی ہمیشہ کی طرح چاند کو دیکھنے میں مصروف تھی زاویار نے کمرے میں آنے کے بعد اُسے سامنے بیٹھے دیکھا اسی لیئے خود بھی وہیں آ بیٹھا۔۔۔۔۔

زوِش نے ایک نظر گردن موڑ کر اُسے دیکھا جو خاموشی سے چاند کو دیکھ رہا تھا اور پھر مسکراتے ہوئے رُخ پھیر لیا۔۔۔۔۔۔۔

واک پر چلو گی؟ زوِش نے حیرانگی سے اُسے دیکھا۔۔۔

ابھی؟

ہاں ابھی۔۔ چلو آ جاؤ۔۔۔۔۔ وہ اُٹھ کھڑا ہوا تھا اور زوِش بھی اُسکے پیچھے ہی آئی تھی

۔۔۔

چاندنی رات کی چادر میں لپٹی ہوئی وسیع سڑک، آسمان پر چمکتے ستارے سکون کی دُنیا کی عکاسی کر رہے تھے سڑک کی ایک طرف درخت قطار در قطار سے لگے ہوئے

تھے امن و سکون کے بستر پر چلتے ہوئے دو دل تھے ایک دل جس میں محبت بھرپور تھی دوسرا دل جو یقین اور محبت دونوں سے خالی تھا۔۔۔۔۔

دونوں خاموشی سے آگے بڑھ رہے تھے ٹھنڈ بھی اپنے جلوے دکھا رہی تھی زاویار نے اُسے دیکھا اور پھر اپنی شال اُتار کر اُسکے کندھے پر ڈالی وہ خاموشی سے کھڑی اُسکے چہرے کو دیکھ رہی تھی چادر اُسکے کندھوں پر ڈال کر وہ عین اُسکے سامنے آ کھڑا ہوا اور پھر چادر کا ایک سرا پکڑ کر آگے سے دوسرے کندھے پر ڈالتے درست کیا اور پھر اُسکے برابر میں کھڑے ہوتا دوبارہ سے چلنے لگا وہ خاموشی سے اُسکی کاروائی دیکھنے کے بعد اُسکی پیٹھ دیکھنے لگی جو اس سے کچھ قدم آگے بڑھ گیا تھا ہلکا سے مسکراتے وہ بھی تیز قدم رکھتی اُسکے ساتھ چلنے لگی۔۔۔۔۔۔

چلتے چلتے اُسنے زاویار کے ہاتھ کو تھامے اُسنے یکلخت کی اُسے دیکھا جو نظریں سڑک پر جمائے چل رہی تھی اور پھر اپنے ہاتھ میں اُسکا ہاتھ دیکھا۔زوِش نے یہ عمل بے اختیاری میں کیا تھا لیکن اُسکا اتنا سا عمل سامنے والے کی دل کی دنیا ہلانے کے لیئے

کافی تھا اُسے یوں لگا جیسے کسی نے پوری کائنات اُسکے ہاتھ میں رکھ دی ہو ہاں وہ اُسکے لیئے اُسکی پوری کائنات ہی تو تھی سڑک پر نظریں جمائے ایک لمبی سانس لینے کے بعد اُسنے اپنے مضبوط ہاتھوں میں پکڑے اُسکے ہاتھ پر زور دیا اور خاموشی ایک بار پھر چھا گئ

******

زوِش یونیورسٹی سے باہر نکلی جہاں زاویار گرے پینٹ کے ساتھ وائٹ ڈریس شرٹ پہنے گاڑی کے ساتھ پُشت لگائے کھڑا تھا آنکھوں پر چشمہ لگائے وہ اپنے موبائل میں دیکھنے میں مصروف تھا جب کے آس پاس کی ساری نظریں اُس حسین شہزادے پر تھیں زوِش اُسکی طرف بڑھنے لگی جب کسی آواز کی وجہ سے وہ رُک گئ

_____

کیسی ہو زوِش____

میں ٹھیک_____

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کافی ٹائم بعد دیکھا ہے تمھیں۔۔۔۔۔

ہاں وہ یونیورسٹی میں آپ نظر ہی نہیں آئے۔۔۔۔کاشف کو جواب دینے کے بعد اُسنے نظر زاویار پر ڈالی جو وہیں کھڑا اب اُنہیں دیکھ رہا تھا

اوہ ہاں میں تو کسی کام کے سلسلے میں کراچی سے باہر تھا کل ہی آیا ہوں۔۔۔۔۔

اوہ اچھا۔۔۔۔۔۔زوِش نے سر ہلایا۔۔ نظریں بھٹک کر دوبارہ زاویار پر گئیں ۔۔۔۔

کوئی ویٹ کر رہا ہے کیا آپکا۔۔۔۔۔۔کاشف نے اُسکی جلد بازی دیکھتے ہوئے پوچھا

ہاں۔۔۔۔جی وہ میرے ہسبنڈ۔۔۔۔۔۔۔۔اُسنے زاویار کو دیکھ کر کہا۔۔۔۔

اوہ اوکے پھر ملاقات ہو گی۔۔۔۔۔۔

زاویار نے اُسکے لیئے گاڑی کا دروازہ کھولا اور اُسکے اندر بیٹھتے ہی خود بھی اپنی جگہ سنبھال لی اور گاڑی گھر کے راستے پر گامزن کر دی۔۔۔۔۔۔

تُم پوچھو گے نہیں کے وہ لڑکا کون تھا۔۔۔۔۔۔۔وہ ہلکا سا مسکرایا اور پھر گاڑی کا یوٹرن لیتے ہوئے بولا

یونیورسٹی جاتی ہو کوئی کلاس میٹ ہو گا تمھارا۔۔۔۔۔۔

تمھیں شک نہیں ہوتا کیا مجھ پر۔۔۔۔۔۔زوِش نے حیرت سے پوچھا

مجھے تُم پر خود سے زیادہ بھروسہ ہے۔۔۔۔۔۔

کیوں؟؟

کیوں کے تُم عورت ہو اور عورت اگر خیانت کا ارادہ کرے تو وہ قدر ہے کے وہ کر سکتی ہے اگرچہ اُسے چالیس دیواروں کے پیچھے رکھا جائے لیکن اگر وہ ایک مرد کے ساتھ مخلص ہو تو وہ چالیس مرد مل کر بھی اُسے نہیں بہکا سکتے۔۔۔۔۔۔اُسکے اس جواب پر وہ لاجواب ہو گئی تھی اُسے سمجھ نہ آیا کے وہ اس انسان کو کیا کہے۔۔۔۔۔ اُسنے ایک ترچھی نظر اُس پر ڈالی جو ایک ہاتھ کی کہنی گاڑی کی ونڈو پر رکھے دوسرا

ہاتھ اسٹیر نگ پر رکھے گاڑی چلا رہا تھا زوِش کی نظر اُسکے ہاتھوں پر گئی بازو کی سلیوز کہنیوں سے تھوڑا نیچے تک فولڈ کی ہوئی تھیں سُرخ سفید بازوں کے بیچ میں ایک سیاہ تل نمایاں ہو رہا تھا ہاتھوں پر بال نہ ہونے کے برابر تھے، نیلی رگوں کا ایک جال تھا جو واضح اُبھرا ہوئی تھیں انگلیاں کسی مصوّر کی انگلیوں کی طرح لمبی اور پتلی تھیں ۔۔۔خوبصورت ہاتھ تو ہمیشہ سے ہی اُسکی کمزوری تھے اور یہ خوبصورت انسان اسکا نصیب تھا اُسے اپنے نصیب پر رشک ہونے لگا۔۔۔۔۔۔

اچانک فون بجنے کی آواز پر زاویار نے سامنے رکھے اپنے فون کو اُٹھا کر اسپیکر پر کیا

۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہیلو بھائی کہاں پر ہیں آپ لوگ۔۔۔۔۔بُراق کی پریشان آواز آئی تھی۔۔۔

راستے میں ہیں گھر آ رہے ہیں۔۔۔۔۔۔

نہیں آئیں گھر۔۔۔۔۔وہ یکدم بولا جس پر اُن دونوں نے ایک پریشان نظر ایک دوسرے پر ڈالی

کیوں کیا ہوا ہے۔۔۔۔

وہ گھر میں پھوپھو اور اُنکی چڑیل بیٹی آئی ہے اور دونوں کا ہی رات تک گھر جانے کا کوئی ارادہ نہیں لگ رہا مجھے۔۔۔۔۔۔

بُراق سدھر جا۔۔۔۔۔۔

بھائی میرا کام تھا آپکو بتانا اب آپ خود مصیبت کو گلے لگانا چاہ رہے ہیں تو شوق سے آئیں۔۔۔۔۔۔فون کٹ چکا تھا

اُسے اچانک پریشانی نے آگھیرا تھا اُسکا کل پیپر تھا اگر پھوپھو رات تک گھر میں رکی تو وہ پڑھے گی کب اور اُنہیں چھوڑ کر پڑھنے بیٹھ گئی تو انہیں بہانہ چاہئے بات بنانے کا ۔۔۔۔وہ خاموشی سے سوچتے ہوئے باہر دیکھنے لگی۔۔۔زاویار نے ایک میسیج ٹائپ کر کے بُراق کے نمبر پر سینڈ کر دیا اور دوبارہ گاڑی چلانے میں مصروف ہو گیا

۔۔۔۔۔

گاڑی کے روکتے ہی وہ نیچے اُترا اور زوِش کی سائڈ کا دروازہ کھولا۔۔۔

یہ ہم کہاں آئیں ہیں۔۔۔۔۔اُسنے اِرد گرد بلند عمارتوں کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

آؤ بتاتا ہوں۔۔۔۔وہ دونوں چلتے ہوئے ایک فلیٹ کے سامنے آرو کے زاویار نے دروازہ کھولتے اُسے اندر جانے کا اشارہ کیا۔۔۔

آجاؤ یار تمھارا شوہر ہوں تمھیں کڈنیپ تھوڑی کروگا۔۔۔۔اُسکی ہچکچاہٹ دیکھتے ہوئے اُسنے کہا۔۔۔

یہ کسکا فلیٹ ہے۔۔۔۔۔

میرا اپنا۔۔۔۔وہ فلیٹ میں رکھے سامان کو غور سے دیکھ رہی تھی فلیٹ اتنا بڑا نہیں تھا دو کمروں، کچن اور لاؤنج پر مشتمل یہ فلیٹ چھوٹا لیکن سلیقے سے سجایا گیا تھا

www.novelsclubb.com

ڈور بیل بجنے پر زاویار نے دروازہ کھولا جہاں سامنے بُراق ہاتھوں میں کچھ سامان اور لیپ ٹاپ لیئے کھڑا تھا ہاتھوں کے اشارے سے اُسنے زوِش کو شرارتی مسکراہٹ کے ساتھ سلام کیا اور سامان دیتے ہی وہاں سے نکل گیا۔۔۔۔۔۔

تُم اُس روم میں جا کر فریش ہو جاؤ پھر آرام کر لینا شام میں اُٹھ کر پیپر کی تیاری کرنا ہم رات یہیں رکنے والے ہیں۔۔۔۔۔ کھانے کی ٹیبل سے اٹھتے ہوئے اُسنے زوِش کو کہا اور دونوں اُس روم میں آ گئے۔۔۔۔

تُم مجھے یہاں کیوں لائے ہو۔۔۔۔۔۔

کیوں کے تمھارا پیپر ہے کل اور گھر میں تیاری نہیں ہو پاتی تمھاری۔۔۔۔۔ الماری سے اپنے آرام دہ کپڑے نکالتے اُسنے مصروف انداز میں جواب دیا۔۔۔۔

پھوپھو کیا سوچیں گی۔۔۔۔۔

تُم نے شادی مجھ سے کی ہے یا پھوپھو سے۔۔۔۔ رُخ اُسکی طرف کرتے اُسنے پوچھا

نہیں میرا مطلب کے اچھا نہیں لگتا وہ گھر آئیں ہو اور ہم یہاں ہو۔۔۔۔۔۔

مجھے بہت اچھا لگتا ہے کیوں کے یہ میری بیوی کا معاملہ ہے اور جہاں مجھے لگے گا کے اُسے کسی کی وجہ سے مسئلہ ہو رہا ہے میں اُسے وہاں سے لے جاؤ گا کیوں کے مجھے صرف اپنی بیوی کے سکون سے مطلب ہے لوگ کیا سوچتے ہیں اس بارے میں میں نہیں سوچتا۔۔۔۔اپنی بات کہتے ہوئے اُسنے اپنی شرٹ اور ٹراوزر اُسکے سامنے کیا

یہاں لڑکیوں کا کوئی ڈریس نہیں ہے یہاں صرف میرے ہی کپڑے ہیں تو تُم یہ پہن کر آرام کرو میں یہیں ہو باہر لان میں ٹھیک ہے۔۔۔۔۔نرمی سے کہتے وہ باہر چلا گیا

وہ بنا کہے دل کی باتوں کو جان جاتا تھا، جہاں دل کی باتیں لوگوں کو چیخ کر بتانی پڑتی ہیں وہاں وہ آنکھیں پڑھنے والوں میں سے تھا۔۔۔اور وہ کپڑے لئیے واشروم میں چلی گئی

******

ہیلو بُراق۔۔۔۔۔۔صوفے پر بُراق کے ساتھ بیٹھتے ہوئے سویرا نے میٹھے لہجے میں کہا جس پر اُسنے ایک کوفت بھری نگاہ اُس پر ڈالی۔۔۔۔

کیسے ہو؟؟جواب نہ پا کر وہ دوبارہ اُس سے مخاطب ہوئی

بہت خوبصورت۔۔۔۔۔

تُم کبھی سیدھا جواب نہ دینا۔۔۔۔۔۔وہ بدمزہ ہوئی تھی

سیدھا جواب سیدھے لوگوں کو دیا جاتا ہے۔۔۔۔۔

مجھے لگتا ہے تُم مجھ سے تنگ ہوتے ہو۔۔۔۔۔۔

واؤ یار، کتنی سمجھدار ہو تُم۔۔۔۔۔بُراق نے اُسکی سمجھداری کی داد دی

زاویار کہاں ہے۔۔۔۔۔اُسکی بات کو سرے سے اگنور کرتی وہ اپنے کام کی بات پر آئی تھی

www.novelsclubb.com

تمھاری پہنچ سے دور۔۔۔۔۔۔سویرا کا دل چاہا کے وہ کوئی چیز اسکے سر پر دے مارے۔۔۔۔پیر پٹختی وہ وہاں سے چلی گئی اور اُسکے جاتے ہی بُراق ایک سکون بھری سانس لیتے ہوئے دوبارہ موبائل میں مصروف ہو گیا

*****

عیشا کی نماز ادا کرنے کے بعد وہ روم میں داخل ہوا جہاں وہ بیڈ پر کتابوں کا ڈھیر لگائے منہ میں بال پین لیئے ایک کتاب پر جُھکی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔

وہ اُسکی شرٹ ٹراؤزر میں ملبوس تھی اُسے اپنی چیزیں شئیر کرنا پسند نہ تھا لیکن اُسے یہ شرٹ اس وقت خود سے زیادہ اُس پر اچھی لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

کوئی پریشانی ہے؟؟اُسکے منہ سے پین نکلتے ہوئے اُسنے پوچھا

نہیں۔میرا مطلب ہاں۔۔۔دماغ کو حاضر کرتے اُسنے جواب دیا

کچھ سمجھ نہیں آرہا تو میں تمھیں سمجھا سکتا ہو۔۔۔۔۔

تمھیں آتا ہے ؟اُسکی حیرت پر وہ مسکرایا تھا

میڈم آپکا شوہر ڈاکٹر ہے اور یہ میڈیکل کا سبجیکٹ ہے۔۔۔۔۔

اور یونیورسٹی کا ٹاپر بھی۔۔۔۔۔۔وہ منمنائی تھی

کتاب اپنے سامنے رکھتے اُسنے اُسے سمجھانا شروع کیا،وہ کسی پروفیشنل استاد کی طرح ایک ایک پوائنٹ لکھتے ہوئے اُسے سمجھا رہا تھا وہ کبھی بک اور کبھی اسکو دیکھتی جسکے چہرے پر سنجیدگی تھی وہ ہر لحاظ سے پرفیکٹ تھا۔۔۔۔۔

سمجھ آیا۔۔۔۔۔پورا سمجھانے کے بعد اُسنے اُس سے پوچھا جس پر اُسنے سر اثبات میں ہلایا

www.novelsclubb.com

ٹھیک ہے ایک بار سمرائز کر کے سمجھتا ہوں جو تھوڑا بہت ڈاؤٹ ہو اوہ بھی کلیئر ہو جائیگا۔۔۔۔کہتے ہوئے اُسنے پھر سے سمجھانا شروع کیا زوِش صرف اُسے سن رہی تھی لیکن نظریں اُسکے ہاتھوں پر تھیں وہ اُسکے ہاتھوں کی حرکت دیکھ رہی تھی لکھتے

ہوئے اُسکے ہاتھوں کی نسیں اور اُبھر جاتی تھیں اور یہی توزوِش کی کمزوری تھی

اوکے اب تُم خود پڑھو اور اگر کوئی ڈاؤٹ ہو تو مجھے بتانا میں سمجھا دونگا۔۔۔۔

وہ اپنا لیپ ٹاپ ہاتھ میں لیئے وہیں سامنے بیٹھ گیا۔۔۔

زاویار نے ایک نظر اُٹھا کر اُسے دیکھا جو بُک پر جُھکی کام میں مصروف تھی زاویار کی نظر بے ساختہ ہی اُسکے ہاتھوں پر گئی شرٹ کی ہالف سلیوز سے نکلتی ہوئی اُسکی سفید بے داغ کلائیاں وہ شاید پہلی بار اُسکی کلائی دیکھ رہا تھا کیوں کے عموماً وہ فل سلیوز شرٹ پہنتی تھی نظر کلائی سے ہٹا کر اُسکی صراحی دار گردن پر گئی اور یہاں سے نظریں ہٹانا زیادہ مشکل کام تھا لمبی سانس خارج کرنے کے بعد اُسنے اِدھر اُدھر دیکھا اور نظریں دوبارہ بھٹک کر سامنے بیٹھی اپنی بیوی پر گئی جو اس وقت اُسکی شرٹ پہنے اسکے لیئے سخت امتحان بنی بیٹھی تھی چہرے پر جھولتی ہوئی لٹو کو دیکھ کر دل میں

جاگی اپنی خواہش کو دباتے ہوئے اُسنے اپنا ہاتھ بے ساختہ ہی پیچھے سے اپنی گردن پر لے جا کر گھمایا۔اور اپنا لیپ ٹاپ لیئے صوفے پر بیٹھ گیا

نو۔۔۔۔۔۔

دس۔۔۔۔۔کچھ وقت کے بعد زاویار کی دوبارہ آواز آئی

گیارہ۔۔۔۔۔

کیا مسئلہ ہے۔۔۔۔اُسکی گنتی سے تنگ آکر جھنجھلاتے ہوئے زوِش نے اُس سے پوچھا

کیا گن رہے ہو تُم۔۔۔۔۔۔۔

تمھاری لی ہوئی جمائیاں۔۔۔۔۔۔زوِش کو اس جواب کی توقع بلکل نہ تھی

www.novelsclubb.com

دیکھو تُم تھک گئی ہو اگر تم کہو تو میں تمھارے لیئے چائے بنا سکتا ہوں۔۔۔۔۔۔

اُسکی حیرت دیکھتے ہوئے اُسنے اپنی خدمت پیش کی

تُم واقعی چائے بناؤ گے۔۔۔۔۔چائے کا سنتے ہی اُسکے چہرے پر خوشی دوڑی

ہاں صرف تمھارے لیئے۔۔۔۔۔۔کہتے ہوئے وہ لیپ ٹاپ سائڈ پر رکھتے روم سے

باہر نکل گیا یقیناً وہ چائے بنانے گیا ہو گا۔۔۔۔

*****

فاطمہ سے ملتے ہوئے وہ یونیورسٹی سے باہر نکلی جہاں بُراق نے اُسے دیکھ کر ہوا میں

ہاتھ لہرایا ایک مسکراہٹ پاس کرتے ہوئے وہ گاڑی میں آ بیٹھی۔۔۔

آج تُم لینے آئے ہو۔۔۔۔اپنا بیگ بیک سیٹ پر رکھتے ہوئے اُسنے پوچھا

ہاں آپکے شوہر کا حکم تھا کے وہ ہاسپٹل کے کام میں بزی ہیں لیٹ ہو سکتے ہیں ۔۔۔۔۔۔ بُراق کو کوئی جواب دیتی اُس سے پہلے اُسکے ہاتھ میں پکڑے فون پر زاویار کی کال آنے لگی۔۔۔

ہیلو۔۔۔۔۔

ہیلو کہاں ہو؟ بُراق پہنچا ہے کیا تمھیں لینے۔۔۔۔اُسکے اس طرح متفکر لہجے پر زوِش کو شرارت سوجی۔۔۔۔۔

نہیں، میں ابھی باہر آئی ہوں مجھے وہ کہیں دکھائی نہیں دے رہا۔۔۔۔۔ بُراق نے حیرت سے زوِش کو دیکھا جسنے ہنسی دباتے ہوئے ہونٹوں پر اُنگلی رکھتے اُسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا اُسکی شرارت سمجھتے ہوئے بُراق نے مسکراتے ہوئے گاڑی اسٹارٹ کی۔۔۔۔

اچھا تُم اندر جا کے بیٹھو میں پوچھتا ہوں اس سے۔۔۔۔کہتے ہی وہ فون ڈسکنیکٹ کر چکا تھا۔۔۔۔۔

کیوں آپ اپنے کھڑوس شوہر سے میری کلاس لگوانا چاہ رہی ہیں۔۔۔۔۔۔

ارے کچھ نہیں کہتا۔۔۔۔۔

صرف آپکو کچھ نہیں کہتا۔۔۔۔۔دونوں کی عین توقع کے مطابق بُراق کے نمبر پر زاویار کی کال آنے لگی۔۔۔۔

ہیلو بھائی۔۔۔۔۔

بھائی کے بچے کہاں پر ہو، میں نے تمھیں کہا تھا نہ کے اُسکے آف ٹائمنگ سے پہلے ہی پہنچ جانا۔۔۔میں نے اُسے آج تک ویٹ نہیں کروایا تُم کون ہوتے ہو ویٹ کروانے والے اُسے۔۔۔۔وہ بنا بُراق کی سنے اپنی سنانے لگ گیا جس پر بُراق نے ساتھ بیٹھی زوِش کو اِشارہ کیا کے دیکھیں کیسے سناتا ہے یہ سب کو۔۔

بھائی ٹریفک تھا نہ راستے میں تبھی لیٹ ہو گیا۔۔۔۔۔۔

پانچ منٹ سے پہلے پہنچ جانا اس سے زیادہ میں اپنی بیوی کو ویٹ نہیں کروا سکتا

او کے بھائی۔۔۔۔۔

ویسے اچھا ہی کیا اپنے بھائی کے ساتھ کوئی تو ہے جو انکو بھی ٹینشن دے سکتا ہے ۔۔۔۔۔اُسنے زوِش سے کہا جس پر وہ ہنسنے لگی اور اپنے موبائل پر زاویار کا میسیج دیکھا جس میں وہ اُسے بُراق کے آنے کی اطلاع دے چکا تھا۔۔۔۔

*****

وہ دونوں گھر میں داخل ہوئے جہاں سامنے ہی وہ یہاں وہاں چکر لگا رہا تھا بُراق کو دیکھتے ہی وہ غصّے اور سنجیدگی سے اُسکی طرف بڑھا لیکن اُس تک پہنچے سے پہلے ہی زوِش دونوں ہاتھ قمر پر باندھی بُراق کے سامنے کھڑی تھی جسے دیکھتے وہ رُک گیا

کیا؟؟زوِش نے ایک ہاتھ ہوا میں لہراتے ہوئے رعب سے پوچھا۔۔۔

کیا۔۔۔کچھ نہیں۔۔۔۔چہرے پر سے سنجیدگی غائب ہو چکی تھی۔۔۔۔

اسکی طرف کیوں آرہے تھے۔۔۔۔اُسنے بُراق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سنجیدگی سے پوچھاالبتہ ہنسی اُسے بھی بہت آرہی تھی

وہ میں اسے پیار سے سمجھانا چاہ رہا تھا کے آئندہ لیٹ نہ ہونا اور کچھ نہیں۔۔۔۔۔۔

بُراق اُسکی حالت سے لطف اندوز ہو رہا تھا جو کیسے ہچکچاہٹ سے بات کر رہا تھا

اُسے سمجھانے کی ضرورت نہیں ہے جتنا تُم نے اُسے بھیجنے سے پہلے سمجھایا تھا اتنا کافی ہے وہ میرے آنے سے پہلے سے ہی ویٹ کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔نارمل انداز میں کہتے ہوئے وہ زاویار کو حیرت میں چھوڑ کر آگے بڑھ گئی۔۔۔۔اُسکی پُشت کو دیکھتے ہوئے وہ دوبارہ بُراق کی طرف پلٹا جس پر اُسکے کندھے اُچکائے جیسے کہنا چاہ رہا ہو آپکی بیوی کا ہی آئیڈیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

*****

بھابھی کل آپکی سالگرہ ہے تو بتائیں آپ کیسے منانا چاہتی ہیں۔۔۔۔۔۔عائشے نے ایکسائٹڈ ہوتے ہوئے زوِش سے پوچھا۔۔۔۔

ہاں بھابھی بتائیں ہم ایک پارٹی ارینج کرتے ہیں جس میں فیملی ممبرز ہو بس۔۔۔۔۔ بُراق نے بھی اپنا آئیڈیا پیش کیا اور کھانے کی ٹیبل پر سب ہی کی نظریں زوِش پر تھی سب کی نظریں خود پر پا کر وہ کنفیوز ہوئی تھی۔۔۔

وہ میں چاہتی ہوں کے ہم صبح قرآن خانی رکھیں جس میں سب کو بلائیں قرآن مکمل ہونے کے بعد اپنے لیئے خوشیوں اور صحت والی زندگی کی دعا کروائیں، میں اپنی زندگی کے نئے سال کا آغاز خدا کے کلام اور نام سے شروع کرنا چاہتی ہوں ۔۔۔۔۔۔اُسنے نرمی سے اپنے ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو مسلتے ہوئے جواب دیا۔۔۔۔

اس سے بہتر بات اور کیا ہو سکتی ہے کے ہماری بیٹی اپنی سالگرہ کا دِن فضول کے شور کے بجائے اُس خدا کا ذکر سے شروع کرنا چاہتی ہے جس سے ہمیں تخلیق کیا ہے ۔۔۔مہتاب صاحب کو اُسکا آئیڈیا سننے کے بعد دل سے خوشی ہوئی تھی

بلکل میں سب کو کل کی دعوت دے دیتی ہوں۔۔۔۔۔۔ریحانہ بیگم نے بھی خوشی سے اسکو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے کہا۔۔۔

****

ٹراؤزر ٹی شرٹ پہنے وہ شاور لے کر باہر نکلا تھا گیلے بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے جس میں سے پانی کی چھوٹی چھوٹی بوندیں بھی گر رہی تھیں۔۔۔۔

کیا ہوا ٹینشن میں کیوں ہو۔۔۔۔۔۔زوِش کا اُترا ہوا چہرہ دیکھتے وہ اُسکے پاس آ کر بیٹھا

کچھ نہیں بس ایسے ہی۔۔۔۔۔چہرہ جھکائے ہاتھوں پر نظریں ڈالتے وہ اُداس لہجے میں بولی

بتاؤ نہ کیا ہوا ہے۔۔۔۔لہجے میں اب التجا تھی۔۔۔

وہ میں ہر بار اپنی سالگرہ پر مہندی لازمی لگواتی ہوں اس بار مجھے لگا نہیں منا سکو گی اسی لیئے نہیں لگائی اب افسوس ہو رہا ہے۔۔۔۔

بس اتنی سی بات پر تُم اُداس بیٹھی تھی۔۔۔۔۔اُسے جیسے حیرت ہوئی تھی۔۔

تمھیں کیا پتا یہ اتنی نہیں ہے نہ ایک ہاتھ پر میں لگا دو گی مگر سیدھے ہاتھ پر کون لگائے گا۔۔۔۔۔۔

میں لگا دونگا۔۔۔۔۔۔

تمھیں لگانے آتی ہے۔۔۔۔۔

نہیں لیکن ٹرائے کر سکتا ہوں۔۔۔۔۔

یہ لو۔۔۔۔۔سائڈ دراز سے مہندی نکالتے ہوئے اُسنے زاویار کے ہاتھ میں پکڑائی

زاویار نے اُسکا ہاتھ پکڑا اور مہندی لگانا شروع کی۔۔۔

www.novelsclubb.com

یار یہ نکل کیوں نہیں رہی۔۔۔۔۔اُسنے مہندی کو دیکھتے ہوئے پوچھا جس پر زوِش نے اُسکے ہاتھ سے مہندی لیتے ہوئے اُسکی آگے سے پن نکال کر مہندی اُسکے سامنے کی

اوہ یہ بھی ہوتی ہے کیا۔۔۔۔۔۔اُنگلی سے ماتھا مسلتے ہوئے اُسنے شرمندگی سے کہا

زوِش کا ہاتھ پکڑے بیچ میں وہ سیدھی لائن بنانے لگا اور بنانے کے بعد اُسنے دوسری سائڈ سے سیدھی لائن بنا کر پلس کا نشان بنایا۔۔دونوں لائن سیدھی کے بجائے تھوڑی ٹیڑھی تھیں۔۔زاویار نے نظریں اُٹھا کر اُسے دیکھا جو پریشانی سے اُسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

یار ٹینشن نہیں لو کوئی نقشہ نہیں بناؤ گا۔۔۔۔۔وہ خود بھی پریشان تھا مگر اُسے تسلی دیتے ہوئے دوبارہ مہندی لگانے لگا اُسنے دونوں لائن کو سائڈ سے ملاتے ہوئے ہاتھ کے بیچ میں ایک گول بنایا اور پھر اُس میں مہندی بھرنے لگا اُسکے بعد اُسنے اُسکی انگلیوں پر بھی ناخن کے ارد گرد اور تھوڑا اوپر تک نشان لگا کر وہاں بھی مہندی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بھرنے لگا۔۔۔۔۔اُسکے مہندی پکڑنے کے انداز سے اُسے یہ اندازہ ہو چُکا تھا کے اُسنے آج سے پہلے کبھی مہندی نہیں پکڑی تھی لیکن وہ اس وقت صرف اُسکی خوشی کے لیئے مہندی لگانے کی کوشش کر رہا تھا اُسکے دل میں ایک انجانی سی خوشی ہوئی تھی

کیسی لگ رہی ہے۔۔۔۔۔زوِش نے اپنے ہاتھ کو دیکھا اُسے وہ مہندی واقعی بہت اچھی لگی تھی جس سے اُسکے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔۔۔اُسکی مسکراہٹ دیکھتے ہوئے زاویار نے سکون کا سانس خارج کیا جیسے بہت بڑی جنگ فتح کر لی ہو اور تھکنے کے انداز میں لیٹ گیا

www.novelsclubb.com

مجھے نہیں پتا تھا تُم پہلی ٹرائے میں اتنی اچھی مہندی لگاؤ گے۔۔۔۔۔

میں نے کہا تھا نا کے نقشے نہیں بناؤ گا۔۔۔۔اُسکی بات پر وہ سر ہلاتے ہوئے مسکرائی تھی

**

مصطفیٰ شلوار قمیض پہنے ڈریسنگ روم سے باہر آیا جہاں حوریہ اپنی لک کو فائنل ٹچ دیتی ہوئی دوبٹہ سیٹ کرنے لگی

آپ واقعی اتنی خوبصورت ہیں یا مجھے کچھ زیادہ ہی لگتی ہیں۔۔۔۔۔۔ڈریسنگ مرر میں اپنے پیچھے مصطفیٰ کو دیکھ کر وہ پلکیں جھپکا گئی

یار اتنا تو نہ شرمایا کرو، اگر اتنا شرماؤ گی تو ایسے کیسے چلے گا۔۔۔۔۔وہ اسکو مزید تنگ کرتا ہوا اُسکے قریب ہوا

وہ ہمیں چلنا چاہیئے۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

چلیں ٹھیک ہے واپس آکر میں آپکو بتاؤ گا کے آپ کتنی حسین ہیں۔۔۔۔اُسکے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے وہ اُسے سٹپٹانے پر مجبور کر گیا

****

ڈیپ ریڈ کالر کے ڈریس کے ساتھ ہلکا سا میکپ کیۓ کھلے بالو کے ساتھ وہ مکمل تیار تھی۔۔۔وہ آج تھوڑا لیٹ اٹھی تھی اور ناشتے کے بعد سے ہی اُسے زاویار نظر نہیں آیا تھا۔۔۔روم کا دروازہ کھلنے پر اُسنے دیکھا جہاں وہ بلیک شلوار قمیض پہنے سلیوز فولڈ کیۓ بھوری شال پہنے جاذب نظر لگ رہا تھا ہاتھوں میں پیکٹ لیئے وہ زوِش کی طرف بڑھا۔۔۔۔

کیسی لگ رہی ہوں میں۔۔۔۔زوِش نے دوبٹہ لہراتے ہوئے خوشی سے پوچھا

ویسے اتنا حسین لگنا گناہ ہے۔۔۔۔کہتے ہوئے اُسنے محبت سے اُسکے ہاتھ پکڑے اور پیکٹ سے گجرے نکال کر اُسے پہنانے لگا

لیکن تمھیں ہر گناہ معاف ہے۔۔۔۔دونوں ہاتھوں میں گجرے پہنانے کے بعد وہ اُسکی آنکھوں میں محبت سے دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔اسکی اس حرکت پر زوِش کے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی

تُم کہاں تھے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

پھول جیسی اپنی بیوی کے لیئے گجرے لینے گیا تھا۔۔۔۔۔

کیوں؟؟اُسکی باتوں میں کھوئے ہوئے اُسنے بے تکہ سوال کیا جس پر زاویار ہلکا سا ہنسا

کیوں کے تُم گجرے پہنے کے بعد پھولوں کو خُوشبو اُدھار دیتی ہو۔۔۔۔۔یہ لڑکا ہر بار اپنے جواب سے اُسے حیران کر دیتا ہے اپنی جھنپ مٹانے کے لیئے وہ اُسکے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چُھڑوا کے تیزی سے باہر کی جانب چل دی

******

قرآن مکمل ہو جانے کے بعد دعا کروائی گئی اور پھر سب نے مل کر کھانا کھایا کھانا کھانے کے کچھ دیر بعد تمام مہمان آرام آرام سے گھر کو لوٹ گئے ابھی شام کا وقت تھا اور سلطان مینشن میں قریبی رشتے دار ہی تھے

صائم کی نظر زوِش پر پڑی جو فاطمہ اور ماہنور کے ساتھ بیٹھی باتوں میں مشغول تھی صائم نے کچھ سوچتے ہوئے قدم اُسکی جانب بڑھائے ابھی وہ تھوڑا ہی آگے بڑھا تھا کے بُراق نے اُسکے راستہ کاٹ لیا

ارے اتنی بھی کیا جلدی ہے وہاں جانے کی پہلے مجھ سے تو مل لو۔۔۔۔۔۔ بُراق اچانک ہی اُسکے سامنے آ کھڑا ہوا تھا صائم نے ایک نظر زوِش پر ڈالنے کے بعد زبردستی مسکراتے ہوئے بُراق کی طرف ہاتھ بڑھائے جس نے اُسکا ہاتھ تھام کر اُسے لیئے باقی مہمانوں کی طرف بڑھ گیا

*****

www.novelsclubb.com

گھر کے تمام افراد ڈوبتے سورج کے ساتھ لاؤنج میں بیٹھے چائے پینے کے ساتھ ہلکی باتوں میں مصروف تھے، زوِش کچھ یاد آنے پر گھر کے اندر جانے لگی جب سامنے کسی انسان کی موجودگی کا احساس کرتے ہوئے اُسنے سر اٹھایا اور سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر رُک گئی

سالگرہ مبارک۔۔۔۔۔زوِش کو یاد تھا کیسے وہ ہر سالگرہ میں اُسکے ساتھ ہوتا تھا لیکن آج کے دن ایک اجنبی سا احساس تھا اس شخص سے کبھی اُس نے محبت کی تھی وہ بنا بولے اُسے دیکھ رہی تھی

کچھ تو بولو۔۔۔۔۔صائم کہتے ہوئے اُسکے قریب ہونے لگا جب کسی مضبوط مردانا ہاتھ نے اُسکا راستہ روکا

فاصلہ رکھ کر بات کرو۔۔۔۔۔۔۔صائم نے ایک ناگوار نظر اُس پر ڈالی اور پھر زوِش کی طرف دیکھا

زوی۔۔۔۔۔۔

زوِش۔۔زوِش سلطان نام ہے اُسکا۔۔۔۔اُسکے کچھ بولنے سے پہلے ہی زاویار نے جتاتے انداز میں اسکے جملے کی تصیح کی اور پھر رُخ زوِش کی طرف موڑا

www.novelsclubb.com

تمھیں بات کرنی ہے اس سے۔۔۔۔۔آنکھوں میں نمی لیئے اُسنے سر نفی میں ہلایا اور زاویار نے ایک سرد نگاہ صائم پر ڈالتے ہوئے زوش کا ہاتھ تھامے اپنے ساتھ لے گیا

*****

وہ اسکو لیئے کچن کی طرف آیا پانی گلاس میں ڈال کر اُسکے سامنے کیا جسنے اُسکے ہاتھ سے پانی تھام کر پیا اور پھر زاویار نے اپنی اُنگلی کا پوروں سے اُسکی آنکھوں کے کناروں سے آنسو صاف کی ئے پھر اسکو اپنے ساتھ لیئے لاؤنج میں سب کے پاس لے گیا

www.novelsclubb.com

****

کیا ہوا چیونٹی زمین پر بیٹھی کونسا خزانہ ڈھونڈ رہی ہو۔۔۔۔۔بُراق ماہنور کا سر پر کھڑا پوچھ رہا تھا جو زمین پر سر جھکائے بیٹھی تھی شاید کچھ کر رہی تھی

کچھ نہیں۔۔۔۔۔ بُراق نے اُسکی آواز میں بھاری پن محسوس کیا جس کے تحت وہ خود بھی پنجوں کے بل اُسکے سامنے بیٹھا

اوپر دیکھو۔۔۔۔۔ اُسنے چہرے اوپر اٹھایا تھا اور بُراق کی نظریں اُسکی آنکھوں میں نمی دیکھ کر تھم گئی تھیں کانچ سے ہلکی براؤن آنکھیں اس وقت نمی کی وجہ سے چمک رہی تھیں اُسنے پہلی بار ان آنکھوں کو اتنے غور سے دیکھا تھا اور پھر کسی اور کو دیکھنے کی چاہ نہ رہی وہ سمجھ نہ پایا کہ وہ واقعی خوبصورت ہے یا اس وقت زیادہ لگ رہی ہے کیا ہوا۔۔۔۔ خود کی سوچ سے باہر نکلتے یک دم اِدھر اُدھر دیکھتے اُسنے دوبارہ اُسکی طرف دیکھا

www.novelsclubb.com

میرا بریسلٹ ٹوٹ گیا۔۔۔ آنکھوں کی نمی صاف کرتے وہ بھاری آواز میں بولی

واٹ۔۔۔۔۔ تُم ایک بریسلٹ کے ٹوٹنے کی وجہ سے رو رہی ہو۔۔۔۔ اُسے جیسے حیرت کا صدمہ لگا تھا

یہ صرف ایک بریسلٹ نہیں ہے تمھیں کیا پتا یہ میرا کتنا فیوریٹ تھا۔۔۔۔۔

ایسا کیا ہے اِس میں جو تمھیں اسکے جانے پر رونا آ گیا۔۔۔۔۔وہ چمکتے ہوئے ٹوٹے بریسلٹ کو دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا وہ واقعی جاننا چاہتا تھا ایسا کیا تھا ان میں جو ماہنور جیسی لڑکی کی آنکھوں میں آنسو آ گئے

یہ مجھے بہت پسند تھا بس۔۔۔۔۔۔۔

تو ایسا اور لے لینا یار۔۔۔۔۔۔

ایسا اور نہیں ملتا پورے کراچی میں نہیں ہیں میں نے ڈھونڈا تھا بہت اپنی دوست کے لیئے یہ لاسٹ پیس تھا بس۔۔۔۔۔اُسے یہ سوچتے ہوئے اور رونا آیا بُراق نے ایک نظر اُس بریسلٹ کو دیکھا جس پر مختلف چھوٹے چھوٹے پتھروں کا استعمال ہوا تھا اور دونوں سرو پر چمکدار سواتی کرسٹل لگے تھے جو اُسکے چمکدار بنا رہے تھے

اچھا اچھا رونا بند کرو، اچھی تو تُم ویسے ہی نہیں لگتی لیکن رونے کے بعد اور بھی ڈراؤنی لگ رہی ہو۔۔۔۔۔۔ حقیقت میں تو وہ اس وقت اُسے سب سے حسین لگ رہی تھی

نہیں دیکھو اگر اتنی ڈراؤنی لگ رہی ہوں تو۔۔۔۔۔۔اُسے غصّے سے چیخ کر بولی

اچھا اچھا چلو میں تمھیں ایک جوک سناتا ہوں۔۔۔۔اُسکا دھیان بٹانے کے لیئے وہ کہتا ہے

چار پانچ دفعہ کا ذکر ہے۔۔۔۔

چار پانچ کیوں، ایک دفعہ کا ہوتا ہے نہ۔۔۔۔۔وہ اچانک بیچ میں بولی تھی۔۔۔

تو میرا جوک ہے میری مرضی میں جتنی دفعہ کا بولوں، اب بیچ میں ڈسٹرب نہ کرنا ورنہ میں نے نہیں سنانا

ہاں تو ایک چیونٹا ہوتا ہے اُسے گڑ کا ایک ٹکڑا دکھائی دیتا ہے وہ اُسکی طرف جانے لگتا ہے اچانک اُسے ایک چیونٹی نظر آتی ہے وہ گڑ چھوڑ کر اُس چیونٹی کے پیچھے چلا جاتا ہے.....

تمھیں پتا ہے اسکا کیا مطلب ہے۔۔۔۔۔وہ سر نفی میں ہلاتی ہے

اسکا مطلب ہے "گڑ نالو عشق مٹّھا"۔۔۔۔۔وہ جو غور سے اُسے سن رہی ہوتی ہے اسکی بات پر غصّے کے تاثر لیئے اُسے دیکھنے لگتی ہے جس سے اُسکی ہنسی کو بریک لگتی ہے۔۔۔

یار کیا ہوا ہنسی نہیں آئی۔؟؟

اس میں ہنسنا تھا؟

نہیں رونا تھا رلو ویسے بھی رونے سے پھیپھڑے کُھلتے ہیں۔۔۔۔۔ہاتھ جینز کی جیب میں ڈالتے لاپرواہی سے کہتا ہے

www.novelsclubb.com

تُم بہت عجیب ہو۔۔۔۔۔

اور غریب بھی۔۔۔۔۔۔وہ اُسے یاد کرواتے ہوئے بولا جس پر وہ ہنسی تھی اور یہاں بُراق کو لگا کسی نے اُسکے دل سے بھوج اُتار دیا ہو

****

کمرے میں داخل ہونے کے بعد وہ جانتا تھا کے وہ کہاں ہو گی اس لیے سیدھا بالکونی میں آیا اور اُسکی توقع کے عین مطابق وہ بالکونی میں بیٹھی تھی وہ خاموشی سے اُسکے ساتھ بیٹھ گیا کچھ لمحے خاموشی کے بعد زوِش نے اپنے ساتھ بیٹھے زاویار کو دیکھا جو نظریں زمین پر ٹکائے خاموش تھا

www.novelsclubb.com

تُم خاموش کیوں ہو؟؟؟.

کیوں کے تُم خاموش ہو۔۔۔اُسنے سادگی سے جواب دیا

تو تُم یہاں کیوں بیٹھے ہو؟

تمھارا ساتھ دے رہا ہوں۔۔۔۔۔۔

کب تک دو گے میرا ساتھ؟؟

ہمیشہ۔۔۔۔ نظریں ابھی تک زمین پر جھکائے وہ بس اُسکے سوالوں کا جواب دے رہا تھا

کیسے؟؟؟

میں تمھارے لیئے بارش روک نہیں سکتا لیکن تمھارے ساتھ بھیگ سکتا ہوں ،اگر تمھاری آنکھوں میں نیند نہ ہو تو میں ساری رات تمھارے ساتھ جاگ سکتا ہوں،اگر تمھاری پریشانی کا حل نہیں نکال سکا تو ہاتھ تھامے کھڑا رہ سکتا ہوں، تمھیں رونا ہوا تو تمھیں اپنا کندھا دے سکتا ہوں،جب تمھارے پاس کوئی نہ ہوا میں خاموشی سے تمھارے سارے دکھ سنو گا اور تُم سے تب بھی محبت کرو نگا جب تُم خود سے تنگ ہو جاؤ گی۔۔۔۔اور میرے خیال میں اسے ساتھ دینا کہتے ہیں

اگر تُم کبھی مجھ سے تنگ آ جاؤ تو؟؟ وہ چہرہ جھکائے ہنس دیا اب کیا جواب دیتا جب سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔۔۔

تُم مجھ پر بھروسہ کر سکتی ہو۔۔۔۔۔۔وہ سادگی سے اُسکی آنکھوں میں دیکھتے جواب دیتا ہے

تمھیں اگر دو میں سے ایک کا انتخاب کرنا ہو تو تُم کیا کرتے ہو؟؟ زاویار کے چہرے پر ایک زخمی مسکراہٹ آئی

دو میں سے اگر ایک کا انتخاب کرنا ہو تو ٹاس کر لینا اس لیئے نہیں کے انتخاب میں آسانی ہو گی بلکہ اس لیئے کے جب سکّہ ہوا میں ہو گا تو پتہ چل جائیگا کہ دل کیا چاہتا ہے۔۔۔وہ جانتا تھا یہ سوال کیوں کر رہی ہے لیکن پھر بھی وہ اُسکی مشکل آسان کر دینا چاہتا تھا۔۔۔

******

گاڑی ایک شیشے سے بنی بلڈ نگ کے سامنے آکر رکی حور نے نظریں سامنے عمارت پر ڈالیں اور پھر مصطفیٰ کے گاڑی کا دروازہ کھولنے پر وہ نیچے اتری تھی رُخ عمارت پر ڈالے وہ کھو سی گئی تھی کیا یہ واقعی اُسکا آفس تھا کیا اُسکا خواب واقعی پورا ہو چکا تھا

چلیں اندر۔۔۔۔۔۔اپنے مضبوط ہاتھ اُسکے سامنے پھیلایا جسے اُسنے تھامتے ہوئے سر ہلایا اور دونوں اندر بڑھے

گڈ مارننگ میم اینڈ سر۔۔۔۔۔داخلی دروازے پر ایک لڑکی خوش دلی سے انکا ویلکم کرتی ہے جس کا جواب دینے کے بعد وہ دونوں تمام لوگوں سے ملتے آفس روم کی طرف جاتے ہیں آفس میں کچھ تجربے کار ورکرز تھے جنہیں مصطفیٰ اور حوریہ دونوں نے انٹرویو لے کر اپوانٹ کیا تھا

وہ روم کی ایک ایک چیز کو ستائش بھری نظروں سے دیکھ رہی ہوتی ہے اور مصطفیٰ اُسے

کیسا لگا آفس۔۔۔۔۔اُسکے پوچھنے پر وہ اُسے ایک نرم مسکراہٹ کے ساتھ دیکھتی ہے اور یکدم اُسکے گلے لگ جاتی ہے

تھینک یو۔۔۔۔۔۔۔

اگر آپ ہر بار اسی طریقے سے "شکریہ" ادا کریں گی تو میں روزانہ آپ پر احسان کر سکتا ہوں۔۔۔۔۔اُسکے نرمی سے کہنے پر وہ اُسکے گرد اپنی باہوں کا حصار اور تنگ کر دیتی ہے

******

گھر کے داخلی دروازے کو عبور کرتا ہوا وہ سیدھا اندر آتا ہے جہاں گھر میں خاموشی ہوتی ہے وہ وہیں رُک کر کسی کو آواز دینے لگتا ہے کے نظر سامنے سے آتی ماہنور پر پڑتی ہے جو ہاتھوں میں دو کپ لیئے کچن کی طرف جا رہی ہوتی ہے لیکن اُسے دیکھتے ہوئے رُک جاتی ہے۔۔۔۔

تُم یہاں؟؟ وہ اُسکے یوں اچانک آنے پر معتجب ہوتے ہوئے پوچھتی ہے

ہاں وہ بھابھی سے ملنے آیا تھا۔۔۔۔۔۔

اچھا تُم بیٹھو زوِش اوپر ہے فریش ہو کر آتی ہو گی۔۔۔۔۔۔

باقی کے لوگ کہاں ہیں۔۔۔۔۔۔اِرد گرد نظریں دوڑاتے ہوئے وہ اُس سے پوچھتا ہے

دِن کے وقت میں اور امی ہی ہوتے ہیں اور امی اس وقت مارکیٹ گئی ہوئی ہیں ۔۔۔۔۔وہ بتاتے ہوئے کچن کی طرف چلی جاتی ہے،اکیلے بیٹھنے سے اچھا وہ اسکو تنگ کر لے یہی سوچتے ہوئے وہ بھی کچن کی طرف چلا جاتا ہے۔۔وہ سنک کے سامنے کھڑی برتن دھو رہی تھی ہاتھوں پر صابن لگے ہونے کی وجہ سے بازو سے اپنے چہرے پر آئی لَٹ کو پیچھے کرتے ہوئے وہ اس وقت مشرقی شہزادی لگ رہی تھی ایک عجیب سا احساس بُراق کے دل میں جاگتا ہے

تمھیں برتن دھونے آتے ہیں۔۔۔۔۔وہ جانتا تھا لیکن پھر بھی تنگ کرنا جیسے اُسنے اپنا فرض بنالیا تھا

میں تمھیں بھی دھودوں یہ تو صرف برتن ہیں۔۔۔۔۔پانی سے ہاتھ دھوتے ہوئے وہ ہاتھوں کی مُٹھّی بناتے ہوئے اُسکی طرف مڑتی ہے جس پر وہ دونوں ہاتھ اٹھاتے ہار ماننے والے انداز میں پیچھے ہوتا ہے۔۔۔۔۔

اُسے دو کپ میں چائے ڈالتا دیکھ وہ پاس میں سے ایک اور کپ اُٹھا کر اُسکے سامنے رکھتا ہے جس پر وہ سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھتی ہے۔۔۔۔

ہمیں بھی پلادو اپنے ان کنوارے ہاتھوں کی چائے۔۔۔۔۔۔ہنسی دباتے وہ لوفرانہ انداز میں اُسے کہتا ہے ابھی وہ کچھ کہتی ہے زوِش کی آواز آئی

بُراق تُم یہاں۔۔۔۔۔

ہاں وہ آپ سے ملنے آیا تھا میں۔۔۔۔۔دونوں لاؤنج میں رکھے صوفے پر بیٹھ جاتے ہیں

مجھ سے ملنے خیریت؟؟وہ متفکر ہوتی ہے

ہاں وہ آپکے شوہر کی برائی کرنی تھی آپ سے۔۔۔۔۔۔وہ رازداری سے بتاتا ہے

کیوں۔۔۔۔۔وہ بھی اُتنی ہی رازداری سے پوچھتی ہے

ایک تو میں ہاسپیٹل گیا تاکہ اُنکی کچھ ھیلپ کر سکوں اپر سے انہوں نے مجھے ہاسپٹل سے نکال دیا۔۔۔۔۔۔۔

تو تُم نے ضرور کچھ اُلٹا کام کیا ہو گا۔۔۔۔۔۔

میں نے تو صرف یہ کہا تھا کے بھائی چائے پلا دیں اب اتنی سی بات پر انہوں میں مجھے وہاں سے نکال دیا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہاں تو وہاں کنسٹرکشن کا کام ہو رہا ہے تُم وہاں جا کر چائے مانگو گے تو اُسنے تمھیں وہاں سے نکالنا ہی ہے۔۔۔۔

لے لی نہ آپنے اپنے شوہر کی سائڈ۔۔۔۔۔۔۔ویسے اتنا کھڑوس شوہر ہے آپکا آپ تنگ نہیں ہوتی کیا اُنسے۔۔۔۔۔۔

شرم کرو بھائی ہے تمھارا اور تُم اُسکی برائی کر رھے ھو۔۔۔۔۔۔۔

ہاں تو اُنکی بیوی کے ساتھ بیٹھا برائی کر رہا ہوں۔۔۔۔۔اُسے شرم دلانا فضول تھا زوِش اُسکی باتوں پر ہنسنے لگی

کیا باتیں ہو رہی ہیں دونوں بھابھی اور دیور میں۔۔۔۔۔ہاتھوں میں چائے کی ٹرے لیئے ماہنور اندر آتی ہے

بڑوں کی باتیں ہیں بچوں کے سننے کی نہیں۔۔۔۔۔وہ غصّے سے اُسے دیکھتی ہے اور پھر اُسے اٹھنے کا اشارہ کرتی ہے

کیا؟؟

اٹھو وہاں سے، یہاں آؤ۔۔۔۔اُنگلی سے اُسے اِشارہ کرتی ہے وہ اٹھتے ہوئے اُسکے پیچھے آتا ہے۔۔۔وہ اسے لیئے لاؤنج کی ایک دیوار میں نصب بڑے سے شیشے کے سامنے کھڑا کرتی خود اس کے برابر میں کھڑی ہوتی ہے

بتاؤ کہاں سے میں بچی لگتی ہوں، کہاں سے میری ہائیٹ چھوٹی ہے اچھی خاصی تمھارے کندھے تک آتی ہوں وہ الگ بات ہے تُم نے زرا فے کے ساتھ کمپرومیٹیشن لگا رکھا ہے۔۔۔۔۔وہ اُسکے بچی کہنے پر سلگ کر رہ گئی تھی جب کے بُراق تو اُسکی کوئی بات سن ہی نہیں رہا تھا نظریں تو آئینے میں نظر آنے والے عکس پر تھیں وہ اُسکے ساتھ کھڑی اپنی ہائیٹ کو اُسکے کندھے سے میچ کر رہی تھی پہلی بار اُسے شیشے میں دیکھتے ہوئے اپنا آپ اتنا مکمل لگا تھا۔۔۔۔

کتنے اچھے لگ رہے ہیں نے ساتھ میں ایک مکمل تصویر کی طرح۔۔۔۔وہ کھوئے سے لہجے میں کہتا ہے

کیا؟؟اُسکی حیرت زدہ آواز پر اُسکے ارد گرد کا صحر ٹوٹتا ہے

میرا مطلب کے میں بہت اچھا لگ رہا ہوں اور تُم۔۔۔ہائیٹ بڑھنے سے کوئی بڑا نہیں ہو جاتا۔۔۔۔وہ جلدی میں کہتا ہوا دوبارہ زوِش کے پاس صوفے پر بیٹھ جاتا ہے۔۔۔۔

تھوڑی ہی دیر گزرتی ہے جب ہاجرہ بیگم کے ساتھ ساتھ صائم اور تائی امی بھی گھر میں داخل ہوتے ہیں جیس سے اُن تینوں کے چہرے کی مسکراہٹ غائب ہو جاتی ہے

سلام دعا کے بعد سب ہی لاؤنج میں بیٹھ جاتے ہیں

آپ بیٹھیں میں چائے لے آتی ہوں۔۔۔۔زوِش کو وہاں سے اٹھنے کا یہی بہانہ ملا تھا

صائم ایک نظر کچن کی طرف دیکھنے کے بعد لاؤنج میں نظریں دوڑاتا ہے جہاں بُراق موبائل میں مصروف ہوتا ہے اور باقی تینوں باتوں میں وہ خاموشی سے اُٹھ کر کچن کا رخ کرتا ہے لیکن تائی امی کی نظر اُس پر پڑ جاتی ہے

زوِش میری بات سنو۔۔۔۔۔وہ اُسکے سر پر کھڑا ہوتا ہے جو سلیب کے سامنے کھڑی چائے بنا رہی ہوتی ہے

مجھے نہیں سُننّی تُم باہر جاؤ تائی امی باہر ہی ہیں تمھیں یہاں دیکھ لیا تو باتیں بنائیں گیں ۔۔۔۔۔بنا اُسکی طرف دیکھے وہ کہتی ہے

یار مجھے تم سے بات کرنی ہے۔۔۔۔۔

لیکن مجھے نہیں کرنی، تُم یہاں سے جاؤ مجھے اپنی عزت کا تماشا نہیں لگانا۔۔۔۔۔

زوِش پلیز۔۔۔۔۔وہ التجائیانداز سے کہتے اُسکا ہاتھ پکڑتا ہے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیا ہو رہا ہے یہاں۔۔۔۔۔صائم کے کافی دیر باہر نہ آنے کی وجہ سے وہ خود کچن کی طرف آتی ہیں لیکن یہاں صائم کو زوش کا ہاتھ پکڑے دیکھ اُنکا غصّہ سوا نیزے پر پہنچ جاتا ہے۔۔۔۔زوِش یکدم ہی صائم کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑواتی ہے

لڑکی شرم کرو تمھاری شادی ہو گئی ہے اب تو جان چھوڑ دو میرے بیٹے کی۔۔۔۔۔ اُنکی آواز اتنی بلند ہوتی ہے کے بُراق سمیت گھر کے باقی افراد بھی کچن میں آجاتے ہیں

کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔۔ہاجرہ بیگم فکر مندی سے پوچھتی ہیں

پوچھو اپنی بیٹی سے، شادی ہو جانے کے بعد بھی یہاں محبتیں چل رہی ہیں۔۔۔۔۔ اتنا زہر کندہ لہجہ

شرم نام کی چیز ہے بھی یا نہیں تُم میں۔۔۔۔۔

انف آنٹی۔۔۔۔وہ غصّے سے چِلّا رہی ہوتی ہیں جب بُراق بلند آواز میں اُنہیں بیچ میں ٹوکتا ہے

انف۔۔۔اگر کوئی کچھ کہہ نہیں رہا تو اسکا یہ ہر گز مطلب نہیں کے آپ کچھ بھی بولتی جائیں، وہ میری بھابھی ہیں میں اُنکے خلاف ایک لفظ اور نہیں سنونگا۔۔۔وہ غصّے میں غرّایا تھا کے پہلی بار اُسے اس طرح غصّے میں دیکھتی زوِش اور ماہنور حیران رہ گئی تھیں اُسکی نیلی آنکھوں میں سرخی چھائی ہوئی تھی۔۔۔

آپ نے سوچ بھی کیسے لیا کہ میری بھابھی آپکے اس بیٹے کے پیچھے پڑی ہوئی ہے آپکے بیٹے میں کیا ہے ایسا ہاں اپنے لیئے سٹینڈ لینا تو اسے آتا نہیں ہے، اسے صرف خود کی غلطیوں کو دوسروں کے اوپر ڈال کر اُنکے کردار کو مشکوک بنانا آتا ہے

پوچھو اپنی بھابھی سے پھر یہاں اسکے ہاتھ میں ہاتھ دیئے کھڑی کیا کر رہی تھی

میری بیوی کسی کو جواب دینے کی مستحق نہیں ہے۔۔۔۔۔زاویار کی رعب دار آواز پر سب پلٹ کر پیچھے دیکھتے ہیں جہاں وہ لاؤنج کو عبور کرتا لمبے ڈانگ بھرتا ہوا اندر آرہا تھا

اوہ تو تُم بھی آجاؤ دیکھ لو کیسے تمھاری بیوی کسی اور کے ساتھ یہاں کھڑی دل جوئی کر رہی تھی۔۔۔۔۔

کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ۔۔۔۔۔ہاجرہ بیگم کو جیسے غصّہ آیا تھا انکی اس فضول بات پر

اہان آنٹی الفاظوں کا درست استعمال کریں کیوں کے سامنے کھڑی لڑکی آپکے بیٹے کی منگیتر نہیں میری بیوی ہے۔۔۔۔۔اگر میں اب تک لحاظ کر رہا ہوں تو صرف اس لیئے کیوں کے آپ میری بیوی کا ایک قابل احترام رشتہ ہیں۔۔۔۔۔

کیا صفائی پیش کرو گے اپنی اس بیوی کے کردار کی جو یوں پرائے لڑکے کے ساتھ

۔۔۔۔۔۔

اُسکے کردار پر مجھے کوئی شک نہیں اُسکے پاک کردار کی گواہی میں خود دیتا ہوں، اُسکے کردار پر ایک غلط لفظ آپکے منہ سے نکلا تو میں سارے لحاظ بھول جاؤ گا۔۔۔۔۔۔

شہادت کی انگلی اٹھائے اُسکے لہجے میں واضح وارننگ تھی اور آواز میں رعب۔۔۔۔

اُسکے اس لہجے پر تائی امی نے گھبراتے ہوئے خود کو کچھ بھی الٹا کہنے سے باز رکھا زاویار نے ایک نظر صائم کو دیکھا اور پھر اُسکے قریب ہوا۔۔۔۔

بزدلوں کو محبّت کرنا زیب نہیں دیتا، جب سب کے سامنے ہاتھ تھامنے کی ہمت نہ ہو تو اکیلے میں ہاتھ تھام کر رُسوا نہیں کرتے۔۔۔۔۔۔۔

And you know what she was moon but you slept earlier نیلی آنکھوں کو اُسکی آنکھوں میں گاڑھے وہ غصّے سے کہتے زوِش کا ہاتھ مضبوطی سے تھامے سب کے بیچ سے لے جاتا ہے

زوِش نظر اٹھا کر اُسے دیکھتی ہے جو بے تاثر سا چہرہ لیئے گاڑی چلا رہا ہوتا ہے۔۔۔۔
وہ کیوں تھا ایسا کیوں وہ اُس سے کسی بات کی وضاحت نہیں مانگتا تھا کیوں اُس پر اتنا یقین کرتا تھا

*****

وہ جب سے گھر آئی تھی روم سے باہر نہیں نکلی تھی طبیعت خراب کا بہانہ بنا کر زاویار نے اُسکا کھانا بھی روم میں بھجوا دیا تھا بُراق نے بھی کسی کو کچھ نہیں بتایا تھا ڈنر کرنے کے بعد وہ اپنے روم میں آیا جہاں وہ اُسے نظر نہیں آئی تھی واشروم کی لائٹ آن تھی وہ الماری سے اپنے کپڑے لیتا ہوئے ڈریسنگ کی طرف بڑھ گیا چینج کرنے کے بعد وہ باہر آیا اور لیپ ٹاپ لیئے صوفے پر بیٹھ گیا واشروم کا دروازہ کھلنے پر وہ ایک نظر اُٹھا کر اُسے دیکھتا ہے اور پھر دوبارہ لیپ ٹاپ میں مصروف ہو جاتا ہے وہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتی اُسکے سامنے کھڑی ہوتی ہے

تُم مجھ سے ناراض ہو۔۔۔۔اُسکی اتنی ہلکی آواز پر وہ سر اٹھا کر اُسے دیکھتا ہے اور پھر لیپ ٹاپ اُٹھا کر سائڈ پر رکھتا ہے

اِدھر آؤ۔۔۔۔وہ اُسے اپنی گود کی طرف اشارہ کرتا ہے وہ ذرا ٹھٹکتی ہے اور پھر اُسکے آغوش میں آجاتی ہے

تُم سے ناراض ہو کر کہاں جاؤ گا یار۔۔۔۔وہ اُسے اپنے ساتھ لگائے اُسکے بال سہلا رہا ہوتا ہے اُسکی اس قدر نرمی اور مہربان آواز پر زوِش کی آنکھوں میں نمی تیرنے لگی کچھ آوارہ آنسو آنکھوں کی باڑ توڑتے ہوئے زاویار کی شرٹ میں جذب ہو گئے

شششش.... کچھ نہیں ہوا، کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا تمھیں میں ہونا کسی کو تمھاری طرف اُنگلی اٹھانے نہیں دونگا۔۔۔۔اتنا مہربان آغوش جہاں وضاحتیں یا کردار کی صفائیاں نہیں مانگی جارہی تھیں

میں نے اُسے نہیں بلایا تھا۔۔۔۔

جانتا ہوں۔۔۔۔۔۔

کیوں ہے تمھیں مجھ پر اتنا یقین؟؟

کیوں کہ محبت میں سب سے پہلے عزت اور یقین کرنا ہوتا ہے محبت میں محبت تو بہت بعد کی بات ہوتی ہے۔۔۔

مجھے اس محبت پر یقین کیسے آئیگا؟؟ وہ سیدھے ہوتے چہرہ اُسکے سامنے کرتے پوچھتی ہے دل میں اب بھی دھتکاری ہوئی محبت کی اذیت موجود ہوتی ہے

میری آنکھوں میں جھانک لو۔۔۔۔آہ جن آنکھوں میں دیکھنا ایک مشکل مرحلہ تھا اُن آنکھوں میں جھانکیں کیسے

بتاؤ کیا نظر آتا ہے ان آنکھوں میں۔۔۔۔۔وہ اُسکی آنکھوں میں دیکھتی ہے جہاں محبت کا ایک جہاں آباد تھا اُن آنکھوں میں کچھ ایسا تھا جو اس دُنیا اور اسکے ہنگامے سے دور لے جاتا ہے۔۔۔درمیان سے سونے جیسی اور کناروں سے نیلی آنکھیں

اُسکی سُرخ سفید جلد پر سحر انگیز لگتی تھیں اور اوپر سے اُن آنکھوں پر لمبی پلکیں کچھ پل کے لیئے اُن آنکھوں کو دیکھنا یقینی بن جاتا تھا

مجھے نہیں پتا تھا کہ میری آنکھیں اتنی پیاری ہیں۔۔۔۔۔وہ اُسکے مسلسل اپنی آنکھوں میں دیکھنے پر شرارت سے چوٹ کرتا ہے

ہا۔۔ نہی.... کیا۔۔۔۔وہ اچانک ہی گھبراتے ہوئے نظریں چُراتی ہے اور پھر اُسکے مسکرانے پر اپنے مسلسل اسکو گھورنے پر خود کو کوستی ہے

تمھاری آنکھیں بہت خوبصورت ہیں، معصومیت سے لبریزان آنکھوں میں گھبراہٹ کے رنگ اس قدر خوبصورت ہیں تو محبت کے رنگ کس قدر حسین لگیں گے۔۔۔۔اُسکے منہ سے اس طرح اپنی آنکھوں کی تعریف پر اُسکے گال سُرخ ہو جاتے ہیں جنہیں چھپانے کے غرض سے وہ اُسکی گود سے اُٹھ کر بیڈ پر جاتے ہی کمفرٹر میں گھس جاتی ہے اور وہ سر نفی میں ہلاتے دوبارہ لیپ ٹاپ لیئے بیٹھ جاتا ہے

******

وہ یونیورسٹی سے آنے کے بعد تھکاوٹ ہونے کی وجہ سے سو جاتی ہے مغرب کی اذان کے وقت اُسکی آنکھ کھلتی ہے وہ فریش ہو کر نماز پڑھتی ہے اور پھر کمرے سے باہر نیچے کا رخ کرتی ہے وہ سیڑھیوں سے نیچے اترتی ہے لیکن سامنے ولا منظر دیکھ کر وہ وہیں رُک جاتی ہے اُسکا چہرے پر غصّے کے اثرات نمودار ہوتے ہیں

تھینک یو زاویار اس گلاب کے لیئے۔۔۔۔۔سویرا زاویار کے ہاتھ سے گلاب لیتے ہوئے خوشی سے چہکتے ہوئے بولتی ہے

ویسے مجھے تو لال گلاب پسند ہے لیکن تمھارے ہاتھ سے سفید گلاب بھی مجھے بہت اچھا لگا ہے۔۔۔۔۔۔زاویار ابھی کچھ کہنے لگتا ہے کہ نظر سامنے زوِش پر پڑتی ہے جو غصّے سے اُنہیں ہی دیکھ رہی ہوتی ہے اور پھر خاموشی سے چلتے ہوئے کچن کی طرف چلی جاتی ہے وہ سویرا کو وہیں چھوڑے زوِش کے پیچھے کچن میں آتا ہے

زوِش بیٹی آپ بیٹھو میں چائے بنا دیتی ہوں آپ کو۔۔۔سکینہ آنٹی اُسے چائے کا سامان نکالتے ہوئے دیکھتی ہیں تو فوراً سے آگے بڑھتی ہیں

نہیں آنٹی میں خود بنا دو گی آپ کو تھکنے کی ضرورت نہیں۔۔۔۔۔۔لہجے میں نرمی ہوتی ہے سکینہ آنٹی اُنکے گھر کی سب سے پرانی ملازمہ تھی جو کے عمر میں بھی کافی بڑی تھیں

اگر بنا ہی رہی ہو تو میرے لیئے بھی بنا دینا۔۔۔۔۔۔زاویار اُسکے پیچھے کھڑے ہوتے ہوئے کہتا ہے اور زاویار کے آتے ہی سکینہ آنٹی کچن سے باہر چلی جاتیں ہیں

سویرا کو بول دو وہی بنا دیگی۔۔۔سامان غصّے سے زور زور سے پٹختے وہ غصّے سے کہتی ہے

بیوی تُم ہو تو چائے وہ کیوں بنائے۔۔۔۔۔۔اُسے اسکا یہ روٹھا روٹھا انداز محفوظ کر رہا تھا

پھول دیتے ہوئے تو آپکو یہ بات یاد نہ آئی تھی۔۔۔۔وہ اُسکی آنکھوں میں دیکھتے اُسے کہتے دوبارہ چائے کی طرف متوجہ ہوئی

چائے دو کپ میں ڈالتے ہوئے وہ اپنا کپ اٹھاتی ہے اور ایک غصّے بھری نظر اُس پر ڈالتے کچن سے باہر نکل جاتی ہے زاویار اُسکی حالت سے لطف اندوز ہوتا خود بھی چائے کا کپ لیئے باہر نکل جاتا ہے

چائے پیتے ہوئے بھی زاویار کی نظریں بار بار زوِش پر پڑ رہی تھیں جو غصّے سے چائے کے گھونٹ لیتے ہوئے اپنے سامنے عائشے کے ساتھ بیٹھی سویرا کو گھورنے میں مصروف تھی۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

نظروں سے نگلنے کا ارادہ ہے کیا۔۔۔۔وہ اتنی آواز میں کہتا ہے کے ذرا دور بیٹھی زوِش کو آواز پہنچ جاتی ہے وہ جلدی سے نظریں اُس سے ہٹاتے اُسے دیکھتی ہے جو اپنی ہنسی روکے بیٹھا ہوتا ہے وہ بنا اُس کو کوئی جواب دیئے بُراق کے ساتھ باتوں میں لگ جاتی ہے

******

وہ سب سے فری ہونے کے بعد اپنے کمرے میں آتی ہے کمرے میں داخل ہوتے ہی گلاب کی خوشبو نتھنوں سے ٹکراتی ہے وہ ہاتھ آگے بڑھا کر لائٹس آن کرتی ہے اور سامنے والا منظر دیکھ کر اُسکی آنکھیں حیرت کی زیادتی سے کھل جاتی ہیں وہ قدم لیتے ہوئے آگے بڑھتی ہے اور ارد گرد دیکھتی ہے جہاں صوفے بیڈ اور ڈریسنگ پر لائن سے بہت سارے سفید گلاب رکھے ہوتے ہیں وہ ایک ایک کو چھو کر دیکھتی ہے اور اُنکی خوشبو کو اپنے اندر اُتارتی ہے اچانک کچھ یاد آنے پر وہ شروع سے سارے گلابوں کو گنتی ہے وہ ایک ایک کر کے گنتی سب سے آخری گلاب پر آتی ہے اور آخری گلاب گنتے ہی اُسکے دِل میں آیا خیال بجھ جاتا ہے وہ جو سوچ رہی ہوتی ہے ویسے نہیں ہوتا اچانک روم کا دروازہ کھلنے پر وہ پلٹی ہے جہاں زاویار اندر داخل ہوتا ہے اور اپنے پیچھے ہاتھ میں پکڑا سفید گلاب اُسکے سامنے کرتا ہے سفید گلاب کو دیکھتے ہی زوِش کے چہرے پر خوشی کی لہریں دوڑتی ہے کیوں کے اس گلاب کو ملا کر

www.novelsclubb.com

پورے کمرے میں ۵۲۰ سفید گلاب ہوتے ہیں اور اُسے معلوم تھا کہ چائنیز زبان میں ۵۲۰ پھول محبت کے اقرار کرنے کرنے کی علامت ہے، وہ اُسکے ہاتھ میں موجود گلاب دیکھتی ہے اور پھر اُسکا چہرہ

اَنت حَب رُوحِی (تُم میرے روح کی محبت ہو)۔۔۔وہ اُسکے قریب ہوتا سرگوشی کرتا ہے اُسے عربی سمجھ تو نہیں آتی لیکن اُسکے انداز سے ہی وہ سُرخ ہوتی اُسکے ہاتھ سے گلاب لے لیتی ہے اُسکے چہرے پر آئی کچھ لٹیں اس وقت زاویار کو پریشان کر رہی تھیں

www.novelsclubb.com

شامل تھے اُسکی ناراضگی میں اپنائیت کے رنگ

آج وہ مجھ کو ناراض ناراض سا اچھا لگا تھا۔۔۔۔شاعرانہ انداز میں کہتے وہ اُسکے چہرے کی لٹو کو پیچھے کرنے لگا

ویسے اتنی جلن کیوں ہو رہی تھی تمھیں سویرا سے۔۔۔۔۔۔شوخ لہجہ کہ زوِش تذبذب کا شکار ہو جاتی ہے

اونہہ میں کیوں جلنے لگی اُس سے۔۔۔۔۔

تو تمھیں اُس سے جلن نہیں ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

ایسا کیا ہے اُسکے پاس جو میں جلوں اُس سے جلنا تو اُسے چاہیئے نہ مجھ سے۔۔۔۔۔

لٹھے مار انداز میں کہتی وہ ڈریسنگ پر رکھے گلاب کی طرف بڑھی

کیوں تمھاری پاس ایسا کیا ہے جو وہ تُم سے جلے۔۔۔۔۔۔

تُم۔۔۔۔ہے دھیانی میں کہتے وہ اچانک رکی تھی ہونٹوں کا کنارہ دانتوں تلے دبائے وہ ڈریسنگ ٹیبل کے مرر سے اُسے دیکھتی ہے

تُم، سے ناراض ہو میں۔۔۔ہاں میں یہ کہہ رہی تھی۔۔۔۔۔۔شہادت کی انگلی اٹھائے وہ جلدی سے بات گھومتی ہے۔۔

کیا مسئلہ ہے تمھیں۔۔۔۔اُسکی مسکراہٹ پر وہ چڑتی ہے

کیا۔۔میں نے کچھ کہا بھی نہیں۔۔۔۔۔ معصومیت سجائے وہ انجان بنا

تُم کہتے کہاں ہو کچھ تُم صرف دیکھتے ہو،اور تمھاری یہ بولتی ہوئی آنکھیں اور پھر یہ مسکراہٹ بہت کچھ بول دیتی ہے۔۔۔۔۔۔

دیکھو دیکھو ابھی بھی تُم کچھ نہیں بول رہے لیکن یہ آنکھیں۔۔۔۔۔۔وہ اُسکی کنفیوژن پر چہرے جھکائے ہنسنے لگ جاتا ہے

اچھا یار نہیں دیکھتا اب خوش۔۔۔۔۔کیا اب بھی ناراض ہو۔۔۔۔۔اب کی بار وہ سیریس انداز میں نرمی سے پوچھتا ہے

تمھیں فرق پڑتا ہے میرے ناراض ہونے سے؟؟

فرق نہ پڑتا تو اس طرح اپنے کمرے میں پھول کی دکان نہ کھولتا میں۔۔۔۔۔۔اِرد گرد موجود پھولوں پر نظریں گھماتے وہ کہتا ہے زوِش بھی اپنے آس پاس دیکھتی ہے

www.novelsclubb.com

جہاں پورا کمرہ ہی پھولوں سے بھرا ہوتا ہے پھر زاویار کو دیکھتی ہے اُسے آج سے پہلے کبھی کسی نے اس طرح نہیں منایا تھا یہ شخص واقعی اُسکے لیئے خدا کی طرف سے دیا بہترین تحفہ ہے

****

دوپہر کا وقت تھا سورج پوری آب وتاب سے چمک رہا تھا ایک نظر باہر دیکھنے کی بعد وہ اپنے کمرے میں بکھری چیزیں اٹھانے لگی جب کمرے میں کسی کی موجودگی کا احساس کرتے وہ گردن گھوما کر دیکھتی ہے اور پھر ہلکا سا مسکراتے دوبارہ چیزیں اٹھانے لگ جاتی ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

بھابھی آج سنڈے ہے۔۔۔۔۔عائشے اُسکے سامنے کھڑی ہوتی ایکسائٹڈ ہوتے ہوئے بتاتی ہے۔

ہاں مجھے پتا ہے۔۔۔۔۔۔

تو بُراق اور زاویار بھائی دونوں گھر میں ہیں۔۔۔۔۔

تو؟ وہ مصروف انداز میں پوچھتی ہے

تو ہم چاروں کہیں باہر چلتے ہیں گھومنے۔۔۔۔۔

آئیڈیا بُرا نہیں ہے۔۔۔۔

ہیں نہ، پتا تھا مجھے۔۔۔۔۔

تو چلیں تمھارے بھائیوں کے پاس۔۔۔۔زوِش مسکراتے ہوئے اُس سے کہتی ہے جس پر وہ سر اثبات میں ہلاتی اُسکے ساتھ روم سے باہر نکل جاتی ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

*****

تو بتاؤ اب کہاں جانا ہے۔۔۔۔وہ چاروں ہی گاڑی میں بیٹھے ہوتے ہیں جب زاویار گاڑی سٹارٹ کرتے ان سے پوچھتا ہے

ہاں جی میری بہنوں بتاؤ کہاں جانا ہے اب۔۔۔۔۔۔ بُراق بھی اُن دونوں کو دیکھتا ہے جو انہیں زبردستی اپنے ساتھ لے کر آئیں تھیں

پہلے ہم آئس کریم کھائیں گے پھر کلفٹن جائیں گے پھر وہاں سے کسی ہوٹل میں ڈنر کر کے گھر آجائیں گے۔۔۔۔۔۔ زوِش ایک ایک چیز انگلیوں پر گنواتی ساری پلاننگ بتاتی ہے اور پھر گاڑی سلطان مینشن کی حدود سے باہر نکل جاتی ہے

تو بتائیں اندر جا کے کھانی ہے یا گاڑی میں ہی۔۔۔۔۔ گاڑی آئسکریم پارلر کے سامنے روکے زاویار پوچھتا ہے

آپ جا کر لے آئیں ہم گاڑی میں ہی کھائیں گے۔۔۔۔ عائشے پارلر کے اندر لوگوں کا رش دیکھتے ہوئے کہتی ہے جس پر زوِش بھی حامی بھرتی ہے

میں بھی جاؤ گی تمھارے ساتھ۔۔۔۔۔۔ زاویار کو گاڑی سے اترتا دیکھ زوِش اچانک بولتی ہے جس پر زاویار اُسے باہر آنے کا اشارہ کرتا ہے

وہ اُسکا ہاتھ مضبوطی سے پکڑے اپنے ساتھ لے کر جاتا ہے، آئسکریم کا آرڈر دینے کے بعد وہ کچھ دیر انتظار کرتے ہیں لوگوں کا زیادہ رَش ہونے کی وجہ سے وقت زیادہ لگ رہا ہوتا ہے

میں دوبارہ گاڑی میں جا رہی ہوں تُم آجانا۔۔۔۔وہ لوگو کے ہجوم سے تنگ آکر کہتی ہے اور زاویار اُسکے چہرے پر بے زاریت دیکھتے ہلکا سا مسکراتا ہے جسے پہلے یہاں آنے کا شوق تھا اور اب جانے کی جلدی ہو رہی

میں چھوڑ کر آتا ہوں۔۔۔۔

نہیں میں خود چلی جاوں گی۔۔۔۔

مین روڈ ہے زوِش۔۔۔۔وہ فکر مند ہوتا ہے

تُم آئسکریم لے کر آؤ میں اکیلے کراس کر سکتی ہوں روڈ۔۔۔

www.novelsclubb.com

دھیان سے جانا۔۔۔۔اُسکے کہتے ہی وہ آگے بڑھ جاتی ہے پارلر سے باہر نکلتے وہ ایک نظر آنے والی گاڑیوں کو دیکھتے آگے بڑھ رہی ہوتی ہے زاویار کی نظریں بھی اسی پر ہوتی ہیں اور دیکھتے ہی دیکھتے زاویار کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی ہیں جب ایک گاڑی رونگ سائڈ سے پوری سپیڈ میں آتی زوِش کے وجود کو دور اُٹھا کر پھینکتی ہے وہ بھاگتے ہوئے اُسکی طرف بڑھتا ہے وہ جیتنے قدم اُسکی طرف اُٹھا رہا ہوتا ہے اُسے اپنے قدم اتنے ہی پیچھے جاتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں سڑک پر گاڑیوں کے ہارن کی آوازیں زوِش کے ارد گرد لوگوں کا ہجوم زاویار کا دماغ سُن ہونے لگتا ہے وہ ہجوم کو چیرتے ہوئے آگے بڑھتا ہے سڑک پر پھیلی سُرخ سیاہی کے درمیان پڑا زوِش کا وجود اُسے ایسا لگتا ہے کسی نے اُسکے زندہ وجود سے چمڑی کھینچ کر اُدھیڑ دی

وہ زوِش کو سیدھا کرتے اُسکے گال تھپتھپانے لگتا ہے

زوِش۔۔۔زوش آنکھیں کھولو۔۔۔۔وہ اپنی مندھی مندھی آنکھیں کھولے سامنے والے کا چہرہ دیکھتی ہے

www.novelsclubb.com

بُراق گاڑی سٹارٹ کرو۔۔۔۔وہ اُسکے وجود کو اٹھاتے گاڑی کی طرف بھاگتا ہے

زوِش کی آدھی کھلی آنکھیں اُسکے چہرے پر مرکوز ہوتی ہیں

زوِش پلیز آنکھیں بند نہ کرنا پلیز۔۔۔۔اُسکا سر اپنی گود میں رکھے وہ بے بسی کی آخری حد پر اُس سے التجا کر رہا ہوتا ہے

زوِش میں تمھیں کچھ نہیں ہونے دونگا بس ہم پہنچنے والے ہیں پلیز آنکھیں نہ بند کرنا۔۔۔۔آنسو اُسکی آنکھوں سے نکلتے زوِش کے چہرے پر گرتے ہیں۔۔۔

مرنے کا خوف، سب کچھ چھن جانے کا خوف، بے بسی، درد، التجا کیا کچھ نہ تھا اُس کے چہرے پر زوِش کے دل نے شدّت سے خواہش کی تھی کہ کاش وہ زندہ بچ جائے اور اِس انسان کے ساتھ اپنی زندگی گزار سکے لیکن ہر خواہش پوری ہو ضروری تو نہیں اُسے اب معلوم ہو رہا تھا کہ تحفہ محبت کتنی انمول شے ہے زوِش نے ہاتھ بڑھا کر اُس کے چہرے کو چھونا چاہا اُسکے ہاتھ کی حرکت دیکھتے زاویار نے جلدی سے اُسکا ہاتھ تھاما اپنی بند پڑتی آنکھوں کے ساتھ اُسنے اُسے ہلکی مسکراہٹ

کے ساتھ دیکھا اور پھر آنکھوں نے مزید شفاف منظر دیکھنے سے انکار کر دیا

خون کافی بہہ چکا ہے ہمیں ارجنٹ خون کا انتظام کرنا ہو گا، پیشنٹ کا بلڈ گروپ کیا ہے۔۔۔۔۔ایمرجنسی سے باہر آتے عاصم نے جلدی سے دریافت کیا

(اے+)۔۔۔۔میرا بھی (اے+) ہے تُم میرا بلڈ لے سکتے ہو۔۔۔۔۔زاویار کے جلدی سے کہنے پر عاصم نے سر اثبات میں ہلایا اور زاویار اُسکے پیچھے بڑھا

عاصم میرے جسم سے ایک ایک قطرہ بلڈ لے لینا لیکن اُسے بچا لینا پلیز۔۔۔۔۔

زاویار منّت بھرے لہجے میں عاصم سے کہتا ہے عاصم ایک ماہر ڈاکٹر اور زاویار کا دوست بھی ہوتا ہے عاصم ایک نظر اُسکی بکھری حالت دیکھتا ہے جو اس وقت اس بچے کی طرح لگ رہا ہوتا ہے جس سے اُسکا پسندیدہ کھلونا لے لیا جائے اور پھر وہ اُسکے لیئے روتا اور منّتیں کرتا ہے عاصم سر اثبات میں ہلاتے اُسکے کندھے پر ہاتھ رکھتا ہے

*****

۹قسط نمبر

تقریباً ایک گھنٹے سے زیادہ وقت ہو چکا تھا اور وہ لگاتار اضطراب کی سی کیفیت میں آپریشن تھیٹر کے سامنے چکر لگا رہا ہوتا ہے نظر بار بار تھیٹر کے دروازے کے اپر جلتی لال لائٹ پر ڈالتا ہے اور پھر اپنے ٹھنڈے پڑتے ہاتھوں کو دیکھتا ہے اِس وقت کوئی اُس سے پوچھتا کے انتظار کیا ہوتا ہے تو وہ بلاشبہ بتاتا کہ آپریشن تھیٹر کے اُوپر جلتی اُس لال لائٹ کو دیکھنا جہاں اندر آپکا کوئی بہت عزیز زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہا ہو

امی پلیز نہیں روئیں کچھ نہیں ہو گا زوِش کو آپ پلیز دعا کریں بس۔۔۔۔۔ حوریہ اپنی ماں کو گلے لگائے تسلی دے رہی ہوتی اپنی بہن کی حالت دیکھتے اُسکے خود کی آنکھوں سے آنسو نہیں رُک رہے تھے

بُراق ایک نظر سب پر ڈالتا ہے ماہنور اپنی ماں کے ساتھ بے تاثر چہرہ اور آنکھوں میں آنسو لیئے بیٹھی ہوتی ہے مہتاب اور احمد صاحب دونوں ایک جگہ بینچ پر خاموشی سے سر جھکائے بیٹھے ہوتے ہیں ریحانہ بیگم اور عائشے بھی ایک دوسرے کو سہارا دیئے بیٹھی ہوتی ہیں ریحانہ بیگم اپنی آنکھوں سے آئے آنسو کو صاف کرتے ساتھ ساتھ زبانی یاد کی ہوئی سورتیں پڑھتی دعائیں مانگ رہی ہوتی ہیں سب ہی نفوس اپنی اپنی جگہ بے حد پریشان ہوتے ہیں

ڈاکٹر کے باہر نکلتے ہی زاویار سمیت باقی سب اُنکی طرف لپکتے ہیں

صائم کیسی ہے وہ کب تک ہوش آئیگا اُسے۔۔۔۔۔۔زاویار بے چینی سے تھیٹر کے دروازے کو دیکھتے ہوئے اُمید سے پوچھتا ہے صائم ایک نظر سب کو دیکھنے کے بعد اُسے دیکھتے ہوئے متوجہ ہوتا ہے

ظاہری طور پر ہاتھ فریکچر ہونے کے علاوہ کوئی اتنی جسمانی چوٹ نہیں آئی لیکن اندرونی طور پر بہت گہری چوٹ لگی ہے اُنکا خون کافی بہہ چُکا تھا ہم نے پوری

کوشش کر لی ہے لیکن اگلے اڑتالیس گھنٹے بہت مشکل ہونے والے ہیں اگر اُنہیں ہوش آجاتا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ۔۔۔۔۔۔آگے کا جملہ قصداً ادھورا چھوڑ کر زاویار کے کندھے پر ہاتھ رکھتے دعاؤں کی تائید کرتے وہ آگے بڑھ گیا اور ہسپتال کے کوریڈور میں اچانک سناٹا چھا گیا

حاجرہ۔۔۔۔وہ لڑکھڑا کر گرتیں اس سے پہلے احمد صاحب نے جلدی سے اُنہیں تھام لیا

یہ کیا بول کر گیا ہے ڈاکٹر۔۔۔نہیں میری زوی کو کچھ نہیں ہو سکتا۔۔کچھ نہیں ہو گا نہ میری زوی کو؟ وہ اُنکے سینے پر ہاتھ پھیرتے وحشت زدہ انداز میں بولیں جب کے اُنکے انداز اور ڈاکٹر کی بات سن کر باقی تمام لوگوں کی آنکھوں میں بھی نمی تھی

ڈاکٹر کے پھونکے گئے سور جیسے الفاظ سننے کے بعد زاویار بے یقینی اور سپاٹ چہرہ لیئے کوریڈور سے جانے لگا اِرد گرد کے لوگ کیا بول رہے تھے کیا کر رہے تھے اُسے کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا سنائی دیا تو بس ڈاکٹر کے وہ الفاظ وہ غائب دماغی سے

چلتے ہوئے سیڑھیوں کی طرف بڑھ رہا تھا جب مصطفیٰ نے پیچھے سے اُسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اُسے روکا

کہاں جا رہا ہے۔؟؟ وہ سُن پڑتے دماغ کے ساتھ پلٹا تھا اُسنے مصطفیٰ کو دیکھا جسکی آنکھوں میں نمی تھی وہ یکدم ہی مصطفیٰ کے گلے لگ کر گہرے سانس لینے لگا وہ جو کب سے خود پر ضبط کیۓ بیٹھا تھا اُسکے گلے لگتے ہے بے آواز رونے لگا

مصطفیٰ اسکو ہوش تو آ جائیگا نہ وہ ٹھیک تو ہو جائیگی نہ ؟ اُسے کچھ ہو گیا تو میں کیسے جیو گا یار۔۔۔۔ایک ہی ساتھ بہت سے خدشے اُسے لاحق ہونے لگے

میری غلطی ہے ساری میں اُسے نہ جانے دیتا اُس وقت تو ابھی میرے ساتھ ہوتی میرے پاس، میں کیا کرو مجھے سانس نہیں آ رہا صحیح سے میرا دل پھٹ رہا ہے میں اُسے کھونا برداشت نہیں کر پاؤ گا یارو۔۔۔وہ مجھے ایسے چھوڑ کر نہیں جا سکتی یار، مجھے ڈر لگ رہا ہے میری زندگی کا سب سے خوبصوت ترین حصہ اس وقت بیڈ پر بے

جان پڑا ہے۔۔۔۔اُسکی بکھری حالت اس وقت قابل رحم تھی مصطفیٰ نے اُسے زور سے گلے لگا کر اُسکی پیٹھ سہلائی

کون کہتا ہے مرد نہیں روتا مرد روتا ہے جب اُس سے اُسکی عزیز چیز چھین لی جائے وہ روتا ہے جب اذیت نا قابل برداشت ہو جائے وہ روتا ہے جب اُس سے اُسکی روح کا حصہ چھین لیا جائے

وہ خود کے آنسو صاف کرتے ہوئے پیچھے ہوا

؟؟کہاں جا رہے ہو

مسجد،اُس خدا سے مانگنے۔۔۔۔۔کہتے ہوئے وہ وہاں سے نکل گیا جب کے مصطفیٰ اُسکی پُشت دیکھتے ہوئے خود باقی تمام لوگو کے پاس کوریڈور کی طرف گیا

www.novelsclubb.com

وہ مسجد کے سامنے کھڑا حسرت سے مسجد کو دیکھ رہا تھا ایسا نہیں تھا کہ وہ پہلی بار آیا ہے وہ روزانہ آتا تھا نماز پڑھنے اُس خدا کی عبادت کرنے لیکن آج وہ اُسکے در پر اپنی عزیز چیز مانگنے آیا تھا چھوٹے مگر مضبوط قدم اٹھاتے وہ اندر گیا وضو کرتے ہوئے بھی اُسکی آنکھوں کے سامنے اُسکا خون سے لت چہرہ آرہا تھا اور دماغ میں ڈاکٹر کے کہے الفاظ گونج رہے تھے وضو کرنے کے بعد اُسنے جائے نماز بچھائی اور نفل ادا کیئے سلام پھیرنے کے بعد وہ وہیں بیٹھ گیا دعا کے لیئے ہاتھ اٹھائے اپنے کانپتے ہاتھوں کو دیکھا اور پھر چہرہ اُٹھا کر آسمان کو دیکھا وہ اُمید بھری نظروں سے آنکھوں میں ڈھیروں آنسو لیئے آسمان کو دیکھ رہا تھا اور پھر سجدے میں جاتے ہی آنسو کا نہ رکنے والا سلسلہ شروع ہو گیا

www.novelsclubb.com

اے خُدا میں نے تجھ سے کبھی کچھ نہیں مانگا لیکن آج میں تُجھ سے اپنی زندگی مانگ رہا ہوں میں تُجھ سے تیری بنائی ہوئی مخلوق کی صحت مانگ رہا ہوں خدایا تو جانتا ہے نہ میں اُس سے کتنی محبت کرتا ہوں تو پلیز اُسے مجھ سے دور نہ کرنا میں کیسے جیو گا

اُسکے بنا میری سانسیں خوشیاں سب اُس شخص سے جُڑی ہوئی ہیں تو نے مجھے بنا مانگے اُسے دیا تھا اب ایسے نہ چھین اُسے خدایا اُس شخص کو مجھے لوٹا دے۔۔۔۔۔وہ آنسو بہاتا اپنے دِل کا حال اُس خدا کو بتا رہا تھا جو صحت، زندگی اور خوشیاں دینے والا رب ہے وہ جانتا تھا کہ وہ کسی کی دعائیں رد نہیں کرتا وہ سب کی سنتا ہے کئی لمحے آنسو بہانے کے وہ وہ اُٹھ بیٹھا اور ہتھیلیوں سے آنسو صاف کرتے مسجد سے باہر نکلتے رُخ دوبارہ ہاسپٹل کی طرف کیا

*****

پیشنٹ کے پاس ایک یا دو لوگ رُک سکتے ہیں اس سے زیادہ نہیں یہ ہاسپٹل کی پالیسی کے خلاف ہے آپ سب یہاں پلیز رش نہ بنائیں۔۔۔۔۔۔

میں زوی کو چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤ گی۔۔۔۔۔۔ہاجرہ بیگم آنسو صاف کرتی یک دم بولیں تھیں

تُم ان سب کے ساتھ گھر جاؤ میں اور زاویار یہیں ہیں۔۔۔۔۔احمد صاحب نے اُنہیں نرمی سے سمجھایا

انکل آپ سب چلیں جائیں میں یہاں زاویار کے ساتھ رُک جاتا ہوں آپ سب صبح آجایئے گا۔۔۔۔۔۔مصطفیٰ نے سب کو دیکھتے ہوئے کہا جس پر مہتاب صاحب کے سمجھانے پر تمام لوگ گھر چلے گئے تھے سب کے جانے کے بعد مصطفیٰ نے بینچ پر سر جھکائے بیٹھے زاویار کو دیکھا اور پھر خود بھی اُسکے پاس آ بیٹھا

مصطفیٰ نے اُسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے حوصلہ دینا چاہا

اگر اُسے کچھ ہو گیا پھر کیا کروں گا میں۔۔۔۔۔سر جھکائے وہ ہلکی سی آواز میں بولا تھا

کچھ نہیں ہو گا، اُس خُدا پر یقین رکھو اگر وہ آزمائش میں ڈالتا ہے تو اُس سے باہر نکلنے کے وسیلے بھی پیدا کرتا ہے۔۔۔۔۔۔۔وہ پوری رات اُسی طرح بینچ پر بیٹھا رہا آس

پاس کیا ہو رہا تھا کیا نہیں اُسے کسی بات سے کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا وہ پوری رات صرف اُسکی زندگی کی دعائیں کرتا رہا

*****

بیٹا تُم دونوں گھر چلے جاؤ کچھ دیر بعد آجانا پوری رات بھی یہیں تھے میں اور بُراق ہیں یہاں۔۔۔۔۔۔احمد صاحب اپنے سامنے کھڑے مصطفیٰ کو کہتے ہیں نظر زاویار پر بھی ڈالتے ہیں

نہیں جب تک زوِش کو ہوش نہ آجائے میں کہیں نہیں جاؤ گا۔۔۔۔۔۔زاویار نے اُنہیں نرمی سے جواب دیا اور دوبارہ بینچ پر جا بیٹھا احمد صاحب نے اُسکی بکھری حالت دیکھی اور اُسکے آگے وہ کچھ نہ کہہ سکے۔۔۔۔۔

صبح سے رات ہو چُکی تھی اور زوِش کو ابھی تک ہوش نہ آیا تھا۔۔۔۔۔۔

ڈاکٹر، وہ پیشنٹ کو سانس لینے میں پرو بلم ہو رہی ہے۔۔۔۔ایک نرس آپریشن تھیٹر سے بھاگتے ہوئے باہر آتے ہی سامنے کھڑے ڈاکٹر سے کہتی ہے جسکی بات سنتے ہی ڈاکٹر تھیٹر کی طرف بڑھتے ہیں۔۔۔نرس کی بات سنتے سب ہے لوگ پریشانی سے ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں زاویار بے چینی سے تھیٹر کے باہر چکر کاٹ رہا ہوتا ہے جب اندر سے ڈاکٹر کو آتا دیکھ وہ اُنکی طرف مڑتا ہے

کونگریٹیولیشن، پیشنٹ کو ہوش آگیا ہے وہ اب خطرے سے باہر ہیں کچھ دیر میں آپ اُنسے مل سکتے ہیں۔۔۔۔ڈاکٹر کے کہے الفاظ پر سب ہی نے سکھ کا سانس لیتے خدا کا شکر ادا کیا زاویار کو یوں لگا جیسے کسی نے اُسے تپتے صحرا سے نکال کر چھاؤں میں رکھا ہو۔۔۔۔

جہاں باقی تمام لوگ زوِش سے ملنے وارڈ کی طرف جانے لگے وہیں زاویار نے مسجد کا رُخ کیا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

زوِش جب سے ہوش میں آئی تھی اُسکے ماں باپ اُسکے سرہانے بیٹھے پیار کر رہے تھے اُسکے سب ہی عزیز رشتے اُسکے پاس تھے لیکن اُسکی نظریں اُسے ڈھونڈ رہی تھیں جسکے چہرے پر اُسنے خود کے دور جانے کا خوف دیکھا تھا لیکن وہ اُسے کہیں نظر نہ آیا نرس کے کہنے پر سب ہی لوگ وارڈ سے باہر آ چکے تھے۔۔۔۔۔۔

زاویار مسجد سے شکرانے کے نفل پڑھنے کے بعد دوبارہ ہاسپٹل لوٹا تھا۔۔۔

بیٹا تُم گھر جا کر آرام کر لو کل سے یہیں ہو اب تو زوِش کو بھی ہوش آ گیا ہے ۔۔۔۔۔احمد صاحب نے ایک بار پھر اُسے گھر جانے کا کہا اُنکے اِس طرح کہنے اور بُراق اور مصطفیٰ دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے گہرا سانس خارج کیا کیوں کے وہ دونوں ہی اُسکا جواب جانتے تھے

نہیں انکل میں بلکل ٹھیک ہوں، اِس وقت مجھے گھر کے اُس کشادہ کمرے سے زیادہ ہاسپیٹل کے اِس وارڈ میں سکون آئیگا۔۔۔۔۔۔اُسکے نرم لہجے اور معذب انداز میں دیئے گئے جواب پر احمد صاحب نے نرم مسکراہٹ کے ساتھ اُسکے کندھے پر ہاتھ

رکھا۔۔اُنکے بعد اگر کوئی اُنکی بیٹی سے سب سے زیادہ محبت کرتا ہے تو وہ زاویار تھا

۔۔۔۔۔۔

وارڈ کا دروازہ کھولتے وہ اندر آیا جہاں سامنے اُسکا نازک وجود مشینوں میں جکڑا ہوا تھا وہ دوائیوں کے زیرِ اثر سو رہی تھی پاس میں رکھے سٹول کو آگے کھینچتے وہ اُسکے بیڈ کے قریب بیٹھ گیا۔۔۔۔ نظر اُسکے ڈرپ لگے ہاتھوں پر گئی اُسنے احتیاط سے اُسکے ہاتھ کو اپنے ہاتھوں میں تھاما بہت نرمی سے وہ اُسکے ہاتھ پر اپنا انگوٹھا ٹریس کرنے لگا، نظر اُٹھا کر اُسکے چہرے کو دیکھا جہاں ماتھے پر پٹی بندھی ہوئی تھی وہ کس قدر تکلیف میں تھی زاویار کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو نکلے اپنا ہاتھ بڑھا کر اُسکی بند آنکھوں کو اپنی انگلیوں کے پوروں سے چھوتے وہ اُسے محسوس کرنے لگا وہ اُس سے دور نہیں گئی تھی وہ اُسکے قریب ہے بے حد قریب یہی سوچ اُسکے اندر تک سکون پھیلا رہی تھی اُسکے دل پر ایک بوجھ سا تھا جو اُتر گیا تھا۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

دُنیا میں کوئی لڑکی چاہ کر بھی زاویار سلطان کے دل میں وہ مقام حاصل نہیں کر سکتی جو زوِش شاہ نے بنا چاہے حاصل کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔ گزری رات کے ساتھ وہ محبوت سا اُسکے چہرے کو دیکھتے ایک ایک نقوش کو حفظ کر رہا تھا اور اسی دوران وہ خود بھی نیند کی وادیوں میں اُتر گیا تھا۔۔۔۔

****

دوائیوں کا اثر ختم ہوا زوِش کی آنکھ کھلی ہلکی آنکھیں کھولتے اُسنے روم کی چھت کو دیکھا پھر چہرہ گھوما کر نظر کھڑکی پر ڈالی جہاں سے روشنی اندر جھلک رہی تھی اپنے پاس سٹول پر بیٹھے زاویار کو دیکھا جو بیڈ پر سر رکھے اُسکا ہاتھ مضبوط مگر نرمی سے پکڑے سو رہا تھا زوِش نے دوسرا ہاتھ بڑھا کر اُسکے سر پر رکھنا چاہا اس سے پہلے زاویار کے وجود میں حرکت ہوئی اُسنے اپنا ہاتھ دوبارہ پیچھے کر لیا۔۔۔زوِش کو جاگتا ہوا دیکھ وہ بلکل سیدھا ہوا

کیا ہوا کہیں درد ہو رہا ہے؟ کچھ چاہیئے؟ پانی؟ وہ ایک ہی سانس میں بہت سارے سوال کر گیا تھا

نہیں کچھ نہیں چاہیئے۔۔۔۔۔آہ اتنی فکر

تُم گھر چلے جاتے تھوڑا آرام کر لیتے۔۔۔۔۔زاویار کی آنکھوں کی سرخی دیکھتے ہوئے اُسنے کہا

نہیں، تُم اور میں یہاں سے ساتھ ہی گھر جائیں گے۔۔۔۔۔اُسکا لہجہ اٹل تھا

میں ایک دِن بیہوش تھی۔۔اب تو ٹھیک ہوں

تُم پورے تیس گھنٹے بیہوش تھی۔۔۔۔۔تمھیں پتا ہے میں نے ان گھنٹوں میں تمھاری آواز نہیں سنی تھی مجھے لگا میں بہرہ ہو جاؤں گا، میں نے ان گھنٹوں میں تمھارا چہرہ نہیں دیکھا تھا مجھے اپنی آنکھیں بے مقصد لگی تھیں۔۔۔۔۔۔

تمھیں پتا ہے میں کتنا ڈر گیا تھا مجھے لگا تُم مجھ سے دور چلی جاؤ گی۔۔۔۔۔وہ اُسکا ہاتھ تھامے کہہ رہا تھا جیسے ہاتھ چھوڑے گا اور وہ بہت دور چلی جائیگی۔۔۔

کیا میں واقعی اتنی محبت کے قابل ہوں؟؟

محبت بہت چھوٹا سا لفظ ہے تُم "انت الحیات" ہو مطلب تُم میری زندگی ہو۔۔۔۔ وہ اُسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بول رہا تھا اور وہ سُن رہی تھی

زندگی پتا ہے کسے کہتے ہیں، سانس لینے کو؟ نہیں تمھاری آواز کو۔۔ تمھاری دید کو۔۔ تمھیں کہتے ہیں زندگی اور اپنی زندگی کسے پیاری نہیں ہوتی یار۔۔۔۔۔وہ تمسخر ہنسا۔۔۔۔کتنا خوبصورت احساس ہوتا ہے جب کوئی آپکو بنا کسی مفاد کے اتنا چاہے یہ احساس زوِش کو صرف زاویار کی محبت میں ہی مل سکتا تھا

دروازہ نوک ہوا اندر سے اجازت ملنے پر بُراق نے ہلکا سا دروازہ کھول کر اندر جھانکا

۔۔۔

میں اندر آ جاؤ۔۔۔۔وہ شرارت بھرے لہجے میں اجازت مانگنے لگا جس پر زاویار نے اُسے اندر آنے کا اشارہ کیا

ہیلو بھابھی کیسی ہیں آپ، مجھے یاد تو کیا ہی ہو گا آپ نے۔۔۔۔۔۔وہ چلتا ہوا زوِش کے پاس آیا اور ہاتھ میں پکڑا باغ بعد بیڈ کے پاس پڑی ٹیبل پر رکھا

وہ تمھیں کیوں یاد کرنے لگی جب اُسکا شوہر ہے اُسکے پاس۔۔۔۔۔زاویار نے اُسے گھورا

شوہر بھی تو دیکھیں، بیمار بندے سے اچھی اچھی باتیں کرتے ہیں تاکہ اُسکا مائنڈ فریش ہو اور آپ سے اچھی باتوں کی اُمید تو مجھے بلکل نہیں۔۔۔۔۔اُسکی گھوری کو کسی خاطر خواہ میں نہ لاتے ہوئے اُسنے جواب دیا

اوہ ہاں ایک کام تو میں بھول ہی گیا۔۔۔۔کچھ یاد آنے پر وہ اچانک اُٹھا اور گھر سے لائے ہوئے بیگ کو ٹٹولنے لگا

مل گیا۔۔۔۔بیگ سے روم فریشنر نکال کر وہ پیچھے پلٹا اور پورے روم میں اسپرے کرنے لگا۔۔۔۔

بس بس بہت زیادہ نہیں کرنی۔۔۔۔اُسے لگاتار اسپرے کرتا دیکھ زاویار نے اُسے روکا

ویسے یہ کیوں لائے تھے تُم؟

وہ میں نے سوچا میری بھابھی ہاسپٹل کی بدبو سے تنگ آ گئی ہونگی تو کیوں نہ روم فرشنر لے جاؤ۔۔۔۔۔۔

کہاں ملے گا آپکو ایسا دیور۔۔۔۔زاویار نے اُس ڈرامے کو دیکھا لیکن وہ جانتا تھا ان کچھ گھنٹوں میں وہ بھی کتنا ڈر گیا تھا اسی لیئے اب زوِش کے ٹھیک ہونے پر وہ اتنا خوش ہو رہا ہے

بلکل کہیں نہیں ملنے والا۔۔۔۔۔زوِش نے اُسکی بات میں حامی بھری

باقی کون کون آیا ہوا ہے باہر؟

میں اور عائشے آئے ہیں ڈیڈ اور موم آرہے تھے۔۔۔۔

اوہ اچھا۔۔۔۔۔

ہاں تو آپ بھابھی کو یہ سب کھلا دیں امی کے سخت آرڈر ہیں ان میں سے کچھ بھی نہیں بچنا چاہیئے۔۔۔۔ بُراق نے بیگ میں رکھا سامان نکال کر اُنکے سامنے رکھا اور پھر خود روم سے باہر چلا گیا

چلیں جی بیگم صاحبہ۔۔۔۔۔ زاویار نے پیار سے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اسکو بیٹھنے میں مدد کی اور اپنے ہاتھوں سے اُسے کھلانے لگا۔۔۔۔

****

زوِش کو آج پانچ دونوں بعد ڈسچارج کیا گیا تھا اور صبح سے ہی سب اُسکا خاصا خیال رکھ رہے تھے ریحانہ بیگم اُسے ہر آدھے گھنٹے بعد کچھ نہ کچھ کھلا رہی تھیں اور ابھی بھی وہ اُسکے سامنے فروٹس سے بھری ٹرے لے کر بیٹھی تھیں

چلو زوِش یہ تھوڑے سے فروٹس ہیں کھالو۔۔۔زوِش ایک نظر فروٹس سے بھری ٹرے کو دیکھنے کے بعد ہے بس نظروں سے زاویار کو دیکھتی ہے جو بیڈ کے پاس کھڑا چہرہ جھکائے ہنسی روکنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔وہ زوِش کو دیکھتا ہے جو اُمید لیئے اُسے دیکھ رہی تھی

امی میں اسے کھلا دیتا ہوں اب فکر نہ کریں۔۔۔۔چہرے پر یک دم سنجیدگی لیئے وہ بولا

اچھا میں جا رہی ہوں لیکن اسے یہ لازمی کھلا دینا کافی کمزور ہو گئی ہے یہ۔۔۔۔۔

جی ٹھیک ہے۔۔۔م وہ تابعداری سے جواب دیتا ہے اور ریحانہ بیگم کے جانے کے بعد ہی اُسکا قہقہ گونجتا ہے

بہت ہنسی نہیں آرہی تمھیں۔۔۔۔۔

ہاں تو اپنی حالت دیکھو کیسی مسکینوں والی شکل بنا رہی تھی۔۔۔۔

تُم میرا مزاق بنا رھے ہو۔۔۔۔۔وہ خفا ہوئی تھی

میں تمھارا مزاق بنا سکتا ہو کیا؟؟اس طرح پوچھنے پر وہ ایک نظر اُسے دیکھتی ہے اور پھر سر نفی میں ہلا کر سیدھی ہو کے بیٹھ جاتی ہے۔۔۔

اچھا یہ بتاؤ تمھیں کیا پسند ہے مطلب کیا کرنے کا شوق ہے۔۔۔۔۔وہ اُسکے سامنے بیٹھا اُس سے سوال کرتا ہے

مجھے بائک رائڈنگ کا بہت شوق ہے لیکن مجھے چلانی نہیں آتی۔۔۔۔۔وہ مایوسی سے بولی

میں سیکھا دونگا۔۔۔۔۔

سچی؟؟وہ خوشی سے چیختی ہے اُسکے بچوں کی طرح خوش ہونے پر وہ مسکراتے ہوئے ہاں کہتا ہے

اچھا تمھیں بائک رائڈنگ کا شوق کیوں ہے؟اُس نے کبھی زوِش کو بائیکس کے بارے میں بات کرتے ہوئے نہیں سنا تھا اُسے تجسس ہوا

مجھے بائک ریس دیکھنا بہت پسند تھا اسی لیے میں موبائل پر ہر ریس ویڈیو دیکھتی تھی اور اُس سے میرا شوق بڑھتا گیا۔۔۔۔

اچھا۔۔۔۔اُسنے کچھ سوچتے ہوئے کہا

ہاں اور نیل میرا فیوریٹ ہے۔۔۔۔۔

ایک منٹ، کون، نیل؟؟وہ یکدم سوچوں سے باہر آیا چہرے سے مسکراہٹ غائب ہو چکی تھی

ہاں میرا فیوریٹ بائک ریسر ہے۔۔۔۔۔وہ جوش سے بتاتی ہے

www.novelsclubb.com

کیا پسند ہے تمہیں اُس میں۔۔۔۔وہ اُلجھا تھا

اُسکے بائک چلانے کا انداز، اتنا پیارا لگتا ہے جب وہ اپنی کواسکی ننجا(kawaski ninja H2R)پر ہیرو کی طرح انٹری مارتا ہے، کیا ریس لگاتا ہے وہ ہر بر جیت کر چلا جاتا ہے۔۔۔۔

اچھا بس بس۔۔۔۔اُسکے منہ سے نیل کی تعریف سنتے وہ بیزار ہوا

تُم ابھی سو جاؤ ٹائم زیادہ ہو گیا ہے۔۔۔۔۔اُسکا کوئی ارادہ نہیں ہوتا نیل نامہ سننے کا

تُم میری باتوں سے تھک گئے؟؟وہ مصنوعی ناراضگی سے پوچھتی ہے

میں تمھارے سامنے بیٹھ کے پوری رات بنا تھکے تمھیں سُن سکتا ہوں، لیکن زیادہ دیر جاگنے سے طبیعت خراب ہو جائیگی اسی لیئے ابھی سو جاؤ۔۔۔۔۔وہ دل ہی دل میں خوش ہوتے ہوئے لیٹ جاتی ہے اس لڑکے کے ہر انداز سے محبت جھلکتی تھی

۔۔۔۔

*****

وہ لگاتار سونے کی کوشش کر رہا ہوتا ہے لیکن نیند کو سو دور ہوتی ہے کروٹ لیتے ہوئے وہ اپنے ساتھ سوئی زوِش کو دیکھتا ہے اور پھر سائڈ ٹیبل سے موبائل اٹھاتے بالکونی میں جاتا ہے۔

رات کے اِس پہر کمرے کی خاموش فضا میں اُسکا موبائل بجتا ہے نیند میں ہاتھ بڑھا کر وہ سائڈ ٹیبل پر رکھا اپنا موبائل اٹھاتا ہے اور نیند میں ہی کال پک کرتے فون کان سے لگاتا ہے

کون۔۔۔۔۔بند آنکھوں سے نیند میں ڈوبی آواز میں وہ پوچھتا ہے

زاویار۔۔۔۔۔۔مصطفیٰ اُسکی آواز پر یکدم اٹھتا ہے آنکھیں مسلتے ہوئے موبائل پیچھے کر کے وقت دیکھتا ہے

سب خیریت، زوِش ٹھیک ہے۔۔۔۔حور کی نیند خراب نہ ہو اسی لیئے وہ بالکونی میں آ جاتا ہے

ہاں سب خیریت ہے۔۔۔۔۔۔

تو اِس وقت کال کیوں کی کوئی مسئلہ ہوا ہے۔۔۔۔۔۔اُسے فکر ہونے لگتی ہے

یار، نیل اچھا ہے یا میں؟؟

کیا؟؟اُسے جیسے سمجھ نہ آیا تھا

نیل زیادہ اچھا ہے یا میں؟؟

زاویار تُم نیند میں تو نہیں ہو؟؟

زوِش نے کہا ہے کہ اُسے نیل اچھا لگتا ہے۔۔۔۔۔۔

اور تُم نے یہ بتانے کے لیئے مجھے رات کے دو بجے کال کی ہے؟؟اُسے تو اپنی نیند خراب ہونے کا صدمہ لگ گیا تھا

www.novelsclubb.com

تمھاری نیند سے زیادہ ضروری اس وقت میری بات ہے۔۔۔وہ کیسے نیل کو پسند کر سکتی ہے۔۔۔۔۔اُسکی آواز میں دکھ تھا

یہ بات تُم اپنی بیوی سے پوچھو میری نیند کیوں خراب کر رہے اور اس طرح آدھی رات کو مجھے کال نہ کیا کر میری بھی ایک عدد بیوی ہے۔۔۔۔۔۔مصطفیٰ نے ٹھاک سے کال کاٹ دی تھی زاویار نے موبائل پیچھے کر کے موبائل کو دیکھا اور پھر دوبارہ کمرے میں آ گیا موبائل سائڈ ٹیبل پر رکھتے وہ بیڈ پر لیٹ گیا۔۔

*****

زوِش کھانے کھاتے ہوئے ہلکی نظریں اُٹھا کر زاویار کو دیکھتی جو اُسکے سر پر بیٹھا اُسے زبردستی کھانا کھلا رہا تھا

ایسے نہیں دیکھو جلدی کھاؤ اُسکے بعد دوائی بھی لینی ہے۔۔۔۔۔۔اُسکی گھوری کو بنا کسی خاطر خواہ میں لیتے ہوئے وہ رعب سے بولا

اُسکے کھانے کھانے کے بعد زاویار نے دوائیاں اُسکے آگے رکھیں

اپنا خیال رکھا کرو تمھیں دیکھ کر کوئی جیتا ہے۔۔۔۔۔زوِش نے اُسے دیکھا جو گلاس میں پانی انڈھیل رہا تھا اُسنے نظریں اُٹھا کر دیکھنے پر زوِش کا دِل بے ساختہ ہی دھڑکا تھا وہ اُسکی نیلی آنکھوں میں اپنے لیئے لی گئی محبت کے سمندر میں ڈوب سی گئی تھی، دروازہ نوک ہونے پر اُسکا طلسم ٹوٹا تھا ہڑبڑا کر اُسنے نظروں کا زاویہ بدلہ تھا اور زاویار اُسکے چہرے کے آتے جاتے رنگوں کو دیکھ کر ہی محفوظ ہو رہا تھا۔۔۔۔

زاویار نے دروازہ کھولا جہاں سامنے فاطمہ کھڑی تھی زاویار سے ملنے کے بعد وہ اندر آئی تھی۔۔۔۔روم کے دروازے کے پاس کھڑے ہو کر زاویار نے مسکراتے ہوئے زوِش کو دیکھا اور وہ جو اسکو دیکھنے سے احتیاط برت رہی تھی اُسکے اس طرح مسکرانے پر اُسے اپنا دل الگ تڑلے پر دھڑکتا ہوا محسوس ہوا وہ اُسکی مسکراہٹ اور گال پر پڑنے والے ڈمپل میں ایک دفع پھر سے کھو گئی تھی

اہم اہم۔۔۔۔۔فاطمہ نے گلا کھنگھارا

فاطمہ کی بچی۔۔۔۔۔زوِش نے اُسے گھوراوہ ہنستے ہوئے اُسکے سامنے بیٹھی تھی

کیا،ایسے کیوں دیکھ رہی ہو۔۔۔۔۔اُسے مسلسل خود کو دیکھتا پا کر اُسنے پوچھا

تمھارے چہرے پر محبت کی لالی دیکھ رہی ہوں۔۔۔۔۔

محبت؟؟؟اُسے جیسے حیرت ہوئی تھی

ہاں محبت۔۔۔ تمھارے چہرے اور تمھاری آنکھوں سے محبت جھلک رہی ہے

۔۔۔۔۔

نہیں مجھے محبت نہیں ہو سکتی۔۔۔۔۔وہ صاف انکاری ہوئی تھی

www.novelsclubb.com

اچھا جب وہ تمھارا خیال رکھتے ہیں تو تمھیں کیسا لگتا ہے۔۔۔۔۔

زوِش کو یاد آیا جب اُسکا ہاتھ جلا تھا وہ کتنا پریشان ہوا تھا ہاسپٹل کے روم میں دیکھی

اُسکی سُرخ آنکھیں یاد آئیں جو اُسکے رونے کی عکاسی کر رہی تھیں۔۔۔۔اپنا آپ

خوش قسمت محسوس ہوتا ہے مجھے

اُس سے دور جانے کا خیال آئے تو کیا محسوس ہوتا ہے۔۔۔۔

اُسے یاد آتا تھا ایکسڈنٹ کا وقت جب اُسنے پہلی بار اُس شخص کے ساتھ رہنے کی خواہش کی تھی، ایسے جیسے کوئی میرے جسم کا حصّہ کاٹ رہا ہو۔۔۔ وہ بنا وقت لگائے سارے سوالوں کا جواب دے رہی تھی

محبّت ہو گئی ہے تمھیں زاویار بھائی سے۔۔۔۔۔ سب ٹھہر سا گیا تھا، ساری دنیا رُک سے گئی تھی، ایک لمحے کے آگاہی تھی بس ایک پل کی

محبّت۔۔۔ وہ زیر لب بڑبڑائی تھی

مجھے محبّت کیسے ہو سکتی ہے۔۔۔ اُسنے کچھ کہنے کے لیئے لب وا کیئے تھے لیکن کوئی جواب نہ بن پایا تو کیا اُسے سچ میں محبت ہو گئی تھی

ہاں مجھے محبّت ہو گئی ہے اور یہ بہت غلط ہوا ہے۔۔۔اُسنے خالی خالی بے یقین نظروں سے اپنی ہتھیلیوں کو دیکھا فاطمہ نے اُسکے دونوں ہاتھوں کو مضبوطی سے پکڑا

کس بات کا ڈر ہے تمھیں۔۔۔۔۔اُسکی آنکھوں میں نمی دیکھ کر اُسنے پوچھا

اپنے ٹوٹ جانے کا، خود پر کی گئی ہے یقینی کا، مجھے ڈر ہے پھر سے کوئی میرے کردار پر شک کر کے مجھے توڑ دیگا میری محبّت کو دھتکار دیگا۔۔۔وہ ہذیانی انداز میں بول رہی تھی

کیا زاویار بھائی تُم سے محبّت کرتے ہیں۔۔۔۔

خود سے زیادہ۔۔۔۔

کیا انہوں نے تُم سے کبھی کردار کی صفائی مانگی ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

زوِش کے دماغ میں ہر سین جیسے کسی فلم کی طرح چلنے لگا کیسے اُسنے بر تھڈے والے دِن اُسے صائم سے بچایا تھا، کیسے اُسنے پھو پھو کے لگائے گئے الزام کے بعد بھی اُس سے ایک سوال تک نہیں کیا تھا۔۔اُسنے کھوئے سے انداز میں سر نفی میں ہلایا

تمھیں زاویار بھائی سے بہترین ہم سفر کہیں نہیں مل سکتا وہ تمھیں بہت پیار کرتے ہیں۔۔۔ہاسپٹل میں اُسکی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر وہ اتنا تو جان چُکی تھی کہ وہ کس قدر زوِش سے محبت کرتا ہے

ہمم۔۔۔آنکھوں کی نمی صاف کرتے وہ مسکرائی تھی

اچھا بتاؤ اُس میں سب سے زیادہ کیا پسند ہے؟ وہ اب اُسے تنگ کرنے کا ارادہ رکھتی تھی

پورا کا پورا زاویار۔۔۔۔۔

اُسے دیکھو تو کیسا لگتا ہے؟؟

اپنی کسی نیکی کے صلے جیسا۔۔۔۔۔وہ مسکرا رہی تھی

اتنی محبت؟؟وہ مصنوعی حیرت لیئے شرارت سے بولی

ہاں کیوں کے وہ بہترین ہے اُسنے مجھے تب تھاما جب میں کمزور ہو چُکی تھی اُسنے مجھ سے تب بھی محبت کی جب ساری دنیا مجھ پر تنگ ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔

تُم نے کبھی اطمینان دیکھا ہے؟؟وہ اسکو دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی

میں نے دیکھا ہے،اُسکے قدموں کی آہٹ میں،اُسکے ساتھ رہنے کے وعدوں میں، اُس کی محبّت کے والہانہ اظہار میں،اُس کی مجھے دی گئی توجہ میں،اُسکی آمد پر دل کی دھڑکنوں کی بے پناہ ہلچل میں۔۔۔وہ شخص میرے لیئے اُس تحفے کی طرح ہے جو بن مانگے مل گیا۔۔۔وہ زاویار سلطان کی محبت پر پوری کتاب لکھ سکتی تھی

میں بہت خوش ہو تمھارے لیئے۔۔۔۔۔فاطمہ نے اُسے گلے لگایا تھا وہ اس چہرے پر خوشی دیکھنے کے لیئے ترس چکی تھی اور آج اُسے اتنا مطمئن اور خوش دیکھ کر اُسے سکون ہوا تھا

****

مصطفیٰ تھکا تھکا ہوا کمرے میں داخل ہوا تھا کمرے کی لائٹ آف تھی البتہ لیمپ کی مدھم روشنی جل رہی تھی اُسنے بیڈ پر دیکھا جہاں حوریہ سو رہی تھی ہاسپٹل میں کام ہونے کی وجہ سے وہ آج گھر لیٹ آیا تھا حوریہ بھی اپنے آفس کے کام کی وجہ سے تھک چکی تھی اسی لیئے جلدی سو گئی تھی وہ کبرڈ سے اپنے کپڑے لیتے واشروم میں چلا گیا فریش ہونے کے بعد وہ باہر آیا اور بیڈ پر حور کے ساتھ کروٹ لیتے اُسے دیکھنے لگا اُسکے قریب تر ہوتے اُسنے ماتھے پر بوسہ دیا، وہ تھوڑی دیر پہلے ہی آکر لیٹی تھی اور نیند کی کچّی بھی تھی خود پر نظروں کی تپش محسوس کرتے حور نے نہ محسوس

انداز میں آنکھیں کھولیں تھی مصطفیٰ کو خود کے اتنے قریب دیکھ کر وہ چونکی تھی اُسکی خمار آلود نظروں کو دیکھتے اُسکے جسم میں سنسنی پھیلی

اپنی کان کی لو پر اُسکے لبو کو محسوس کرتے وہ ساکن ہوئی تھی

مے آئے۔۔۔۔جذبات سے چور آواز حوریہ کی پلکیں جُھک گئی اُسکی اِس رضا مندی پر مصطفیٰ کے چہرے پر مسکان چھا گئی اور وہ تمام شدتیں جو اُسنے اپنی شریک حیات کے لیئے رکھی تھی وہ تمام شدتیں وہ اپنی من پسند بیوی پر اُتارنے لگا حوریہ کو اُسکے ہر عمل سے اُسکی محبّت جھلکتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی

******

www.novelsclubb.com

کلاس ختم ہونے کے بعد وہ باہر نکلا یہاں وہاں دیکھنے کے بعد تھوڑا دور اُسے ماہنور نظر آگئی تھی جو اپنی دوست کے ساتھ کسی بات پر ہنس رہی تھی وہ اُسکی ہنسی میں کھو سا گیا تھا کچھ لمحے دیکھنے کے بعد اچانک جگہ کا احساس ہوتے وہ سر جھٹکتا اُسکی طرف بڑھا

چینوٹی، بات کرنی ہے کچھ تُم سے۔۔۔۔۔

ہاں بولو۔۔۔۔۔۔وہ دونوں ساتھ چلتے ہوئے یونیورسٹی سے باہر جانے لگے

کچھ نہیں۔۔۔۔۔دونوں ہاتھ جینز میں ڈالتے اُسنے کندھے اچکائے

بُراق تُم نے کہا تھا کہ بات کرنی ہے۔۔۔۔۔۔

ہاں تو اب میں ہی کہہ رہا ہوں کہ بات نہیں کرنی۔۔۔۔۔ماہنور نے رُک کر اُسکی پُشت کو گھورا اور پھر آگے بڑھ کر ایک زوردار مُقّہ اُسکی قمر میں رسید کیا

آہ، چیونٹی۔۔۔۔۔۔اتنی زور سے کون مارتا ہے یار

تمہیں تو اس سے بھی زور سے لگنے چاہیئے۔۔۔۔۔غصّے سے کہتی وہ اُس پر مقّوں کی بارش کرنے لگی۔۔آس پاس کے اسٹوڈنٹس بھی رک کر اُنہیں دیکھنے لگے بُراق جو کسی سے سیدھے منہ بات نہیں کرتا وہ ایک لڑکی سے مار کھا رہا تھا بُراق نے اُسے نہیں روکا وہ اس طرح مُقّے برساتی اُسکے دل کے تاروں کو چھیڑ چکی تھی

کیا مطلب میں جب بھی تنگ کرو گا تُم ساری زندگی ایسے ہے مارتی رھو گی

۔۔۔۔۔۔۔

کیا۔۔۔وہ اچانک رکی تھی اِرد گرد نظریں دوڑائیں جہاں اسٹوڈنٹس انہیں دیکھ رھے تھے اُسے اپنی حرکت پر رج کے شرمندگی ہوئی تھی اور بُراق اپنی ہنسی روکے کھڑا تھا

تمھیں لوگو کی وجہ سے شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے یہاں کوئی تمھیں کچھ نہیں کہہ سکتا۔۔۔۔

اُننہہ۔۔۔۔ تھوڑی دیر پہلے والی شرمندگی بھک سے اُڑ گئی تھی

کیا تم نے کبھی محسوس کیا ہے کہ کوئی شخص جس سے تُم ہمیشہ انجان رھے ھو وہ تمھاری رُح کو گٹار کی طرح چھیڑتا ہے اور تُم ایک نئی دھن میں بجنے لگے ہو، تُم خود کو بے اختیار محسوس کرتے ہو تُم زندگی کو نئے انداز سے دیکھنے لگے ہو۔۔۔۔۔۔

اُسکے چہرے پر نظریں گھاڑے وہ پوچھتا ہے وہ بے ساختہ نظریں اُٹھا کر اُسے دیکھتی ہے اور اچانک ہنسنے لگتی ہے

مسٹر بُراق محبّت تو نہیں کر بیٹھے؟؟ وہ اُسے چھیڑتی ہے۔۔۔

ارادہ تو نہیں تھا محبّت کا لیکن اگر اسی خلوص سے ملتے رہے تو ہو بھی سکتی ہے

۔۔۔۔۔۔۔

کون ہے وہ بیچاری، مجھے بتاؤ میں اُسکے دکھ میں شریک ہونا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔

مزاق اڑاتے وہ اُسے تنگ کرنے لگی

بڑی ہنسی آرہی ہے نہ بتادو گا بہت جلد۔۔۔۔وہ اُسے گھورتا ہوا اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا

****

روم کا سارا سامان بکھرا ہوا تھا وہ پچھلے دس منٹ سے اپنا موبائل ڈھونڈ رہی تھی لیکن اُسے کہیں نہیں مل رہا تھا یہاں وہاں دیکھتے اُسکی نظر زاویار کے موبائل پر پڑی اُسے اپنی عقل پر افسوس ہوا تھا وہ اُسکے موبائل سے اپنے نمبر پر کال بھی تو کر سکتی تھی، ٹیبل پر رکھے زاویار کے موبائل کو اٹھاتے اُسنے اپنے نمبر پر کال لگائی، موبائل بجنے کی آواز پر وہ آواز کی جاتی جاتی ہے جہاں اُسے اپنا موبائل بیڈ کے نیچے گرا ہوا ملتا ہے

یہ یہاں پر کیسے آیا۔۔۔شاید نیند میں ہاتھ لگنے کی وجہ سے گر گیا ہو گا۔۔۔۔خود کو خود کی جواب دیتے ہوئے وہ زاویار کا موبائل دوبارہ ٹیبل پر رکھنے جاتی ہے جب اچانک کچھ سوچتے ہوئے رُک جاتی ہے پلٹ کر واشروم کے دروازے کو دیکھتی ہے اور پھر زاویار کا موبائل آن کرتی ہے موبائل چیک کرتے ہوئے وہ فوٹوز میں جاتی ہے تھوڑا سا اسکرول کرتے ہوئے وہ نیچے جاتی ہے اور اُسکی آنکھیں حیرت سے کھلتی ہیں وہ ایک ایک تصویر کو حیرت سے دیکھ رہی ہوتی ہے جہاں اُسکی ہر ایک

www.novelsclubb.com

ایک مومنٹ کی تصویر ہوتی ہے کہیں جاگے، کہیں سوئے ہوئے کی کہیں کچن میں کھڑے ہوئے کی تمام تصویروں کو دیکھتے وہ آخر والی تصویر پر جاتی ہے جس میں وہ کسی چھوٹی بچی کے ساتھ گلے لگی ہوتی ہے اُسے یاد آتا ہے یہ تصویر اُس مال کی ہے جہاں وہ پہلی بار زاویار سے ٹکرائی تھی لیکن یہ اُسنے کب کھینچی۔۔۔۔۔وہ ابھی اسی سوچ میں تھی جب اپنی گردن پر پانی کی بوند محسوس ہوئی وہ جلدی سے پلٹی ہے جہاں زاویار اُسکے سامنے کھڑا ہوتا ہے اُسکے بال ماتھے پر بکھرے ہوتے تھے جن سے پانی کی ننھی بوندیں بہہ رہی تھیں اس بکھرے حلیے میں وہ اُسکا دل دھڑکا چکا تھا

۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

چیکنگ ہو رہی تھی کیا میرے موبائل کی۔۔۔۔۔۔

نہیں وہ بس میرا موبائل نہیں مل رہا تھا تو تمھارے نمبر سے کال لگائی تھی

۔۔۔۔۔۔وہ جلدی سے خود کو نارمل کرتی ہے

لیکن مجھے تو کچھ اور کرتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔۔۔۔۔ مسکراتے ہوئے وہ اُسے مزید تنگ کرتا ہے

ن۔۔ نہیں وہ میں بس۔۔۔۔ وہ کوئی بہانہ کرنا چاہتی تھی لیکن نہ کر سکی اسی لیے اپنے ہاتھ میں پکڑا اُسکا موبائل وہ اُسکے سامنے کرتی ہے زاویار اپنے موبائل کی سکرین پر اُسکی تصویر دیکھ کر مسکراتا ہے

مجھے اچھا لگتا ہے تمھارے ہر انداز ہر مومنٹ کو اپنے فون میں قید کرنا۔۔۔۔۔

لیکن تمھارے موبائل میں تمھاری تصویریں بہت کم ہیں۔۔

ہاں کیوں کہ مجھے اپنی تصویریں لینا اتنا پسند نہیں۔۔۔

پھر میری تصویریں کیوں لیتے ہو؟

کیوں کہ مجھے اچھا لگتا ہے۔۔۔زوِش اُسکا چہرہ دیکھتی ہے جسکے خود کے موبائل میں اُس سے زیادہ زوِش کی تصویریں تھی اُسے اپنی تصویر لینا پسند نہیں تھا لیکن اپنی بیوی کے ہر ایک لمحے کو اُسنے اپنے موبائل میں سیو کر رکھا تھا۔۔۔

لیکن تُم نے کچھ تصویریں اچھی نہیں لی اُن میں، میں اچھی نہیں لگ رہی تھی ۔۔۔۔۔۔وہ منہ بناتے ہوئے اُسے بتاتی ہے

تُم مجھے ہر حال میں پیاری لگتی ہو۔۔۔۔وہ بے ساختہ اُسے دیکھتی ہے جو اُسے ہی دیکھ رہا ہوتا ہے آہ یہ لڑکا ہمیشہ آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کیسے اظہار کر لیتا ہے

*****

www.novelsclubb.com

قسط نمبر ۱۰

پین کو کان کے پیچھے اڑیسے وہ ٹیبل پر بیٹھی کچھ ڈیزائن دیکھنے میں مصروف تھی ایک نظر ڈیزائن اور پھر لیپ ٹاپ کو دیکھتی وہ پریشان لگ رہی تھی آفس روم کا دروازہ نوک ہوا اجازت ملنے پر سامنے والا انسان اندر آیا

ہمم بولو کیا کام ہے؟؟ مصروف انداز میں نظریں سامنے رکھی ڈیزائنز کی فائل پر جمائے اُسنے پوچھا۔۔۔ سامنے سے جواب نہ موصول ہونے پر جھنجھلاتے ہوئے اُسنے چہرہ اٹھایا کچھ کہنے کے لیئے لب کھولے تھے کہ سامنے کھڑے مصطفیٰ کو دیکھ کر خاموش ہو گئی چہرے پر پریشانی کی جگہ اب مسکان نے لے لی تھی

آپ یہاں؟ وہ اپنی چیئر سے اُٹھ کر اُسکے سامنے کھڑی ہوئی

ہاں سوچا میری بیوی تو بہت مصروف ہے مجھ جیسے غریب کے لیئے اُن کے پاس وقت نہیں ہو گا تو خود ہی چل کر مل لوں۔۔۔۔۔ مسکراہٹ روکتے اُسنے سنجیدگی سے شکوہ کیا

آپکی بیوی تھوڑی دیر پہلے ہی آپکے پاس سے یہاں آئی ہے۔۔۔۔۔حوریہ نے اُسے جتایا

اوہو بیگم پھر بھی، یاد تو آتی ہے نہ۔۔۔۔۔منہ بنا کر کہتے وہ اُسکی چھوڑی ہوئی چیئر پر جا بیٹھا۔۔۔

اوہو شوہر میاں اتنی یاد کیوں آتی ہے۔۔۔۔وہ بھی اُسی کے انداز میں کہتی اُسکے بلکل سامنے جا کھڑی ہوئی

مصطفیٰ نے اُسے دیکھا اور پھر اُسکی کلائی سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا کہ وہ سیدھی اُسکی گود میں آ بیٹھی حوریہ اس اچانک افتاد پر بوکھلا گئی اُسنے اٹھنے کی کوشش کی جسے مصطفیٰ نے اُسکے گرد ہاتھ پھیلا کر ناکام کر دی، اُسکے اتنے مضبوط ہاتھ اپنے اِرد گرد لپٹے دیکھ وہ خاموشی سے وہیں بیٹھ گئی

کیا ڈیزائن کیا جا رہا تھا۔۔۔۔سامنے رکھی فائل کو دیکھتے ہوئے اُسنے پوچھا

ایک برائیڈل ڈریس تھا کمپلیٹ ہو گیا ہے بس فائنل ٹچ دینا رہتا ہے۔۔۔۔۔۔

ہمم، تو بیگم آپکے اس ایک عدد شوہر کو کچھ دنوں میں ڈیڈ کے ساتھ ایک میٹنگ پر جانا ہے اور میں چاہتا ہوں کے آپ میرا ڈریس ڈیزائن کریں۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے لیکن چارجز لونگی۔۔۔اُسنے گردن اکڑا کر کہا

شوہر سے بھی چارجز۔۔۔۔۔

ہاں تو شوہر سے تو زیادہ لینے چاہئے۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے بیگم آپ سوٹ ڈیزائن کر لیجئے گا آپکو آپ کے محنت کے پیسے مل جائیں گے۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

*****

گاڑی چلاتے ہوئے اُسکی میسیج ٹون بجی بُراق نے گاڑی کی سپیڈ سلو کر کے ٹیکسٹ آن کیا جو کے زاویار کی طرف سے تھا ٹیکسٹ کو پڑھتے اُسکے چہرے پر ایک مسکان چھا گئی

اوکے، کا جوابی ٹیکسٹ بھیج کر اُسنے گاڑی کا یوٹرن لیا

کچھ دیر بعد وہ شاہ ہاؤس کے باہر کھڑا تھا بیل بجانے کے بعد اُسنے کچھ دیر انتظار کیا دروازہ نہ کھلنے پر اُسنے دوبارہ بیل بجائی۔۔۔۔

بیل بجانے کے بعد صبر نہیں ہوتا کیا اندر والا انسان چل کر آتا ہے اُڑ کر نہیں۔۔۔۔

دروازہ کھولنے سے پہلے ہی وہ غصّے سے بولتی ہوئی آ رہی تھی، دروازہ کھولنے کے بعد سامنے کھڑے بُراق کو دیکھ کر اُسے اور غصّہ آنے لگا

کیا ہے، کس لیئے آئے ہو یہاں؟؟

تمھاری جیٹھانی کو لینے۔۔۔۔۔پُراسرار مسکراہٹ کے ساتھ کہتا وہ اُسے دیکھنے لگا جسکے چہرے پر پریشانی کے تاثرات تھے اُسکے کچھ نہ بولنے پر بُراق نے اُسکے سامنے چُٹکی بجائی۔۔

کیا کہاں کھو گئی چیونٹی، مانا کہ میں خوبصورت ہوں لیکن ایسے نہیں دیکھو مجھے نظر لگ جاتی ہے۔۔۔۔۔

خوش فہمیاں تمھاری۔۔۔۔ترچھی نگاہ اُس پر ڈالتی وہ پھیکی مسکراہٹ کے ساتھ بولی

سارے حساب لے لونگا تُم سے میں۔۔۔۔۔جتانے والے انداز میں کہتے وہ اُسے وہیں چھوڑ کر داخلی دروازے کو عبور کرتے اندر بڑھ گیا

ماہنور اُسکی پُشت کو دیکھتے سر جھٹکتے خود بھی اُسکے پیچھے اندر گئی۔۔۔۔۔

اُسنے ایک نظر گھر میں دیکھا جہاں سامنے کوئی نظر نہیں آرہا تھا ڈرائنگ روم کے اندر سے کچھ نفوس کی آوازوں پر اُسنے قدم ڈرائنگ رُوم کی طرف بڑھائے روم میں جاتے ہوئے اُسکی نظر سیدھا سامنے بیٹھے ایک نوجوان خوبصورت مرد پر پڑی جسکے ارد گرد ایک بزرگ عورت اور آدمی بیٹھا تھا شاید اُس نوجوان کے ماں باپ ہو وہ اتنا ہی اندازہ لگا سکا تھا ہلکی سی گردن جھکاتے اُسنے سر کو خم دیتے اُن تینوں کی طرف دیکھتے سلام کیا اور پھر آگے بڑھ کے احمد صاحب سے مصافحہ کیا اور وہیں اُنکے ساتھ بیٹھ گیا۔۔۔۔

ماہنور بھی ڈائننگ رُوم میں داخل ہوئی اور زوِش کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گئی۔۔۔

بُراق نے ایک نظر اُسے دیکھا اُسے کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا لیکن اُسے اپنی غلط فہمی سمجھتے اُس سوچ کو جھٹک گیا۔۔۔

ہاں تو احمد بھائی بتائیں ہمیں پھر کیا جواب ہے آپکا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

مجھے توحید را اچھا لگا ہے باقی رضامندی کا پورا حق ہم اپنی بیٹی کو دیتے ہیں۔۔۔۔احمد صاحب کی آواز پر بُراق نے نہ سمجھی سے احمد صاحب کو دیکھا جو مسکراتے ہوئے ماہنور کو دیکھ رہے تھے

بُراق کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں اُسنے بحلکت ہی ماہنور کو دیکھا۔۔۔۔

ماہنور نہیں، تُم ہاں نہیں کر سکتی تُم ایسا نہیں کر سکتی، نہ بول دو پلیز۔۔۔۔۔بُراق نے التجائی نظروں سے ماہنور کو دیکھا دل کی دھڑکنیں بھی حد درجہ تیزی سے بڑھ رہی تھیں۔۔۔وہ لگاتار اضطراب کی سی کیفیت میں اُسکے جواب کا انتظار کرنے لگا وہ اُسے کہنا چاہتا تھا کہ اس رشتے سے انکار کر دو۔۔۔

مجھے منظور ہے۔۔۔۔اُسنے سر جھکائے ہلکی آواز میں جواب دیا، بُراق کو لگا اُسکے پیر و تلے کسی نے زمین کھینچ لی ہو اُسکی بے تحاشہ تیز دھڑکنیں اچانک ہی رُک گئی تھی اُسنے اپنی اُس محبّت کو کھویا تھا جسے اُسنے ابھی پوری طرح حاصل بھی نہیں کیا تھا

ڈائننگ رُوم میں بیٹھے تمام نفوس کے چہرے پر مسکراہٹ چھا گئی اور وہ اُٹھ کر ایک دوسرے کو مبارک باد دینے لگے ماہنور نے چہرہ اُٹھا کر اُسے دیکھا جسکی جسکی نیلی آنکھیں خالی تھیں وہ خاموشی سے اُٹھ کر ڈائننگ رُوم سے باہر نکل گیا ماہنور کے دل میں اچانک درد اٹھا تھا تو کیا وہ واقعی اپنی محبت سے دستبردار ہو چکی تھی

لاؤنج میں آکر زور سے سانس لینے لگا اِس کھلی ہوا میں بھی اُسے آکسیجن کی کمی محسوس ہونے لگی۔۔۔

بُراق تُم باہر کیوں اگے۔۔۔۔زوِش نے اُسکے پیچھے لاؤنج میں آتے اُس سے پوچھا اندر گھٹن محسوس ہو رہی تھی تبھی۔۔۔۔

تُم ٹھیک ہو؟ اُسے ہمیشہ کی طرح اُسکے چہرے پر آج رونق نظر نہیں آرہی تھی

ہمم، وہ میں آپکو لینے آیا تھا بھائی کا میسیج آیا تھا وہ ہاسپیٹل میں کچھ مصروف ہیں آج ۔۔۔۔ نظریں چُراتے اُسنے اپنے آنے کی وجہ بتائی

اچھا تُم تھوڑا ویٹ کرو میں اندر سے اپنا بیگ لے کر آتی ہوں۔۔۔۔ بُراق سے اُس جگہ اور کھڑا نہ ہوا گیا تو وہ اپنی گاڑی میں بیٹھ کر زوِش کا انتظار کرنے لگا اور اُسکے آنے کے بعد وہاں کبھی نہ آنے کا ارادہ کرتے گاڑی زن سے بھگا لے گیا۔۔۔۔

*****

کھانے کی ٹیبل پر سب ہی ہلکی ہلکی خوش گپیوں میں مصروف تھے سوائے بُراق کے زاویار نے اُسکا چہرہ غور سے دیکھا بُراق اور خاموشی یہ کیسے ہو سکتا ہے وہ نظریں جھکائے کھانے میں مصروف تھا زاویار کو وہ کچھ پریشان لگا تھا بعد میں پوچھنے کے ارادہ کرتے وہ دوبارہ باقی سب کے ساتھ مصروف ہو گیا۔۔۔۔

کھانا کھانے کے بعد وہ سر درد کا بہانہ کرتے اپنے روم میں سونے کا کہہ کر وہاں سے اُٹھ گیا تھا

روم میں آنے کے بعد وہ لگاتار سونے کی کوشش کر رہا تھا لیکن جب دل درد میں ہو تو نیند آنکھوں سے کوسوں دور رہتی ہے وہ بے چینی کی ہلکی میں اپنے بھاری دل کے ساتھ پوری رات کروٹیں بدلتا رہا

*****

فجر کے وقت زوِش کی آنکھ کھلی نیند میں ڈوبی آنکھیں مشکل سے کھولتے وہ بیڈ سے اٹھنے لگی تھی لیکن سامنے والا نظارہ دیکھ کر وہ وہیں بیٹھ گئی۔۔۔

زاویار کو سجدے میں جھکا دیکھ وہ ستائش بھری نظروں سے اُسے دیکھنے لگی وہ ہمیشہ مسجد میں نماز پڑھنے جاتا تھا وہ پہلی بار اُسے سامنے سے نماز پڑھتا دیکھ رہی تھی اور یہ منظر زوِش کے لیئے اپنی زندگی کا حسین منظر تھا اُسکے تکبیر کے لیئے ہاتھ اٹھانا اُسکا قیام اور رکوع کرنا اُسکے ٹھہرے ہوئے سجدے اور عبادت میں اُسے مگن دیکھ اُسے آج سمجھ آیا تھا کہ من پسند مرد خدا کی عبادت کرتے ہوئے سب سے حسین لگتا ہے کہ اگر عورت اُسے دیکھ لے تو محبت کے بجائے عشق کرنے لگ جائے۔۔۔۔

اتنا پیارا لگ رہا ہو کیا۔۔۔۔اچانک اُسکی آواز پر زوِش کا طلسم ٹوٹا تھا

کیا؟؟

تُم کب سے دیکھ رہی تھی تبھی پوچھ لیا۔۔۔۔

نہیں بس ایسے ہی۔۔۔۔اپنی سوچوں پر خود ہی مسکراتے وہ خود بھی وضو کرنے کے لیئے چلی گئی

****

وہ آج صبح ہی یونیورسٹی جانے کے بجائے آفس چلا آیا تھا کیوں کہ آفس ہی وہ جگہ تھی جہاں وہ خود کو مصروف رکھ سکتا تھا وہ جب سے آیا تھا تب سے ہی فائلز میں اُلجھا پڑا تھا چہرے پر سنجیدگی سجائے وہ فائلز میں کچھ پوائنٹس ہائی لائٹ کرنے لگا

تمام فائلز کو دیکھتے اُسنے ایک فیصلہ لیا تھا جسے وہ آج گھر جا کر سب کو بتانے والا تھا

کھانے کی ٹیبل پر خاموشی سے کھانا کھایا جا رہا تھا جب بُراق نے سب مہتاب صاحب کو اپنی طرف متوجہ کرواتے ہوئے اپنی بات شروع کی تھی

ڈیڈ میں نے آج ساری فائلز غور سے دیکھیں تھیں جس میں ہماری کراچی کی برانچ کافی ترقی پر ہے لیکن لاہور کی برانچ میں کو خاص ترقی نہیں آئی۔۔۔۔۔

ہاں اُسے صدیق دیکھ رہا ہے وہ مجھے اُسکے بارے میں آگاہ کرتا رہتا ہے بہت جلد وہ برانچ بھی ترقی کی طرف جائیگی۔۔۔۔۔

ڈیڈ میں چاہتا ہوں کہ میں خود اُس برانچ کو ہینڈل کرو۔۔۔۔۔ بُراق نے سنجیدگی سے کہا

www.novelsclubb.com

تُم وہاں کیسے جا سکتے ہو ہم سب یہاں ہیں تمھاری یونیورسٹی یہاں ہے۔۔۔۔۔

ریحانہ بیگم نے بھی پریشانی سے اُسے دیکھا

یونیورسٹی کی آپ ٹینشن نہ لیں کل ایک لاسٹ پروجیکٹ سبمٹ کروانا ہے اُسکے بعد کچھ ماہ کی چھٹیاں ہیں اور میں ان کچھ ماہ کے لیے لاہور والی برانچ کو خود ہینڈل کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔

لیکن بیٹا تُم ہم سب کو چھوڑ کر کیسے جا سکتے ہو ہم ہمیشہ سے ایک فیملی کی طرح رہے ہیں۔۔۔۔ریحانہ بیگم کا تو دل بیٹھ رہا تھا انہوں نے کبھی اپنی اولاد کو خود سے گھر سے دور نہیں رکھا تھا

www.novelsclubb.com

اوہو میں جانتا ہوں میں اس گھر کی رونق ہوں اب سب سے زیادہ مجھے پیار کرتی ہیں لیکن میری پیاری امی جان کچھ مہینوں کی بات ہے پھر واپس اجاؤ گا۔۔۔۔اُسنے شرارتی انداز میں مسکراتے ہوئے کہا وہ اپنی وجہ سے کسی کو پریشان نہیں کر سکتا تھا

ٹھیک ہے لیکن جلدی واپس آنا۔۔۔۔مشکل سے ہی صحیح لیکن وہ مان چُکی تھیں

بُراق نے ایک گہرا سانس خارج کرتے زاویار کی طرف دیکھا جسکی آنکھوں میں کئی سوال تھے وہ اُنہیں نظر انداز کرتے پھیکی مسکراہٹ کے ساتھ دوبارہ کھانے میں مصروف ہو گیا

***

سب کے اپنے اپنے روم میں جانے کے بعد زاویار اپنے سوالوں کا جواب لینے لے لیئے بُراق کے روم کی طرف آیا دروازہ بنا نوک کیئے وہ اندر آ گیا بُراق کو بیڈ کے ساتھ زمین پر بیٹھا دیکھ وہ بھی اُسکے ساتھ وہیں آ کر بیٹھ گیا

بھائی آپ یہاں کوئی کام تھا؟؟سوچو سے باہر نکلتے اُسنے نارمل انداز میں پوچھا

کیا پریشانی ہے۔۔۔اُسکے سوال کو اگنور کرتے زاویار نے اپنا سوال پوچھا

کچھ نہیں بس کل پروجیکٹ سبمٹ کروانا ہے اُسی سلسلے میں کچھ پریشانی تھی بس ۔۔۔۔۔ نظریں چُراتے اُسنے جھوٹ بولا

بُراق صرف ایک سال چھوٹا ہے تو مجھ سے اتنا تو میں جانتا ہو کہ یونیورسٹی کی کوئی ٹینشن نہیں ہو سکتی یہ، اب صاف صاف بتاؤ کیا پریشانی ہے۔۔۔۔۔۔

تُم مجھے بتا سکتے ہو تمھارا بھائی تمھارے لیئے کچھ بھی کر سکتا ہے۔۔

محبّت ہو گئی ہے۔۔۔۔۔ اُسکی قیاس آرائی پر کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد وہ بولا تھا

یہ تو اچھی بات ہے اس میں پریشان ہونے والی کونسی بات ہے۔۔۔۔۔

پوچھیں گے نہیں کے کس سے ہوئی ہے۔۔۔۔ اُسکی طرف دیکھتے اُسنے کہا

کس سے؟؟

ماہنور شاہ سے۔۔۔۔۔ ہے بسی سے وہ ہنسا تھا زاویار کو یکدم اُس پر ترس آیا تھا اُسے کل ہی زوِش نے ماہنور کے رشتے کے بارے میں بتا دیا تھا

بھائی میں نے زندگی میں پہلی بار کسی سے محبّت کی ہے وہ بھی مجھ سے چھن گئی، وہ کسی ایسے انسان کا نصیب بننے جا رہی ہے جسنے کبھی اُسکی خواہش بھی نہیں کی ہو گی میری محبّت ادھوری رہ گئی۔۔۔۔۔

اللہ کوئی بھی کہانی ادھوری نہیں رکھتا، کوئی بھی جگہ ہمیشہ خالی نہیں رہتی اللہ اُسے کسی بہتر چیز سے بھر دیتا ہے۔۔۔۔

بہتر نہیں چاہئے وہی چاہئے۔۔۔۔وہ کسی بچے کی طرح ضد کر رہا تھا

بُراق اُس رب سے مانگو وہ نصیب بدل سکتا ہے میں یہ نہیں جانتا کے کب پوری ہو گی مگر اتنا جانتا ہوں کہ دعائیں رد نہیں جاتی جلد یا پذیر قبول ہو جاتی ہیں۔۔۔۔

کیا وہ مجھے مل جائیگی؟؟ وہ جیسے یقین دھانی کرنا چاہتا تھا

اگر سب کچھ فوراً مل جائے اور ہو بہو ویسے ہی ملے جیسا تُم چاہتے ہو تو کیسے پتا چلے گا کے جو چیز اللہ سے مانگ کر اُسے منا کر ملے اُسکا مزہ بنا مانگے مل جانے جیسا نہیں ہوتا ۔۔۔۔وہ اُسکی بات پر بس قرب سے مسکرایا تھا

****

یونیورسٹی میں اپنا پروجیکٹ سبمٹ کروانے کے بعد وہ آفس سے باہر نکلا تھا وہ جلد یہاں سے گھر جانا چاہتا تھا وہ کسی صورت ماہنور سے نہیں ملنا چاہتا تھا اسی سوچ کے تحت وہ تیز قدم اٹھاتا باہر کی طرف جا رہا تھا جب اچانک ماہنور نے اُسکا راستہ روکا وہ اُسکے اچانک اپنے سامنے آنے پر رکا اور پھر کچھ قدم پیچھے ہوا تھا ماہنور نے اُسکی یہ حرکت نوٹ کی تھی

اتنی جلدی میں کدھر جایا جا رہا ہے۔۔۔۔۔۔

ضروری کام تھا مجھے بس وہیں۔۔۔۔۔اُسکا چہرہ دیکھنے کی غلطی بُراق نے نہیں کی تھی

تو ادھر اُدھر چوروں کی طرح دیکھ کر جواب کیوں دے رہے ہو میری طرف دیکھو

ماہنور میں بہت جلدی میں ہوں یار۔۔۔۔شاید پہلی بار اُسنے اُسکا صحیح نام لیا تھا وہ اُسے نہیں بتا سکا کہ اگر وہ اُسکا چہرہ دیکھ لیتا تو اُسکا یہاں سے جانا مشکل ہو جائیگا

تُم کل گھر سے بھی ایسے ہی نکل آئے تھے بتایا بھی نہیں تھا اور اتنا نہیں کے مجھے رشتے کی مبارک باد ہی دے دو۔۔۔۔۔بُراق نے ضبط سے آنکھیں بند کر کے کھولیں تھیں رشتے والی بات پر اُسکے دل میں پھر سے تکلیف ہوئی تھی

مبارک تو میں تمہیں رخصتی والے دِن ہی دونگا۔۔۔اپنی بات کہتے وہ وہاں رکا نہیں تھا اور ماہنور بے بسی سے بس اُسکی پُشت دیکھتی رہ گئی اُسے اس سے محبّت ہو چکی تھی جسکا اندازہ اُسے دیر سے ہوا تھا یا شاید حیدر کے لیئے ہاں کرتے وقت اُسے محسوس ہوا تھا کہ سامنے بیٹھا شخص اُسکے لیئے کتنا ضروری ہے، محبّت اپنی گہرایوں

سے ہمیشہ بے خبر اور ناآشنا رہتی ہے جب تک کہ جدائی کے لمحے اُسے بیدار نہ کر دیں وہ بس بے بسی سے اُسے خود سے دور جاتا دیکھ رہی تھی

****

امی ایسے روئے نہیں جلدی کچھ مہینوں کی بات ہے پھر آجاؤ گا۔۔۔اپنی ماں سے گلے ملتے وہ اُنکے آنسو صاف کرتے ہوئے پیچھے ہٹا تھا فاطمہ سے ملنے کے بعد وہ زوِش کے سامنے آیا

بھابھی آپ کیوں اُداس ہیں۔۔۔۔

تمھارا جانا لازمی ہے کیا؟اُسکی بُراق کے ساتھ اچھی بونڈنگ بن گئی تھی بُراق نے کبھی اُسے بھائی کی کمی محسوس نہیں ہونے دی تھی اسی لیئے وہ تھوڑا اُداس تھی

ارے بھابھی آپکے پاس اپنا اتنا خوبصورت ہینڈسم بھائی چھوڑ کر جا رہا ہوں آپ تو اُداس نہ ہو۔۔۔۔

بُراق تُم بہت بد تمیز ہو۔۔۔ہنستے ہوئے اُسنے اُسکے سر پر چپٹ ماری تھی۔۔۔

تُم میرے لیئے رو رہی ہو؟ مصنوعی حیرت سمائے وہ فاطمہ سے پوچھتا ہے

ہاں تُم چلے جاؤ گے نہ پھر لنگور دیکھنے کو نہیں ملے گا بس اسی بات کا دکھ ہے۔۔۔۔

چلو میں تمھیں روز اپنی تصویر بھیج دیا کرو گا۔۔۔احسان جتاتے ہوئے اُسنے کہا

ضرورت نہیں ہے، میری موبائل میں وائرس آجائیگا تمھاری تصویروں سے

۔۔۔۔۔

نہ شکری لڑکی۔۔۔خوبصورت لوگو کی تصویر دیکھنے سے آپکا دِن اچھا جاتا ہے تبھی

میں نے سوچا تمھیں اپنی تصویریں بھیج دیا کرو گا لیکن نہیں یہاں تو کوئی قدر ہی

نہیں ہے میری۔۔۔افسوس سے کہتے وہ آخر میں اُسے دیکھ کے ہنستا ہے جو آنسو

صاف کرتی اُس سے گلے لگتی ہے

جلدی واپس آنا۔۔۔۔بہت لاڈ سے کہتی وہ اُس سے الگ ہوتی ہے جس پر وہ سر اثبات میں ہلاتا ہے

سب سے ملتے وہ اور زاویار دونوں ایئرپورٹ کے لیئے نکلے تھے زاویار خاموشی سے پورے راستے گاڑی ڈرائیو کرتا رہا بُراق نے ایک بار اُسے دیکھا جو آج منہ سی کر بیٹھا تھا

سارے راستے خاموشی اختیار کرتے وہ دونوں ایئرپورٹ پہنچے تھے فلائیٹ میں ابھی آدھا گھنٹہ باقی تھا وہ دونوں ایک بینچ پر بیٹھ کر انتظار کرنے لگے

کب تک واپس آؤ گے؟؟

پتا نہیں۔۔۔۔

جا کیوں رہے ہو؟؟ وہ خود بھی اُداس تھا وہ دونوں کبھی زیادہ وقت تک ایک دوسرے سے دور نہیں ہوئے تھے

www.novelsclubb.com

کیوں کے یہاں کی ہواؤں میں دم گھٹتا ہے۔۔۔۔۔

تو تُم اُس سے دور رہنے کے لیئے وہاں جا رہے ہو؟؟

تو آپ کیا چاہتے ہیں یہاں رہ کر میں اُسکی شادی دیکھو اُسے کسی اور کا ہوتا ہوا دیکھو،

نہیں بھائی اتنی ہمت نہیں ہے مجھ میں۔۔۔۔

میں نے ایک ایسے انسان کے ساتھ محبّت کی ہے جسکا ملنا معجزہ ہو گا۔۔۔۔

وہ خدا معجزے کرنے پر قادر ہے مشکل، نہ ممکن یہ صرف ہم انسانوں کی سوچ ہے

اُس خدا کی صفتِ نہیں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیا وہ مجھے مل سکتی ہے؟ اُسنے ایک آس سے اُسے دیکھا

مل جائیگی۔۔۔۔۔

اسی دُنیا میں؟؟ اُسنے پھر پوچھا

کیا اسی دُنیا میں ملنا ضروری ہے؟؟

میں اُس سے بہت محبّت کرتا ہوں میں اُسے کھو نہیں سکتا۔۔۔اُسکی آواز میں واضح لڑکھڑاہٹ تھی

جو کچھ اس دُنیا میں کھو جاتا ہے وہ جنّت میں مل جائیگا۔۔۔۔۔

باخدا مجھے اسی بات کا دکھ ہے وہ اُس سے نکاح کر لے گی پھر وہ مجھے اُس حقیقی دُنیا میں بھی نہیں ملے گی۔۔۔

اگر وہ تمھیں مل جائے تو؟؟

تو میں یوں سمجھو گا جیسے جنّت کے اعلان کسی گنہگار کے لیئے ہوا ہو۔۔۔اُسکی آنکھوں میں درد کی لکیر ایکدم واضح ہوئی تھی

فلائیٹ کی اناونسمنٹ پر وہ دونوں سیدھے ہوئے تھے بُراق اِرد گرد دیکھتے اپنی جگہ سے کھڑا ہوا زاویار نے دکھ سے لمبا سانس لیا اور پھر خود بھی اُسکے برابر کھڑا ہو گیا

ملیں گے نہیں۔۔۔۔۔اُسکی آنکھوں میں دیکھتے بُراق نے پوچھا زاویار نے پھیکی مسکراہٹ کے ساتھ اُسکے گلے لگایا تھا

کوئی چیز ہوتی نہ بُراق تیرا یہ بھائی اُسے تیرے قدموں میں رکھ دیتا۔۔۔۔۔وہ ایک جذب کے عالم میں بولتے اس سے الگ ہوا تھا

یہی تو بات ہے وہ چیز نہیں ایک جیتی جاگتی لڑکی ہے وہ ماہنور شاہ ہے قدموں میں نہیں رکھا جا سکتا اُسے۔۔۔۔۔بُراق نے بھی اُسکی آنکھوں میں دیکھتے جواب دیا اور پھر وہ آگے بڑھ گیا زاویار دور تک اُسکی پُشت دیکھتا رہا اور پھر وہاں سے پلٹ گیا

****

www.novelsclubb.com

یونیورسٹی کے گیٹ کے باہر گاڑی سے اپنی پُشت لگائے وہ موبائل میں مصروف تھا بلیو جینز پر گرے ہڈّی پہننے، نیلی آنکھوں پر کالا چشمہ چڑھائے وہ بہت دلکش لگ رہا تھا زوِش یونیورسٹی سے باہر آئی تھی سامنے اُسے اپنے لیئے انتظار کرتا دیکھ اُسکے

چہرے پر مسکان آئی تھی لیکن اِرد گرد لڑکیوں کی بھٹکتی نظریں جو اُس پر تھیں اُنہیں دیکھ کر اُسکی مسکان غائب ہوئی تھی۔۔

زاویار نے اُسے دیکھ کر مسکراہٹ کے ساتھ اُسکے لیئے گاڑی کا دروازہ کھولا اور اُسکے بیٹھنے کے بعد بند کرتے خود بھی ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی۔۔۔

تمھیں پتا ہے آج کیا ہوا۔۔۔۔اپنا رُخ اُسکی طرف موڑ کر بیٹھتے اُسنے جوش سے کہا

نہیں مجھے کیسے پتا ہو گا تم نے بتایا ہی نہیں۔۔۔۔۔

اچھا میں اب بتا رہی ہو نا، یہ دیکھو۔۔۔۔اپنے بیگ کے سائڈ سے سفید گلاب نکال کر وہ اُسے دکھاتی ہے۔۔۔۔

تو آج پھر تمھیں کسی لڑکی نے گلاب دے دیا۔۔۔۔۔

ہاں پتا نہیں روز ایک نئ لڑکی آتی ہے اور گلاب دے جاتی ہے۔۔۔۔۔گلاب کی خوشبو اپنے اندر اتارتے وہ بتاتی ہے۔جب سے اُسنے یونیورسٹی دوبارہ اسٹارٹ کی تھی یہ روز کا معمول بن گیا تھا روز اُسے ایک گلاب ملتا تھا

ہمم۔۔۔گاڑی سلطان مینشن کے اندر پارک کرتے وہ بس اتنا کہنے پر اکتفا کرتا ہے اور پھر دونوں ہی ایک ساتھ گھر میں داخل ہوتے ہیں

******

گاڑی رکنے پر اُسنے نظریں اپنے ٹیب سے ہٹا کر باہر دیکھا ڈرائیور کے دروازے کھولنے پر وہ گاڑی سے نیچے اترا تھا گرے پینٹ کوٹ کے ساتھ وائٹ ڈریس شرٹ پہنے بالو کو جیل سے سیٹ کی ئے ہوئے تھا چہرے پر بے حد سنجیدگی سجائے وہ چھ انچ ایک فٹ مرد کسی کو بھی اپنی طرف متوجہ کروانے کا ہنر رکھتا تھا ایک گہری نظر اُسنے دس منزلہ جدید طرز پر بنی اس عمارت پر ڈالی جس پر بڑے الفاظ میں "مہتاب

گروپ آف انڈسٹری" لکھا ہوا جگمگا رہا تھا اُسنے اپنے قدم اندر اٹھائے تھے اُسکے اندر جاتے ہی ایک پینٹ کوٹ پہنے مرد اُسکے پاس آیا تھا

گڈ مارننگ سر اسلام علیکم۔۔۔۔خوش دل سے کہتے وہ ہاتھ آگے بڑھاتا ہے

وعلیکم سلام۔۔۔۔مصافحہ کرنے کے بعد وہ آدمی خود پیچھے ہوتے اُسے آگے جانے کی جگہ دیتا ہے اور خود اُسکے پیچھے پیچھے چلتا ہے

بھاری مضبوط قدم اٹھاتے وہ لفٹ کی طرف جاتا ہے۔۔

لفٹ کا دروازہ دوبارہ کُھلنے پر وہ دونوں اپنے مطلوبہ فلور پر پہنچ جاتے ہیں۔۔۔

اپنے آفس روم تک جانے کے راستے میں کافی ایمپلائز اُسے سلام کر چکے ہوتے ہیں جنہیں وہ جواب دیتا اپنے روم میں پہنچ جاتا ہے

صدیق مجھے اس آفس کے تمام ایمپلائیز کی فائل میرے ٹیبل پر چاہیئے اگلے دس منٹ میں۔۔۔۔۔اپنا کوٹ اُتار کر ہینگ کرتے ہوئے وہ کہتا ہے

اوکے سر میں ابھی لے کر آتا ہوں۔۔۔۔فرمابرداری سے کہتے وہ جانے لگتا ہے

جب بُراق اُسے روکتا ہے

ایک منٹ، یہ کام تمھارا نہیں ہے یہ کام میرے پرسنل اسسٹنٹ کا ہے۔۔وہ کہاں ہے؟؟

سر وہ۔۔۔۔ابھی وہ کچھ کہتا اس سے پہلے دروازہ نوک ہوا تھا

کم اِن۔۔۔۔

السلام و علیکم سر۔۔۔۔سیاہ پینٹ کے اوپر سفید شرٹ پہنے ہائی پونی ٹیل کے ساتھ ہلکا میک اپ کیے وہ خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔۔

وعلیکم السلام۔۔۔آپ پورے دس منٹ لیٹ ہیں۔۔۔۔۔گھڑی میں ٹائم دیکھتے وہ اُسے بتاتا ہے اور ساتھ میں صدیق کو بھی اِشارہ کرتا ہے جو کے روم سے باہر چلا جاتا ہے

سر سوری آفس کے کچھ کام میں مصروف تھی اسی لیئے لیٹ ہو گیا۔۔۔سر جھکائے وہ جواب دیتی ہے

نیکسٹ ٹائم دھیان رکھنا جو لوگ وقت کے پابند نہیں ہوتے مجھے وہ بلکل نہیں پسند آتے،اپنا سارا کام وقت پر کرنے والے لوگ ہی آگے بڑھتے ہیں ہر کام کو اُسکے وقت پر مکمل کرنا چاہیئے۔۔۔۔۔

اوکے سر۔۔۔

تو مجھے اگلے دس منٹ میں تمام ایمپلائیز کا ڈیٹا میری ٹیبل پر چاہیئے۔۔۔۔اُسکے حکم پر وہ پھرتی سے روم سے باہر نکلتی ہے اور ٹھیک دس منٹ میں وہ تمام فائلز لیئے اُسکے سامنے حاضر ہوتی ہے۔۔۔۔

اب تُم جا سکتی ہو۔۔۔فائلز کی طرف دیکھتے ہوئے وہ اُسے کہتا ہے اور وہ "اوکے سر" کہتی باہر نکل جاتی ہے اُسکے جاتے ہی بُراق ایک ایک فائلز کو اُٹھا کر دیکھنا شروع کرتا ہے۔۔۔

تقریباً رات کے نو بج رہے تھے آفس کے تمام ایمپلائیز کا آف ہو چکا تھا لیکن وہ خود ابھی بھی وہیں بیٹھا تھا سلیوز کہنیوں سے تھوڑا نیچے فولڈ کی ہوئی تھیں بال جو صبح سیٹ تھے ابھی بکھر کر ماتھے پر گرے ہوئے تھے وہ تمام فائلز کو دیکھ چکا تھا یہ لاسٹ فائل تھی جسے وہ دیکھ رہا تھا فائل کی تمام معلومات پر غور کرتے ایک لمبی سانس خارج کرتے وہ اپنی چیئر سے اُٹھا تھا۔۔۔ ٹیبل پر رکھا اپنا موبائل اٹھاتے ہینگ کیا ہوا اپنا کوٹ ہاتھوں میں پکڑتے وہ اپنے آفس سے گھر کے لیئے نکل گیا تھا

****

www.novelsclubb.com

شرٹ ٹراؤزر پہنے وہ فریش ہو کر واشروم سے نکلا تھا پورا دِن ہاسپٹل میں ہونے کے بعد وہ اب کافی تھک چُکا تھا ہلکی چال چلتے وہ اپنے بیڈ کی طرف گیا اُسکا ارادہ سونے کا تھا

تُم فریش ہو گئے میں تمھارا ویٹ کر رہی تھی۔۔۔۔اسٹڈی روم سے باہر نکلتے ہوئے اُسکے سامنے آتے وہ جلدی سے بولی تھی

میرا انتظار کیوں خیریت سب ٹھیک ہے۔۔۔۔۔

ہاں سب ٹھیک ہے بس میں نے باہر جانا تھا واک کرنے۔۔۔۔وہ اُسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے جھجھکتے ہوئے اپنی بات مکمل کرتی ہے کیوں کہ اُسکی آنکھوں میں نیند کا خمار واضح تھا

ہاں چلو چلتے ہیں۔۔۔۔سائڈ ٹیبل سے اپنا موبائل اٹھاتے وہ اُٹھ کھڑا ہوا تھا

تُم سچ میں جا رہے ہو، میرا مطلب تُم تھکے ہوئے نہیں ہو؟اُسے حیرت ہوئی تھی

میں ساری دنیا کے لیئے تھک سکتا ہوں تمھارے لیئے نہیں تمھارے ساتھ رہنے سے تھکن خود اُتر جائیگی۔۔۔۔وہ اتنی تھکن میں بھی اُسکی ایک آواز پر ماتھے پر بنا بل

ڈالے حاضر ہوتا تھا اُسے اچانک اپنے نصیب پر رشک آنے لگا تھا اُسے اور چاہیئے کیا تھا صرف محبّت اور توجہ۔۔۔۔اپنا دوبٹہ سیٹ کرتی وہ اُسکے ساتھ چل دی

دونوں خاموشی سے ٹھنڈی فضا میں ایک دوسرے کے شانا بشانا چل رہے تھے ٹھنڈی ہوائیں اور دو محبت کرنے والے دل ایک سکون سا تھا اس سفر میں وہ دونوں بس چلتے جا رہے تھے جانا کہاں ہے دونوں نہیں جانتے تھے اور دونوں کو ہی منزل سے کوئی مطلب نہیں تھا مطلب تھا تو ہم سفر سے۔۔۔

لمبی سڑک جس کے ایک طرف ہر کچھ فاصلے پر ایک ریسٹورینٹ بنا ہوا تھا تو دوسرے اطراف میں درختوں کی قطار تھی سڑک پر لوگ نہ ہونے کے برابر تھے اسی لیئے وہ دونوں اپنی دھن میں چل رہے تھے سامنے سے آتی گاڑی کی وجہ سے زاویار نے اُسکے پیچھے سے ہاتھ بڑھا کر اُسکے دوسرے بازو پر رکھا اور اُسے آرام سے اندر والی سائڈ کرتے خود سڑک والی سائڈ پر آ گیا۔۔زوِش کو تو اُسکی احتیاط بھی اچھی لگی تھی وہ چلتے ہوئے ایک ریسٹورینٹ کے سامنے کھڑے ہو گئے۔۔۔۔

چائے پینی ہے؟ایک نظر ریسٹورینٹ کو دیکھتے وہ اُس سے پوچھتا ہے وہ اس چائے کی دیوانی سے اسی چیز کی اُمید کر سکتا تھا اُسکے پوچھنے پر وہ زور و شور سے ہاں میں سر ہلاتی ہے۔۔وہ ہنستا ہے کہ اُسکا گال کے گڑھے نمایاں ہوتے وہ یکدم آگے بڑھ کر اُسکے دونوں گالو پر اپنے ہاتھ رکھتی ہے اُسکے اچانک یوں قریب آنے پر وہ ساکن ہو جاتا ہے پھر اُسکے چہرے کو بغور دیکھتا ہے جو ارد گرد نظریں دوڑا رہی ہوتی ہے

نہیں ہنسو۔۔۔ سختی سے کہتے وہ اُسے گھورتی ہے

وجہ؟؟

بس ایسے ہی۔۔۔ہنستے ہوئے وہ اتنا پیارا لگتا تھا کہ کوئی بھی انسان ٹھہر کر اُسے دیکھ سکتا تھا اور یہ ڈمپل زوش کی کمزوری تھی جسے وہ بلکل نہیں چاہتی تھی کہ کوئی اور دیکھے۔۔۔اُسکے کہنے پر وہ سر اثبات میں ہلاتا ہے اُسکی آنکھوں میں دیکھتے اُسے اپنے اتنے قریب ہونے کا احساس ہوا تھا ہاتھ پیچھے کرتے وہ خود بھی دو قدم دور ہوئی تھی۔۔۔

چلیں۔۔۔اپنی جھنپ مٹانے کے لیئے اندر کی طرف دیکھتے وہ اُسے کہتی ہے اُسکا ہاتھ پکڑتے وہ اُسے اندر کی طرف لے جاتا ہے

****

ناشتے کی ٹیبل پر مسز شایان کے ساتھ بیٹھی وہ ہلکی پھلکی باتوں کے ساتھ ناشتہ کر رہی تھی جب اوپر سے مصطفیٰ کی تیز آواز سنائی دی

حور یار میری ٹائی نہیں مل رہی۔۔۔۔

جاؤ بیٹا دیکھو ڈھونڈ کر دے آؤ۔۔۔ مسز شایان کے کہنے پر وہ سر اثبات میں ہلاتی اُٹھتی ہے اب وہ اُنہیں کیا بتاتی کے سارا سامان تو میں بیڈ پر رکھ کر آئی تھی تیز قدم اٹھاتے وہ سیڑھیوں سے اوپر جاتی ہے

یہ سامنے تو رکھی ھے۔۔۔۔کمرے میں داخل ہوتے وہ بیڈ کی طرف اشارہ کرتے کہتی ہے

تو کس نے کہا مجھے ٹائی کی ضرورت ہے۔۔۔کندھے اچکاتے شرارت سے کہتے اُسنے حور کو اپنی طرف کھینچا جو سیدھا اُسکے چوڑے سینے سے آ لگی

مجھے تو ٹائی باندھنے والی کی ضرورت ہے۔۔۔۔۔بیڈ سے ٹائی اٹھاتے اُسنے حور کے گلے میں ڈالی تھی۔۔

کیوں آپ بچے ہیں جو آپکو ٹائی باندھنے نہیں آتی۔۔۔۔آنکھیں سکیڑتے اُسنے مصطفیٰ کو گھورا اور پھر اپنے گلے سے ٹائی نکالتے اُسکے گلے میں ڈال کے باندھنے لگی

ہو گئی اب میں جاؤ۔۔۔۔جلدی سے کہتے وہ اُس سے دور ہونے لگی تھی۔۔

ارے اتنی بھی کیا جلدی ہے۔۔۔۔اپنا کوٹ اُسکے سامنے کرتے اُسنے کہا اُسکا اِشارہ سمجھتے اُسکے ہاتھ سے کوٹ تھام کر اُسے پہنانے لگی پھر اُسکے سامنے کھڑی ہو کر اُسکا کوٹ آگے سے سیٹ کرنے لگی جب مصطفیٰ نے اُسکے سامنے اپنی گھڑی کی ہلکا مسکراتے سر نفی میں ہلا کر وہ اُسے گھڑی پہنانے لگی۔

ہو گیا یا کچھ اور رہتا ہے۔۔۔۔۔ہاتھ جھاڑتے وہ اُسے وہ پوچھنے لگی تھی جیسے اُسنے بہت سارا کام کیا ہو

رہتا ہے نہ۔۔۔۔۔

کیا؟اِرد گرد دیکھتے وہ پوچھتی ہے کیوں کے اُسکے مطابق تو وہ پورا تیار ہو چکا تھا

میری کس۔۔۔۔اُسکے معصومیت سے کہنے پر وہ اُسے گھورتی ہے اور پھر آگے بڑھ کر اُسکے ماتھے پر محبت سے بوسہ دیتی ہے۔۔۔

چلیں اب نیچے۔۔۔۔ پیچھے ہوتے وہ مسکرا کر اُس سے پوچھتی ہے اور اسکے ساتھ ہی وہ دونوں ایک ساتھ رُوم سے باہر نکلتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

****

ہلکی ہلکی سورج کی کرنوں نے سردی کی شدّت کو کچھ حد تک کم کیا ہوا تھا یونیورسٹی کے گراؤنڈ میں بنے بینچ پر بیٹھی وہ ہاتھوں میں رجسٹر ڈ لیئے اُس میں دھرا دھڑ کچھ

لکھنے میں مصروف تھی جب اچانک تیز ہوا کے جھونکے پر اُسنے نظریں رجسٹر ڈ سے اُٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا ٹھنڈی ہوا کو محسوس کرتے اُسکی آنکھوں میں چمک اُبھری تھی موسم اچھا ہونے کی وجہ سے اُسنے رجسٹر ڈ بند کر کے ایک سائڈ پر رکھا اور اِرد گرد دیکھنے لگی جہاں اسٹوڈنٹس کی بڑی تعداد موجود تھی اس چلتے پھیرتے ہجوم میں اُسے کسی کا عکس دکھائی دیا اُسکی آنکھوں کی پتلیاں پھیل گئیں اور نظریں بے چینی سے اِرد گرد اُسے تلاش کرنے لگی جہاں وہ دور دور تک دیکھنے پر بھی نہ دکھائی دیا

اوہ خدایا یہ کیا ہو رہا ہے میرے ساتھ۔۔۔اُسکی دل کی دھڑکنیں بڑھ گئی تھیں اُسے خود پر ترس آنے لگا تھا یہ کس منزل کی جانب بڑھ گئی تھی وہ

تُم مجھے اِب کھلی آنکھوں سے بھی دکھائی دینے لگے ہو۔۔۔بے بسی سے سوچتے اُسنے آنکھیں میچ کر چہرہ جھکایا تھا خود پر ضبط کے کئی پہرے بٹھائے اُسنے چہرہ دوبارہ اٹھایا اور لمبا سانس خارج کرتے اپنا بیگ لیئے وہ اپنی کلاس کی طرف بڑھ گئی

*****

سورج کی کرنیں گلاس ونڈو کو چھوتی اُس سرد کمرے پر پڑ رہی تھیں جہاں کوئی وجود پورے طریقے سے فائلز پر جھکا ہوا تھا جب دروازے پر دستک ہوئی تھی

کم ان۔۔۔اُسنے لیپ ٹاپ پر چلاتے مقابل شخص کو اندر آنے کی اجازت دی تھی نظریں ابھی بھی لیپ ٹاپ پر تھیں

سر آپ نے بلایا۔۔۔سیکریٹری جو اُسکے بلانے پر اندر آئی تھی اُسکی آواز پر بُراق نے نظریں لیپ ٹاپ سے ہٹائی تھیں

مجھے اِس مہینے کا سارا ڈیٹا چاہیئے اور ساتھ میں اکاؤنٹس کی ساری ڈیٹیلز بھی۔۔۔۔۔

وہ اپنے سامنے کھڑی اپنی سیکرٹری سے تھوڑے سخت لہجے میں گویا ہوا۔۔۔

اوکے سر میں آپکو میل کرتی ہوں۔۔۔۔

اور ہاں ایک میٹنگ ارینج کرو میں تمام ورکرز سے خود بات کرنا چاہتا ہوں دوسرا یہ کہ جن کی پروگریس بلکل نہیں ہے اُنکے لیئے وارننگ لیٹر بھی تیار کرو جو کے میں خود انکو دونگا۔۔۔۔ایک اور حکم نافذ کرتے ہوئے اُسے باہر کا اِشارہ کرتے وہ دوبارہ لیپ ٹاپ کی سکرین کی طرف متوجہ ہوا

تقریباً ایک ہفتے سے زیادہ وقت ہو گیا تھا بُراق کا سٹاف کے ساتھ اسی طرح کا سخت رویہ تھا وہ آفس کے کام میں کسی قسم کی کوتاہی برداشت نہیں کرتا تھا سب سے الگ تھلگ اپنے کام کی بات کرتا اور پھر اپنی مصروفیات میں لگ جاتا

*****

www.novelsclubb.com

بلیو اسکرب پہنے وہ ڈھیلی چال چلتے ہاسپٹل سے گھر لوٹا تھا مہتاب سلطان اور ریحانہ بیگم سے سلام کے بعد وہ فریش ہونے کے لیئے اپنے روم میں آ گیا روم میں آتے اُسنے اِرد گرد دیکھا جہاں اُسے زوِش کہیں دکھائی نہیں دے رہی تھی واشروم کی لائٹ آن تھی اور پانی گرنے کی آواز بھی آ رہی تھی یعنی وہ اندر ہے بیڈ پر بیٹھ کر وہ

اپنے شوز اُتارنے لگا جب پاس میں رکھا فون بجنے لگا اُسنے اپنا فون اُٹھا کر دیکھا جسکی سکرین سیاہ تھی ادھر اُدھر دیکھتے اُسکی نظر زوِش کے فون پر گئی جس پر کسی کی کال آرہی تھی گردن موڑ کر اُسنے واشروم کے دروازے کو دیکھا اور پھر دوبارہ اپنے شوز اُتارنے لگ گیا فون بجتے بجتے بند ہو گیا لیکن اُسنے اُٹھ کر فون نہیں اٹھایا ہاتھ کو گھڑی سے آزاد کرتے ہوئے دوبارہ فون بجنے لگا اُسکا دھیان دوبارہ موبائل کی طرف گیا۔۔۔لگاتار موبائل بجنے پر اُسے نہ چاہتے ہوئے موبائل اٹھانا پڑا ٹیبل پر پڑے موبائل کو اُسنے اٹھایا جہاں صائم کالنگ لکھا آرہا تھا اُسکے نرم تاثرات پل میں غائب ہوئے تھے چہرے پر غصّے کی لہر دوڑ گئی واشروم کا دروازہ کھلنے کی آواز پر اُسنے زوِش کا موبائل دوبارہ ٹیبل پر رکھ دیا اور اُسکی طرف پلٹا تھا

السلامُ علیکم۔۔۔۔۔نرم مسکراہٹ کے ساتھ اُسنے اُسے سلام کیا تھا

www.novelsclubb.com

وعلیکم سلام۔۔۔۔۔ٹھنڈے ٹھار لہجے میں کہتے وہ اُسکے پاس سے گزرتے الماری سے اپنے کپڑے لیئے فریش ہونے چلا گیا اُسکے لہجے کی تبدیلی وہ محسوس کر چُکی تھی اسی لیئے وہیں بیٹھے اُسکے باہر آنے کا انتظار کرنے لگی

اُسکے باہر آنے پر وہ اُٹھ کر اُسکے سامنے گئی

کیا ہوا ہے تمھیں۔۔۔۔۔

کچھ نہیں۔۔۔۔کرخت لہجے میں کہتے وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے بال سیٹ کرنے لگا زوِش اُسکے پیچھے آکر کھڑی ہوئی اپنے پیچھے زوِش کا عکس دیکھتے وہ پلٹا تھا جہاں اُسکے چہرے پر واضح تھا کہ وہ رونے کے قریب ہے ہاں شاید وہ اسکے اتنے سے لہجے پر بھی رونا شروع کر سکتی تھی کیوں کے اُسنے تو ہمیشہ اس انسان کی محبت اور توجہ دیکھی تھی سخت لہجہ تو کبھی اُسکے لیئے تھا ہی نہیں اپنے لہجے کا احساس ہوتے ہی اُسنے ضبط سے آنکھیں بند کر کے کھولیں اور پھر اُسکا ہاتھ تھامے اُسے اپنے ساتھ لیئے بالکونی میں لے گیا

زوِش میں کل لاہور جا رہا ہوں۔۔۔۔۔خاموش فضا میں اُسکی آواز اُبھری تھی

زوِش جو پہلے سے اُسکی طرف رخ کر کے کھڑی تھی اُسکے یوں اچانک بتانے پر اُسے حیرت ہوئی تھی

لیکن کیوں۔۔۔۔۔

بُراق سے ملنے۔۔۔۔۔ریلنگ پر ہاتھ ٹکائے اُسکی نظریں سامنے کے منظر پر تھیں

تو تُم ابھی بتا رہے ہو مجھے یوں اچانک۔۔۔۔۔اُسے دکھ ہوا تھا اگر اُسکا پلین تھا تو وہ اُسے پہلے بھی بتا سکتا تھا

ہمم میرا آج ہی پلین بنا تھا سوچا تھا گھر آ کر تمھیں بتاؤ گا۔۔۔۔۔۔ریلنگ سے ہاتھ ہٹا کر وہ اُسکی جانب پلٹا تھا جسکی آنکھوں میں کچھ نمی تھی زاویار اچانک سے نرم پڑا تھا

کیا ہوا تمھیں رو کیوں رہی ہو۔۔۔۔

تُم مجھ سے ناراض ہو؟؟اُسکے لہجے میں پہلے کی طرح نرمی دیکھتے وہ پوچھتی ہے

میں تُم سے ناراض ہو سکتا ہوں کیا؟ ہاں وہ چاہے کچھ بھی کر لے زاویار کبھی اُس سے ناراض نہیں ہو سکتا تھا

میں تُم سے ناراض ہوں۔۔۔اُسکی طرف سے رُخ پھیرتے وہ سامنے دیکھنے لگی

کیوں؟؟

کیوں کے تُم نے مجھے جانے سے ایک دِن پہلے بتایا لے تُم جا رہے ہو۔۔۔۔۔

ٹیڑھے منہ بناتی وہ اُس سے شکوہ کنا تھی

یار کل ہاسپٹل میں کوئی خاص کام نہیں ہے اور کافی دن ہو گئے بُراق سے نہیں ملا اسی لیئے سوچا کل جا کر مل لوں۔۔۔خود کا دِل دکھنے کے باوجود بھی وہ اُسے وضاحتیں دے رہا تھا اُس سے نرمی سے بات کر رہا تھا

ہمم۔۔۔۔وہ اُسکی وضاحت پر شرمندہ ہوئی تھی

زوِش۔۔۔اُسکی مدھم آواز پر وہ اُسے دیکھتی ہے

میں تمھارے سارے نخرے برداشت کر لونگا بس میری محبّت میں کوئی تیسرا شریک نہ ہو۔۔۔اُسنے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا جو اسکی آنکھوں کا ساتھ دینے سے کاثر تھیں جب کے اُسکا دل تو جیسے ہول رہا تھا۔۔۔

وہ مطمئن سی اُسے دیکھتی مسکرائی تھی کچھ دیر وہاں بیٹھنے کے بعد دونوں ہی سونے کے غرض سے روم میں آ گئے تھے سونے سے پہلے زوِش نے اپنا موبائل دیکھنا چاہا جو اُسے اپنی سائڈ ٹیبل پر نظر نہ آیا روم میں ادھر اُدھر نظریں دوڑاتے ہی اُسکی نظر اپنے موبائل پر پڑی جو زاویار والی سائڈ ٹیبل پر پڑا تھا موبائل اٹھاتے اُسنے سکرین آن کی جہاں صائم کی کچھ مس کالز تھیں اچانک کچھ یاد آنے پر اُسنے زاویار کو دیکھا جو اپنا بازو اپنی آنکھوں پر رکھے نیم دراز تھا اُسے اُسکی بات تب سمجھ نہیں آئی تھی لیکن اب آ چُکی تھی،ایک ارادہ کرتے وہ اپنی سائڈ پر آئی تھی اور خود بھی لیٹ چُکی تھی

******

مس سارہ میں نے آپ سے پہلے بھی کہا تھا کے مجھے ہر کام وقت پر چاہئے ہوتا ہے آپ کیسے اتنی غیر ذمیدار ہو سکتی ہیں۔۔۔۔فائلز ٹیبل پر پٹختے وہ غصّے سے دھاڑا تھا

سر سوری، میں ابھی یہ پریزنٹیشن کمپلیٹ کر دیتی ہوں۔۔۔چہرے جھکائے وہ ندامت سے بولی

لیوِاٹ، میں خود اسے کمپلیٹ کر لونگا۔۔۔

میٹنگ کب ہے؟؟ نظریں اب لیپ ٹاپ پر بنی پریزنٹیشن پر تھیں

کل۔۔۔اُسکے جواب دینے پر بُراق کی انگلیاں لیپ ٹاپ پر اور تیزی سے چلنے لگی تھیں

ماتھے پر بل ڈالے وہ کام کرنے میں مشغول تھا پورے روم میں لیپ ٹاپ کی کھٹ کھٹ کی آواز تھی جب اچانک دروازے پر دستک ہوئی۔۔۔

کم اِن۔۔۔اُسنے مقابل شخص کو اندر آنے کی اجازت دی نظریں ابھی بھی لیپ ٹاپ پر تھیں

میرے بھائی میں پہلے سے اندر ہوں، تو کس دُنیا میں گم ہے؟؟زاویار جو بغیر اجازت کے اندر آگیا تھا اور بُراق کو کام میں اس طرح مگن دیکھ اُسنے ٹیبل پر رکھے لکڑی کے شوپیس کو ٹیبل کی سطح پر بجایا تا کے اُسے اپنی طرف متوجہ کروا سکے اُسکی آواز پر بُراق نے چونک کر اُسے دیکھا اور پھر اپنی چیئر سے مسکراتے ہوئے اُٹھا

بھائی آپ یہاں۔۔۔گہری مسکراہٹ اور تھکن زدہ انداز میں کہتے وہ اُسکے گلے لگا تھا

www.novelsclubb.com

آپ کب آئے۔۔۔۔۔

بس شام میں ہی فلیٹ گیا تھا تُم وہاں نہیں تھے تو میں سیدھا یہیں آگیا۔۔۔۔۔روم میں رکھے صوفے پر بیٹھتے اُسنے بتایا

آپ آرام کر لیتے میں واپس وہیں آتا۔۔۔۔ بُراق بھی اُسکے ساتھ صوفے پر بیٹھ گیا سارہ تو بس اپنے کھڑوس باس کو دیکھ رہی تھی جو کچھ دیر پہلے ابلتے لاوے کی طرح تھا اور ابھی کیسے برف کی طرح ٹھنڈا ہے

مس سارہ، سر کے لیئے چائے آرڈر کر دیں۔۔۔ سارہ کو اپنی طرف دیکھتا پا کر بُراق نے تھوڑا سختی سے اُسے کہا جس پر وہ سر ہلاتی جلدی سے باہر نکلی تھی

چائے نہیں پینی کچھ کھانا ہے۔۔۔۔ اُسکے کہنے پر بُراق نے اُٹھ کر اپنا لیپ ٹاپ بند کیا اپنا موبائل اور والٹ اٹھاتے وہ آفس کے دروازے کے پاس کھڑا ہوا

چلیں پھر۔۔۔۔ باہر کی طرف اشارہ کرتے اُسنے کہا تھا اور وہ دونوں ہنستے ہوئے آفس روم سے باہر نکلے تھے۔۔

کیا تُم بھی وہی دیکھ رہی ہو جو میں دیکھ رہی ہوں۔۔۔۔۔ ہونکو کی طرف بُراق اور زاویار کو سامنے سے گزرتا دیکھا سارہ اپنے ساتھ کھڑی ورکر سے پوچھتی ہے

ہمم سر ہنستے بھی ہیں۔۔۔۔۔۔وہ بھی اُنہیں ہی دیکھ رہی تھی

ویسے ہنستے ہوئے پیارے لگتے ہیں نہ۔۔۔۔۔

اُنہیں پتا چل گیا نہ کہ تُم کام چھوڑ کر اُنکے ہنسنے کی تعریف کر رہی ہو تو پھر وہ اپنے ازلی غصّے کے روپ میں آجائیں گے۔۔۔۔۔اُسے وارننگ دیتے وہ خود اپنے کام میں متوجہ ہو گئی

ڈمپل بھی پڑتا ہے۔۔۔۔منہ میں بڑبڑاتے وہ خود بھی اپنے کام میں مصروف ہو چکی تھی

www.novelsclubb.com

****

ٹھنڈی ہوا، بھاپ اُڑتی چائے اور ریکنگ کے ساتھ کھڑے دو خاموش دل۔۔۔

یہ گھڑی چلتی بھی ہے یا بس ایسے ہی پہنی ہے؟؟خاموشی کا گلا گھونٹے زاویار نے کہا

چلتی ہے۔۔۔۔۔مختصر سا جواب

تو پھر اس پر وقت دیکھ لیا کرو تُم کیا پورے پورے دِن آفس میں رہتے ہو۔۔۔۔

زاویار کو صدیق سے پوچھنے پر پتا چلا تھا کہ بُراق دیر رات تک آفس کے کام میں لگا رہتا ہے

میرا دل نہیں کرتا فلیٹ میں آنے کا، یہاں آنے کے بعد میرے ساتھ سوچو کا ایک انبار آتا ہے اور وہ سوچیں مجھے اندر ہی اندر ختم کر رہی ہیں۔۔۔۔۔۔

تو تُم اُن سوچو سے بھاگنے کے لیئے خود کو کام میں مصروف رکھتے ہو؟؟

ہم انسان جتنا سوچتے ہیں اتنے اذیت میں رہتے ہیں یا تو خود کو مصروف کر لینا چاہیئے یا مضبوط اور اُسکے معاملے میں چاہ کر بھی میں خود کو مضبوط نہیں کر پا رہا تھوڑا بہت جو خود کو مصروف رکھتا ہوں اُس میں بھی وہ میری سوچو پر حاوی رہتی ہے

۔۔۔۔۔۔نیلی خالی آنکھیں سامنے اندھیرے میں ڈوبی لمبی سڑک پر جمائے وہ ریلنگ پر ایک ہاتھ رکھے کھڑا تھا

بُراق کیا تُم نے کبھی اُس سے محبت کا اظہار کیا تھا؟

میں نے سنا ہے کہ جب آپ کسی کے لیئے کچھ محسوس کرو تو ایسا ہو ہی نہیں سکتا کے سامنے والے کو اس احساس کی خوشبو محسوس نہ ہو تو اُسے کیوں محسوس نہیں ہوئی میری محبّت ؟ کیا میرا اظہار لازمی تھا اور اُس نے خود اپنی پوری رضا سے اُس رشتے کے لیئے حامی بھری تھی پھر اُسکے اگے کوئی گنجائش نہیں بچی میرے پاس

بُراق اللہ نے تمھارے لیئے کچھ بہتر سوچا ہو گا تُم اُس سے اگے نکل کر دیکھو۔۔۔۔

کچھ لوگ ہماری حد نگاہ بن جاتے ہیں اُن سے آگے دیکھنے کا دل نہیں کرتا۔۔۔۔

ایک نظر سڑک سے ہٹا کر وہ پھیکی مسکان کے ساتھ زاویار کو دیکھتا ہے

اُس سے بے پناہ محبت کے باوجود کیوں اُس سے دور محسوس کر رہا ہوں میں ایک خلا سی پیدا ہو گئی ہے ہمارے درمیان اور یہ خلا مجھے اندر ہی اندر کاٹ رہی ہے آج خود کو دیکھتا ہوں تو سوچتا ہوں میں ایسا تو نہیں تھا ہر پل ہنسنے ہنسانے والا اور آج میں وہاں

کھڑا ہوں جہاں خود کو پہچاننے سے بھی انکار کرتا ہوں اب کوئی چیز خوشی نہیں دیتی بس مکمل بیزاری ہے۔۔۔۔۔

بُراق کیا تُم سکون میں نہیں رہ سکتے ؟ یہ لفظ اُسنے کس طرح ادا کیئے تھے صرف وہی جانتا تھا کیوں کے اُس سے اپنے بھائی کی یہ حالت دیکھی نہیں جا رہی تھی اُسکا بس چلتا وہ دُنیا کی ہر خوشی اپنے بھائی کے قدموں میں رکھ دیتا

بھائی سوچیں ایک شخص آپکے لیئے بنایا ہی نہیں گیا اور آپکو اُس سے بے پناہ محبّت بھی ہے، اور آپ اُسے پا بھی نہیں سکتے اور اُسکے بغیر رہ بھی نہیں سکتے اب بتائیں کے آگے کی زندگی سکون سے گزر سکتی ہے؟؟۔۔۔اپنا چہرے زاویار کی طرف موڑتے اُس نے سوال کیا

تو پھر اُسے بھول جاؤ۔۔۔کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد زاویار نے کہا

کیسے بھُلا سکتا ہوں اُسے اُسکی یاد سے بے خبر ہو تو مرنے لگتا ہوں۔۔۔وہ بے بسی کی آخری حد پر تھا

محبت میں سب طاقتیں ہوتی ہیں بس بھولنے کی قوّت نہیں ہوتی

مسئلہ دسترس سے باہر ہے

میں اُسے بھولنے سے قاصر ہوں

تُم واپس کراچی کب آرہے ہو؟؟

فلحال تو بلکل نہیں کچھ مہینوں تک یا شاید سالوں لگ جائیں۔۔۔۔چہرے جھکائے اپنے پیروکو دیکھتے اُسنے جواب دیا

کراچی میں تمھاری پوری فیملی ہے یہاں اکیلے کیسے رہو گے۔۔۔وہ اُسے واپس اپنے ساتھ جانے پر آمادہ کرنا چاہ رہا تھا کیوں کے وہ اُسے ایسی حالت میں یہاں اکیلا نہیں چھوڑنا چاہتا تھا

کراچی میں میری پوری دنیا ہے بھائی۔۔۔۔چہرہ اُٹھا کر ایک نظر وہ زوایار کو دیکھتا ہے اُسکی آنکھوں میں تکلیف واضح تھی

شادی کب ہے اُسکی؟؟اُسکی آواز کسی گہری کھائی سے آئی تھی

اسی مہینے کے لاسٹ میں۔۔۔۔بُراق نے ضبط سے آنکھیں بند کر کے کھولیں تھیں نیلی آنکھوں میں سرخی چھا گئی تھی

ٹھیک ہے آپ ابھی سو جائیں میں بھی سونے جا رہا ہوں۔۔۔۔اُس سے اور وہاں بیٹھا نہیں گیا اِس لیئے سونے کا بہانہ بنانے لگا

گڈ نائٹ۔۔۔۔۔زاویار نے بھی اُسے وہاں روکنا مناسب نہ سمجھا وہ اُسے وقت دینا چاہتا تھا

www.novelsclubb.com

قسط نمبر ۱۱

کشادہ حال نماں کمرے میں شایان زیدی اپنے بیٹے مصطفیٰ زیدی کے ساتھ گول میز کے گرد بیٹھے تھے جہاں اُنکے سامنے لندن کے ٹاپ بزنس مین سٹیفرڈ اپنے منیجر کے ساتھ بیٹھا تھا حال نماں کمرے میں بلکل خاموشی تھی البتہ اس حال سے باہر فوٹو گرافر اور میڈیا کی ایک فوج کھڑی تھی جو اندر بیٹھی شخصیت کا انتظار کر رہی تھی اور کرتی بھی کیوں نہیں اندر بیٹھی دونوں شخصیت بزنس کی دُنیا کے بادشاہ تھے اور یہ ڈیل ایک بڑے پیمانے پر کی جانے والی ڈیل تھی حال کے دروازے پر دو باڈی گارڈ اپنے ہاتھوں میں بندوق لیئے کھڑے تھے

www.novelsclubb.com

اوکے مسٹر سٹیفرڈ۔۔ڈیل ڈن۔۔۔۔۔ مسٹر شایان نے فائل کو مکمل پڑھنے کے بعد بند کرتے سٹیفیرڈ کی طرف ہاتھ بڑھایا

مسٹر سٹیفیرڈ نے خوشی سے اُنسے ہاتھ ملایا I am honoured

مسٹر شایان نے فائلز پر سائن کی ئے اور پھر باقی کا عضی کاروائی کے بعد ساتھ میں چائے وغیرہ پیتے ہلکی پھلکی بزنس کے متعلق باتیں کی گئ جس میں مصطفیٰ اچھا خاصا بیزار ہو چکا تھا اُسے شروع سے بزنس میں کوئی دلچسپی نہیں تھی اور اس وقت وہ اپنے یہاں آنے پر پچتا رہا تھا۔۔۔شایان صاحب اُسکے چہرے سے اُسکی بیزاریت نوٹ کر چکے تھے اسی لیئے جان بوجھ کر ڈیل ڈن ہونے کے بعد بھی وہاں زیادہ وقت لگا رھے تھے آخر کبھی کبھی ہی تو اُنہیں اپنے لاڈلے بیٹے کو تنگ کرنے کا موقع ملتا ہے

مصطفیٰ نے بیزاریت سے جمائ لیتے ادھر اُدھر کمرے میں دیکھا اُسکی اس حالت پر شایان صاحب نے اپنی ہنسی روکی اور باقی تنگ کرنے کے ارادہ ترک کرتے وہ اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑے ہوئے اُنہیں اٹھتا دیکھ مصطفیٰ کے چہرے پر خوشی نے احاطہ کیا وہ بھی جلدی سے چیئر پیچھے کرتے اُنکے برابر میں جا کھڑا ہوا۔۔۔

www.novelsclubb.com

مسٹر سٹیفیر ڈاور شایان صاحب دونوں ہی چلتے ہوئے دروازے کی طرف گئے جہاں باڈی گارڈ نے دروازہ کھولا اور اُن تینوں کے باہر نکلتے ہی تیز روشنی اُنکے چہرے پر پڑی ہر طرف فوٹو گرافر کی کھٹک کھٹک تصویریں لینے کی آوازیں گونج رہی تھیں ساتھ ہی میڈیا کے لوگ شایان صاحب اور مسٹر سٹیفیر ڈ سے سوالات کر رہے تھے جن کا وہ دونوں ہی خوش اسلوبی سے جواب دے رہے تھے مصطفیٰ کو یہاں بھی کوئی دلچسپی نہیں تھی اسی لیئے وہ خاموشی سے مسٹر شایان کے ساتھ کھڑا تھا۔۔۔ تمام سوالات کے جوابات دیتے مسٹر شایان اور مسٹر سٹیفیر ڈ آگے بڑھ گئے مصطفیٰ بھی اُنکے پیچھے بڑھنے لگا جب ایک رپورٹر کے سوال پر رُکا

www.novelsclubb.com

Sir your dress is looking beautiful what is the name of brand اُسکے سوال پر مصطفیٰ کے ؟؟ چہرے پر بیزاریت ۔۔۔۔ کی جگہ ایک مسکراہٹ آگئی

My wife ۔۔۔۔ فخریہ انداز میں کہتے وہ خود بھی اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

*****

بُراق اور زاویار دونوں ہی اس وقت ایئرپورٹ پر کھڑے تھے جہاں فلائیٹ کی انوسمنٹ ہو چکی تھی

خدا حافظ بھائی۔۔۔۔وہ زاویار کے گلے لگا تھا

اپنا دھیان رکھنا اور خود پر دھیان دو ذرا۔۔۔۔اُس سے الگ ہوتے زاویار نے اُسے حکم دیا جس پر اُسنے فرمابرداری سے سر جھکایا تھا اور پھر زاویار کے جاتے ہی وہ خود بھی آفس کے لیئے نکل گیا

آفس پہنچتے ہی اُسنے اپنے لیپ ٹاپ پر پینڈنگ اپنی کل والی پریزنٹیشن کھولی اور جلدی جلدی انگلیوں کو حرکت دیتے اپنی پریزنٹیشن مکمل کرنے لگا ایک نظر اپنے ہاتھ میں پہنی گھڑی پر ڈالی میٹنگ شروع ہونے میں آدھا گھنٹہ باقی تھا کل پورا دِن زاویار کے ساتھ گزارنے کی وجہ سے اُسنے اپنی پریزنٹیشن مکمل نہیں کی تھی اور اُسے اس بات کی پرواہ بھی نہیں تھی اُسے خود پر یقین تھا کہ وہ اسے میٹنگ شروع

ہونے سے پہلے مکمل کر لے گا اور اُسنے کر بھی لی تھی دروازہ نوک کرتے ہی سارہ اندر آئی تھی۔۔

سر میٹنگ دس منٹ میں شروع ہونے والی ہے۔۔۔۔اپنے ہاتھ میں پکڑے ٹیب پر اُنگلی چلاتے اُسنے پروفیشنل انداز میں کہا جس پر بُراق نے محض سر ہلایا۔۔۔اپنے کوٹ کے بٹن بند کرتے اپنا موبائل لیئے وہ روم سے باہر نکل گیا پیچھے سارہ بھی اُسکا لیپ ٹاپ لیتی اُسکے پیچھے ہی روم سے باہر نکل گئ

*****

سنو تم ہاسپٹل جا رہے ہو کیا؟ وہ روم میں آئی تو زاویار کو تیار ہوا دیکھ پوچھنے لگی

ہمم۔۔۔۔۔گھڑی پہنتے اُسنے مصروف انداز میں جواب دیا

مجھے گھر چھوڑ دو۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے تُم تیار ہو جاؤ میں تمھیں جاتے ہوئے ڈراپ کر دونگا پھر شام میں آتے ہوئے واپس پک کر لونگا۔۔۔۔۔جوتے پہنتے اُسنے جواب دیا

لیکن میں کل واپس آؤ گی۔۔۔۔اُسنے کہنے پر زاویار نے چہرے اُٹھا کر اُسے دیکھا

کیوں؟؟

ایسے ہی۔۔۔۔۔

کیا تم شام تک واپس نہیں آسکتی؟؟اُسنے ایک اُمید سے پوچھا کیوں کے کل اُسکی سالگرہ تھی اور وہ اپنی سالگرہ کا آغاز بارہ بجے اپنی بیوی کے ساتھ کرنا چاہتا تھا اُسے کبھی اپنی سالگرہ کے دن کی پرواہ نہیں ہوئی تھی لیکن یہ سال اُسکے لیئے اُسکی باقی پوری زندگی سے مختلف تھا اس بار اُسکی شریک حیات اُسکے ساتھ تھی۔۔

کافی وقت ہو گیا نہیں گئی وہاں اس لیئے سوچا آج کچھ وقت گزار لوں کل تک آجاؤ گی۔۔۔۔اُسنے معصومیت سے کہا جس پر زاویار نے سر ہلایا اور اُسکی اجازت

ملتے ہی وہ جلدی سے تیار ہونے کے لیئے ڈریسنگ رُوم کی طرف بھاگی اُسکی پھرتی دیکھ زاویار تمسخر سے ہنسا شاید اُسنے اِس لڑکی سے زیادہ ہی اُمید لگالی تھی اُسے تو معلوم بھی نہیں ہوگا کہ کل اسکی سالگرہ ہے۔۔۔۔

پورے راستے خاموشی سے ڈرائیو کرتے اُسنے گاڑی شاہ ہاؤس کے سامنے روکی زوِش نے بھی اُسے کچھ بولنے پر مجبور نہیں کیا تھا گاڑی سے اُترتے اُسنے ایک گہرائی مسکراہٹ کے ساتھ زاویار کی طرف دیکھا اور پھر گھر کے اندر چلی گئی ایک گہرا سانس خارج کرتے زاویار بھی گاڑی وہاں سے بھگا لے گیا

****

www.novelsclubb.com

وہ دونوں شاہ ہاؤس کے لاؤنج میں رکھے صوفے پر بیٹھی ہوئی تھیں سورج کی کرنیں اُنکے چہرے پر پڑ رہی تھیں آج باقی دنوں کی بنسبت گرمی تھی

تُم یونیورسٹی کیوں نہیں گئی۔۔۔۔زوِش نے اپنے ساتھ بیٹھی ماہنور سے پوچھا جسکا چہرہ مرجھایا ہوا تھا

پیپرز ہونے والے ہیں اس لیئے ابھی آف ہے۔۔۔۔

ہمم۔۔۔اُسکے جواز پر زوِش نے بغور اُسکا چہرہ دیکھا

کیا دیکھ رہی ہو؟؟اُسکی جانچتی نظریں خود پر پا کر ماہنور نے اُس سے پوچھا

کوئی پریشانی ہے تمھیں؟اُسکے سوال کو اگنور کرتے زوِش نے سوال کیا

نہیں۔۔۔اُسکی طرف دیکھتے اُسنے بڑی صفائی سے جھوٹ بولا تھا

ویسے۔۔۔ تمھارا دیور نظر نہیں آتا آج کل۔۔۔۔۔ نظریں لاؤنج میں رکھے

پھولوں کو دیکھتے اُسنے پوچھا

www.novelsclubb.com

ہاں کیوں کے وہ لاہور گیا ہوا ہے۔۔۔۔

ہیں کب؟؟ماہنور نے یکلخت ہی اُسکی طرف دیکھا

مہینہ ہونے والا ہے۔۔ تمھیں کیوں اتنی حیرت ہو رہی ہے؟؟

نہیں بس آج کل سکون ہے نہ زندگی میں تبھی پوچھ لیا۔۔۔اپنی حیرت چھپاتے اُسنے لاپرواہی سے کندھے اچکائے اُسے نا جانے برا لگا تھا تو کیا وہ اُسکی زندگی میں اتنی اہمیت بھی نہیں رکھتی تھی کہ وہ جانے سے پہلے اُسے بتا دیتا آخر اُنکی ملاقات تو ہوئی ہی تھی۔۔۔

تم یہ بتاؤ کے زاویار بھائی سے اظہار محبت کب کر رہی ہو؟؟اپنی اُداسی کو پرے رکھتے دونوں پاؤں صوفے کے اوپر کرتی اپنا رُخ زوِش کی طرف کر کے بیٹھی تھی

اظہار محبت اتنا مشکل کیوں ہوتا ہے کسی کو بتانا کہ آپ سے محبّت کرنے لگے ہیں۔۔۔ماہنور قدرے دلچسپی سے اپنی بہن کو دیکھنے لگی اُسنے دل ہی دل میں اُسکی خوشیوں کی دعا کی تھی

محبّت اظہار مانگتی ہے اور جس محبّت میں اظہار نہ ہو نہ وہ کسی ویرانے میں تا عمر سلگتی رہتی ہے۔۔۔۔

کرو گی اظہار محبّت لیکن اس سے پہلے ایک ضروری کام کرنا ہے مجھے۔۔۔۔۔کچھ سوچتے زوِش نے جواب دیا

کیا کام؟؟وہ اُلجھی تھی

اپنی نئی زندگی کا آغاز کرنے اسے پہلے کسی سے ملنا ہے کچھ حساب برابر کرنے ہیں ۔۔۔۔اُسکے کہنے پر ماہنور کو اُسکا اِشارہ سمجھ آ چکا تھا جس پر اُسنے محض سر ہلایا تھا

ویسے محبّت کتنا خوبصورت احساس ہے نہ اگر صحیح انسان سے ہو جائے تو زندگی جنّت بن جاتی ہے آپکو اپنا آپ سپیشل محسوس ہوتا ہے۔۔۔۔۔اپنی سوچوں میں زاویار کے عکس کو لاتے اُسنے کھوئے ہوئے لہجے میں کہا

محبت سب کے لیئے سُرخ گلاب نہیں ہوتی۔۔۔۔۔ماہنور کے منمنانے پر زوِش نے اُسکے جھکے چہرے کو دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اُسکا چہرہ اوپر کیا

کیا ہوا کوئی پریشانی ہے؟؟

نہیں۔۔۔۔۔

حیدر نے کچھ کہا ہے۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔

پھر؟؟ حیدر سے منگنی کے بعد وہ آج اُس سے مل رہی تھی اور اُسے وہ کافی پریشان لگ رہی تھی پہلے وہ اسے اپنی غلط فہمی سمجھی تھی لیکن اب اُسے واقعی فکر ہونے لگی

کچھ نہیں۔۔۔۔۔

ماہنور بتاؤ مجھے کیا پریشانی ہے ہم مل کر حل نکالیں گیں۔۔۔۔۔اُسکے جھکے چہرے کو دیکھتے اُسنے اپنے ہونے کا احساس دلایا

www.novelsclubb.com

زوِش دل کیوں ٹوٹتا ہے؟

دل تب ٹوٹتا ہے جب اس میں خدا کی محبت سے زیادہ کسی اور کی محبت بھر جائے

۔۔۔۔۔

لیکن میں نے خدا سے آگے کسی کی محبّت نہیں رکھی تھی اُسکی بھی نہیں پھر کیوں ٹوٹا میرا دل۔۔۔۔اُسنے چہرہ اُٹھا کر زوِش سے پوچھا اُسکی آنکھیں لبالب آنسوؤں سے بھر چُکی تھیں جواب اُسکے گالو کو بھگو رھے تھے

کس سے محبّت ہوئی ہے تمھیں؟؟اُسکے چہرے کو ہاتھوں میں بھرتے اُسنے نرمی سے پوچھا

وہی جو سب کو خود سے محبّت کرواناجانتاہے اور محبت ہو جانے کے بعد چھوڑ کر لاہور چلا گیا۔۔۔۔

بُراق۔۔۔۔۔زوِش نے معجب انداز میں ماہنور کو دیکھا جس پر ماہنور نے سر اثبات میں ہلایا

جب تمھیں بُراق پسند تھا تو تُم نے حیدر سے رشتے کے لیئے حامی کیوں بھری

۔۔۔۔۔

تو کیا کرتی میرے پاس انکار کی کوئی وجہ نہیں تھی بُراق کو کسی اور سے محبت ہے

یہ بات اُسنے خود تُم سے کہی ہے؟؟زوِش کے لیئے تو یہ بات بھی نئ تھی کیوں کے اُسنے کبھی بُراق کے منہ سے کسی لڑکی کا ذکر نہیں سنا تھا

ہمم اُسکی باتوں سے لگا تھا کہ اُسے کسی سے محبّت ہے۔۔۔

ہو سکتا ہے تمھیں غلط فہمی ہوئی ہو۔۔۔۔

کیا فرق پڑتا ہے اس بات سے اگر اُسکی زندگی میں کوئی اور نہ بھی ہوئی تو کونسا وہ مجھ سے محبّت کرتا ہے اُسکے سامنے میں رشتے کی حامی بھری تھی اگر اُسکے دل میں کوئی احساس ہوتا وہ ایک بار مجھ سے لازمی بات کرتا لیکن وہ تو سب چھوڑ کر لاہور چلا گیا اُسے تو کسی بات کی فکر بھی نہیں۔۔۔۔اپنے آنسو بے دردی سے صاف کرتی وہ اپنے دل کا غبار نکالنے لگی جو اُسنے کافی دونوں سے اپنے دل میں چھپا رکھا تھا

مانو میری جان، جو تمھارے نصیب کا ہوا وہ تمھیں ہی ملے گا کوئی انسان کسی دوسرے کا نصیب نہیں چھین سکتا۔۔۔۔۔ماہنور اُسکی گود میں سر رکھے وہیں صوفے پر لیٹ گئی

یہ تمھاری آزمائش ہے اور آزمائش تو ہمیشہ پسندیدہ چیز سے ہی ہوتی ہے نہ۔۔۔۔۔

زوی میں نے اُسے ناقابل برداشت سمجھا تھا لیکن وہ مجھ میں رہ گیا اور اچھا خاصا رہ گیا۔۔۔میں جب بھی اُسے کسی اور کے ساتھ سوچتی ہوں تو میری سانسیں اٹکنے لگ جاتی ہیں۔۔

اتنی محبّت کرنے لگی ہو اُس سے؟؟اپنی گود میں رکھے اُسکے چہرے سے بال پیچھے ہٹاتے زوِش نے پوچھا

وہ میری روح کی چادر میں آ کے چھپ گیا ہے ایسے کے روح نکلے تو وہ نکلے، وہ نکلے تو روح نکلے۔۔۔

کیا تم نے کبھی چاند کو غور سے دیکھا ہے؟؟زوِش کے پوچھنے پر ماہنور نے اُلجھی نظروں سے اُسے دیکھا

جتنا بھی بادلوں کے حصار میں ہو چمکنا نہیں چھوڑتا کیوں کے اُسے پتا ہوتا ہے کہ اُسنے دُنیا روشن کرنی ہے دیر سے ہی سہی لیکن وہ سامنے ضرور ہو گا۔۔۔

لیکن چاند بھی کہاں حاصل ہوتا ہے۔۔۔۔۔ماہنور بے بسی سے ہنسی تھی

خود کو مضبوط کرنا پڑتا ہے، سہنا پڑتا ہے چاند کو پانے کے لیئے مکمل آسمان بننا پڑتا ہے بلکل صاف شفاف۔۔۔اپنے دل کو بھی صاف کر لو وہ دل بن جاؤ جس میں خدا کی محبّت ہو کیوں کہ جو اُس سے جُڑ جاتا ہے نہ وہ مکمل ہو جاتا ہے جسے خدا کی محبّت مل جائے نہ اُسے تمام محبتیں مل جاتی ہیں۔۔۔۔۔۔ماہنور اُسکے الفاظ غور سے سُن رہی تھی اور کچھ حد تک وہ مطمئن بھی ہو چکی تھی کیوں کہ اُسے اپنے نصیب لکھنے والے پر یقین تھا اپنے آنسو صاف کرتی وہ نم آنکھوں سے آسمان کو طرف دیکھ کر مسکرائی تھی۔۔۔ کبھی کبھی ہم انسان بہت بے بس ہو جاتے ہیں ہم صبر سے اُسکے ایک

معجزے کا انتظار کرتے ہیں جو بہترین مصنف ہے وہ جب چاہے جہاں چاہے کہانی کا رخ بدل سکتا ہے ہم نم آنکھوں سے اپنے رب کے منتظر ہوتے ہیں اور پھر قرآن میں اُسکا جواب آتا ہے

ترجمہ: اور جلد ہی آپکا رب آپکو اتنا دیگا کہ آپ خوش ہو جائیں گے

***

گاڑی تُم ڈرائیو کرو گے یا میں؟؟ وہ دونوں ہی سلطان مینشن کے لاؤنج میں کھڑے تھے ہاسپٹل سے فارغ ہونے کے بعد زاویار گھر آکر فریش ہوا تھا اور وہیں مصطفیٰ بھی فریش ہوتے اُسکے سر پر پہنچ چکا تھا اور اس وقت وہ اُسے زبردستی اپنے ساتھ ڈنر کروانے لے کر جا رہا تھا

اوفکورس تُم۔۔ کیوں کے تُم مجھے زبردستی اپنے ساتھ لائے ہو۔۔۔ زاویار نے کندھے اُچکاتے ہوئے اپنی جینز کی جیب میں ہاتھ ڈالے

چل کوئی نہیں اتنا تو میں کر ہی سکتا ہوں۔۔۔۔۔احسان جتاتے ہوئے وہ گاڑی کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اور اُسکے ساتھ ہی زاویار بھی بیٹھ گیا جس سے بیٹھتے ہی مصطفیٰ گاڑی کو سلطان مینشن کی حدود سے باہر لے گیا۔۔۔

کچھ ہی دیر میں وہ اپنے مطلوبہ ریسٹورینٹ میں پہنچ چکے تھے یہ ریسٹورینٹ گھر سے اتنا دور نہیں تھا ریسٹورینٹ کے نیچے والے فلور میں فیملیز بیٹھی تھیں جہاں گہما گہمی بھی تھی اسی لیئے وہ دونوں ہی اوپر والے فلور کی طرف چلے گئے وہاں پہنچے کے بعد انہیں تھوڑا سکون آیا کیوں کے وہاں خاموشی تھی اور آس پاس اتنے لوگ بھی موجود نہیں تھے

www.novelsclubb.com

***

عشاء کا وقت تھا جب وہ ہاجرہ بیگم اور ماہنور سے ملتی گھر سے نکلنے لگی تھی ایک نظر اُسنے اپنے موبائل کو دیکھا جس پر کسی کا ٹیکسٹ آیا تھا جوابی ٹیکسٹ بھیجتے وہ عجلت

میں گھر سے نکلی تھی اُسنے کیب بلوالی تھی کیب میں بیٹھتے اُسنے مطلوبہ ایڈریس بتایا اور پھر خاموشی سے سیٹ کی پُشت سے سر ٹکائے بیٹھ گئی

کیب کے رکتے ہی وہ نیچے اتری تھی اپنا نقاب سیٹ کرتے اُسنے ریسٹورینٹ میں قدم رکھے تھے اور زیادہ ڈھونڈنا نہیں پڑا وہ اُسے کچھ ہی فاصلے پر دیوار کے ساتھ رکھی ٹیبل پر بیٹھا نظر آچکا تھا

السلام علیکم۔۔۔اُسکے بیٹھتے ہی صائم نے سوال کیا

وعلیکم سلام۔۔

کیسی ہو؟؟

تمھیں اس سے مطلب؟ میں یہاں کچھ ضروری بات کرنے آئی ہوں تُم سے

۔۔۔یہاں وہاں کی بات کرنے کے بجائے وہ ڈائریکٹ کام کی بات پر آئی تھی

www.novelsclubb.com

ویسے کھانا اچھا تھا یہاں کا۔۔۔۔ سیڑھیوں سے اُترتے مصطفیٰ نے زاویار کو کہا

ہمم۔۔۔۔

یہ بتا کل کا کیا پلین ہے؟ اوہ ہاں میں تو بھول ہی گیا تھا کہ یہ سالگرہ تو تیری الگ ہو گی نہ اب سے تو تو بھابھی کے ساتھ اپنا دِن منائے گا۔۔۔۔ مصطفیٰ نے اُسے چیرتے ہوئے کہا اُسکے کہنے پر وہ ہلکا مسکرایا تھا کاش اُسے بھی فکر ہوتی میری سالگرہ کی یہی سوچتے وہ باہر جانے لگا جب کسی کی ہلکی جھلک پر وہ اُسکے بڑھتے قدم رُکے تھے اُسے لگا اُسنے شاید کچھ غلط دیکھ لیا ہو اپنی غلط فہمی ختم کرنے کے لئے اُسنے اپنی بائیں جانب دیکھا اور اُسکے قدموں کے ساتھ دل بھی رُک گیا تھا مصطفیٰ جو آگے چل رہا تھا زاویار کے رکنے پر وہ اُسکے پاس آیا تھا اور اُسکے نظروں کے تعاقب میں دیکھا جہاں صائم اور زوِش ایک ٹیبل پر بیٹھے کچھ باتوں میں مصروف تھے مصطفیٰ نے اُن سے نظریں ہٹا کر زاویار کو دیکھا جسکی نیلی آنکھوں میں خالی پن تھا اور چہرے پر تاریکی

زاویار نے غور سے نقاب میں چھپے زوِش کو دیکھا آج اُسکا دل کر چی کر چی ہوا تھا محبّت تو اُسے ملی ہی نہیں تھی آج اُسکا مان بھی ٹوٹ گیا تھا آنکھوں میں آئے ایک آنسو کو اُسنے آنکھوں کی باڑ توڑنے سے باز رکھا اور پھر بنا اُسکی طرف دیکھے ریسٹورینٹ سے باہر نکل گیا

ہمم بولو کیا بات کرنی تھی تمھیں۔۔۔۔صائم نے زوِش کے چہرے کو بغور دیکھے پوچھا

مجھے آئندہ تمھاری کوئی کال یا میسیج نہ آئے آئندہ میری زندگی میں مداخلت کرنے کی کوشش نہ کرنا۔۔۔۔

کیوں؟؟

کیوں کہ میں اپنی زندگی میں بہت خوش ہوں سکون ہے بہت تو خدارا میرا سکون خراب نہ کرو۔۔۔۔

کیا یہ سب بولنے کے لیئے تمھیں زاویار نے کہا ہے؟؟

وہ باقی مردوں کی طرح اپنے حکم مسلط نہیں کرتا اور یہ سب میں خود کہہ رہی ہو کسی نے مجھے نہیں کہا۔۔۔

تُم مجھ سے ناراض ہو؟

ناراضگی اپنوں سے جتائی جاتی ہے مسٹر صائم اور میں تمھیں اس قابل نہیں سمجھتی کے میں تُم سے ناراض ہوں۔۔اُسکا لہجہ سرد تھا

تو تُم اتنے جلدی اپنی محبّت کو بھول گئی۔۔۔۔وہ اُسے اُسکی محبت یاد دلا کر بہلانا چاہ رہا تھا

محبت نہیں تھی غلطی تھی جو تُم سے ہوئی تھی اصل محبّت کا مطلب تو مجھے زاویار سے ملنے کے بعد پتا چلا ہے کہ کیسے کسی سے بنا کسی مطلب کے بے پناہ محبت کی جاتی ہے۔۔۔۔۔

تو تمھیں اُس سے محبت ہو گئی ہے۔۔۔۔صائم نے حیرانگی سے پوچھا

محبّت تو بہت بعد کی بات ہے سب سے پہلے تو اُسنے پریشانی میں میرا ہاتھ تھاما تھا جب مجھے اپنوں نے ٹھکرا دیا تھا۔۔۔۔زوِش نے اُس پر گہرا طنز کیا

زوِش اُسنے تمھیں قید کر رکھا ہے۔۔۔۔۔

مجھے اُسکی قید سے بھی محبّت ہے اُسکی قید میں بھی یقین، بھروسہ اور آزادی ہے ۔۔اُسکے ذکر پر صائم نقاب میں چھپی اُسکی آنکھوں کے ذریعے اُسکے چہرے پر آئی مسکراہٹ کا انداز لگا سکتا تھا

اینڈ مسٹر صائم شکریہ اُس دن میرا ہاتھ نہ تھامنے کے لیئے کیوں کے اگر تُم ہاتھ تھام لیتے تو مجھے کبھی اس بات کا احساس نہ ہوتا کہ محبت کتنا خوبصورت جذبہ ہے

اور ہاں آج کے بعد مجھے تمھاری طرف سے کوئی مداخلت نہ ملے کیوں کہ میں اپنی اور زاویار کی زندگی میں کسی قسم کا کوئی زہر نہیں چاہتی۔۔۔۔۔

تو تُم مجھ سے اس قدر نفرت کرتی ہو؟؟

نفرت کرنے سے ہماری خود کی انیرجی ضائع ہوتی ہے اسی لیئے میں نفرت نہیں کرتی سامنے والے کو مرا ہوا تسلیم کر لیتی ہو اور تُم بھی میرے لیئے وفات پا چکے ہو ۔۔۔۔صائم نے اُسے دیکھا اُسکی آنکھیں کسی بھی جذبے سے عاری تھیں تو کیا وہ اتنی پتھر دِل ہو چکی تھی ہاں وہ عورت تھی جو سب کچھ بھول سکتی ہے لیکن اپنی تذلیل نہیں، وہ اُس انسان کو تو بھول سکتی ہے جس نے اُسے محبّت دی ہو لیکن اسے نہیں جس نے اُسے عزت اور مان بخشا ہو وہ محبّت بھی بے پناہ کرتی ہے اور نفرت بھی

زوِش میں تُم سے بہت محبّت کرتا ہو مجھے اپنی غلطی کا احساس ہے میں تمھیں بہت خوش رکھو گا۔۔

تکلیف کے بعد جتائی گئی محبت اور نظر انداز کرنے کے بعد دی گئی اہمیت کوئی معنی نہیں رکھتی۔۔۔اُسکا انداز دو ٹوک تھا

کیا ہم دوست بن کر نہیں رہ سکتے؟؟ایک آخری اُمید کے ساتھ اُسنے پوچھا

مجھے دوستوں کے نام پر اپنے اِرد گرد مطلبی لوگوں کی بھیڑ بنانا پسند نہیں میر امانناہے حلقہ احباب مختصر ہو لیکن مخلص ہو اور ہاں مسٹر صائم یہ ہماری آخری ملاقات ہے اُمید ہے اسکے بعد آپ مجھے اپنی شکل کبھی نہیں دکھائیں گے اور نہ ہی کبھی کال کرنے کی کوشش کریں گیں۔۔۔۔۔۔خاصی سرد مہری سے اپنی بات مکمل کرتی وہ وہاں سے اٹھی تھی اپنا بیگ اٹھاتے بغیر اُسکی طرف دیکھے اپنے مضبوط قدم اٹھاتی ریسٹورینٹ سے باہر نکل چکی تھی آج وہ اپنے دل سے تمام بوجھ اتار کر ایک نئ زندگی کی شروعات کرنے جارہی تھی اُسکے دل میں کسی قسم کا کوئی پچتاوا نہیں تھا۔۔

اسی طرح ایک دِن آپ پیچھے پلٹ کر دیکھیں گے اور محسوس کریں گے کہ آپ بلکل غیر ضروری چیزوں کے لیئے پریشان رھے ہیں اور بہت سارے لوگ آپکی زندگی کا حصّہ تک نہیں ہیں جو کبھی آپکی محبّت کے دعوے دار تھے زندگی اپنے راستے خود بناتی ہے یہ بہت حساس ہے اور اپنے انتخاب میں بہت محتاط بھی ضروری نہیں آپکو ہر چیز کی حکمت فوراً سمجھ آجائے کچھ چیزیں اور کچھ لوگوں کی سچائی وقت کے ساتھ کُھلتی ہے اِس لیئے وقت کو وقت دیں اور تب تک خدا پر یقین رکھیں

ریسٹورینٹ سے باہر نکلتے وہ کیب میں بیٹھ گئی آج وہ بہت خوش اور پر سکون تھی وہ سکون سے چاند کی روشنی میں لپٹی سڑک پر آتی جاتی گاڑیوں کو دیکھ رہی تھی جب اُسکے فون بجنے لگا اُسنے بیگ سے موبائل نکال کر دیکھا جہاں زاویار کا نام جگمگا رہا تھا یہ اس وقت کیوں کال کر رہا تھا اُسنے سوچتے ہوئے کال اٹھائی۔۔۔

***

وہ سڑک پر ساکت نظریں جمائے گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا بے وجہ مسلسل ایک سڑک سے دوسری سڑک پھر وہاں سے تیسری سڑک اُسنے کہاں جانا تھا وہ نہیں جانتا تھا اِس وقت اُسے سکون چاہیئے تھا ریسٹورینٹ کا سین اُسکے دماغ پر ہتھوڑوں کی طرح زربیں لگا رہے تھے اُسکی ایک ایک نس میں تکلیف اُٹھ رہی تھی اچانک سامنے کا نظارہ اُسے دھندلا دکھائی دینے لگا پچھلی گاڑی کے زوردار ہارن پر وہ ہوش کی دُنیا میں لوٹا تھا اُسنے بریک لگاتے سڑک کے کنارے اپنی گاڑی روکی تھی اور خود گاڑی سے نیچے اتر کر پیدل چلنے لگا مصطفیٰ بھی اُسکے پیچھے گاڑی سے نیچے اترا تھا اور اُسکے ساتھ چلنے لگا بکھرے بال ماتھے پر گرے ہوئے تھے جو تیز ہوا کی وجہ سے بار بار اُڑ کر پلکوں تک آ رہے تھے وہ اپنی سوچ میں چلتا ہوا گاڑی سے کافی دور آ چکا تھا اُسے نہیں اندازہ تھا کہ وہ کتنی دیر سے چل رہا ہے اور سچ بھی یہی ہے کہ کچھ راستوں اور قدم نہیں دل تھک جاتے ہیں۔۔

www.novelsclubb.com

زاویار تمھیں ایک بار اُس سے بات کر لینی چاہیئے تھی۔۔۔۔ مصطفیٰ نے اُسے سمجھانا چاہا

کیا بات کرتا تمھیں دکھا نہیں وہ اُسکے ساتھ وہاں بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

ہمیشہ آنکھوں سے دیکھا سچ نہیں ہوتا ہو سکتا ہے جو آپ نے دیکھا ہو حقیقت اُسکے برعکس ہو۔۔۔۔

حقیقت کچھ بھی ہو میں اُسے کسی اور کے ساتھ نہیں دیکھ سکتا میرا واحد اثاثہ ہے یار وہ اُسے کسی اور کے ساتھ دیکھو گا تو مر جاؤ گا۔۔۔۔۔ وہ چلتے چلتے وہیں رُک گیا تھا تو تمھیں ایک بار اُس سے بات کر لینی چاہیئے تھی وہ تمھاری بیوی ہے تُم صائم کو اُس سے دور رہنے کا کہہ سکتے ہو تمھارے پاس پورا حق ہے۔۔۔۔۔

میں ہزار اُن مردوں سے لڑ سکتا ہوں جو اُسے چاہتے ہیں لیکن ایک اُس مرد سے نہیں لڑ سکتا جسے وہ چاہتی ہے۔۔۔ تمھیں پتا ہے آج اُسے اُسکے ساتھ دیکھا تو معلوم

ہوا کہ خدا شرک کیوں معاف نہیں کرتا۔۔۔وہ اس وقت کسی بکھرے انسان کی مانند لگ رہا تھا وہ ہر چیز برداشت کر سکتا تھا سوائے اُسکے ساتھ کسی اور کو۔۔۔

جب صائم کے متعلق اُس سے سوال نہیں کر سکتے تو اتنی اذیت کیوں دے رہے ہو خود کو۔۔۔۔

میرے حصے کا چاند کسی اور کے آنگن کو روشن کرے گا تو اذیت تو ہو گی نہ ۔۔۔ تمھیں پتا ہے میں ہمیشہ سوچتا تھا محبّت کیا ہوتی اب جانا کہ کسی کو اتنی شدّت سے چاہنا کہ وہ آپکا حصّہ بن جائے اور پھر ایک دن وہ آپکو مکمل توڑ دے۔۔میں اُسے کبھی نہیں بتا سکوں گا کہ میں اُس سے کس درجے کی محبّت کرتا ہوں۔۔۔۔

مصطفیٰ نے آگے بڑھ کر اُسے گلے لگانا چاہا اُس سے پہلے زاویار نے اپنے جیب ٹٹولے اور پھر اپنی جیب سے موبائل نکالا موبائل نکالتے اُسنے زوِش کو کال کی۔۔۔

کیا کرنے جا رہا ہے تو؟؟اُسے زوِش کا نمبر ڈائل کرتا دیکھ مصطفیٰ نے فکر مندی سے پوچھا اُسے ڈر تھا کہ اس وقت وہ کچھ غلط نہ کہہ دے کیوں کے اُسکی حالت ایسی ہی تھی

کال کی دوسری بیل جاتے ہی کال پک کر لی گئی تھی زاویار نے اپنے ہونٹوں پر اُنگلی رکھ کر مصطفیٰ کو خاموش کروادیا

ہیلو۔۔۔موبائل سے زوِش کی نرم آواز آئی تھی

کہاں ہو تم؟؟زاویار کی اس قدر بھاری آواز پر پہلے تو زوِش پریشان ہو چکی تھی پھر قدرے سنبھل کر بولی

www.novelsclubb.com

امی کے گھر ہوں۔۔کیوں؟؟۔۔۔اُسکے جھوٹ پر زاویار نے قرب سے آنکھیں بند کی تھیں ایک آنسو آنکھوں کی باڑ توڑتے شیو میں جذب ہو چکا تھا

جینے نہیں دیتا یہی احساس شب و روز

برسوں کی رفاقت کوئی لمحوں میں بھُلا دیگا

وہ شخص بھلا کیسے سکوں پائے کہ جس کی

صدیوں کی ریاضت کوئی مٹّی میں ملا دے

ایسے ہی، سوری۔۔وہ اُس سے معافی مانگ رہا تھا اور اُسے معلوم نہ تھا کہ اُسکی غلطی کیا ہے اُسے بس اس بات کی فکر تھی کہ اُسے کھونا نہ پڑے۔۔۔اُسکے یوں اچانک معافی مانگنے پر زوِش کو کچھ گڑ بڑ کا احساس ہوا تھا وہ کچھ کہتی اس سے پہلے فون کٹ چُکا تھا اُسنے ایک نظر اپنے موبائل کو دیکھا اُسکا دل انجانے خیال کے تحت دھڑکا تھا لیکن آنے والے لمحے کے بارے میں سوچتے اُسکے چہرے پر مسکراہٹ نے رقص کیا تھا فون کاٹتے وہ تمسخز سے خود پر ہنسا تھا اُسے خود پر اپنی بے بسی پر ہنسی آرہی تھی اُسے ایک مان تھا کہ وہ اُسے سچ بتا دیگی اور اُسنے جھوٹ بول کر وہ مان بھی توڑ دیا تھا

سارے خواب کانچ کی طرح بکھرے ملیں گے

محبّت کرنے والو کے چہرے اترے ملیں گے

سارا الزام وقت پر لگا دینا ٹھیک نہیں

غور سے دیکھو! سازش میں کچھ اپنے ملیں گے

مصطفیٰ کے موبائل کی میسیج رنگ بجی تھی اُسنے موبائل کی اسکرین آن کی جہاں زوِش کا میسیج آیا ہوا تھا۔ "بھائی زاویار آپکے ساتھ ہیں" مصطفیٰ نے ایک نظر اُسکے چہرے کو دیکھا اور پھر "ہاں" میں جواب دیا اور پھر زاویار کو اپنے ساتھ لے کر واپس گاڑی کی طرف جانے لگا دوبارہ میسیج آنے پر اُسنے میسیج آن کیا اُسے پڑھنے کے بعد اُسنے "اوکے" کا جوابی ٹیکسٹ لکھ کر سینڈ کیا اور زاویار کو گاڑی میں بیٹھا کر خود ڈرائیو کرنے لگا

تھوڑی دیر بعد اُسنے گاڑی زاویار کے فلیٹ کے باہر روکی گاڑی رکنے پر اُسنے ونڈو سے باہر دیکھا اور پھر مصطفیٰ کی طرف پلٹا

یہاں کیوں لایا ہے؟؟

ایسی حالت میں گھر جائیگا تو آنٹی پریشان ہو جائیں گی اسی لیئے آج رات فلیٹ میں رُک جا۔

رات کے بارہ بجنے والے ہیں امی سو چُکی ہو نگی۔۔۔ہاتھ میں پہنی واچ کو دیکھتے اُسنے تھکن زدہ آنکھوں سے اُسے دیکھا

ہاں لیکن انکل تو جاگے ہوئے ہو سکتے ہیں نہ۔۔۔ابھی وہ کچھ کہتا کے مصطفیٰ نے ہاتھ اٹھا کر اُسے خاموش کروادیا اور پھر خود گاڑی سے نیچے اُتر گیا زاویار کو نہ چاہتے ہوئے بھی اُسکے پیچھے اُترنا پڑا۔۔۔وہ دونوں فلیٹ کے دروازے کے سامنے کھڑے تھے

میرے پاس چابی نہیں ہے میں گھر میں بھول گیا۔۔۔۔

میرے پاس ہے۔۔۔زاویار کے کہنے پر مصطفیٰ نے جینز کی جیب سے فلیٹ کی چابی نکالی تھی اور پھر فلیٹ کھولا تھا اس فلیٹ کی چابی اُن دونوں کے علاوہ بُراق کے پاس بھی ہوتی ہے اُن تینوں میں سے کوئی بھی کسی بھی وقت اس فلیٹ پر آسکتا تھا

تُم آرام کرو میں صبح تُم سے ملتا ہوں۔۔۔۔اُسے فلیٹ کے اندر جانے کا اشارہ کرتے وہ خود وہاں سے پلٹ چُکا تھا اور پھر اپنے موبائل پر کچھ ٹائپ کر کے کسی کو سینڈ کیا تھا۔۔ میسیج ریسیو ہوتے ہی مقابل کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی تھی

اپنے خالی دِل کے ساتھ وہ مردہ قدم اٹھاتا اپنے روم کی طرف آیا اس نے آہستگی سے دروازہ کھولا تو ایک گہری خوشبو نے اسے اپنی لپیٹ میں لیا تھوڑے آگے آکر اُسنے لائٹ آن کی اور لائٹ کے ساتھ ساتھ اُسکی آنکھیں بھی حیرت سے کھل گئی تھیں

جہاں زمین پر گلاب کے پھولوں کے فرش بچھا ہوا تھا اور بیچ سے خالی فرش تھا جہاں چلنے کا راستہ بنا ہوا تھا کمرے کے وسط میں موجود گول میز پر سفید چادر بچھی ہوئی تھی جس پر چھوٹا تھا کیک رکھا ہوا تھا وہ آگے بڑھ کر کیک دیکھتا اس سے پہلے کسی نے

اُسکی آنکھوں پر پٹی باندھ دی تھی جس پر مقابل نے کوئی مزاحمت نہیں کی تھی وہ گھوم کر اُسکے سامنے آئی اور اُسکے گردن میں اپنی باہیں حائل کیں

ہیپی برتھ ڈے۔۔۔۔اُسے اپنی کانوں کے پاس سریلی آواز سنائی دی اُسنے ہاتھ بڑھا کر اپنی آنکھوں سے پٹی اُتاری تھی اور سامنے والا منظر دیکھ کر وہ ساکن رہ گیا جہاں زوِش مہرون ویلوٹ کی ساڑھی زیب تن کیے ہلکا میک اپ کیئے ہوئے تھی لمبے بال اُسنے اپنی قمر پر کھلے چھوڑے تھے جو اُسکی قمر کو مکمل چھپا رہے تھے وہ اپنے اس روپ میں زاویار کا دل دھڑکا چکی تھی وہ گہری نظروں سے اُسے دیکھ رہا تھا اُسے شاید اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آرہا تھا یا تو جو ابھی ہو رہا ہے وہ جھوٹ ہے یا جو کچھ وقت پہلے ہوا تھا وہ جھوٹ ہے وہ اپنی سوچ میں گم اُسکے چہرے پر نظریں گاڑھے ہوئے تھا جب زوِش کی آواز دوبارہ سنائی دی

www.novelsclubb.com

آؤ کیک کٹ کریں۔۔۔۔وہ اُسکا ہاتھ تھامتی اُس ٹیبل کے سامنے لے گئی اور پھر اُسکے ساتھ کیک کاٹا زاویار تو ابھی تک اپنے دماغ میں کئی سوچوں کے ساتھ لڑ رہا تھا زوِش اُسکی غائب دماغی نوٹ کر چکی تھی تبھی کیک کو سائڈ پر رکھتے اُسکے مقابل آئی

کیا ہوا ہے۔۔۔۔اُسکے اس طرح نرمی سے پوچھنے پر زاویار نے گہرا سانس لیا تھا

یہ سب کس لیئے۔۔۔۔اِرد گرد دیکھتے اپنی وجہ چھپاتے اُس نے اُس سے سوال کیا وہ چاہتا تھا کہ وہ خود ریسٹورینٹ والی بات اُسے بتائے

یہ سب میرے شوہر کے لیئے، تمھیں لگا تھا میں تمھاری سالگرہ بھول جاؤ گی۔۔۔۔ محبت پاش نظروں سے وہ اُسے دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے اور زاویار کے پاس اُسکی کسی بات کا جواب موجود نہیں تھا

أنا أحبک (میں تُم سے محبّت کرتی ہو) زاویار نے یکدم اُسکا چہرہ دیکھا اُسے شاک لگا تھا وہ اس اچانک اظہار کے لیئے بلکل تیار نہ تھا اُسکے ہونٹوں پر بکھری مسکراہٹ

اُسے جیسے اپنے کانوں پر یقین نہیں آ رہا تھا ریسٹورینٹ، صائم وہ جیسے سب کچھ بھول چُکا تھا

پھر سے بولنا۔۔۔اُسکے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالو میں لیتے اُسنے حیرانگی سے فرمائش کی جس پر زوِش نے بمشکل اپنی ہنسی روکی تھی اُسکی آنکھوں میں اپنی محبّت کا خمار دیکھ کر زاویار کے چہرے پر گہری مسکراہٹ نے رقص کیا تھا جس سے اُسکے ڈمپل نمایاں ہوئے تھے زوِش نے بنا کسی جھجھک کے اُسکے ڈمپل پر اپنی مخملی ہونٹ رکھے اُسکے اتنے قریب آنے پر زاویار نے اُسے زور سے خود کے گلے لگایا تھا اُسکے گرد اپنے بازو کا حصار تنگ کرتے وہ آنکھیں بند کئے صرف اس احساس کو اس سکون کو اپنے اندر اُتار رہا تھا وہ اُسکے قریب تھی بے حد قریب کے وہ اُسکی دھڑکنیں بھی سن سکتا تھا کئی لمحے یوں ہی وہ اُسے خود سے لگائے کھڑا رہا

کیا۔۔۔اُسکی لودیتی نظریں خود پر پا کر وہ گھبراتے ہوئے بولی

کچھ نہیں۔۔۔وہ ہنسا

www.novelsclubb.com

پھر ایسے نہیں دیکھو۔۔۔۔

آج تُم سے نظریں ہٹانا تھوڑا مشکل لگ رہا ہے۔۔۔۔اُسکی آنچ دیتی نظروں سے مقابل کی ہتھیلی بھیگ گئیں وہ اُسے باہوں میں اٹھاتے بیڈ کی طرف لے گیا۔۔۔

بیڈ پر لیٹے وہ گہری نظروں سے اُسکے چہرے کو دیکھ رہا تھا اُسے جیسے اس لمحے پر یقین نہیں آرہا تھا یہ اُسکی حیات کا حسین پہلو تھا

تمھیں اتنا خوبصورت بن کر نہیں آنا چاہیے تھا بندہ بشر ہوں کبھی بھی بہک سکتا ہوں۔۔۔۔۔اُسکی معنی خیز باتوں پر زوِش نے چھنپ کر اُسکے سینے میں چہرہ لیا جس پر کمرے کی خاموش فضا میں زاویار کا قہقہ گونجا تھا

جائے فرار بھی ہم جائے پناہ بھی ہم۔۔۔۔۔اُسکے چہرے کو اپنے سامنے کرتے وہ اُسکی آنکھوں کو عقیدت سے چومنے لگا اور پھر اُسکے چہرے کے ایک ایک نقوش پر محبّت سے اپنا لمس چھوڑنے لگا محبّت، نرمی، عزت، کیا کچھ نہ تھا اُس لمس میں وہ کسی

کانچ کی گڑیا کی طرح بہت نرمی سے اُسے چھو رہا تھا اور وہ موم کی طرح اُسکی قربت میں پگھلتی جا رہی تھی

پھر کیسا ہوتا ہے محبوب کا لمس۔۔

عزرائیل جیسا!

روح فرسا، جان لیوا!

تو کیا لوگ موت مانگتے رہتے ہیں اور مرتے رہتے ہیں؟

ہاں یہی سمجھو۔۔

www.novelsclubb.com

محبت میں لوگ صدقے واری جاتے ہیں

اور صدقے واری جانے کا مطلب تو تُم سمجھتے ہو نہ۔

****

صبح کا وقت کمرے کی کھلی کھڑکی سے آتی سورج کی روشنی اور پرندوں کے چہچہانے کی آوازیں آج کی صبح میں ایک نئی تازگی تھی زوِش کی آنکھ کھلی تو خود کو ایک مضبوط حصار میں پایا اُسکے حصار میں ایک تحفظ تھا اُسنے اپنی ٹھوڑی اُسکے سینے پر رکھی اور یکا ٹک اُسکے چہرے کو دیکھ رہی تھی ہاتھ بڑھا کر اُسکی بند آنکھوں پر رکھے اور پھر سرکتے ہوئے اُسکی شیو تک آئے۔۔۔

اپنے چہرے پر نرم لمس محسوس کرتے اُسنے ہلکی سی آنکھیں کھولیں تھی۔۔۔دو خوبصورت آنکھوں کو خود کو تکتا پا کر اُسکے چہرے پر مسکراہٹ نے رقص کیا اُسنے گہرا سانس لیتے زوش کے گرد حصار کو اور تنگ کر دیا اور پھر بڑی دلچسپی سے اُسکے چہرے پر اپنی قُربت کی لالی دیکھنے لگا

تُم نے میرے پاس آکر مجھے ایک نیا خمار دیا ہے یہ میری زندگی کی خوبصورت ترین صبح ہے، آنکھیں کُھلتے ہی تُم پاس ہو۔۔۔ محویت سے تکتا وہ زوِش کے بکھرے

www.novelsclubb.com

بال، سرخیاں چھوڑتے گال اور آنکھوں کو دیکھنے لگا ہاتھ اُسکے بالوں سے سر کاتے ہوئے قمر پر لے جا کر رُکا۔۔۔۔۔

مجھے تُم سے کچھ اعتراف کرنا ہے۔۔۔۔۔وہ اپنی نئی صبح کا آغاز سچ کی بنیاد پر کرنا چاہتی تھی اسی لیئے اجازت طلب نظروں سے اُسے دیکھنے لگی جس پر زاویار نے آنکھ کے اشارے سے اُسے بولنے کا کہا اور اپنا حصار اُسکے گرد ہنوز قائم رکھا

میں کل یہاں آنے سے پہلے صائم سے ملنے گئی تھی۔۔۔۔چہرہ جھکائے اپنی بات کا اعتراف کرنے کے بعد وہ اُسکے جواب کا انتظار کرنے لگی لیکن مقابل کا کوئی جواب نہ پا کر اُسنے اسکو دیکھا جسکے چہرے پر غصّے کے کوئی آثار موجود نہ تھے۔۔۔

تُم کچھ بولو گے نہیں؟؟

ہمم۔۔۔کیوں گئی تھی؟ بہت سادہ لہجے میں پوچھا گیا

کیوں کہ میں تمھارے ساتھ اپنی نئی زندگی شروعات کرنا چاہتی تھی اور اُس سے پہلے کچھ لوگوں کو اُنکی حدود دکھانا ضروری تھا تاکہ آئندہ وہ اُسے کراس نہ کر سکیں بس اسی لیئے وہاں گئی تھی۔۔۔۔۔اُسکے جواب پر زاویار کے اندر سرشاری کی لہر دوڑنے لگی تو اُسنے خود اپنے منہ سے اعتراف کیا تھا اُسنے اُسکا مان نہیں توڑا تھا ہاں وہ زوِش سلطان تھی وہ مان رکھنا جانتی تھی

اب تُم کیوں مسکرا رھے ہو؟؟اُسکی مسکراہٹ پر وہ چڑی تھی جو اتنی سیریس بات پتا چلنے پر بھی مسکرا رہا تھا

ایسے ہی۔۔۔۔

نہیں مسکراؤ۔۔۔۔

کیوں میرے مسکرانے سے تمھارا بل آتا ہے؟؟

ہاں آتا ہے۔۔۔اُسنے گردن اکڑا کر ترکی باتر کی جواب دیا

www.novelsclubb.com

اچھا۔۔۔آئیبرو اچکاتے اُسنے اچھا لفظ پر خاصا زور دیا اور پھر بنا زوِش کو موقع دیئے اچانک ہی کروٹ بدلی اور خود اُسکے اُوپر آ گیا

کچھ بول رہی تھیں آپ۔۔۔۔۔چہرہ اُسکے قریب کرتا وہ اُسکی جان پر بن آیا تھا

نن۔۔نہیں۔۔۔۔اُسکی چمکتی آنکھوں اور پھر اُسکا شریر لہجہ وہ تذبذب کا شکار ہوئی تھی زاویار کی نظر اُسکے ہونٹوں کے اوپر تل پر پڑی اور اُسکے دل میں اِک ملال سا اُٹھا اپنے دِل کی مانتے اُسنے جُھک کر بہت نرمی سے اُسکے تل کو چھوا

تمھارے پاس صرف پانچ منٹ ہیں اگر ان پانچ منٹ میں تُم یہاں سے بھاگ گئی تو تمھاری بخشش ہو جائیگی ورنہ۔۔۔۔ابھی اُسکی بات آدھی ہوئی تھی کے زوِش اُسکے حصار سے نکلتی بھاگ کر واشروم میں بند ہوئی تھی دروازہ بند کرتے اپنے پیچھے زاویار کے اونچے قہقہے پر اُسنے منہ کے زاویے بگاڑے تھے۔۔۔۔

******

دوپہر کا وقت تھا سورج اپنی پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا ایسے میں وہ سادہ سی شلوار قمیض پہنے دوبٹہ گلے میں ڈالے بالوں کو چُٹیا میں مفید کی ئے لاؤنج میں بیٹھی تھی لبالب پانی سے بھری آنکھیں اپنے ہاتھ میں پکڑے اپنے بریسلیٹ پر مرکوز تھیں یہ بریسلیٹ اُسے عزیز تھا جسکے ٹوٹنے پر وہ روئی تھی لیکن ابھی آنسو اُس بریسلیٹ کے ٹوٹنے پر نہیں بلکہ اُس انسان کی وجہ سے آرہے تھے جو اُس وقت اُسکے ساتھ تھا اور آج بہت دور ہے کہ چاہ کر بھی اُسے دیکھ نہیں سکتی۔۔۔۔

کیا واقعی زندگی ایسے موڑ پر لے آتی ہے کہ ہر وقت آس پاس رہنے والا انسان بھی اتنا دور ہو جاتا ہے، وقت اتنے جلدی کیوں بدل جاتا ہے، انسان اتنا بے بس کیوں ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔ چہرہ آسمان کی طرف اُٹھا کر وہ سوچنے لگی آنسو آنکھوں سے نکل کر رخسار پر بہنے لگے وہ اپنی سوچوں میں گُم تھی جب اپنی دائیں جانب سے آئی آواز پر اُسنے پلٹ کر دیکھا جہاں حیدر کھڑا تھا وہ اپنی سوچ میں اتنی گُم تھی کہ اُسے حیدر کی آمد کا بھی پتا نہ چلا آنسو صاف کرتے وہ سیدھی ہوئی تھی۔۔۔۔

کیا ہوا آپ رو رہی ہیں؟

رو نہیں رہی بس اپنے بریسلیٹ کو دیکھ کر دُکھی ہو گئی تھی۔۔۔۔۔صاف جھوٹ بولتے اُسنے اپنی ہتھیلی میں پکڑا بریسلیٹ سامنے کیا جسکو حیدر نے بغور دیکھا تھا

اچھا۔۔۔۔ سمجھنے والے انداز میں کہتا وہ وہیں اُسکے ساتھ بیٹھنے لگا تھا اُسکے بیٹھتے ہی ماہنور جلدی سے کھڑی ہوئی تھی اُسکے یوں اچانک کھڑے ہونے پر حیدر نے تعجّب سے اُسے دیکھا

وہ ہمیں اندر چلنا چاہیئے امی ابّو بھی اندر رہی ہیں۔۔۔۔۔اُسکے سوالیہ نظروں کو دیکھتے اُسنے سادہ سے لہجے میں استفسار کیا جس پر وہ بھی وہاں سے اٹھتے اندر کی طرف بڑھ گیا ماہنور نے گہرا سانس لیتے خود کو نارمل کیا اور پھر خود بھی اُسکے پیچھے ہی اندر گئی

کچھ دیر سب کے پاس خاموشی سے بیٹھنے کے بعد وہ تنگ ہونے لگی تھی اُسے وہاں سے اٹھنا تھا۔۔۔اپنی پڑھائی کا بہانہ کرتی وہ وہاں سے اپنے روم میں آگئی روم میں آتے ہی وہ بیڈ پر گر گئی

مغرب کے وقت اُسکی آنکھ کھلی تھی مندھی آنکھیں کھولتے اُسنے پاس میں رکھے اپنے موبائل پر وقت دیکھا اور پھر اُٹھ کر بیٹھ گئی بیڈ پر گرتے ہی اُسکی کب آنکھ لگی اُسے معلوم نہ ہوا بیڈ سے اُترتے پاؤں میں چَپّل اڑیستے وہ واشروم میں گئی فریش ہونے کے بعد وہ تھوڑا اچھا محسوس کر رہی تھی اُسکا ارادہ اب پڑھنے کا تھا اسی لیئے اپنی کتابیں اٹھاتے وہ بیڈ پر بیٹھ کر پڑھنے میں مصروف ہو گئی

www.novelsclubb.com

****

رات کے کسی پہر اُسکی آنکھ کھلی تھی وہ اچانک اُٹھ بیٹھا تھا اے سی والے روم میں بھی اُسکے ماتھے پر پسینے کی کچھ بوندیں تھی یہ اُس خواب کے ڈر سے تھیں جو اُسے روز آتا تھا وہ اکثر یوں ہی ڈر کر اُٹھ جاتا تھا وہ مضبوط تھا اتنا کہ پوری دنیا سے لڑ سکتا تھا

لیکن وہ کمزور اتنا تھا کہ ایک خواب سے ڈر جاتا تھا جس خواب میں ماہنور اُسے چھوڑ کر چلی گئی ہو، وہ دُنیا کے مضبوط ترین مردوں میں سے ایک تھا لیکن اُسکے معاملے میں کانچ سے بھی کمزور تھا وجہ صرف یہ تھی کے اُسے اس سے محبّت تھی اسی لیئے وہ اکثر اس خواب سے ڈر کر اُٹھ بیٹھتا تھا اُسکا دل بے چین ہو رہا تھا اُسنے نظریں اُٹھا کر وال کلاک کو دیکھا جو رات کے تین بجا رہی تھی اپنے مردہ قدم اٹھاتے وہ واشروم کی طرف گیا وضو کرنے کے بعد وہ باہر آیا تھا ٹوپی پہنتے جائے نماز بچھاتے اُسنے نفل پڑھنا شروع کی وہ اپنے دل کے سکون کے لیئے اپنی زندگی کو حاصل کرنے کے لیئے خُدا کے آگے حاضر تھا اُسکی آنکھوں میں آنسو تھے سجدے میں جاتے ہی کچھ آنسو آنکھوں سے نکلے تھے سلام پھرتے ہی اُسکے باقی کے آنسو بھی بے اختیار تھے جنہیں صاف کرنے کی زحمت اُسنے بھی نہیں کی تھی کیوں کہ اس وقت خدا اور اُسکے علاوہ اور کوئی موجود نہ تھا جسکی وہ پرواہ کرتا یا اپنے آنسو اُس سے چھپاتا اُسنے دعا کے لیئے اپنے ہاتھ اٹھائے تھے اور پھر بھی دھیمی آواز میں بولا

www.novelsclubb.com

یااللہ میں میں رائیگاں جارہاہوں مجھے ضائع مت ہونے دینا میں تُجھ سے اپنی پاک محبّت مانگتاہوں میں نے زندگی میں پہلی دفعہ کسی سے اتنی محبت کی ہے تواُسے میری جھولی میں ڈال دے میں تیری ایک اُس عطا کے لیئے ساری عمر اپنی جھولی پھیلائے رکھوں گا تواُسے میرا کر دے می۔۔میں راضی ہوں تیرے ہر فیصلے سے لیکن میں کیا کرو میرا دِل ترستا ہے اُسے پانے کے لیئے، کوئی تُجھ سے پوری دنیا مانگتا ہے اور میں تُجھ سے تیری اس پوری دنیا میں بنائے گئی ایک مخلوق مانگ رہاہوں تواُسے میرے حصّے میں دے دے باقی پوری دنیا رکھ لے بس اُسے کسی اور کا نہ ہونے دینے وہ میرے وجود کو مکمل کرتی ایک شام کی طرح ہے تو جانتا ہے نہ میں کتنی محبت کرتاہوں تونے دیکھا ہے نہ مجھے اُسکے لیئے تڑپتے ہوئے۔۔۔۔اُس سے کوئی پوچھتا دعاؤں میں کیسے رویا جاتا ہے تو وہ بتاتا کہ تکلیف جتنی گہری ہو دعاؤں کا خشوع و خضوع اتنا بڑھ جاتا ہے زِندگی اُسے اس موڑ پر لائی تھی جب اُسکے پاس خدا کے آگے رونے کے علاوہ کوئی اور چارہ نہ تھا وہ یوں ہی رات کے اِس پہر اُٹھ کر خدا کو

www.novelsclubb.com

اپنے دکھ سناتا تھا اگر الفاظ نہیں ملتے تھے تو آنسو بہا لیتا تھا اُسے بتاتا تھا کہ وہ اُسکے ایک "کن" کا منتظر ہے اور خُدا تو اتنا مہربان ہوتا ہے کہ وہ یہ نہیں دیکھتا ہے تُم کس غرض سے آئے ہو وہ بس یہ دیکھتا ہے کہ اُسکا بندہ اُسکے در پر کس اُمید اور بے بسی کی حالت میں بیٹھا ہے اُسے تمھارا آنا پسند ہے، تمھارا اُس سے مانگنا پسند ہے وہ یہ بھی جانتا ہے کہ تُم کتنی دیر تک یہاں بیٹھ سکتے ہو تو بس یقین کے ساتھ بیٹھے رہو کہ وہ خدا تمھیں تمھاری برداشت سے زیادہ نہیں آزمائے گا اور وقت آنے پر اتنا دیگا کہ تُم خوش ہو جاؤ گے۔۔۔وہ ہمیشہ اسی یقین کے ساتھ خدا کے اگے بیٹھتا تھا اسکے سامنے آنسو بہانے اور دعا مانگنے سے اُسکا دل ہلکا ہو چکا تھا جائے نماز طے کر کے رکھتے اُسنے وقت دیکھا ابھی فجر کی نماز میں وقت تھا وہ کئی راتوں سے صحیح سے سو نہیں پایا تھا جسکی وجہ سے اُسکے سر میں اکثر درد رہتا ہے اسی لیئے وہ دوبارہ سے بیڈ پر آ کر نیم دراز ہو گیا

*****

www.novelsclubb.com

سادہ شرٹ ٹراؤزر پہننے وہ پوری کتابیں بیڈ پر پھیلائے ایک کتاب پر جُھکی ہوئی تھی اُسکے پیپر چل رہے تھے اسی لیئے اُسکا پورا دھیان صرف اپنے پیپرز پر تھا دروازہ کھلنے کی آواز پر اُسنے چہرہ اُٹھا کر اوپر دیکھا جہاں ہاجرہ بیگم ہاتھ میں پارسل لیئے اندر آرہی تھیں۔۔

امی آپ۔۔۔۔کتابیں سائڈ پر کرتی وہ اُن کے بیٹھنے کی جگہ بنانے لگی تھی

میں بیٹھنے نہیں آئی تُم آرام سے پڑھو وہ بس یہ پارسل آیا تھا تمھارے نام ابھی یہی دینے آئی ہوں اوپر۔۔۔۔۔۔ہاجرہ بیگم نے پارسل اُسکے سامنے کیا تھا

میرے نام لیکن میں نے تو کچھ منگوایا ہی نہیں۔۔۔یہی سوچتے ہوئے وہ پارسل کو دیکھنے لگی جو پورا گفٹ ریپر سے پیک ہوا تھا

چلیں ٹھیک ہے میں دیکھ لونگی۔۔۔۔۔اُسنے پارسل کو سائڈ پر رکھتے ہاجرہ بیگم کو جواب دیا

تمھارے لیئے کچھ بھجواؤ کھانے کے لیئے؟ صبح سے کچھ نہیں کھایا تُم نے

نہیں امی مجھے بھوک نہیں لگی بس آپ چائے بھجوادیں۔۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے۔۔۔ہاجرہ بیگم کے روم سے جاتے ہی وہ دوبارہ بیڈ پر اپنی کتابوں کے پاس آ بیٹھی کتابوں پر جھکنے سے پہلے اُسکی نظر دوبارہ پارسل پر گئی اُسے تجسس ہونے لگا تھا جسکو ختم کرنے کے لیئے اُسنے پارسل کو اُٹھا کر کھولنا شروع کیا وہ ایک چھوٹی سی مخمل کی ڈبّی تھی اُسے کھولتے اُسکی آنکھیں حیرت سے پھیلی تھیں اور ساتھ میں چہرے پر خوشی بھی چھائی تھی وہ ایک بریسلیٹ تھا ٹھیک ویسا ہی بریسلٹ جیسا اُسکا ٹوٹا تھا بلکل اُسی رنگ اُسی ڈیزائین کا بریسلیٹ دیکھ کر اُسکے چہرے پر خوشیوں کی لہریں تھی لیکن یہ کچھ لمحے کی تھی کیوں کہ اسے نہیں پتا تھا یہ کس نے بھجوایا ہے انہیں سوچو کے ساتھ وہ ڈبّی کو اوپر نیچے سے دیکھ رہی تھی جب نظر پاس میں پڑے گفٹ پیپر پر گئی جس میں ایک کاغذ تھا اُسنے اُس کو کھولا جس پر کچھ لکھا ہوا تھا

"یوں چھوٹی چھوٹی چیزوں کے ٹوٹ جانے پر آنسو نہیں بہائے جاتے یہ بہت قیمتی ہوتے ہیں"

"کہانی تمھاری اپنی ہے ہو سکے تو مکمل لکھنا کیوں کہ تمھارے ساتھ ایک اور انسان کی زندگی جُڑی ہے"

اِس دو سطروں پر مشتمل خط کو پڑھنے کے بعد اُسکے دل میں عجیب کشمکش نے جنم لیا تھا جس میں پہلی لائن بریسلیٹ سے متعلق تھی لیکن دوسری لائن کا مطلب وہ سمجھنے سے قاصر تھی

کس نے بھیجا ہو گا یہ۔۔۔ہاتھوں میں ڈبّی کو لیئے وہ سوچ رہی تھی۔۔۔بُراق نے ؟نہیں نہیں وہ تو یہاں ہے بھی نہیں اور اگر اُس نے دینا ہوتا تو پہلے دیتا،وہ نہیں ہو سکتا۔۔۔پھر حیدر؟؟اُسکے دماغ میں پہلے لاؤنج میں اپنے ساتھ بیٹھے بُراق کا منظر آیا تھا پھر دماغ کی دلیلوں کے بعد اپنے گھر کے لاؤنج میں کھڑے حیدر کا منظر آیا تھا

ہاں حیدر رہو سکتا ہے۔۔۔دماغ کی ایک اور دلیل پر وہ راضی ہوئی تھی۔ بریسلٹ کو ہاتھ میں پہننے کے بعد گفٹ پیپر اور ڈبّی اُٹھا کر سائڈ ٹیبل پر رکھتے دوبارہ سے کتابوں پر جُھک گئی

****

قسط نمبر ۱۲

چاندی رات میں ٹھنڈی ہوائیں جہاں موسم کو تازگی بخش رہی تھیں اسی طرح بالکونی میں بیٹھے اُسکے دل میں بھی اک سکون سا تھا لمبے بال آبشار کی طرح قمر پر کھلے بکھرے ہوئے تھے جو کہ ہوا کی وجہ سے اُڑ کر چہرے کا طواف کر رہے تھے جھنجھلاتے ہوئے اُسنے بالوں پر ہاتھ لے جا کر جوڑا بنانا چاہا لیکن اپنے ہاتھ پر کسی نرم لمس کو محسوس کرتے وہ پیچھے پلٹی تھی

www.novelsclubb.com

"تُم بال نہیں باندھا کرو ہوائیں ناراض ہوتی ہیں"۔۔۔۔۔اُسکے لمبے بالوں پر ہاتھ پھیرتے زاویار نے محبّت سے کہا

"فلرٹ کر رہے ہو میرے ساتھ؟؟"اپنی قمر پر ہاتھ رکھتے اُسنے کن اکھیوں سے پوچھا.

"بیوی ہو تُم میری، کر سکتا ہوں"۔۔۔۔۔جواباً اُسنے بھی اپنے سینے پر ہاتھ باندھتے جتانے والے انداز میں کہا

تو مسٹر شوہر آپکی بیوی کو چائے پینی ہے۔۔۔۔۔آنکھیں پٹ پٹاتے اُسنے پھر پور معصومیت سے کہا مطلب صاف تھا کہ اب وہ اُسکے لیئے چائے بنائے.

"ٹھیک ہے بیگم میرے لیئے آدھا کپ بنانا"۔۔۔۔۔اُسکا ارادہ جاننے کے باوجود بھی اُسنے انجان بنتے ہوئے کہاں

"تُم اچھی بناتے ہو نہ"۔۔۔۔۔

"ٹھیک ہے پہلے یہ بتاؤ، چائے یا میں ؟؟"آئیبرو اُٹھاتے اُس نے سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھا چہرے پر ہلکی مسکراہٹ تھی جیسے اُسنے اپنے سوال سے اُسے پھسالیا ہو.

"تمھارے ہاتھ کی چائے"۔۔۔۔اُس کے قریب آتے زوِش نے فاتح مسکراہٹ سجائے جواب دیا مطلب وہ اس سوال میں بھی جیت گئی تھی.

"بیگم سمجھدار ہو تُم"۔۔۔۔۔وہ اُسکی سمجھداری کی داد دیئے بنا نہ رہ سکا.

"مسٹر زاویار سلطان کی بیوی ہونا تبھی"۔۔۔۔۔۔

"چلیں"۔۔۔۔اُسکا ہاتھ تھامتے زاویار نے باہر کا اشارہ کیا

"کہاں؟؟"

"چائے بنانے"۔۔۔۔

"تُم بناؤ گے نہ"۔۔۔۔زوِش نے جلدی سے کنفرم کرنا چاہا

www.novelsclubb.com

"ہاں تو ظالم بیوی پاس کھڑی رہ کر کمپنی تو دے سکتی ہو نہ"۔۔۔۔اُسکے اس طرح مظلومیت سے کہنے پر وہ کھلکھلا کر ہنسی تھی زاویار لمحے بھر کو رکا اور بغور اُسکا جائزہ لینے لگا اُسکی ہنسی کو خدا نے دُنیا کے ہر سُر سے الگ بنایا تھا اُسے یوں کھلکھلا کر ہنستے دیکھنا زاویار کے لیئے ایک حسین منظر تھا اور پھر اُس کے ساتھ روم سے باہر نکل کر دونوں نیچے فلور پر کچن کی جانب چلے گئے۔

*****

اسٹڈی روم سے نکلتے وہ روم میں آیا تھا جہاں صوفے پر پاؤں اوپر کیئے بیٹھی حور کو دیکھا جو ایک فائل گود میں رکھے اُس پر جُھکی ہوئی تھی سر کو نفی میں ہلاتے وہ اُسکے پاس آکر بیٹھا وہ آج کل ہر وقت اپنی فائل پر جُھکی ڈیزائین بنانے میں مصروف رہتی تھی

"اتنا کام نہیں کیا کرو تھک جاؤ گی"۔۔۔۔وہ بھی اُسکے پاس ہی صوفے پر بیٹھا گیا۔

"یہ ماہنور کے نکاح کا ڈریس ہے بس یہ ڈیزائین ہو جائے پھر میں پُر سکون ہو جاؤ گی"۔۔۔۔۔

"آپ نے کچھ کھایا تھا؟ یا بس ان فائلز کو دیکھ کر ہی پیٹ بھر رہی ہیں"۔۔۔۔۔

حوریہ کو سمجھ نہ آیا وہ فکر مند تھا یا طنز کر رہا تھا.

"یہ فکر تھی یا طنز؟" اُسنے آنکھیں چھوٹی کرتے گھورتے ہوئے پوچھا.

"ظاہر ہے فکر ہے"۔۔۔بنا وقت ضائع کیۓ اُسنے جلدی سے جواب دیا جس پر وہ ہنسی تھی.

"آپکو پتا ہے آپ کتنے پیارے ہیں"۔۔۔۔اُسکی آنکھوں میں دیکھتے حوریہ نے لاڈ سے کہا.

"یہ خوبصورتی جو آپ کو مجھ میں دکھتی ہے نہ یہ آپ کی محبّت کی روشنی ہے"

۔۔۔۔۔

"آپ ہر چیز کا کریڈٹ مجھے دینا چھوڑ نہیں سکتے ؟؟" وہ سچ میں جاننا چاہتی تھی کیوں وہ ہر چیز کا کریڈٹ اُسے ہی دیتا تھا.

"نہیں"۔۔ سرمئی آنکھوں میں محبّت کا سمندر لیئے اُسنے سادہ سا جواب دیا.

"اُف"۔۔۔۔اپنے ماتھے پر ہاتھ مارتی وہ دوبارہ سے فائلز پر جُھکی تھی.

"اُف"۔۔۔۔ مصطفیٰ بھی اُسی کے انداز میں ماتھے پر اپنا ہاتھ مارتا مصنوعی سا جُھکا تھا اُسکی اس حرکت پر حور نے لمحہ ٹھہر کر اُسے دیکھا اور پھر دونوں کھلکھلا کر ہنسے تھے.

*****

"سر یہ اُن دو لوگوں کی ڈیٹا فائل ہے جنکا آج انٹرویو تھا اور انکی سی وی بھی ان کی فائلز میں ہے"۔۔۔۔۔ بُراق کے سامنے فائلز رکھتے وہ اُن دو لڑکیوں کے لیئے گئے انٹرویو کے بارے میں بتانے لگی جو اُسنے اور صدّیق نے لیا تھا۔

اُسکے بتانے پر بُراق اُسے سننے کے ساتھ ساتھ فائلز کو کھول کر دیکھنے لگا دونوں کی سی وی کو سامنے رکھتے بُراق انکو دیکھنے لگا اور نظر ایک نام پر اٹک گئی "ماہنور" بُراق کے بے ساختہ نظریں اُٹھا کر دیکھنے پر سارہ بولتے بولتے رُکی تھی۔

"سر"۔۔۔۔۔اُسکی بدلی بدلی آنکھوں کو دیکھتے اُسنے ہچکچاہٹ سے کچھ کہنا چاہا، تو کیا اُس نے پھر سے کوئی غلطی کر دی جس پر وہ ایسے دیکھ رہا تھا.

"مجھے ان دونوں سے ملنا ہے"۔۔۔۔۔اُسکے کچھ کہنے سے پہلے بُراق جلدی سے کہتے اپنی سیٹ سے کھڑا ہوا تھا. حقیقت میں اُسے صرف اِس ماہنور نامی لڑکی کو دیکھنا تھا دل میں کہیں اُمید جاگی تھی کہ وہ اُسکے سامنے ہو گی اور وہ اُسے دیکھ لے گا اُسنے دل سے خواہش کی تھی کہ یہ وہی ہو.

"سر لیکن آپ"۔۔۔۔۔اُسنے کچھ کہنے کے لیئے منہ کھولا تھا جب بُراق کی سخت نظروں سے خود پر پا کر خاموش ہو گئی اور سر اثبات میں ہلاتے اُسکے پیچھے آفس روم سے باہر نکلی تھی.

روم میں جانے سے پہلے بُراق نے گلاس وال سے اندر دیکھا جہاں سامنے کُرسی پر دو لڑکیاں پینٹ پر ٹاپ پہنے بیٹھی تھیں وہ اندر جاتے جاتے رُکا تھا اور پلٹ کر سارہ کو دیکھا جیسے پوچھنا چاہ رہا ہو کہ یہ وہی ہیں کیا

"سر یہ دونوں ہی وہ لڑکیاں ہیں جو انٹرویو دینے آئی تھیں"۔۔۔اُسکے بتانے پر بُراق نے گہرا سانس لیا تھا دل میں جاگی ایک چھوٹی سی اُمید بھی دوبارہ ختم ہو چکی تھی۔کیا سوچ کر وہ یہاں آیا تھا وہ کراچی میں ہے یہاں کیسے آسکتی ہے۔۔۔اندر جانے کا ارادہ ترک کرتے وہ دوبارہ اپنے آفس کی طرف چلا گیا سارہ تعجب سے اُسکی پُشت دیکھنے لگی جو کچھ دیر پہلے خود یہاں آیا تھا اور اب اندر جانے سے پہلے ہی واپس چلا گیا اپنے بوس کے بدلتے انداز سارہ کی سمجھ سے باہر تھے.

آفس میں آتے ہی وہ راکنگ چیئر سے سر ٹکائے آنکھیں موندھیں ہوا تھا کئی لمحے وہ یوں ہی بیٹھا رہا دروازہ نوک کرتے سارہ اندر آئی تھی.

"سر"۔۔۔

www.novelsclubb.com

"ہمم"۔۔۔۔چیئر ٹیبل کے قریب کرتے دونوں کہنیاں ٹیبل پر رکھتے اُسنے جواب دیا تھا اُسکی اجازت ملنے پر سارہ نے اگلے پورے ہفتے کا شیڈیول بتانا شروع کیا.

"ایک منٹ۔۔کل کیا تاریخ ہے؟"۔۔۔۔سارہ کی بات کو بیچ میں کاٹتے اُسنے پوچھا .

۱۵"مارچ"۔۔۔۔۔

"اوکے سو میری اگلے دو دن کی تمام میٹنگ کینسل کر دو"۔۔۔۔اُسنے جلدی سے حکم نافذ کیا تھا.

"سر لیکن"۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

"اور ہاں صدیق کو اندر بھیج دینا"۔۔۔۔۔اُسکی بات سنے بنا اُسنے ایک اور حکم نافذ کیا تھا مطلب صاف تھا کہ وہ کوئی بھی بات سننے کے موڈ میں نہیں سارہ کے باہر جاتے ہی صدیق اندر آیا.

"صدیق میرا آج ہی کی فلائیٹ سے کراچی کے ٹکٹ کروادینا"۔۔۔۔۔

"اوکے سر"۔۔۔۔۔صدیق کے جاتے ہی وہ دوبارہ سے سر چیئر سے ٹکائے آنکھیں موندھ گیا.

******

مارچ کی اُداس بھیگی شام میں چاند کی نرم سی روشنی میں لپٹے آسمان کے نیچے وہ بالکونی میں کھڑا دور تک جاتی لمبی سڑک کو دیکھ رہا تھا ہاتھ میں پکڑے چائے کے کپ سے اُٹھتی گرم بھاپ اور ادھورے خواہشات کے ساتھ غمگیں سوچیں لیئے وہ اپنی آنے والی زندگی کے بارے میں سوچ رہا تھا۔انتظار کرنا تکلیف دہ ہوتا ہے اور بھولنا اُس سے بھی زیادہ تکلیف دہ لیکن سب سے زیادہ تکلیف تب ہوتی ہے جب آپ فیصلہ

نہ کر پائیں کہ آپ نے انتظار کرنا ہے یا بھولنا ہے اور وہ اس وقت اسی تکلیف سا گزر رہا تھا۔۔۔۔۔

کل ریحانہ بیگم کی سالگرہ تھی جسے منانے کے نام پر سلطان ہاؤس کے تمام افراد پورا دِن ایک ساتھ گزارتے تھے اور ہر سال کی طرح اس سال بھی وہ اپنی ماں کے ساتھ اُنکی سالگرہ میں شامل ہونے جا رہا تھا وہ دوبارہ کراچی جا رہا تھا جہاں سے وہ اپنا ٹوٹا ہوا دل لے کر آیا تھا اس بات سے انجان کے اِس بار کراچی جانے کے بعد وہ اپنا سب کچھ ہار جائیگا۔۔۔۔اپنے ذہن پر چھائی قنوطیت کو دور دھکیلتے اُسنے نظر ہاتھ میں پہنی گھڑی پر ڈالی،

www.novelsclubb.com

آٹھ بجے کا وقت تھا نو بجے اُسکی فلائیٹ تھی۔فریش ہونے کے غرض سے وہ واشروم کی طرف بڑھا.

فریش ہوتے ہی باہر نکلتے اُسنے صدیق کو کال کی جو کے پہلی رنگ پر اُٹھالی گئی تھی شاید سامنے والا بھی اس کال کے انتظار میں تھا۔کال پر بات کرتے وہ اپنے فلیٹ

سے باہر نکلا تھا وہ صرف دو دن کے لیئے کراچی جا رہا تھا اور وہاں گھر میں ہر آسائش موجود تھی جسکی وجہ سے اُسنے کوئی پیکنگ نہیں کی تھی۔دونوں ہاتھ کوٹ کی جیب میں ڈالتے وہ پارکنگ ایریا میں پہنچا جہاں صدیق گاڑی میں اُسکا انتظار کر رہا تھا اُسکے گاڑی میں بیٹھتے ہی گاڑی ایئرپورٹ کے راستے پر گامزن ہو گئی.

****

گاڑی میں خاموشی سے بیٹھی وہ کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی چلتی سڑک پر گاڑیوں کا ایک ہجوم تھا عموماً کراچی میں اس پہرے سڑکوں پر زیادہ رش ہوتا ہے. سڑک پر موجود ہر شخص اپنی کہانی لیئے ہوا تھا کوئی سکون میں تھا تو کوئی اپنے اندر ہی ایک جنگ لڑ رہا تھا

گاڑی کے اندر خاموشی کو حیدر کی آواز نے توڑا تھا۔

"آپ ہمیشہ ہی اتنا خاموش رہتی ہیں کیا؟"

"نہیں۔بس طبیعت تھوڑی خراب ہے اس لیئے"۔۔۔۔۔بے تاثر چہرہ لیئے اُسنے بتایا اُسکے سر میں پہلے سے ہی شدید درد تھا اور اُپر سے حیدر کے کہنے پر ہاجرہ بیگم نے اُسے حیدر کے ساتھ شاپنگ پر بھیج دیا.

"اگر آپکی طبیعت خراب تھی وہ پہلے بتا دیتیں ہم کل چلے جاتے شاپنگ پر"

۔۔۔۔۔

"نہیں اتنی بھی طبیعت خراب نہیں ہے اب"۔۔۔۔وہ اُس کی فکر مندی دکھانے پر بھی نہ ہنس سکی یہ طبیعت تو اُسکی منگنی کے بعد سے ہی خراب ہے اور آگے بھی نہ جانے کب تک رہنے والی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آر یو شیور؟؟"

"ہمم"۔۔۔۔گاڑی مال کے سامنے روکتے وہ خود نیچے اُترا تھا ماہنور بھی اُسکے ساتھ ہی نیچے اتری اور دونوں ایک ساتھ مال کے اندر گئے اندر جاتے وہ سب سے پہلے

ایک جیولری کی شاپ میں گئے جہاں ماہنور نے اپنے نکاح کے جوڑے کے ساتھ میچنگ جیولری لینی تھی

وہ خاموشی سے حیدر کے ساتھ کھڑی تھی اور حیدر اُسکے لیئے جیولری سیلیکٹ کر رہا تھا اور ساتھ ساتھ اُسکی رائے بھی پوچھ رہا تھا جس پر وہ ہر جیولری پر پسندیدگی ظاہر کر رہی تھی حقیقت میں اُسے کسی جیولری سے کوئی سروکار نہیں تھا اُسکا دل ہر چیز سے اُچاٹ ہو چُکا تھا اب کچھ بھی مل جائے وہ پہن لے گی اُسے کچھ خاص پسند نہیں آ رہا تھا.

"آپ اپنی پسند سے کچھ نہیں لیں گی؟؟" اُس کی کسی بھی چیز میں دلچسپی نہ دکھانے پر حیدر نے پوچھ ہی لیا.

"نہیں آپ لے لیں مجھے سب اچھا لگ رہا ہے"۔۔۔۔۔ بامشکل چہرے پر ہلکی مسکراہٹ سجائے اُسنے جواب دیا.

"چلیں یہ بھی ٹھیک ہے ویسے بھی دلہن میری ہو گی تو چیزیں بھی میری پسند کی ہی ہونی چاہیے"۔۔۔۔۔اثبات میں سر ہلاتے وہ اُسکی بات پر جواباً مسکرائی تھی اور یہ مسکراہٹ شاپ کے باہر کھڑے انسان کے دل پر آگ کے مترادف کام کر گئی تھی وہ جو یہاں ریحانہ بیگم کے لیئے گفٹ لینے آیا تھا شاپ کے اندر حیدر کے ساتھ اسکو مسکراتا دیکھ وہیں رک گیا۔

جلن نہیں تھی، خوف تھا مجھے

وہ جس کے ساتھ مسکرا کر بات کرتا

میں دل میں ڈر جاتا تھا۔

اندر جانے کا ارادہ ترک کرتے وہ وہیں سے پلٹ گیا.

www.novelsclubb.com

حیدر کے نمبر پر کال آتے ہے حیدر اُسے ایکسیوز کرتا باہر کی جانب گیا ماہنور نے اُسکے تعاقب میں دیکھا اُسے کسی کی ہلکی سی جھلک دکھائی دی تھی دماغ سے آواز آئی کہ وہ تو یہاں نہیں ہے لیکن دل کی آواز پر وہ جلدی سے شاپ سے باہر نکلی تھی کہ شاید قسمت مہربان ہو اُس پر، باہر نکلتے اُسنے کوٹ میں خود سے دور جاتے شخص کی پُشت کو دیکھتے آواز دی.

"بُراق"۔۔۔۔۔اتنے وقت بعد اُسکے منہ سے اپنا نام سنتے قدموں کی کیا مجال دل بھی رُک سا گیا تھا۔

اُسکے پلٹنے پر ماہنور کا دل زور سے دھڑکا تھا. آس پاس کی دُنیا جیسے رُک سی گئی تھی. اُس کی طرف ہلکے قدم اٹھاتے وہ اُسکے روبرو کھڑی ہوئی۔

"کیسے ہو؟؟"

"کیسا ہو سکتا ہوں؟؟"

"دکھنے میں تو ٹھیک لگ رہے ہو"۔۔۔۔

"تمھاری طبیعت مجھے کچھ صحیح نہیں لگ رہی"۔۔۔۔اُسکے بجھے بجھے چہرے کو دیکھتے بُراق نے کہا

"نہیں وہ بس ہلکا سا سر درد ہے"۔۔۔۔۔

"ٹھیک ہے تُم اپنا دھیان رکھنا میں چلتا ہوں"۔۔۔۔۔اُسے لگا وہ کچھ دیر اور وہاں کھڑا ہوا تو کبھی لوٹ نہیں پائے گا۔اُس کی اتنی جلدی پر ماہنور کا دل بجھ سا گیا تھا تو کیا اُسکے پاس اُسکے لیئے تھوڑا سا وقت بھی نہیں تھا۔

"میرے نکاح پر آؤ گے؟؟"بُراق کے بڑھتے قدم رُکے تھے ایک ہی چست میں وہ پلٹا تھا.

"کب ہے تمھارا نکاح؟"

"پرسو"۔۔۔کسی نے پورا آسمان بُراق کے سر پر دے مارا تھا. تو کیا اتنے جلدی اُسے اپنی محبّت سے دستبردار ہونا تھا وہ جو اُس کی ذات کا حصّہ تھی کیا وہ عمر بھر اسکے لیئے ترسے گا. عین ممکن ہوتا ہے جو آپکی پوری کہانی کا مرکز ہو اُسکی کہانی میں آپکا ذکر بھی نہیں ہو.

"کہاں کھو گئے"۔۔۔اُسکی طرف سے کوئی جواب نہ پا کر ماہنور نے اُسکے سامنے چٹکی بجائی ایک لمحے میں وہ اس تلخ حقیقت میں لوٹا تھا.

"تمھیں پتا ہے ماہنور تمھارا نام صرف تُم پر سوٹ کرتا ہے"۔۔۔بے وقت وہ بے تکی بات کر رہا تھا شاید اِس لیئے بھی کیوں کے وہ جانتا تھا کہ یہ اُن کی ملاقات کی آخری شام ہے.

"اچھا، تو مسٹر بُراق آپ میرے کتنے ہم ناموں سے ملے ہیں؟؟"قدرے دلچسپی سے دونوں ہاتھ باندھتے اُس نے پوچھا۔

"صرف ایک سے لیکن مجھے یقین ہے یہ نام صرف تُم پر ہی جچتا ہے"۔۔۔۔۔اُسکے منہ سے اپنی تعریف سننا ماہنور کے لیئے کچھ نیا تھا.

"لیکن تُم کتنے بتمیز ہو نہ لاہور جاتے ہوئے بتا کر بھی نہیں گئے"۔۔۔۔اپنی گفتگو کا دورانیہ زیادہ کرنے کے لیے وہ شکوہ کر گئی.

"یار اچانک جانا پڑ گیا اسی لیئے نہیں بتا سکا"۔۔۔۔اُسکا خود سے شکوہ کرنا اُسے اچھا لگا تھا.

ساتھ میرے کھڑا تھا لیکن قریب کسی اور کے تھا

وہ اپنا سا لگنے والا شخص نصیب کسی اور کا تھا

"ماہنور"۔۔۔۔اپنے پیچھے سے آتی حیدر کی آواز پر اُس نے ہلکی سی گردن موڑ کر اُسے دیکھا اُس کے قریب آتے حیدر نے اُسکا ہاتھ تھاما اُس کے یوں اچانک ہاتھ تھامنے پر ماہنور نے حیرت اور سخت نظروں سے اُس کے چہرے کو دیکھا وہ اُسکا منگیتر تھا شوہر تو نہیں جسے وہ اپنا ہاتھ تھامنے دیتی۔۔حیدر کے ہاتھ میں اُسکا ہاتھ دیکھتے بُراق نے ضبط سے آنکھیں بند کر کے کھولیں تھیں۔اُف، کتنا تکلیف دہ یہ وہ کیسے اُسے کسی اور کا ہوتے ہوئے دیکھے گا کتنے ہی تیر اُسے اپنے سینے میں پیوست ہوتے ہوئے محسوس ہوئے تھے۔

"اوہ ہیلو، بُراق رائٹ"۔۔۔۔۔حیدر نے خوش اخلاقی سے اُسے دیکھتے ہاتھ آگے بڑھایا تھا اُس نے اپنے رشتے کے وقت ایک ہی بار اسے دیکھا تھا اسی لیئے پہچان گیا تھا۔

"ہیلو"۔۔۔۔۔لہجے میں سختی سموئے اُسنے جواب دیا تھا البتہ ہاتھ ملانے کی زحمت اُسنے نہیں کی تھی، حیدر نے اپنا بڑھا ہوا ہاتھ پیچھے کرتے اپنے سر پر پھیرا.

www.novelsclubb.com

"چلیں ماہنور"۔۔۔۔۔اُسنے ماہنور کی طرف دیکھتے پوچھا جو کے بُراق کو دیکھ رہی تھی.

"ہمم"۔۔۔۔۔۔نظریں ابھی بھی بُراق کے چہرے پر مرکوز تھیں جیسے وہ ابھی اُسے روکے گا اور وہ رُک جائے گی۔

"آپ ضرور آیئے گا ہمارے نکاح پر"۔۔۔۔۔۔حیدر نے جاتے جاتے بُراق کو دعوت دینا ضروری سمجھ اُس کی بات کو کسی خاطر خواہ میں نہ لاتے ہوئے بُراق گہری نظروں سے ماہنور کے چہرے کے نقوش کو حفظ کرنے میں لگا ہوا تھا کیوں کہ اب اُسنے اس چہرے کو بغیر دیکھے ایک عمر گزارنی ہے۔

www.novelsclubb.com

"خدا حافظ"۔۔۔۔۔ماہنور نے خالی نظروں سے اُسے دیکھتے ہوئے کہا اور وہاں سے آگے بڑھ گئی تو کیا یہ طے تھا کہ اب ہم نے عمر بھر نہیں ملنا اُس کے پلٹتے ہی بُراق گہری سانس لینے لگا. کبھی کبھی کسی کا الوداع کہنا خالی ایک لفظ نہیں ہوتا بلکہ ایک پورا زمانہ ہوتا ہے جو الوداع ہو جاتا ہے اُسکے الوداع کہنے پر صرف وہ الوداع نہیں

ہوئی تھا بلکہ بہت سی گلیاں، احساسات، جذبات، خمار میں ڈوبے وہ دِن، ہنسی، قہقہے اور ہر وہ چیز بچھڑ گئی تھی جو اُس سے منسوب تھی.

ایک الوداع کے ساتھ وہ!!

آسمان کے سب ہی تارے لے گیا۔۔۔

سورج تک تو ٹھیک تھا

مگر!!

وہ بے رحم میرا چاند تک لے گیا۔

www.novelsclubb.com

******

"تو کیا تم اس جگہ مجھے بائیک سکھاؤ گے؟؟" زوِش نے اِرد گرد خالی سڑک کو دیکھتے زاویار سے پوچھا جو اُسکی فرمائش پر اُسے بائیک سیکھانے لایا تھا.

"ہاں کیوں؟"

"اتنی خالی سڑک ہے یہ"۔۔۔۔

"تبھی تو یہاں لے کر آیا ہوں"۔۔۔۔۔۔

"اور یہاں خالی سڑک پر بائک سیکھانے کی وجہ؟اُس کے قریب ہوتے زوِش نے شرارت سے پوچھا.

"کیوں کہ میں تمہیں لوگوں سے بھری سڑک پر نہیں لے کر جا سکتا تھا"

"وجہ؟؟"چہرے پر شریر مسکراہٹ سجائے وہ اور اُسکے قریب ہوئی.

"تمھارا کیا بھروسہ کسی کو اپنی بائیک سے مار دو تو، میں عدالت کے چکر نہیں کاٹ سکتا بھئی"۔۔۔۔۔وہ جو سوچ رہی تھی کہ وہ اُسے لوگوں کی نظروں سے بچانے کے لیئے یہاں لایا تھا اُسکے جواب پر اُسکی مسکراہٹ سمٹی تھی.

"بھاڑ میں جاؤ"۔۔۔۔۔وہ سخت بدمزہ ہوئی.

"تمھیں بھی ساتھ لے کر جاؤ گا"۔۔۔۔اُسکے پلٹنے سے پہلے زاویار نے بازو سے پکڑ کر اُسے اپنی طرف کھینچا جو سیدھا اُسکے سینے سے آ لگی تھی.

"ویسے بائک سیکھ کر کیا کرو گی؟؟"اُسکے گرد حصار قائم کرتے زاویار نے اُس سے پوچھا.

"اچھی بائک ریسر بنو گی"۔۔۔۔

"کیوں؟؟"اُسکا ارادہ جاننے کے بعد زاویار کو تعجب ہوا.

"پھر نیل سے ملوں گی"۔۔۔۔اب کی بار تنگ کرنے کی باری زوِش کی تھی وہ جانتی تھی وہ نیل کے نام سے جیلس ہو گا تو کیسے وہ اس موقع کو ہاتھ سے جانے دے سکتی تھی.

"آہ کیا ریسر ہے وہ، تمھیں پتا ہے وہ بائک چلاتے ہوئے کتنا خوبصورت لگتا ہے" ۔۔۔۔زاویار اُسکی اگلی کوئی بات سُن ہی نہیں رہا تھا اُسکے دماغ میں تو بس یہ بات چل رہی تھی کے کچھ سیکنڈ پہلے زوِش نے کسی اور کی تعریف کی تھی.

"تمھیں پتا ہے جب وہ بائک چلاتا ہے تو اُسکے ہاتھوں پر اُبھرتی نسیں کتنی پیاری لگتی ہیں، اُسکی ڈریسنگ کتنی اچھی لگتی ہے" ۔۔۔وہ جلے پر نمک چھڑکتے ہوئے مزے سے اُس کی خوبیاں بیان کر رہی تھی۔زاویار نے اچانک اُسکے منہ پر ہاتھ رکھتے اُسکے چہرے کو خود کے قریب کیا۔

"میں نہ نیل نامہ سُن سُن کر تھک گیا ہوں" ۔۔۔۔۔ایک ایک لفظ پر زور دیتے اُسنے اُس سے کہا تھا جو مسلسل منہ پر ہاتھ رکھے ہونے کے باوجود بھی کچھ کہنے کی تک و دو میں تھی.

"اگر تمھارے منہ سے ایک لفظ اور نکلا کسی اور کی تعریف کے لیئے تو میں تمہیں اپنے طریقے سے چُپ کرواؤ گا ویسے بھی سڑک خالی ہے" ۔۔۔۔۔وہ جو مسلسل

کچھ کہنے کی کوشش میں لگی تھی اچانک اُسکا چلتا منہ رکا تھا زاویار کے چہرے پر جاندار مسکراہٹ نے احاطہ کیا تھا.

"سمجھدار ہو یار تُم"۔۔۔۔۔اُسکے چہرے سے ہاتھ ہٹاتے اُسنے اُسے ہیلمیٹ پہنایا لیکن وہ ہیلمیٹ پہنے کے بعد بھی اُسے گھورنا نہیں بھولی تھی.

*****

رات کا اندھیرا ہر چیز پر غالب ہوئے چاروں جانب خاموشی کی فضاء پھیلائے ہوئے تھا۔ گزرتے لمحے کے ساتھ سڑک پر گاڑیوں کی تعداد بھی کم ہوتی جارہی تھی۔ ایسے میں وہ سڑک پر ساکت نظریں جمائے گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا اُسے اِرد گرد کی دُنیا سے کوئی لینا دینا نہیں تھا جسکی دل کی دنیا اُجڑ جائے اُسے باہر کی دنیا کی پرواہ نہیں ہوتی۔ آنکھوں کے سامنے اس وقت مال کا منظر گھوم رہا تھا، کسی اور کے ہاتھوں میں اپنی کل کائنات دیکھنا کتنا اذیت ناک ہوتا ہے، اس لمحے اُسکی آنکھ میں ایک آنسو جم گیا تھا جو نے بہہ رہا تھا اور نہ آنکھ کے اندر رہنے کو تیار تھا اور اُسکی جلن ایسی تھی جیسے

کسی نے آنکھ میں انگارے رکھ دیئے ہو اور وہ چیخ بھی نہ پا رہا ہو۔ گاڑی کو گھر کے راستے پر ڈالتے وہ کچھ ہی دیر میں سلطان مینشن کے باہر تھا گھر میں خاموشی سے اندازہ ہو رہا تھا کہ سب سو چکے ہو گے۔ اُسنے کراچی آنے سے پہلے صرف زاویار کو بتایا تھا باقی سب کو وہ سرپرائز دینا چاہتا تھا لیکن یہاں آنے کے بعد اُسے اپنی زندگی کا سب سے تکلیف دہ سرپرائز ملا تھا جسکی تکلیف اُسنے ساری زندگی سہنی تھی۔ صبح سب سے ملنے کا ارادہ کرتے وہ لڑکھڑاتے ہوئے اپنے کمرے میں آیا تھا ہاتھ میں پکڑا کوٹ بیڈ پر اچھالتے وہ خود زمین پر بیٹھ گیا اُسکے ہونٹ کپکپا رہے تھے۔ سب کچھ اپنے ہاتھ سے جاتا ہوا محسوس ہو رہا تھا کچھ دیر بعد وہ زور زور سے سانس لیتے وہ وہیں بیڈ کے ساتھ پُشت لگائے بیٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

*****

سلطان مینشن میں موجود سب ہی لوگ ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھے اپنے اپنے ناشتے کے ساتھ انصاف کر رہے تھے۔ سیڑھیوں سے اُترتے کسی نفیس کے جوتوں کی آواز پر عائشے نے چہرہ گھوما کر دیکھا تھا۔

"بُراق"۔۔۔۔وہ خوشی سے چیخی،اُسکے چیخنے پر سب نے سیڑھیوں کی طرف دیکھا تھا،زاویار کے علاوہ سب ہی حیران ہوئے تھے ٹیبل پر پہنچتے بُراق جُھکتے ہوئے ریحانہ بیگم سے گلے ملا اور پھر مہتاب صاحب سے۔

"دُنیا کی سب سے خوبصورت لڑکی کو سالگرہ مبارک"۔۔۔۔۔لفظ لڑکی پر خاصا زور دیتے اُسنے شرارت سے ریحانہ بیگم کو کہا تھا.

"خُدا کا خوف کرو وہ تمھیں لڑکی کہاں سے لگتی ہے"۔۔۔۔۔مہتاب صاحب نے ایک نظر ریحانہ بیگم پر ڈالتے بُراق کو کہا.

"آپ خود تو بوڑھے ہو گئے ہیں اسی لیئے میری امی کی خوبصورتی سے جلتے ہیں ۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"میں کیوں جلوں گا تمھاری امی سے"۔۔۔۔۔

"جل ہی تو رہے ہیں تب ہی تو اُنکی تعریف پر بیچ میں بول پڑے تھے"۔۔۔۔۔اُن دونوں باپ بیٹے کی ہمیشہ کی طرح نہ رکنے والی جملے بازی شروع ہو چکی تھی.

"اچھا اچھا بس"۔۔۔۔۔ریحانہ بیگم نے اُن دونوں کو چُپ کروایا جو دونوں ہی آج ایک دوسرے کے ساتھ اچھی بحث کرنے کے موڈ میں تھے آخر اتنے دونوں بعد یہ موقع ملا تھا۔

"بُراق تُم بتا کر کیوں نہیں آئے ایسے اچانک آ گئے"۔۔۔۔۔عائشے کے پوچھنے پر وہ اُس کی طرف متوجہ ہوا.

"بتا کر آتا تو تمھارے چہرے پر یہ خوشی کیسے دیکھتا"۔۔۔

www.novelsclubb.com

"مجھے کوئی خوشی نہیں ہوئی تمھارے آنے کی"۔۔لاپرواہی سے ادھر اُدھر دیکھتے وہ بولی وہ بلے اُسے مِس کرتی تھی لیکن یہ بات اُسے بتانے سے اُس کی شان میں کمی آجانی تھی.

بُراق کو یوں سب کے ساتھ ہنستا دیکھ کر زاویار کو اُس کی ہنسی پر ترس آنے لگا۔ہنستے تو سب ہی ہیں لیکن خوش کوئی کوئی رہتا ہے اور وہ جانتا تھا اُس کا بھائی کس تکلیف سے گزر رہا ہے.اُس کے چہرے پر خوشی دیکھنے کے لیئے وہ ایک آخری کوشش کرنا چاہتا تھا ناشتے کے بعد ٹیبل سے اٹھتے موبائل پر مصطفیٰ کو کال ملاتے وہ باہر کی طرف نکل گیا۔

www.novelsclubb.com

****

"ماہنور کھانا کھانا ہے صرف دیکھنا نہیں ہے"۔۔۔۔۔ہاجرہ بیگم کی آواز پر وہ اپنی سوچوں سے باہر آئی.

"کن سوچوں میں گُم ہو؟؟"

"کہیں نہیں"۔۔۔۔

"تو کھانا کیوں نہیں کھا رہی؟"۔۔۔ہاجرہ بیگم کی نظر پچھلے دو منٹ سے اُسی پر تھی جو ہاتھ میں چمچ پکڑے چاول کی پلیٹ کو گھور رہی تھی.

"امی بھوک نہیں لگی"۔۔۔۔۔بھرائی ہوئی آواز میں وہ بامشکل بول پائی تھی.

"بیٹا کھالو کھانا پھر پارلر بھی جانا ہے تُم نے تھک جاؤ گی، پچھلے کچھ دنوں سے میں دیکھ رہی ہوں تُم بلکل خود پر، اپنی صحت پر دیہان نہیں دے رہی"۔۔۔۔۔نکاح پر پارلر سے تیار ہونے کے بجائے اُسے فاطمہ تیار کرنے والی تھی جس کی وجہ سے اُس نے آج پارلر جا کر فیشل کروانا تھا.

"بیٹے کیا ہوا کوئی پریشانی ہے کیا؟"احمد صاحب نے اُس کے سر پر ہاتھ پھیرتے محبّت سے پوچھا۔

"نہیں بابا کوئی پریشانی نہیں ہے"۔۔۔اپنے آنسو کو اندر دھکیلتے وہ ہلکا سا مسکرائی۔

"ٹھیک ہے پھر صحیح سے کھانا کھاؤ"۔۔۔۔۔

"ہمم"۔۔۔۔۔جب سب کے درمیان بیٹھے ہوئے آنکھیں آنسوؤں سے بھر جائیں اور پھر بھی چہرے پر زبردستی مسکراہٹ سجانی پڑے تب زندگی سے زیادہ بے رحم کوئی نہیں لگتا اور اُسکی زندگی اُس کے لیئے بے رحم ہو چکی تھی۔

اپنے حلق سے زبردستی چاول اُتارتے اُس کے کانوں میں فاطمہ کی آواز پڑی تھی جس پر اُسنے شکر کا کلمہ پڑھا تھا کہ چلو اب وہ یہاں سب کے بیچ سے اُٹھ سکتی ہے کیوں کہ اُسنے فاطمہ کے ساتھ پارلر جانا تھا۔

*****

www.novelsclubb.com

وہ دونوں اس وقت وقت بوتیک میں بیٹھے ہوئے تھے زوِش بگڑنے نقوش کے ساتھ پورے بوتیک پر اچھے سے نظر ثانی کر رہی تھی۔اُسے اس بوتیک میں نہیں آنا تھا لیکن ریحانہ بیگم کے کہنے پر وہ اُنہیں منع نہیں کر سکی اور یہاں نہ آنے کی وجہ بھی نہ بتا سکی اسی لیئے خاموشی سے آگئی۔گلاس وال کے سامنے بنے کوریڈور سے

لائبہ کو اپنی طرف آتے دیکھ کر وہ جلدی سے زاویار کے قریب ہوتی اُسکا ہاتھ اپنے ایک ہاتھ سے پکڑتے اپنی گود میں رکھ کر بیٹھ گئی۔پہلے تو زوایار کو اُس کا یوں اچانک ہاتھ پکڑنا سمجھ نہ آیا لیکن پھر روم کے اندر داخل ہوتی لائبہ پر نظر پڑتے وہ معاملہ سمجھ چُکا تھا۔

"سر آپ کیا لینا پسند کریں گے؟چائے،کافی؟؟"بھرپور مسکراہٹ اور خوش دلی سے کہتے وہ زاویار سے متوجہ ہوئی۔زوِش کا تو بس چلے وہ اُس کا منہ نوچ لے جو اُس کے شوہر کو دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔

"ہم کچھ نہیں لیں گے،ہمیں بس میرا ڈریس لینا ہے آپ جتنا جلدی ہو سکے ہمیں ڈریس دکھا دیں کیوں کے ہم جلدی میں ہیں"۔۔۔۔زاویار کے بولنے سے پہلے زوِش نے جواب دیا.

"اوکے میم"۔۔۔۔۔اُس کی مسکراہٹ سمٹی تھی ڈریس دکھانے کے لیئے وہ اُنہیں اپنے پیچھے آنے کا کہتے خود روم سے باہر نکل چُکی تھی.

"ویسے ہمیں تو کہیں نہیں جانا اس کے بعد پھر کس بات کی جلدی ہے؟؟" وہ جانتا تھا کہ وہ جیلس ہو رہی ہے لیکن پھر بھی انجان بنتے پوچھنے لگا. جواباً زوِش نے اُسے ایک زبردست گھوری سے نوازا تھا جس پر وہ ہنستے ہوئے اُسے اپنے ہمراہ لیئے ڈریس دیکھنے لگا۔

ڈریس فائنل کرتے وہ دونوں شاپ سے نکلتے گاڑی میں بیٹھ گئے۔ گاڑی گھر کے راستے پر ڈالتے زوایار نے اپنے اُسے دیکھا جو کھڑکی سے باہر دیکھنے میں مصروف تھی

.

"ویسے تمھیں اُس سے جلنے کی ضرورت نہیں تھی"۔۔۔۔اپنے اُمڈنے والے قہقہے کو روکتے وہ لہجے میں ہلکی سنجیدگی لائے اُس سے گویا ہوا.

"کس نے کہا میں جیلس ہو رہی تھی؟؟" وہ اُسکی بے نیازی پر عش عش کر اُٹھا.

"تمھیں کسی بھی عورت سے جلنے کی ضرورت نہیں ہے کیوں کے دُنیا میں کوئی بھی عورت میرے لیئے تمھاری طرح نہیں ہو سکتی تُم میرے دل میں سب سے اونچے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

مقام پر ہو"۔۔۔۔۔اُس کی خود کے لیئے شدّت پسندی پر اُسے خوشی ہوئی تھی لیکن پھر بھی اُس نے زوِش کی غلط فہمی کو دور کرنا ضروری سمجھا۔

"تمھیں مجھ میں سب سے زیادہ کیا پسند ہے؟؟"

"تمھاری موجودگی"۔۔۔۔سادہ سے الفاظ میں وہ مکمل جواب دے چُکا تھا۔

"اتنی محبّت کیوں ہے تمھیں مجھ سے؟؟"اُس کے منہ سے اپنے لیئے اظہار محبّت سننا اُسے اچھا لگتا تھا کیوں کہ وہ ہر بار اپنے الفاظوں سے اُسے خوش قسمت محسوس کرواتا تھا.

"کیوں کہ تُم، تُم ہو"۔۔۔۔۔سڑک سے نظروں ہٹا کر اُس نے زوِش کی آنکھوں میں دیکھتے جواب دیا اور پھر نظر دوبارہ سڑک پر رکھ دی اُس کے جواب سے سرشار ہوتے وہ مسکراتے ہوئے دوبارہ باہر دیکھنے لگ گئی۔

*****

کمرے میں چھایا گُھپ اندھیرا وہاں کسی ذی روح کے ہونے کی نشاندہی نہیں کر رہا تھا۔اسی اندھیرے میں وہ اپنے ہاتھ سے سب جاتا دیکھ زمین پر بیڈ سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا،ایک ٹانگ سیدھی جب کے دوسری کھڑی کیۓ وہ اس وقت مضبوط اعصاب کا مالک بُراق سلطان بہت مختلف لگ رہا تھا اُس کی سُرخ آنکھوں سے اُس کے ضبط کا اندازہ لگایا جا سکتا تھا۔

خاموشی میں ڈوبے اس کمرے میں دروازہ کُھلنے کی آواز نے ارتعاش پیدا کیا تھا بُراق کے وجود میں کوئی حرکت نہ ہوئی اور پھر ایک دم سے پورا کمرہ روشنی میں نہا گیا وہ ہنوز ویسے ہی بیٹھا رہا،دروازہ واپس بند ہو چُکا تھا اُسے قدموں کی چاپ سنائی دے رہی تھی وہ جانتا تھا کہ یہ کون ہو گا۔

"کب تک ایسے ہی زندگی گزارو گے؟؟"وہ بھی اُسکے ساتھ وہیں بیٹھ چُکا تھا.

www.novelsclubb.com

"پتا نہیں، اُسے کھو کر تو میرے پاس کچھ بچا بھی نہیں ہے"۔۔۔وہ بے بس تھا کبھی کبھی انسان اتنا بے بس ہو جاتا ہے کہ وہ دُنیا کی ہر محبّت پانے کے باوجود بھی اُس ایک محبّت کے لیئے ترستا ہے جو اُس کی خواہش ہوتی ہے لیکن حاصل نہیں ہوتی.

"میں اُس سے کافی وقت سے یکطرفہ محبّت کرتا آرہا ہوں، تکلیف تو مجھے ملتی ہی آئی تھی لیکن کل اُسے کسی اور کے ساتھ دیکھا تو میری روح تک کانپ گئی تھی اُس کا ہمسفر بننا میری اندھی خواہش تھی لیکن اُس کے پہلوں میں کسی اور کو پورا حق سے کھڑا دیکھ کر میری ہمّت ٹوٹ چکی ہے. میں کیسے دیکھو گا اُسے کسی اور کا ہوتے ہوئے"۔۔۔۔۔۔زاویار نے ایک رحم دانہ نظر اُس کے چہرے پر ڈالی بکھرے بالوں اور سُرخ پڑتی آنکھوں کے ساتھ وہ اس حالت میں بھی کافی دلکش لگ رہا تھا وہ یوں ہی اُس کے ساتھ بیٹھا رہا بغیر کچھ بولے کیوں کہ وہ جانتا تھا کہ اُداسی کے لمحے کتنے مضبوط ہوتے ہیں اِس پر کچھ اثر نہیں کرتا نہ خوشی کے رنگ، نہ ہمدردی کی جملے، نہ محبت کے بول آپ اُداس ہیں یعنی پوری کائنات اُداس ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

*****

وہ نکاح کے جوڑا پہنے ہلکا سا میک اپ کیئے خود کا عکس شیشے میں دیکھ رہی تھی۔وہ خوبصورت لگ رہی تھی کاش اُس کی طرح اُس کا نصیب بھی اچھا ہوتا۔دروازہ کُھلنے کی آواز پر اُسنے آنکھوں میں آئی نمی کو چھپانے کی ناکام کوشش کی تھی۔فاطمہ اور زوِش دونوں ایک ساتھ روم میں داخل ہوئے تھے، حوریہ ہاجرہ بیگم کے ساتھ مہمانوں کے پاس تھی۔زوِش نے اُس کا مرجھایا ہوا چہرہ دیکھتے اُسے خود کے گلے لگایا، وہ خالی آنکھیں لیئے اُس کے گلے لگی رہی زوِش نے پیچھے ہٹتے اُس کے چہرے پر سُرخ آنچل ڈالا اور اُسے اپنے ساتھ لیئے باہر لاؤنج کی طرف بڑھ گئی۔

www.novelsclubb.com

لاؤنج میں سفید پھولوں سے بنی دیوار کے اُس پار حیدر کو اپنی پوری تیاری کے ساتھ بیٹھا دیکھ اُس کا دل اور بجھ گیا تھا بوجھل ہوتے قدموں کے ساتھ چلتی وہ اُس کے سامنے بیٹھ گئی۔

زاویار نے اُس کے بیٹھتے ایک نظر اپنی گھڑی کی طرف دیکھا اور پھر داخلی دروازے کی طرف دیکھا وہ کسی کی آمد کا شدّت سے انتظار کر رہا تھا۔احمد صاحب کے کہنے پر قاضی نے نکاح شروع کروایا۔

قاضی کے کلمات اپنی سماعت سے ٹکراتے ماہنور کو کسی صور سے کم نہ لگے تھے۔ قاضی نے کلمات پڑھنے کے بعد لڑکی سے اقرار کی اجازت مانگی، کتنا مشکل ہوتا ہے کبھی کبھی منہ سے دو لفظ نکلنا، تیز ہوتی دھڑکنوں کے ساتھ اُسنے جواب کے لیئے لب وا کیئے تھے کہ داخلی دروازے پر جانی پہچانی آواز کے شور سے رُک گئی تھی۔ سب کی نظریں داخلی دروازے پر جا رُکیں۔زوِش نے گہرا سانس لیتے خوشی سے اپنے ساتھ کھڑے زاویار کو دیکھا جو اُسے دیکھنے کے بعد داخلی دروازے سے اندر آتے بُراق کو دیکھنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"سوری ٹو ڈسٹرب لیکن وہ کیا ہے نا نکاح میں خاص مہمانوں کی آمد باقی تھی تو اُن کے بنا نکاح کیسے ہو سکتا تھا۔"۔۔۔۔بُراق کی بلند آواز پر سب نے اُلجھی نظروں سے اُسے دیکھا.

"آیئے اندر آیئے"۔۔۔۔۔اپنے پیچھے دیکھتے بُراق نے کسی عورت کو اندر آنے کی اجازت دی۔عورت کے ساتھ ایک بچے کو اندر آتا دیکھ ماہنور نے لمحے کو نظر اُٹھا کر حیدر کے چہرے کے بدلتے رنگوں کو دیکھا۔

بُراق عورت کو لیئے حیدر کے عین سامنے کھڑا ہوا۔

"مسٹر حیدر، آپ اپنے دوسرے نکاح پر اپنی پہلی بیوی کو انوایٹ کرنا کیسے بھول سکتے ہیں؟اس بچے کا بھی پورا حق ہے اپنے باپ کا دوسرا نکاح دیکھنے کا"۔۔۔۔۔

چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ سجائے بُراق نے کہا۔ماہنور حیرت سے اپنے ساتھ ہوئے اس ڈرامے کو سمجھنے کی کوشش میں لگی ہوئی تھی اور ایک لمحہ لگا تھا اُسے سب سمجھنے میں۔

"کیا یہ سچ کہہ رہا ہے؟؟ حیدر کے والد نے کچھ بھی کہنے سے پہلے اُس سے پوچھا وہ اپنے بیٹے کے منہ سے سچ سننا چاہتے تھے"۔ حیدر نے جواباً گردن جُھکالی، احمد صاحب کا ہاتھ سیدھا دل کو گیا تھا۔

"آپ کے بیٹے نے چھپ کر پہلے سے ہی شادی کی ہوئی تھی اور اس بات کا اندازہ آپ دونوں میں سے کسی کو نہیں تھا"۔۔۔۔ بُراق نے حیدر کے والدین کو دیکھتے اُن کے سر پر بڑے آرام سے بم پھوڑا۔ ماہنور خاموشی سے چلتے ہوئے حیدر کے مقابل آئی حیدر نے نظریں اُٹھا کر اُسے دیکھا کچھ کہنے کے لیئے منہ سے الفاظ نکالنے چاہے اس سے پہلے ماہنور نے بنا کسی کا لحاظ کیئے ایک زناٹے دار چماٹ اُس کے گال پر دے مارا۔ چماٹ اتنا مضبوط تھا کہ اُس کی جلن سے حیدر کو اپنے گال جلتے ہوئے محسوس ہوئے۔ وہ بلے اس شادی سے خوش نہیں تھی لیکن اپنے ساتھ کیئے گئے دھوکے کو کیسے معاف کر سکتی تھی ایک قہر برساتی نظر اُس پر ڈالنے کے بعد وہ اپنا لہنگا اٹھائے الٹے قدموں کے ساتھ گھر کے اندر چلی گئی۔۔

www.novelsclubb.com

"چلو نکلو اب یہاں سے، بہت ہو گیا ڈرامہ"۔۔۔۔زاویار نے حیدر کو کہتے اُسے باہر کا راستہ دکھایا۔

"ایسے کیا گھور رہے ہو؟ صرف تمھارے اس بیٹے کی وجہ سے تمھیں چھوڑ رہے ہیں ورنہ تمھیں صحیح سے جیل کی ہوا کھلاتے کہ دوبارہ کسی عورت کو غلط ارادے سے دیکھنے سے بھی ڈرتے"۔۔۔۔۔وہ جو زاویار کو گھور رہا تھا مصطفیٰ کے کہنے پر ایک کوفت بھری نظر اُس نے مصطفیٰ پر ڈالی۔

حیدر کے والد احمد صاحب سے معافی مانگتے حیدر کو لیئے شرمندگی سے وہاں سے نکل گئے آہستہ آہستہ شاہ ہاؤس کا لاؤنج بھی خالی ہو چکا تھا مہمان سب ہی گھر کو لوٹ چُکے تھے۔ بُراق نے زاویار کی طرف دیکھا جس نے نظروں سے اُسے اجازت دی ۔گہرا سانس لیتے وہ احمد صاحب کے سامنے گیا۔۔۔

"انکل مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے"۔۔۔۔۔بُراق کے کہنے پر احمد صاحب نے نظروں سے اُسے اجازت دی۔

"کیا آپ اپنی بیٹی کا ہاتھ مجھے دیں گے؟؟" وہ بنا کسی لگی پٹی کے خود ہی اپنے رشتے کی بات کر رہا تھا زاویار اور مصطفیٰ سمیت زوِش کے چہرے پر بھی دبی دبی مسکراہٹ آئی.

"بھائی صرف ہاتھ ہی چاہیئے کیا؟"۔۔۔اپنی ہنسی کو روکتے مصطفیٰ نے اُس کے کان میں سرگوشی کی جواباً بُراق نے اُسے گھورا اور پھر احمد صاحب کی طرف متوجہ ہوا۔

"لیکن ماہنور"۔۔۔۔۔

"اُس سے میں خود بات کر لیتا ہوں ابھی"۔۔۔۔۔احمد صاحب کے کچھ بولنے سے پہلے بُراق نے اُن کی بات بیچ میں کاٹتے کہا۔اُس کی جلد بازی پر احمد صاحب مسکرائے تھے۔وہ جتنا زاویار کو جانتے تھے اتنا ہی بُراق کو بھی جان چُکے تھے۔ زوِش کے چہرے کی خوشی دیکھنے کے بعد اتنا تو وہ جان چکے تھے کے ماہنور بھی اُس گھر میں بہت خوش رہے گی۔احمد صاحب کے اجازت دیتے ہی بُراق تیز قدم اٹھاتا

لاؤنج عبور کرتا گھر کے اندر گیا۔اندر جاتے ہی اُس نے اپنا رُخ سیدھا ماہنور کے کمرے کی طرف کیا۔

دروازہ ناک کرتے وہ جواب کے انتظار میں تھا۔اندر سے جواب نہ آنے پر وہ دروازہ کھولتے اندر گیا نظریں سیدھا اُس کی پُشت سے ٹکرائیں جو دونوں پاؤں بیڈ سے نیچے کیئے سر جھکائے بیٹھی تھی۔اپنے پاس قدموں کی چاپ سننے پر بھی اُسنے چہرہ اُٹھا کر اُپر نہیں دیکھا۔اُس کے سامنے آتے وہ زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھا اُسے دیکھنے لگا۔ وہ جو سوچ رہی تھی کہ زوِش یا حوریہ آئی ہو گی بُراق کو اپنے سامنے دیکھ کر چونکی تھی۔

www.novelsclubb.com

"مجھے لگا تُم نے رونے کا پروگرام شروع کر دیا ہو گا"۔۔۔

"میرا نام ماہنور شاہ ہے میں اتنی کمزور نہیں ہوں کہ کسی کے دھوکہ دینے پر رونے لگ جاؤ"۔۔۔۔۔آہ اسی لیئے تو وہ بُراق کی پسند تھی کیوں کہ وہ کسی سے اتنی اُمید نہیں لگاتی تھی کہ اُس کے چھوڑ جانے پر آنسو بہائے۔

"تمھیں دکھ نہیں ہوا اُس کی سچائی جاننے کے بعد؟؟"

"نہیں، بلکہ میں شکر کر رہی ہوں کہ نکاح سے پہلے ہی اُس کی سچائی میرے سامنے آگئی"۔۔۔۔

"اللہ کے بعد میں سب سے زیادہ تمھاری شکر گزار ہوں کہ تُم نے کچھ غلط ہونے سے پہلے ہی اُس کی سچائی بتادی"۔۔۔ ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ وہ اُس کا شکریہ ادا کرتے نظریں چُرا گئی.

"میرے نکاح نامے پر آٹو گراف دو گی؟؟" اُس کے اچانک پوچھنے پر پہلے تو وہ چونکی تھی پھر تمسخر سے ہنسی۔

"تمھیں مُجھ پر ترس کھانے کی ضرورت نہیں ہے"۔۔

"مجھے تُم پسند ہو"۔۔۔۔ اُس نے یک دم نظریں اُٹھا کر اُسے دیکھا براؤن آنکھیں نیلی آنکھوں سے ٹکرائی تھیں، سب کچھ رُک سا گیا تھا۔ وہ اس وقت کسی بھی چیز کی

www.novelsclubb.com

توقع کر سکتی تھی سوائے اُس کے منہ سے اعتراف محبّت کے، کیا دعائیں اتنی جلد سُن لی جاتی ہیں؟ ہاں دعائیں جتنی شدّت سے مانگی جائیں اتنے جلدی قبول ہوتی ہیں۔

"میں بہت تنگ کروں گی"۔۔۔۔ماہنور نے جیسے اُسے وارن کرنا چاہا.

"میں ساری زندگی تنگ ہونے کے لیئے تیار ہوں"۔۔وہ بھی اپنی بات پر اٹل تھا.

"جینا حرام کر دوں گی"۔۔۔۔

"تمھارے ساتھ حرام زندگی بھی قبول ہے۔"

"میں بہت شدّت پسند ہوں"۔۔۔

"میں کبھی جیلس ہونے کا موقع نہیں دوں گا"۔۔وہ اُس کی ہر بات کا ترکی باترکی جواب دے رہا تھا.

"تُم ساری تیاری کے ساتھ آئے ہو؟"

www.novelsclubb.com

"آخری موقع ہے میرے پاس آج اگر نہیں بولا تو ساری زندگی پچتاؤ گا"۔۔۔۔

اُس کی آنکھوں میں التجائیں تھیں کتنی مشکل سے اُسے یہ موقع ملا تھا.

"تو تُم مجھے شادی کے لیئے پرو پوز کر رہے ہو؟؟"آنکھوں میں شرارت لیئے اُس نے پوچھا.

"ہاں"۔۔وہ ایسا جان لیوا اعتراف کرتا ہوا اُسے اچھا لگا تھا جب فضاؤں کی جھولی ٹھٹھرتے موسمی لمحوں سے لبالب تھی ماہنور کے ہونٹوں کے کناروں پر مسکراہٹ کھل اُٹھی تھی۔

"جہاں تک مجھے یاد ہے کسی نے مجھے کہا تھا کہ تُم دُنیا میں آخری لڑکی ہوئی تب بھی میں تُم سے شادی نہیں کروں گا"۔۔۔شہادت کی انگلی ماتھے پر رکھتی وہ مصنوعی سا سوچنے لگی.

"یار تُم تو ابھی سے تنگ کرنے لگ گئی"۔۔۔۔اُس کے معصومیت سے کہنے پر وہ کھلکھلا کر ہنس دی۔

"تمھیں بابا سے بات کرنی ہو گی"۔۔۔۔کچھ لمحے بعد اُس نے سنجیدگی سے کہا.

"تمھارے بابا سے میں بات کر چُکا ہُوں بس تمھاری اجازت لینی تھی"۔۔۔۔

اُسے حیرت کا صدمہ لگا تھا تو وہ باہر سب سے پوری بات کر کے اندر آیا تھا، وہ واقعی حیران کن تھا اُس سے کسی بھی چیز کی توقع کی جا سکتی تھی۔

"تھینکس"۔۔۔۔محبّت اور خوشی سے کہتے وہ کمرے سے باہر نکل گیا لاؤنج میں آتے ہی سب لوگ اُس کا انتظار کر رہے تھے وہ اُترا ہوا چہرہ لیئے زاویار اور مصطفیٰ کے سامنے آیا۔اُس کا ایسا چہرہ دیکھ کر زاویار کو کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا۔اُن دونوں کے کچھ پوچھنے سے پہلے ہی وہ چہرے پر دُنیا جہاں کی خوشی لیئے اُن کے گلے لگا۔زاویار کے دل کو سکون آیا تھا کتنے وقت بعد اُسے یہ خوشی دیکھنے کو ملی تھی۔

"ڈرامے باز"۔۔۔۔اُس کی پشت میں مقّہ مارتے مصطفیٰ نے کہا۔

"شکریہ میرے یارو"۔۔۔۔بُراق نے اُن دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا آخر اُن دونوں کی وجہ سے ہی تو اُسے حیدر کی سچائی کا پتا چلا تھا اور پھر اُس کی بیوی اور بچے کا پتا اُس نے اپنے طریقے سے لگوایا تھا۔

زوِش اور حوریہ کے ہمراہ ماہنور لاؤنج میں آتی اُس کے سامنے بیٹھی۔

قاضی کے کلمات پڑھنے کے بعد دونوں نے باری باری نکاح کے دو بول بولتے خود کو ایک دوسرے کے نام کر دیا۔دونوں کو اپنی سجدوں میں مانگی محبّت مل چُکی تھی۔

پھولوں کی سیج سے اس پار آتے بُراق نے اُس کے چہرے سے سُرخ آنچل ہٹایا۔وہ اُسے یوں دیکھ رہا تھا جیسے کوئی معجزہ ہو پھر آگے بڑھ کر اُس کے ماتھے پر محبّت سے بھرپور بوسہ دیا۔

"میں نے تمھیں اپنی دعاؤں سے جیت لیا"۔۔۔۔اُس کی بات پر وہ مسکرائی۔

نکاح کے بعد رخصتی اگلے دن کی رکھی گئی جس پر سب راضی تھے

****

آج کی شام سلطان مینشن کے افراد کے لیئے خوشگوار شام تھی۔لاؤنج میں بیٹھے سب چائے سے لطف اندوز ہوتے ہوئے باتوں میں مصروف تھے۔شادی کے کارڈز آتے ہی بُراق نے سب سے پہلے ایک نکال کر ریحانہ بیگم کو پکڑایااور خود بھی وہیں بیٹھ گیا۔یہ کارڈز بُراق نے خود ہی ارجنٹ میں بنوائے تھے،دوپہر کا ڈیزائن دیا ابھی تیار ہو کر پہنچا تھا۔

ریحانہ بیگم پورے کارڈ کو پڑھتے آخر میں آئی اور وہیں اُن کی نظریں رُک گیں۔ کارڈ سے نظریں اُٹھا کر انہوں نے بُراق کو دیکھا۔

"یہ کیا لکھا ہے آخر میں؟؟"ریحانہ بیگم کے پوچھنے پر گھر کے سب ہے لوگ اُن کی طرف متوجہ ہوئے۔

"کیا؟"

www.novelsclubb.com

"یہ نوٹ"۔۔۔۔انہوں نے نوٹ پر اُنگلی رکھتے کارڈ اُس کے سامنے کیا۔

"اوہ یہ، یہ میں نے خود لکھوایا ہے"۔۔۔چائے پیتے اُس نے نارمل انداز میں جواب دیا۔

"کیا لکھا ہے؟؟"مہتاب صاحب نے بیچ سے ایک کارڈ اُٹھا کر آخر میں لکھا نوٹ پڑھنا شروع کیا۔

" No-one is allowed to wear any red shade because it's my wife's day"(برائے مہربانی کوئی بھی کسی قسم کا لال رنگ نہ پہن کے آئے کیوں کہ یہ میری بیوی کا خاص دِن ہے)۔

"کیا میں نے کچھ غلط لکھا ہے؟"

"نہیں نہیں بیٹے جی آپ نے کچھ غلط نہیں لکھا"۔۔۔۔ہلکا سا ہنستے مہتاب صاحب نے سر نفی میں ہلایا یہ لڑکا ہمیشہ اُن کی اُمید سے آگے کا کام کرتا ہے۔

"جانتا ہوں، ویسے بھی میری بیوی کا خاص دِن ہے تو کوئی اور کیوں اُس کی طرح لگے"۔۔۔شانِ بے نیازی سے کہتے اُسنے کندھے اُچکائے اور دوبارہ چائے پینے میں مصروف ہو گیا۔ریحانہ بیگم بھی گہرا سانس لیتی مسکرائی تھی، وہ کیا کہتی بات تو کسی حد تک صحیح لکھی تھی۔کیوں کے شادی میں کچھ لوگ دلہن سے زیادہ تیار ہو کر آئے ہوتے ہیں۔اور اُن کا ماننا بھی یہی ہے کہ لوگوں کو شادی میں مہمانوں کی طرح ہی تیار ہو کر جانا چاہیئے نہ کہ دلہن کی طرح تاکہ جس کا خاص دِن ہو وہ سب سے منفرد نظر آئے۔

*****

www.novelsclubb.com

فریش ہو کر وہ واشروم سے باہر آئی روم کی بند لائٹس دیکھ کر وہ ہلکا سا حیران ہوئی۔ اُسے نہیں یاد کہ کب اُس نے واشروم جانے سے پہلے لائٹ آف کی تھی۔گیلے بالوں کو تولیئے سے آزاد کرتے لائٹ آن کرنے کی غرض سے قدم بڑھائے تھے

کے اچانک موبائل ٹارچ کی وجہ سے روم میں پھیلی روشنی پر اُس کے قدم رُکے۔ بیڈ پر بیٹھے بُراق کو دیکھ کر اُس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

"ہیلو"۔۔۔۔۔دانتوں کی پھر پُور نمائش کرتے اُس نے ایسے ہیلو کیا جیسے یہاں انوایٹ کیا گیا ہو۔

"تُم۔۔۔تُم یہاں کیا کر رہے ہو؟؟"وہ ایک ہی چُست میں اُس کے سر پر پہنچی۔

"اپنی بیوی سے ملنے آیا ہوں"۔۔۔۔نارمل سے انداز میں جواب دیتے وہ بیڈ سے اٹھتے اُس کے سامنے کھڑا ہوا۔

"بُراق تُم۔۔تُم اندر کیسے آئے"۔۔۔وہ اُسے کچھ اور کہنا چاہتی تھی لیکن اچانک یاد آنے پر اُس نے ایک نظر بالکونی کر گلاس ڈور کو دیکھتے اُس سے پوچھا کیوں کہ گلاس ڈور کو تو اُس نے خود بند کیا تھا۔تو وہ اندر کیسے آیا؟

"فاطمہ کی مدد سے"۔۔۔۔

"فاطمہ؟؟اور باقی کسی نے دیکھا نہیں تمھیں؟"

"بیگم زیادہ تھکے ہونے کی وجہ سے میرے ساس سسّر سو چُکے تھے اسی لیئے مجھے یہاں اندر آتے کسی نے نہیں دیکھا"۔

"اور فاطمہ اُسے کیا بول کر تُم اندر آئے ہو؟"

"میں نے کہہ دیا کہ تُم نے بلایا ہے"۔۔۔

"کیا؟تُم نے میرا نام لے لیا"۔۔۔اُسے حیرت کا جھٹکا لگا تھا جو اُس پر ساری بات ڈال چُکا تھا۔

"ہاں، کیوں کہ میں تو شریف سا آدمی ہوں یوں بنا بلائے تھوڑی نہ کہیں جاتا ہوں"۔۔۔شریر مسکراہٹ سجائے اُس نے آنکھ ونک کرتے کہا۔ایک تو اُس نے جھوٹ کہا اوپر سے اُسے اور تنگ کر رہا تھا ماہنور کا تو غصّہ سوا نیزے پر پہنچ گیا۔

"تُم نہ۔۔۔ایک اچھا ساوقت دیکھ کر بھاڑ میں چلے جاؤ"۔۔۔لفظ چبا چبا کر کہتے وہ دباد باغرائی۔

"بھاڑ میں جانے کے لیئے بھی اچھا ساوقت دیکھنا پڑتا ہے کیا؟"اُس کے غصّے پر بُراق کو اور مزہ آنے لگا۔

"ہاں اچھا ساوقت دیکھ کر جانا تاکہ واپس آنے کا کوئی چانس نہ بنے تمھارا"۔۔

"لڑکی تھوڑی سی تمیز سے بات کرلو شوہر ہوں تمھارا"۔۔۔کالر سیدھا کرتے اُس نے گردن اکڑا کر کہا۔

"آدھا شوہر"۔۔۔اپنا موقع کہاں چھوڑتی تھی یہ لڑکی اُس نے اُس پر باور کروایا کہ صرف نکاح ہوا ہے رخصتی نہیں۔آنکھیں گھوما کر کہتے وہ اُس کے سامنے سے ہٹنے لگی جب بُراق نے اُسے دونوں بازو سے پکڑ کر دیوار سے لگایا۔اُس کے دنوں اطراف اپنے ہاتھ رکھتے اُسکا جائے فرار بند کر گیا۔

"جتنی تُم ہو نہ یقین کرو اُس کے لیئے میں آدھا ہی کافی ہوں"۔۔۔۔اُس کی آنکھوں میں دیکھتے اُس نے زو معنی خیزی سے کہا۔اُس کا خود کے اتنے قریب ہونے پر ماہنور کی چلتی زبان تالو سے لگ گئی، نظریں اُس کی خمار آلود نیلی آنکھوں سے ٹکرائی اُس کا دل ایک نئے سرے سے دھڑکنے لگا وہ اُسے اول دِن سے اچھا لگا تھا اور فلحال اُس شخص کی اتنی سی قربت پر اُسے اپنی جان نکلتے ہوئے محسوس ہو رہی تھی۔کمرے کی معنی خیز خاموشی میں اُسے اپنی دھڑکنوں کی تیز آواز اپنی سماعت سے ٹکراتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی یوں جیسے دل ابھی سینے کی دیوار توڑتے باہر ہو گا۔

www.novelsclubb.com

"تُم دور رہ کر بات نہیں کر سکتے؟؟ء خود پر قابو پاتے اُس نے ہمت کا مظاہرہ کیا۔

"نہیں"۔۔۔۔اُس کے چہرے کے آتے جاتے رنگوں کو دلچسپی سے دیکھتے وہ اُس کے اور قریب ہوا۔

"بُراق"۔۔۔اُس کے رحم طلب نظروں کو دیکھنے پر بُراق کا دل شدّت سے دھڑکا تھا۔

"کیا ہو گا تمھارا، اُس وقت کا سوچو جب تمھارے پاس بھاگنے کا کوئی راستہ بھی موجود نہیں ہو گا"۔۔۔اُسے ڈرانے کی ایک بھونڈی کوشش کرتے وہ پیچھے ہٹا۔

اُس کے دور ہونے پر ماہنور نے گہرا سانس لیا تھا اُس شخص کی ذرا سی قربت وہ برداشت نہ کر سکی۔

"تُم جاؤ نہ، جا کیوں نہیں رہے؟؟"اُس کے دوبارہ سے بیڈ پر بیٹھنے پر اُس نے کہا۔

"اتنی بھی کیا جلدی ہے"۔۔۔

"اگر تمھیں کسی نے یہاں دیکھ لیا تو؟؟"

"تو بول دونگا میری بیوی کا کمرہ ہے کسی غیر کا تو نہیں"۔۔۔

www.novelsclubb.com

"بُراق شرافت سے اُٹھو اور یہاں سے نکلتے بنو"۔۔۔۔اُنگلی اُٹھا کر اُسے کہتی وہ پھر سے پرانی والی ٹون میں لوٹی۔

"اچھا جا رہا ہوں"۔۔۔۔منہ بناتے ہوئے کہتے وہ بیڈ سے اٹھا۔وہ یہاں صرف اُسے دیکھنے آیا تھا اور اُس کا کام ہو چُکا تھا اسی لیئے وہ اب گھر جانے کا ہی ارادہ رکھتا تھا۔

"ٹھیک ہے، میں جا رہا ہوں"۔۔۔دروازے کی طرف جاتے اُس نے کہا.

"ٹھیک ہے"۔۔۔۔

"تو میں جاؤ؟"جاتے جاتے وہ پھر سے پلٹا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں جاؤ"۔۔۔۔

"پکا؟؟"

"بُراق جا رہے ہو یا نہیں؟؟"مصنوعی غصّے کرتے وہ اس ڈرامے باز سے پوچھنے لگی.

"تُم اتنا اصرار کر رہی ہو تو نہیں جاتا"۔۔۔۔احسان کرنے والے انداز میں کہتے وہ دوبارہ اُس کی طرف آیا۔اُس کے سامنے کھڑے ہوتے اُسے سمجھنے کا موقع دیئے بنا اُس نے ماہنور کا ماتھا چوما۔

"کل ملتے ہیں بیگم "۔۔۔۔محبّت سے اُس کے گال تھپتھپاتے وہ روم سے باہر نکل گیا اُس کے جاتے ہی ماہنور کے چہرے پر زندگی سے بھرپور مسکراہٹ نے احاطہ کیا ۔روم لوک کرتے وہ سونے کی غرض سے بیڈ پر جا لیٹی۔

****

www.novelsclubb.com

قسط نمبر 13

سُرخ لہنگا پہننے، برائیڈل میک اپ کیئے وہ حوریہ اور زوِش کے ہمراہ چلتی ہوئی سٹیج تک آ رہی تھی۔بُراق نے نظریں اُٹھا کر اُسے دیکھا اور پھر نظریں ہٹانا بھول گیا۔وہ آج سے پہلے اُسے اتنی خوبصورت کبھی نہیں لگی تھی یوں جیسے جنّت خود چل کر اُس

کے پاس آ رہی ہو۔ سُرخ رنگ میں اُسے پُورا پُورا اپنے نام کے لیئے تیار دیکھ کر آج اُسے اُس سے نئے سرے سے محبّت ہو گئی تھی۔

بُراق کی مضبوط ہتھیلی پر ہاتھ رکھتے وہ دونوں ایک ساتھ سٹیج پر رکھے صوفے پر بیٹھ گئے۔

کچھ دیر میں کھانے کا دور شروع ہوا اور اُس کے بعد تمام رسومات کرتے رخصتی کر دی گئی۔

وہ اس وقت بیڈ پر اپنا لہنگا پھیلائے پورے حق سے اُس کے کمرے میں بیٹھی تھی۔

بُراق روم کا دروازہ کھولے اندر آیا، سامنے اُسے پورے حق سے اپنے بیڈ پر بیٹھا دیکھ کر اُس کے چہرے پر زندگی سے بھرپور مسکراہٹ نے رقص کیا۔ آج اُسے اپنا کمرہ مکمل لگ رہا تھا۔

میری منہ دکھائی؟؟اُس کے بیٹھتے ہی وہ اپنی ہتھیلی اُس کے سامنے کرتے اپنا حق مانگنے لگی۔

اوہ وہ تو میں بھول ہی گیا۔۔۔

تُم ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔

چلو کل لے لینا۔۔

ابھی چاہیئے مجھے ورنہ تُم روم سے باہر نکلو۔۔۔اُس نے سیدھا دھمکی دی۔

تُم مجھے میرے روم سے باہر نکالو گی؟؟بُراق نے اپنی طرف اشارہ کرتے ہوئے مصنوعی حیرت سے پوچھا۔

جی بالکل۔۔۔

ظالم لڑکی۔۔۔۔اُس نے افسوس سے سر ہلایا۔

www.novelsclubb.com

اچھا وہ سامنے جو الماری ہے نہ اُس میں ہے تمھاری منہ دکھائی۔۔۔۔۔باقی تنگ کرنے کا ارادہ ترک کرتے بُراق نے الماری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اُس کا کیا بھروسہ وہ اُسے روم سے باہر نکال دے تو۔

ایک مشکوک نظر اُس پر ڈالتی وہ اپنا لہنگا اٹھائے الماری کے سامنے گئی الماری کھولتے اُس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی جہاں سامنے ہر رنگ کا حجاب ہینگ ہوا تھا شاید ہی اُس نے کوئی رنگ چھوڑا ہو۔

کیسا لگا گفٹ ؟اُس کے پیچھے کھڑے ہوتے بُراق نے پوچھا وہ یکدم پُرجوشی سے اُس کے گلے لگ گئی بُراق کے تمام لفظ لبوں پر ہی دم توڑ گئے۔

تھینک یو سو مچھ۔۔۔۔جذبات کے ہاتھوں یرغمال ہوتی وہ اندازہ ہی نہ لگا سکی کہ اُس کی اس حرکت سے مقابل پر جذباتوں کا پہاڑ ٹوٹ پڑا ہے۔بُراق نے اُس کے گرد مضبوط حصار قائم کیا۔

شکریہ ہماری کہانی مکمل لکھنے کے لیئے۔۔۔اُس کی سرگوشی نما آواز اپنے کانوں کے قریب سنتے وہ پیچھے ہوئی تھی دماغ میں اچانک سے جھماکا ہوا اُس نے بے ساختہ اپنے ہاتھ میں گجرے کے نیچے پہنے بریسلٹ کو دیکھا اور پھر مشکوک نظروں سے بُراق کو دیکھا جو پُراسرار مسکراہٹ کے ساتھ اُسے ہی دیکھ رہا تھا۔

تو وہ پارسل تُم نے بھیجا تھا؟؟

میرے علاوہ اور کون بھیج سکتا ہے؟ کس کو اتنی قدر ہو گی تمھارے آنسوؤں کی

۔۔۔۔

تو مجھ پر کب سے نظر ہے تمھاری؟؟

پہلے دِن سے۔۔۔

مجھے لگا تُم لاہور جا کر مجھے بھول گئے۔۔۔اُس نے کچھ اُداس ہوتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

اگر تمھیں لگتا ہے کہ تمھارا میری نظروں سے اوجھل ہونے سے میں تمھیں بھول جاؤ گا تو یہ فقط تمھاری خام خیالی ہے، تُم میرے لاشعور کے حصار میں ہو۔

تو لاہور جانے کے بعد تُم نے مجھے یاد کیا تھا؟؟ آنکھوں میں خوشی لیئے اُس نے پوچھا

۔

یاد وہ آتے ہیں جو بھُلا دیئے جائیں اور میں تمھیں کبھی بھُلا ہی نہیں پایا۔ میں نہیں جانتا سیکنڈوں کے درمیان خالی جگہوں کو کیا کہتے ہیں لیکن میں اُن وقفوں میں بھی بس تمھارے بارے میں سوچتا تھا، نور میں نے کوئی کام مسلسل نہیں کیا سوائے تمھیں یاد کرنے کے۔ اُس کے گرد حصار قائم کرتے بُراق نے اُس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا۔

تمھیں مجھ سے محبّت کب ہوئی تھی؟؟ تجسّس کے مارے وہ پوچھ بیٹھی، اُس کے پوچھنے پر بُراق کئی لمحے اُس کی آنکھوں میں محبّت سے دیکھتا رہا اور پھر بولا۔

جس دن لاؤنج میں زمین پر بیٹھے تمھاری آنکھوں میں پہلی بار آنسو دیکھے تھے تب۔ اُس دِن مجھے محسوس ہوا تھا کہ اِن آنکھوں میں ایسی کشش ہے کہ اگر ایک دفعہ میں نے اور دیکھ لیا تو کہیں اور دیکھنے قابل نہیں رہو گا کیوں کہ ان آنکھوں میں کچھ ایسا ہے کہ ڈوبنے کے بعد کنارہ لگنے کی چاہت نہیں رہتی اسی لیئے اُس کے بعد سے میں نے ان آنکھوں میں دیکھنے سے احتیاط برت لیا تھا لیکن پھر اُس دِن تمھارا نام کسی اور کے ساتھ سوچا تو اپنے اندر ایک خالی پن محسوس ہوا اُس دِن میں نے یہ جانا تھا کہ میں تمہیں کسی اور کے ساتھ نہیں دیکھ سکتا کیوں کہ میں تُم سے محبّت کرتا ہوں اور تمہیں میرا نصیب بننا ہے۔۔۔وہ بولتا جا رہا تھا اور ماہنور اُس کی نیلی آنکھوں کو دیکھ رہی تھی وہ اتنی حسین آنکھیں لے کر کیسے کسی اور کی آنکھوں کا اسیر ہو سکتا تھا۔اُن نیلی آنکھوں میں آج کچھ ایسا تھا جو صدیوں کی مسافت طے کرنے کے بعد ملتا ہے۔ اگر تُم اتنے پیار سے میری آنکھوں میں دیکھو گی تو میں ساری رات بنا پلک جھپکائے تمھیں دیکھ سکتا ہوں۔۔۔ازلی شوخ انداز

اگر میں تمھارا نصیب نہ بنتی تو؟؟

تُم کیسے میرا نصیب نہ بنتی میں نے خود خدا سے بات کی ہے،اُن سے تمھاری سفارش کارروائی ہے۔اُس کے گردن اکڑا کر کہنے پر وہ ہلکا سا سر نفی میں ہلاتے ہوئے مسکرائی اور پھر پیچھے ہٹتے ہوئے الماری سے آرام دہ کپڑے لیتے واشروم میں چلی گئی ۔اُس کے جاتے ہی بُراق بھی اپنے کپڑے لیئے ڈریسنگ رُوم کی طرف بڑھ گیا۔ کپڑے چینج کرتے باہر آکر اپنے بیڈ پر نیم دراز ہوتے اُس نے آنکھیں موند لیں۔ کچھ لمحے بعد اپنے پاس ہلچل محسوس کرتے بُراق نے آنکھیں کھول کر اُسے دیکھا جو سونے کی تیاری کر رہی تھی اُس کے لیٹنے سے پہلے ہی بُراق نے اُس کے سامنے اپنا بازو پھیلا دیا۔

اُس کے سیدھے پھیلائے گئے ہاتھ کو دیکھتے ماہنور نے اُسے دیکھا جو معصومیت سے اُسے دیکھ رہا تھا اُس کی بات کا مطلب سمجھتے وہ اُس کے قریب آتے اُس کے سینے پر سر رکھ کر لیٹ گئی۔بُراق کو یوں لگا جیسے اُس کے اندر اتنے وقت سے جلتی آگ پر

کسی نے برف رکھ دی ہو۔اپنا پھیلائے گئے ہاتھ سے اُس کے گرد حصار قائم کرتے وہ خود بھی نیند کی وادیوں میں اُتر گیا۔نہ جانے کتنے دنوں بعد یہ راحت کے دِن نصیب ہوئے تھے۔

******

ہاسپٹل سے واپس آتے وہ گھر میں داخل ہوا،اُسے سامنے کوئی انسان نظر نہیں آیا تھاالبتہ ڈرائنگ روم سے باتوں کی آواز آرہی تھی یعنی گھر کے تمام لوگ وہیں موجود ہیں۔فریش ہونے کے لیئے اُس نے اپنے روم میں جاناچاہاجب کچن سے آتی زوِش کی آواز پر رکا تھاجو ملازمہ کو کام بتارہی تھی۔اپنے روم میں جانے کاارادہ ترک کرتے وہ کچن کی جانب آیااُس کے اِشارہ کرنے پر ملازمہ کچن سے باہر چلی گئی ۔زاویار نے پیچھے سے جاتے اُسے اپنے حصار میں لیا۔

اپنے پاس کلون کی تیز خُوشبواور اُس کے لمس کو محسوس کرتے وہ سمجھ چُکی تھی کہ کون ہو سکتا ہے۔

زاویار نے اپنے ہاتھ میں پکڑا سفید گلاب اُس کے سامنے کیا۔ سفید گلاب دیکھتے اُس کی آنکھیں چمک گئی۔

تھینک یو۔۔۔اُس کے ہاتھوں سے پھول لیتے۔پلٹ کر اپنا رخ اُس کی طرف کیئے وہ کھڑی ہوئی۔

ویسے تمھیں پتا ہے آج مجھے ان پھولوں کی بہت یاد آرہی تھی۔۔۔

وہ کیوں؟؟

کیوں کہ آج مجھے یونیورسٹی میں کسی لڑکی نے گلاب نہیں دیا۔۔۔زوِش نے افسردگی سے اُسے بتایا۔

اوہ یہ تو بہت دکھ کی بات ہے۔۔۔۔

ہاں نہ، ویسے تو روازنہ کوئی نہ کوئی لڑکی دیتی تھی آج پتا نہیں کیوں نہیں دیا۔۔۔۔

گلاب کی خوشبو کو اپنے اندر اُتارتے وہ اُسے بتاتی ہے۔

www.novelsclubb.com

ہو سکتا ہے اب اُسے تمھیں چُھپ کر پھول بھجوانے کی ضرورت نہ پڑتی ہو۔۔۔

کیا؟؟اُس کی اتنی مدھم آواز میں بولنے پر وہ نہ سمجھی سے اُس سے پوچھتی ہے۔

کچھ نہیں، وہ دیکھو چائے گرنے والی ہے۔۔۔۔وہ اُس کا دھیان چولہے پر رکھی چائے کی طرف کرتا ہے جو گرنے والی تھی زوِش جلدی سے چولہے پر لگی آگ کو بند کرتے ہوئے دوبارہ اُس کی طرف مڑی۔

تُم کچھ کہہ رہے تھے۔۔۔

میں کہہ رہا تھا کہ تُم دُکھی نہیں ہو میں روزانہ خود تمھارے لیئے گلاب لے کر آیا کرو گا۔۔۔اپنی ہنسی دبائے اُس نے زوِش کے گال تھپتھپاتے اُسے پچکارا۔

اچھا تُم نے مجھے باتوں میں لگا دیا، ہٹو آگے سے میں نے سب کو چائے بھی دینی ہے ۔۔اپنا کام یاد آنے پر وہ اُسے کہتے ہوئے ساتھ میں ہی ملازمہ کو بھی آواز دیتی ہے جو

کچن میں آجاتی ہے۔ملازمہ کے آتے ہی زاویار کچن سے باہر نکل گیا۔باہر آتے چہرے پر ایک جاندار مسکراہٹ لیئے وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

*****

وہ تینوں اس وقت کراچی کے ایک بڑے ریسٹورینٹ میں بیٹھے ہوتے ہیں۔مصطفیٰ اور زاویار دونوں ہاسپٹل سے فارغ ہونے کے بعد یہاں آئے تھے جب کے بُراق کو آفس سے کال کر کے بلایا گیا تھا جو آج اُنہیں اپنی شادی کی دعوت دینے والا تھا۔

بُراق اُن دونوں کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہا تھا جو انجان بنتے ہوئے یہاں وہاں دیکھنے میں لگے ہوئے تھے۔

www.novelsclubb.com

اس سے مہنگا ریسٹورینٹ نہیں ملا تُم دونوں کو؟؟

نہیں۔۔۔۔مصطفیٰ نے جلدی سے سر نفی میں ہلایا۔

کیوں مجھ جیسے غریب انسان کو لوٹ رہے ہو یار۔

ہاں بیچارے کی کچھ گھنٹے کی کمائی آج بل دینے میں لگ جائے گی، کتنا نقصان ہو گا نہ اسے یار۔۔۔۔زاویار نے اُس کی غریبی پر طنز کرتے ہوئے افسردگی سے مصطفیٰ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

اللہ پوچھے گا تُم دونوں کو۔۔۔۔سیدھے ہو کر بیٹھتے ہوئے بُراق نے مینیو کارڈ احسان جتاتے ہوئے اُن کے سامنے رکھا

اللہ سب سے ہی پوچھے گا۔۔۔۔۔مصطفیٰ نے اُس کے ہاتھ سے کارڈ لیتے ہوئے جواب دیا۔

مصطفیٰ مینیو کارڈ پر چُن چُن کر مہنگی ڈشز آرڈر کروا رہا تھا اور ہر ڈش کا آرڈر دیتے بُراق کو دیکھنا نہیں بھولتا تھا جو اُسے گھورنے میں مصروف تھا۔

ایسے کیا دیکھ رہے ہو کبھی کوئی خوبصورت نوجوان نہیں دیکھا کیا۔۔۔اُس کے گھورنے پر وہ اُسے اور زچ کرنے لگا۔

سوچ رہا ہوں کتنی بڑی غلطی کر دی میں نے یہاں آ کر۔

اب غلطی کر ہی لی ہے تو بگتو بھی کیوں کہ میرا نام مصطفیٰ زیدی ہے اتنی آسانی سے اپنا حق نہیں چھوڑتا۔وہ اُسے اور سلگانے لگا۔جس پر وہ صرف اُسے گھور ہی سکا۔

زاویار کا موبائل بجنے لگا اُس کا کوئی ارادہ نہیں تھا اس وقت کسی کی بھی کال اٹھانے کا اُس نے بیزاری سے موبائل دیکھا لیکن سامنے جگمگاتے نام کو پڑھتے اُس کے چہرے پر سے بیزاریت پل میں غائب ہوئی۔

ہیلو۔۔۔کال اٹھاتے ہی سامنے والے کی بے چین آواز سنائی دی۔

www.novelsclubb.com

ہیلو۔۔۔

کہاں ہو؟؟لاؤنج میں پھولوں کے پاس چکر لگاتے ہوئے اُس نے پوچھا۔

ریسٹورینٹ میں ہوں، کسی کو لوٹنے کے ارادے سے۔ایک نظر بُراق کو دیکھتے ہوئے اُس نے جواب دیا، بُراق نے اب مصطفیٰ سے نظریں ہٹا کر زاویار پر رکھ دیں

۔

کیوں میرے معصوم سے بھائی کو لوٹ رہے ہیں۔۔۔۔زاویار کا اشارہ سمجھتے ہوئے اُس نے بُراق کی سائڈ لی۔

تمھارا یہ معصوم سا بھائی ایک وقت پر دو کمپنیز کو سنبھال رہا ہے، اتنا خرچہ تو کر ہی سکتا ہے نہ۔۔۔۔۔زاویار نے بھی اُسے بتانا ضروری سمجھا کہ اس انسان پر ترس نہیں کھایا جا سکتا۔زاویار کی بات وہ سر نفی میں ہلاتے ہنسی تھی۔

تُم نے کال کی تھی خیریت؟؟زاویار نے سنجیدگی سے پوچھا کہ شاید کوئی کام ہو۔

ہاں بس میں گھر میں بور ہو رہی تھی تبھی کال کر لی۔پھولوں کو ہاتھ میں لیتے اُس نے اپنے کال کرنے کی وجہ بتائی۔

اچھا تو مجھے کال کر کے بوریت مٹائی جا رہی ہے۔۔۔زاویار نے ایک نظر مصطفیٰ اور بُراق کو دیکھا جو دونوں ہی ایک دوسرے کو تنگ کرنے میں لگے ہوئے تھے۔

ہاں ماہنور کو کال کی تھی وہ راستے میں ہے تھوڑی دیر میں آ جائے گی گھر، تو میں نے سوچا تب تک کیوں نہ تمھیں تنگ کر لیا جائے۔

ہیلو بھابھی جی، ہم ہیں نہ ہمیں تنگ کر لیں۔۔۔وہ کوئی جواب دیتا اس سے پہلے فون کے دوسری طرف سے مردانا آواز ابھری۔مردانا آواز پر وہ بھنکت پلٹی۔

تُم یہاں کیا کر رہے ہو اور اندر کس نے آنے دیا تمھیں۔۔۔زوِش کا لہجہ پل میں سپاٹ ہوا۔

www.novelsclubb.com

وہ کیا ہے نہ مجھے پتا چلا کہ آپ کے ماموں مامی ہمارے گھر میں ہیں تو میں نے سوچا کیوں نہ میں جا کر آپ سے مل لوں۔کچھ پُرانے حساب بھی تو برابر کرنے ہیں نہ۔

موبائل سے آتی اواز پر زاویار غصّے اور پریشانی میں اپنی جگہ سے کھڑا ہوا، اُس کے

اس طرح کھڑے ہونے پر بُراق اور مصطفیٰ نے نہ سمجھی سے ایک دوسرے کو دیکھا اور خود بھی جگہ سے کھڑے ہو گئے۔

مجھے لگتا ہے پچھلی بار کا تھپڑ بھول گئے ہو تُم،اس لیئے دوبارہ آ گئے۔۔۔۔۔

یہی تو بھابھی جی میں چاہتا ہوں آپ اپنے ان ملائم ہاتھوں سے مجھے چھوئیں۔۔۔ خباثت سے مسکرا کر کہتے وہ اُس کے قریب ہوا۔

دفعہ ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔۔

ایسے کیسے،پہلے اپنے حساب تو برابر کر لوں۔۔۔ کمینی مسکراہٹ کے ساتھ کہتے سعد نے اُس کی کلائی پکڑی۔

www.novelsclubb.com

چھوڑو میرا ہاتھ۔۔۔موبائل سے آتی اُس کی آواز پر زاویار جلدی سے بھاگتے ہوئے ریسٹورینٹ سے باہر نکلا اُس کے پیچھے ہی بُراق اور مصطفیٰ بھی نکلے وہ اپنی گاڑی کی طرف بڑھ رہا تھا جب بُراق نے اُسے روکا۔

بھائی کیا ہوا ہے۔۔۔۔زاویار کے منہ سے الفاظ ادا نہ ہوئے اس لیئے اُس نے فون کا اسپیکر آن کر دیا جہاں سے زوِش کی آوازیں آ رہی تھیں جو خود کو چھڑانے کی کوشش کر رہی تھی۔اُس کی آوازیں سنتے ہی بُراق اور مصطفیٰ بھی اپنی اپنی گاڑی کی طرف بڑھے اور ایک ہی چست میں وہ تینوں ریسٹورینٹ کی حدود پار کرتے مین روڈ پر تھے۔تینوں کی گاڑیاں آگے پیچھے تھی وہ تینوں ہی رّش ڈرائیونگ کرتے ٹریفک کو چیرتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے تینوں کے سر پر اس وقت غصّہ پریشانی کی ملی جلی کیفیت تھی۔فون کے اسپیکر سے آتی زوِش کی آوازوں پر زاویار کا دل بیٹھا جا رہا تھا کہیں وہ اُس کے ساتھ کچھ غلط نہ کر دے۔نہیں ایسا نہیں ہو سکتا اُسے کچھ نہیں ہو گا، میں کچھ نہیں ہونے دونگا۔۔۔اپنی ہی سوچوں میں اُلجھتے ہوئے اُس نے گاڑی کی سپیڈ اور تیز کر دی۔

www.novelsclubb.com

چھوڑو مجھے۔۔۔وہ خود کو مضبوط بنائے اپنی پوری طاقت لگائے اُس کے ہاتھ سے مسلسل اپنا آپ چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی جس نے مضبوطی سے اُسے پکڑا ہوا تھا۔

تُم نے مجھے تھپڑ مارا تھا نہ مجھے، دیکھو اب میں کیا کرتا ہوں تمھارے ساتھ۔۔۔۔

اُس کے چہرے پر دھاڑتے ہوئے اُس نے اُسے گھر کے اندر کی طرف گھسیٹا۔

میں کہتی ہوں چھوڑو مجھے، اگر مجھے کچھ ہوا زاویار تمھیں چھوڑے گا نہیں۔۔۔۔

میں تمھاری ایسی حالت کروں گا کہ زاویار تمھیں دیکھنا بھی پسند نہیں کرے گا۔۔۔۔

وہ کمینگی سے ہنسا۔

www.novelsclubb.com

بہت ناز ہے نہ تمھیں اُس پر دیکھنا آج تمھاری حالت دیکھنے کے بعد وہ ایک منٹ نہیں لگائے گا تمھیں چھوڑنے میں۔۔۔الفاظ تھے یا پتھر سیدھا زوِش کے دل پر لگے تھے۔وہ جو کب سے مضبوط بنی تھی اچانک اُسے اپنے اندر کچھ ٹوٹتا ہوا محسوس ہوا۔ہاں وہ چاہے جتنی مضبوط کیوں نہ ہو اس معاملے میں وہ کمزور پڑ گئی تھی، وہ پہلے

بھی اپنے کردار پر لگے جھوٹے الزام کی وجہ سے ایک بار ٹھکرائی جا چکی تھی تو کیا اِس بار دوبارہ اُسے وہی رسوائی سہنی تھی۔اُس کے دماغ مفلوج ہونے لگا،وہ مسلسل خود کو اُس سے چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی جو اُسے گھر کے اندر کی طرف گھسیٹ رہا تھا۔

سڑک پر وہ تین گاڑیاں باقی پوری ٹریفک کو چیرتے ہوئے اوور سپیڈ میں جا رہیں تھیں۔اُن تینوں کے چہرے سپاٹ اور آنکھوں میں سُرخی تھی۔اور دماغ میں صرف ایک التجا کہ زوِش کو کچھ نہ ہو،وہ بلکل ٹھیک ہو۔

موبائل کے اسپیکر سے آتی آوازوں کے ساتھ زاویار کا دل بھی بند ہو چکا تھا۔اگر اُسے کچھ ہوا تو وہ کبھی خود کو معاف نہیں کر سکے گا۔کتنی مشکل سے وہ دوبارہ زندگی کی طرف لوٹی تھی،خوش رہنے لگی تھی۔وہ ایک اور نقصان برداشت نہیں کر سکتی

۔

وہ اُسے گھسیٹتے ہوئے سیڑھیاں چڑھتے اپر لے جانے لگا وہ چیخ رہی تھی لیکن اُس کے آس پاس کوئی نہ تھا۔آج اُسے شدّت سے افسوس ہوا کہ کیوں وہ ہر بار تمام ملازموں کو چھٹّی دے دیتی تھی۔گھر کے باہر ایک گارڈ ہوتا تھا جس کو گھر کے اندر کی کوئی چیخ و پکار نہیں سنائی دیتی۔موبائل بھی لاؤنج میں گر چُکا تھا۔

اُس کی مسلسل آوازوں سے تنگ آتے سعد نے اپنے سائڈ پر لگی پسٹل کو نکال کر اُس کے سر پر تان دی۔

چُپ ایک دم چُپ،ایک آواز اور نکلی تو اپنی جان سے جاؤ گی۔۔۔وہ اچانک اپنے سر پر پسٹل دیکھ کر خاموش ہوئی تھی لیکن پھر چیخ کر بولی۔

مار دو مجھے مرنا قبول ہے لیکن اپنی عزت پر داغ نہیں۔۔۔وہ اس وقت کمزور نہیں پڑنا چاہتی تھی

مرنا تو ہے تمھیں لیکن اُس سے پہلے میں اپنے تھپڑ کا بدلہ تو لوں۔۔۔اپنی نیچ نظریں اُس کے سراپے پر ڈالتے وہ پھر سے اُسے گھسیٹنے لگا۔۔

سلطان مینشن کا مین گیٹ کُھلتے ہی وہ تینوں داخلی دروازے کو عبور کرتے بھاگتے ہوئے اندر آئے، سامنے اُس کے ہاتھ میں زوِش کا ہاتھ دیکھتے زاویار کی آنکھوں میں خون اُترا، ایک ہی چُست میں اُس کے سر پر پہنچتے زوِش کا ہاتھ اُس کے ہاتھ سے چھڑواتے اُس نے سعد کو اتنے زور سے پیچھے دھکیلا کہ وہ سیڑھیوں سے گرتے ہوئے نیچے حال میں مصطفیٰ اور بُراق کے پاؤں میں گرا۔ ماہنور بھی اُن کے پیچھے ہی گھر میں داخل ہوئی تھی اُس نے سارے معاملہ دیکھتے ہوئے بھاگ کر زوِش کو اپنے ساتھ لگایا۔ زاویار کو دیکھتے زوِش کی سانس میں سانس آئی تھی جیسے کسی نے اُسے نئی زندگی بخش دی ہو۔

www.novelsclubb.com

سعد تو یوں اچانک اُن تینوں کو دیکھ کر ڈر گیا اور اب اُسے اپنی موت اپنے قریب لگی تھی جب زاویار تیز تیز سیڑھیاں اُترتا اُس کے پاس آیا اور اُسے بنا سمجھنے کا موقع دیئے اُس پر مقوں کی برسات شروع کر دی۔ اُس کی رگیں اُبھری ہوئی تھیں اور بال سارے ماتھے پر بکھر چُکے تھے اور وہ لگاتار اُسے مارے جا رہا تھا۔

مصطفیٰ نے زاویار کو پکڑ کر پیچھے کیا جو اُسے چھوڑنے کے لیئے راضی نہیں تھا۔ مصطفیٰ کی مضبوط پکڑ میں بھی وہ اُس بھوکے شیر کی طرح پھڑ پھڑا رہا تھا جس کا شکار سامنے ہو اور کوئی اُسے اس سے دور کیئے ہوئے ہو۔

زاویار کے دور ہوتے ہی کچھ لمحے سانس لینے کے بعد اُس نے آنکھیں کھولیں اور اپنے آس پاس دیکھا جہاں تھوڑے ہی فاصلے پر اُسے پسٹل پڑی ہوئی نظر آئی، اُس نے اُن دونوں کے آپس میں لگے ہونے کا فائدہ اٹھاتے ہلکا سا ہاتھ بڑھا کر پسٹل اٹھانے کی کوشش کی جسے ایک لمحے میں بُراق نے لات مارتے نہ کام کر دی لات اتنے زور سے لگی تھی کہ وہ کراہ کر رہ گیا، بُراق نے پسٹل اُٹھا کر زاویاز کی طرف اچھالی۔ اپنے منہ سے نکلتے خون کو صاف کرتے اُسے اور کوئی بہانہ نہ ملا تو اُس نے کراہ کر کہا۔

مجھے کیوں مار رہا ہے اپنی اس بیوی سے پوچھ جس نے مجھے یہاں بلایا تھا۔۔۔۔

یہاں زاویار کی بس ہوئی تھی، مصطفیٰ نے بھی آزاد چھوڑ دیا اور سلطان مینشن میں

www.novelsclubb.com

گولی کی گونج اور سعد کی چیخ سنائی دی، ہر طرف خاموشی چھا گئی تھی، گولی اُس کے بازو پر لگی تھی۔

ماہنور اسے اپُر لے کر جاؤ۔۔۔اُس نے زوِش کی طرف دیکھتے ہوئے کہا، ماہنور جلدی سے سر اثبات میں ہلاتی اُسے لے کر روم میں چلی گئی۔آنکھوں میں خون لیئے وہ سعد کے پاس پہنچا اور اُس کے گولی لگے ہوئے بازو کو پکڑ کر اتنے زور سے دبایا کہ سلطان مینشن میں اُس کی دردناک چیخیں عجیب منظر پیدا کر رہی تھیں۔

اسی ہاتھ سے تُم نے میری بیوی کو ہاتھ لگایا تھا نہ۔۔اُس کے لہجے میں جنونیت تھی جسے اُس کی چیخوں سے بھی کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

تمھارے ہمت کیسے ہوئی میرے ہی گھر میں گھس کر میری ہی بیوی پر الزام لگانے کی۔زاویار نے پسٹل اُس کے سر پر تانی، سعد زور زور سے سر نفی میں ہلانے لگا۔

میں تمھیں چھوڑ رہا ہوں تو صرف پھوپھو کی وجہ سے کیوں کہ وہ اس عمر میں اپنے جوان بیٹے کا جنازہ برداشت نہیں کر پائیں گی ورنہ اب تک میں تُم سے تمھاری سانسیں چھین لیتا، آئندہ غلطی سے بھی اپنی شکل نہ دکھانا مجھے.

ایک ہی جھٹکے میں وہ اُسے چھوڑتے ہوئے پیچھے ہٹا اور لمبے ڈاگ بھرتے سیڑھیاں عبور کرتے اپر کی طرف چلا گیا۔

بُراق اور مصطفیٰ نے ایک نظر زمین پر پڑے کراہتے ہوئے سعد کو دیکھا اور باہر سے گارڈ کو بلایا۔

سپاٹ چہرہ لیئے اُس نے دروازہ نوک کیا، دروازہ کُھلتے ہی ماہنور باہر نکل گئی، بکھرے بالوں اور تنی ہوئی رگوں کے ساتھ وہ اندر آیا، زوِش ہوا کی طرح آ کر اُس سے لپٹ گئی، اُس کے ماتھے پر پڑے بل اور چہرے کے سرد تاثرات پل میں غائب ہوئے۔

میں نے اُسے نہیں بلایا تھا۔۔۔۔زاویار نے قرب سے آنکھیں بند کی تھیں، تو کیا وہ اُسے اپنا اتنا بھی اعتماد نہیں دے پایا کہ وہ اُسے کردار کی صفائی دے رہی تھی۔

ہمم۔۔۔۔۔یک لفظی جواب۔

تمھیں یہی لگتا ہے کہ میں نے اُسے بلایا تھا؟اُس کے یک لفظی جواب پر زوِش نے چہرہ اٹھائے اُسے دیکھا۔

نہیں، میں جانتا ہوں تُم نے نہیں بلایا۔

تُم کیسے جانتے ہو؟؟

کیوں کہ میں تمہیں جانتا ہوں۔سادہ سا لہجہ لیکن بھرپور جواب، وہ دوبارہ اُس سے لپٹ گئی۔

کچھ لمحے بعد زاویار کو اپنی شرٹ پر نمی محسوس ہوئی اُس نے زوِش کا چہرہ سامنے کیا، جس کی آنکھوں کے کناروں پر موتی تھے۔

اُس کی وجہ سے اگر تمھاری آنکھ سے ایک اور آنسو نکلا تو میں اُسے اپنے ہاتھوں سے قبر میں ڈالو گا۔۔اُس کے آنسو اپنی اُنگلی کے پوروں سے چُنتے ہوئے زاویار نے سختی سے کہا۔

میں اُس کی وجہ سے نہیں تمھاری وجہ سے رو رہی ہوں۔۔۔زاویار کے ہاتھ رُکے تھے اُس نے حیرت سے اُسے دیکھا۔

میری وجہ سے کیوں؟

تُم ہو ہی اتنے اچھے۔۔۔۔لاڈ سے کہتی اُس نے اُس کے گرد اپنا نرم حصار بنایا۔

کوئی بھی اس قابل نہیں کہ تمھاری آنکھیں اُس کی وجہ سے بھیگیں،اور مجھے ہر اُس شخص سے نفرت ہے جس کی وجہ سے تمھاری آنکھوں میں آنسو آئیں چاہے وہ میں خود کیوں نہ ہوں۔۔۔وہ اُسے بتا رہا تھا یا رونے سے منع کر رہا تھا وہ سمجھ نہ سکی لیکن یہ آنسو اُس کے شُکر کے آنسو تھے جو اُس کو ایسا ہمسفر ملا تھا،جو بنا کہے اُس کی ہر

بات جان جاتا تھا، جو ہر جگہ اُس کی ڈھال بن جاتا، اُس پر اندھا اعتماد کرتا اور ہر اُس جگہ اُس کے کردار کی گواہی دیتا جہاں لوگ کردار کی صفائی مانگتے تھے۔

****

ڈنر ٹیبل پر بیٹھے آج سب ہی خاموشی سے کھانا کھا رہے تھے زاویار کے کہنے پر کسی نے بھی دِن کا ہوا واقع گھر میں کسی کو نہیں بتایا تھا۔ وہ بظاہر نارمل شو کروا رہے تھے لیکن اپنی اپنی جگہ وہ چاروں ہی ڈسٹرب تھے۔ مہتاب صاحب نے ایک بے یقینی نظر اُن سب پر ڈالی وہ سب خاموشی سے کھانا کھا رہے تھے ایسا کیسے ہو سکتا ہے

-

www.novelsclubb.com

اہم اہم۔۔۔۔ گلا کھنکھارتے انہوں نے سب کی طرف دیکھا جس میں سے کسی نے بھی انہیں نوٹس نہیں کیا تھا۔

بُراق گلاس میں پانی ڈال کر دینا۔۔۔اپنے سامنے پانی رکھے ہونے کے باوجود انہوں نے بُراق سے کہا کہ کہیں اسی بہانے وہ کوئی بات کر لے۔ لیکن حد ہو گئی بُراق نے بنا کچھ پانی سے بھرا گلاس اُن کے سامنے رکھ دیا۔

چل کیا رہا ہے یہاں؟۔۔۔تنگ آ کر انہوں نے سب کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا اور پلیٹ سے ہاتھ اُٹھا کر پیچھے ہو کر بیٹھ گئے۔

کیا ہوا ڈیڈ۔۔۔۔۔عائشے نے فکر مندی سے پوچھا۔ لیکن جواب ندارد۔

کیا ہوا ڈیڈ کھانا کیوں نہیں کھانا۔۔۔اب کی بار بُراق نے پوچھا۔

تمھاری طبیعت تو ٹھیک ہے نہ۔۔۔مہتاب صاحب کو لگا شاید طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے وہ خاموش ہے۔

ہاں کیوں۔۔۔۔اُس نے نہ سمجھی سے پوچھا۔

وہ تُم خاموش ہو نہ آج تبھی۔۔۔۔نارمل سا کہتے وہ پھر سے پیچھے ہو کر بیٹھ گئے۔

آج مجھے صدمہ لگا ہے بہت بڑا اسی لیئے خاموش ہوں میں۔۔۔۔

کیسا صدمہ؟؟سب کے منہ کا سوال مہتاب صاحب نے کیا۔

آج آپ کے دونوں بیٹوں نے شادی کی دعوت کے نام پر مجھے لوٹا۔۔۔۔۔ماحول کو اچھا کرنے کے لیئے اُس نے بہانہ داغا۔

بہت دکھ ہوا مجھے۔۔۔۔ مہتاب صاحب کے لہجے میں قدرے افسوس تھا۔

ہاں نہ ڈیڈ۔۔۔۔ بُراق نے بھی اور ہمدردی سمیٹنی چاہی، باقی تینوں نے اس ڈرامے باز کو دیکھا جو بنا نقصان کے ہمدردیاں سمیٹ رہا ہے۔

ہاں بہت افسوس ہوا انہوں نے میرے بنا ہی تمھیں لوٹا۔۔۔بُراق کی ساری خوشی غلط ثابت ہوئیں وہ کیسے بھول گیا تھا کہ مقابل مہتاب سلطان ہے جو بُراق اور اپنے دشمن کے درمیان بھی اپنے دشمن کا ساتھ دے گا۔اپنے پاس سے آتی سب کی ہنسی

پر اُسے دل میں کہیں خوشی بھی ہوئی، خاص کر ماہنور اور زوِش کے چہرے پر ہنسی دیکھ کر اُسے اپنا مزاق بننا بھی اچھا لگا تھا۔

قیامت کا دن ہو گا جب مہتاب سلطان میرا ساتھ دیں گے۔۔۔۔ جل کر کہتے وہ دوبارہ کھانے کی طرف متوجہ ہو گیا۔

مہتاب صاحب کو بھی اُس سے تھوڑی سی بحث کرنے کے بعد اب سکون تھا اسی لیئے وہ خود بھی کھانے میں مصروف ہو گئے۔

*****

آج اتوار کا دِن تھا سب ہی گھر میں اپنے کسی نہ کسی مشغلے میں مصروف تھے۔ ایسے میں وہ سیڑھیوں سے اُترتا ہوا نیچے آیا۔ اپنے پیچھے کچن سے آتی ماہنور کی میٹھی آواز پر وہ رکا۔

بُراق۔۔۔۔ وہ چلتے ہوئے اُس کے قریب آئی۔

جیتنے پیار سے تُم میرا نام لیتی ہو نہ مجھے خود سے عشق ہونے لگتا ہے۔۔۔ازلی شوخ انداز۔

تُم اپنے علاوہ اور کسی کے بارے میں سوچتے بھی ہو؟؟ گہرے طنزیہ انداز میں اُس نے اِس خود پسند شخص سے پوچھا۔

ہاں تمھارے۔۔ مٹھاس بھرا جواب

زیادہ فری ہونے کی ضرورت نہیں ہے، میں تمھیں کچھ کہنے آئی تھی اور بھول گئی ۔۔۔اپنے ذہن پر زور دیتے وہ سوچنے لگی۔

مطلب میں اتنا خوبصورت ہوں کہ تُم مجھے دیکھ کر اپنی بات بھول گئی۔۔۔۔اپنے بالو میں ہاتھ پھیرتے اُس نے اترا کر کہا، ماہنور نے ایک ترچھی نگاہ اُس پر ڈالی۔

خوبصورت تو وہ واقعی ہے لیکن یہ بات اُسے بتا کر فری کیوں کروانا۔

خوش فہمیاں ہے تمھاری۔۔۔لمحے میں وہ اُس کی خوش فہمیاں دور کر چُکی تھی۔

ہاں یاد آیا، آج چھٹی کا دِن ہے اس لیئے سب ملازموں کو بھی چھٹی دے دی ہے تو زوِی نے بریانی بنانی ہے اور اُس کے لیئے کچھ چیزیں چاہیئے جو کہ موجود نہیں ہیں ۔۔۔وہ ٹھہر ٹھہر کر اُسے بتا رہی تھی جو غور سے اُس کی بات سن رہا تھا۔

تو تمھیں مارکیٹ جا کر وہ کچھ چیزیں لانی ہو نگی۔۔۔۔وہ یکدم چونکا۔

پھر سے کہنا شاید میں نے کچھ غلط سن لیا ہے۔۔۔کان اُس کے قریب کرتے اُس نے کہا۔

تُم نے کچھ غلط نہیں سنا، صحیح سنا ہے مارکیٹ جاؤ اور سامان لے آؤ۔

میں ؟؟ میں مارکیٹ جاؤ؟؟ بُراق نے اپنی طرف اشارہ کرتے حیرت سے پوچھا۔

اس میں اتنا حیران ہونے والی کونسی بات ہے ؟ تُم کبھی مارکیٹ نہیں گئے کیا۔

میں بُراق سلطان ایک بزنس مین ہو کر مارکیٹ جاؤ سامان لینے ؟؟ وہ اب تک صدمے میں تھا۔

اوہ مارکیٹ جانے سے تو بُراق سلطان کی شان میں گستاخی ہو جائے گی نہ۔۔

دیکھو بات کو سمجھو کسی اور کو بول دو سامان لے آئے گا۔۔۔

بُراق ڈرامے نہیں کرو۔۔۔

میری جان میں نہیں جا سکتا۔۔۔ بُراق نے پیار سے اُس کے گال تھپتھپاتے اپنی جان چُھروانی چاہی۔

تو تُم نہیں جا رہے؟؟ اُس کے انداز میں وارننگ تھی۔

کون پاگل ہو گا جو بیوی کی بات کو منع کرے گا۔۔۔ اُس کے غصّے سے بھرے چہرے کو دیکھتے بُراق نے پل میں اپنا ارادہ بدلہ تھا۔

میں کہہ رہا تھا کہ میں آج اپنی گاڑی سے نہیں جا سکتا، لیکن کوئی بات نہیں زاویار کی گاڑی ہے نہ۔۔۔ تُم سامان کی لسٹ لاؤ میں گاڑی میں ویٹ کر رہا ہوں۔۔۔۔۔

گُڈ۔۔۔ وہ زبردستی مسکرایا تھا۔

اب میں یعنی بُراق سلطان مارکیٹ جاؤ گا؟ حد نہیں ہو گئی یار، سب ڈرتے ہیں مجھ سے ایک یہ ہے کسی خاطر میں نہیں لاتی مجھے، خیر کیا کہہ سکتا ہوں بیوی ہے وہ میری۔۔۔اپنے آپ سے ہی بڑبڑاتے ہوئے وہ گاڑی کی طرف گیا۔

*****

وہ جو کب سے مہتاب سلطان اور ریحانہ بیگم کے ساتھ بیٹھا باتیں کر رہا تھا گھر کے اندر کا حال جاننے کے لیئے وہاں سے اٹھتے وہ اندر آیا، باقی سب کے کچن میں موجود ہونے کی وجہ سے وہ بھی وہیں آیا، کچن میں بُراق کو خاموشی سے کھڑے دیکھ کر اُس نے عائشے سے اشاروں میں وجہ پوچھی جس پر اُس نے کندھے اچکائے۔

کیا ہوا ہے، کوئی مسئلہ ہے کیا؟؟ آخر کار اُس نے زوِش سے پوچھ ہی لیا۔

میں بتاتی ہوں آپ کو۔۔۔ماہنور پٹ سے بولی۔

زوی نے آپ کے اس لاڈلے بھائی کو دھنیا لانے کو کہا تھا لیکن یہ، یہ لے کر آئے ہیں۔۔۔ماہنور نے سامنے سلیپ پر رکھی سبزی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بتایا۔

اوہ بُراق تُم کتنے غائب دماغ ہو، تمھیں دھنیا لانے کو کہا تھا تُم یہ لے آئے۔

۔۔۔زاویار نے بڑھ چڑھ کر رعب جھاڑنا شروع کیا۔

تمھیں دھنیا اور پودینہ میں کوئی فرق نہیں نظر آتا۔۔۔اب کی بار زوِش نے حیرت سے نظریں اُٹھا کر زاویار کو دیکھا عائشے اور ماہنور نے منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنی ہنسی کنٹرول کرنی چاہی۔

اسے آج کھانا کھانے نہیں دینا جیسے دھنیا اور پودینہ میں فرق ہی نظر نہیں آتا، پتا نہیں کونسی دُنیا میں رہتا ہے یہ۔۔۔۔زاویار نے افسوس سے کہا۔

پھر تو آج میرے ساتھ آپ بھی بھوکے رہنے والے ہیں۔۔۔

کیوں؟؟

کیوں کے بھابھی نے کہا ہے یہ دھنیا یا پودینہ نہیں میتھی ہے۔۔۔اُس کے آرام سے بتانے پر زاویار نے زوِش کو دیکھا جو غصّے سے اُسے ہی گھور رہی تھی۔زاویار زبردستی مسکرایا۔

ہاں تو کوئی بات نہیں یار، غلطی انسانوں سے ہی ہوتی ہے۔اور دیکھو دیکھنے میں تو یہ بھی پودینے کے طرح ہی لگ رہی ہے۔۔۔اپنے آپ کو بچانے کے لیئے اُس نے سامنے رکھی میتھی کو پودینہ بنادیا تھا۔

ہماری غلطی نہیں ہے ہم نے کبھی سبزیوں پر اتنا غور نہیں کیا۔۔۔زوش کی حیرت زدہ نظریں خود پر پا کر اُسے لگا اُس نے میتھی کو پودینے سے مشابہت دے کر زیادہ بڑی غلطی کر دی اسی لیئے خود کو بچانے کا ایک اور بہانہ بنایا۔

پانچ منٹ بعد وہ دونوں ٹی وی لاؤنج میں بیٹھے سامنے بند پڑی ایل سی ڈی کو دیکھ رہے تھے۔

تُم مجھے بتا نہیں سکتے تھے کہ وہ پودینہ نہیں ہے۔۔۔۔زاویار نے بُراق سے پوچھا نظریں ابھی بھی سامنے ہی تھیں۔

آپ نے بتانے کا موقع ہی کب دیا تھا۔۔۔

پھر بھی تُم مجھے بولنے سے روک سکتے تھے نہ۔۔۔

تو آپ کو کس نے کہا تھا اتنا بولنے کا وہ بھی اُس جگہ جہاں سامنے رکھی چیز کے بارے میں معلومات ہی نہ ہو۔کیا فائدہ ہمارے چھ انچ کے قد کا جب سُنّی ہم نے ان کی ہی ہے جو مشکل سے پانچ انچ کی بھی نہیں ہیں۔۔۔۔بُراق نے افسردگی سے کہا۔

بیٹا وہ جو پانچ انچ کی ہیں نہیں وہ ہماری بیویاں ہیں جن کی غلط بات پر بھی ہاں میں ہاں ملانا ہمارا فرض ہے اور اگر اُس پانچ انچ کی بیوی نے تمھاری یہ بات سن لی نہ تو تمھیں پورا دِن بھوکا رکھ سکتی ہے۔۔

آپ کو کیا لگتا ہے ابھی کھانا مل جائے گا؟ بُراق نے اُس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا

۔

ہاں مل ہی جائے گا، اتنی بھی ظالم نہیں ہیں اب ہماری بیویاں۔۔

بھابھی ظالم نہیں ہے آپ کو تو مل ہی جائے گا لیکن میرا کیا ہو گا۔۔۔ بُراق کو اب نئے سرے سے ٹینشن ہونے لگی تھی اُس کا کیا بھروسہ وہ اسے بھوکا رکھنے سے گریز بھی نہیں کرتی۔

ٹینشن نہیں لو تمھارا بھائی ہے نہ۔۔۔ زاویار نے اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اُسے حوصلہ دیا۔

www.novelsclubb.com

ہاں وہی بھائی جو تھوڑی دیر پہلے مجھے بھوکا رکھنے کا آئیڈیا دے رہا تھا۔۔۔ بُراق نے اُس کا ہاتھ جھٹکا۔

وہ تو میں نے ایسے ہی کہا تھا تھوڑا رعب جھاڑنے کے لیئے۔۔۔۔

اور آپ کا رعب جھاڑنا آپ کو مہنگا پڑ گیا۔۔۔۔ بُراق نے ہنستے ہوئے اُس کا مذاق اڑایا۔

بھلائی کے لائق نہیں ہو تُم،اچھا ہو تمھاری بیوی تمھیں کھانا نہ دے۔۔۔۔۔ جل کر کہتے ہوئے وہ وہاں سے اُٹھ کر دوبارہ باہر چلا گیا۔ لیکن اپنے پیچھے بُراق کے قہقہے کی آواز اُسے دروازہ عبور کرنے تک سنائی دے رہی تھی۔

****

وہ دونوں لاہور کی اس بڑی عمارت کے باہر کھڑے تھے۔ جہاں شام کی ٹھنڈی ہواؤں کی وجہ سے موسم خوشگوار تھا۔ وہ دونوں شہر لاہور کے گاڑیوں کے شور سے ہوتے ہوئے بلڈنگ کے سامنے کھڑے تھے جہاں لوگ نہ ہونے کے برابر تھے۔ ماہنور اِرد گرد کا جائزہ لے رہی تھی جب کے بُراق ڈرائیور کو اُس کا بیگ نکالنے کا کہتے خود بھی اُس کے پاس آ گیا۔

چلیں۔۔۔۔ اُس کا ہاتھ تھامتے اُس نے کہا۔

ہاں چلو۔۔۔۔ماہنور کے ایک ہاتھ میں چھوٹا سا ہینڈ کیری تھا جب کے اُس کا دوسرا ہاتھ بُراق نے پکڑا ہوا تھا۔بلڈ نگ کے اندر جاتے ہی سامنے لفٹ موجود تھی ۔لفٹ سے ہوتے ہوئے دونوں مطلوبہ فلور پر پہنچے۔فلور پر دائیں جانب کی طرف مڑتے وہ اپنے فلیٹ کے سامنے موجود تھے۔اپنی جیب سے چھوٹا سا کارڈ نکالتے اُس نے لوک کھولا اور اندر آتے فلیٹ کی لائٹ آن کی۔پورا فلیٹ روشنیوں میں نہا گیا، ماہنور کو یہ منظر کسی شاہکار سے کم نہ لگا تھا۔یہ چھوٹا سا تین کمروں پر مشتمل فلیٹ تھا لیکن جس طرز سے اسے سجایا گیا تھا وہ واقعی قابلِ تعریف تھا۔

یہ ہے ہمارا چھوٹا سا فلیٹ تُم صبح اسے دیکھ لینا ابھی جا کر فریش ہو جاؤ، کھانا میں نے آرڈر کر دیا ہے۔۔۔۔۔اُس سے بائیں جانب بنے کمرے کی طرف اشارہ کرتے اُسے فریش ہونے کو کہا اور خود بھی فریش ہونے چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

دونوں نے فریش ہونے کے بعد دونوں نے کھانا کھایا، پھر ماہنور ہاتھ میں چائے کے کپ لیئے کمرے میں آئی جہاں بُراق پہلے سے موجود لیپٹ ٹاپ میں مصروف تھا۔

چائے۔۔۔۔اس کی سائڈ ٹیبل پر چائے کا مگ رکھتی وہ خود بھی بیڈ پر اُس کے سامنے بیٹھ گئی۔

تھینکس۔۔۔۔۔چائے کا مگ ہونٹوں سے لگاتے اُس نے کہا۔

تُم تھوڑی دیر پہلے پہنچے ہو سفر کر کے اور ابھی سے ہی آفس کے کام میں مصروف ہو گئے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہاں میں سوچ رہا ہوں جتنا جلدی ہو سکے اپنا پینڈنگ کام مکمل کر کے صدیق کے حوالے کر دوں۔۔

اچھا تُم تھکی ہوئی ہو گی تُم سو جاؤ میں لائٹ آف کر دیتا ہوں۔میرا تھوڑا وقت لگے گا اس کام میں تو میں باہر لاؤنج میں جا رہا ہوں۔۔۔اُسے اُس کے آرام کا خیال تھا ۔اسی لیئے اُس نے کہتے ہوئے اپنی جگہ سے اٹھنا چاہا لیکن اپنے بازو پر ماہنور کے ہاتھوں کی پکڑ دیکھ کر اُس نے سوالیہ نظروں سے ماہنور کو دیکھا۔

تُم یہیں بیٹھ کر کام کر لو، میں سو جاؤ گی۔۔اُس نے آہستگی سے کہا،اُسے اُس کے سینے پر سونے کی عادت سی ہو گئی تھی۔

لیکن تمھیں لائٹ میں نیند نہیں آتی۔۔۔

کوئی بات نہیں، میں سو جاؤ گی۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔آہستگی سے مسکراتے ہوئے اُس نے روم کی لائٹ آف کرتے، سائڈ ٹیبل پر رکھے لیمپ کو آن کیا اور خود وہیں بیٹھ گیا۔وہ بُراق کے ساتھ لیٹتے اُس کے بازو کو پکڑے تھوڑی ہی دیر میں تھکن ہونے کی وجہ سے نیند کی وادیوں میں اُتر گئی

www.novelsclubb.com

۔بُراق نے ایک نظر اپنے بازو پر رکھے اُس کے ہاتھ کو دیکھا پھر مسکراتی نیلی آنکھوں سے اُس کی بند آنکھوں کو دیکھا اور دوبارہ نظریں لیپ ٹاپ پر جما دیں۔

******

اندھیرے کمرے میں بیڈ پر بیٹھی وہ پورے دھیان سے موبائل پر چلتی ویڈیو کو دیکھ رہی تھی۔موبائل کی روشنی اُس کے چہرے پڑ رہی تھی۔اُس کی آنکھوں میں چمک تھی۔اسٹڈی روم کا دروازہ کھلنے کی وجہ سے روم کا وہ حصّہ روشن ہوا اُس نے چہرہ اُٹھا کر اُپر دیکھا،زاویار کو دیکھ کر اُس کی آنکھوں میں پھر سے چمک اُبھری وہ موبائل کو سائڈ پر رکھتی اُس کی طرف متوجہ ہوئی۔

www.novelsclubb.com

تُم سوئی نہیں ابھی تک۔۔۔اپنے ہاتھ میں پکڑے اپنے موبائل سکرین پر وقت دیکھتے اُس نے اُس سے پوچھا۔موبائل سائڈ ٹیبل پر رکھتے وہ خود بیڈ پر نیم دراز ہو گیا

۔

نہیں نیند نہیں آ رہی تھی۔۔

کیوں؟؟اُس کے اُسے دیکھتے ہوئے اپنا بازو پھیلایا،وہ اُس کے قریب آکر لیٹ گئی، اُس کے بازو پر سر رکھتے زوِش نے اپنے ایک ہاتھ سے اُس کے گرد حصار بنایا۔

پتا نہیں۔۔۔

مجھے تُم سے کچھ بات کرنی ہے۔چہرہ اوپر کرتے زوِش نے اُسے دیکھتے ہوئے کہا۔

سُن رہا ہوں میں۔۔۔

دو دن بعد نیل کی بائک ریس ہے۔۔

تو؟؟زاویار تھوڑا جھجھکا تھا لیکن چہرے کے تاثرات نارمل رکھے۔

www.novelsclubb.com

تو میں نے بھی جانا ہے۔۔۔۔وہ چونکا پھر اُس کے چہرے کو دیکھا۔

تُم نے کیوں جانا ہے؟

میرا دل کر رہا ہے۔

کس کے ساتھ جاؤ گی؟

ظاہر سی بات ہے تمھارے ساتھ۔

میں؟ نہیں میں نہیں جا سکتا۔

کیوں؟؟ وہ اُٹھ بیٹھی تھی۔

کیوں کہ اُس دن میں پورا دِن ہاسپٹل میں مصروف رہوں گا اس لیئے تمھارے ساتھ نہیں جا سکوں گا۔۔۔آنکھوں میں نیند کا خمار لیئے اُس نے وجہ بتائی۔

مجھے شوق ہے ایک بار اُسے سامنے سے ریس کرتے دیکھنے کا۔۔۔وہ اُداس ہوئی۔

اچھا ٹھیک ہے تُم اُداس نہیں ہو بُراق کے ساتھ چلی جانا۔

www.novelsclubb.com

سچی؟؟ وہ خوشی سے چہکی۔

ہاں، لیکن دھیان رکھنا اپنا۔۔۔۔

ایک اور بات۔۔۔اُس نے اجازت طلب نظروں سے زوایار کو دیکھا۔

حکم۔۔۔اپنا بازو سر کے نیچے رکھتے وہ اب فرصت سے اُسے دیکھنے لگا۔

میں اپنی بائک پر جاؤ گی۔۔۔وہ جلدی سے بولی کہ کہیں بیچ میں ہی اُس کی بات نہ روک دے۔

اس کی وجہ جان سکتا ہوں؟

ایسے ہی۔۔۔اُس نے کندھے اچکائے جیسے اس بات کی کوئی خاص وجہ نہیں تھی اُس کے پاس۔

ٹھیک ہے لیکن خیال رکھنا اپنا، وہاں بہت ہجوم ہوتا ہے۔۔۔اپنے شوق کی وجہ سے اُس نے کم دونوں میں ہی بائک سیکھ لی تھی اس لیئے زاویار کو اُس کی بائک والی بات سے کوئی مسئلہ نہیں تھا اور پھر اُس کے ساتھ بُراق بھی تو جا رہا تھا اِس لیئے وہ اُس کی فکر سے آزاد تھا۔

اب میں سو جاؤ؟؟

ہاں۔۔۔۔زاویار نے اپنا بازو دوبارہ سے پھیلایا جس پر وہ اپنا سر رکھتی لیٹ چکی تھی ۔اپنے دوسرے ہاتھ سے اُس کے بالو میں آرام آرام سے انگلیاں پھیرتا وہ اُسے نیند کی وادیوں میں اُتار چکا تھا۔

****

قسط نمبر (14) آخری قسط

وہ آرام دہ شرٹ اور ٹراؤزر پہنے کچن کا کام سمیٹ رہی تھی برتن دھونے کی وجہ سے اُس کے ہاتھ گیلے تھے۔لمبے براؤن بالوں کو جوڑے میں مفید کیا ہوا تھا۔کچن کا کام کرنے کے بعد وہ باہر آئی ایک نظر اُس نے چھوٹے سے لاؤنج کو دیکھا سارا کام ہو چُکا تھا تو کیوں نہ ایک بار گھر دیکھ لیا جائے۔وہ فرصت سے گھر کی ایک ایک چیز کو دیکھ رہی تھی گھر چھوٹا تھا لیکن کافی خوبصورتی سے رکھا گیا تھا۔اور پھر اُس میں رکھا جدید طرز کا فرنیچر اُسے اور خوبصورت بنا رہا تھا۔پورے گھر کی سیر کرنے کے بعد

وہ دوبارہ لاؤنج میں رکھے صوفے پر آ بیٹھی۔ سامنے لگی ایل ای ڈی کو آن کرتے وہ چینل ڈھونڈنے لگی جب اُسے اپنی پسند کا کچھ نہ ملا تو تنگ آ کر اُس نے پاس میں رکھے اپنے موبائل کو دیکھا، کچھ سوچتے ہوئے اُس نے بُراق کا نمبر ڈائل کیا جو کے رنگ جانے کے بعد بھی ریسیو نہیں ہو رہا تھا۔ موبائل سائڈ پر رکھتے وہ گہرا سانس لیتی دوبارہ چینل سرچ کرنے لگ گئی۔۔۔

*****

ظہر کی نماز پڑھنے کے بعد وہ اب کافی فریش محسوس کر رہی تھی لیکن گھر میں کوئی نہیں تھا جس سے وہ بات کرتی اور اکیلے یوں رہنے سے وہ بور ہو چکی تھی۔ جائے نماز طے کر کے رکھتے وہ دوبارہ اپنے موبائل کے پاس آئی اور پھر سے نمبر ڈائل کیا، اُسے اب ہلکا ہلکا غصّہ آنے لگا تھا موبائل سائڈ پر رکھتے وہ ڈریسنگ ٹیبل کی طرف آئی ،گیلے بالوں کو کھولتے وہ کنگا کرنے لگی۔ کنگی کرتے ہوئے دماغ میں ایک سوچ آئی ایک نظر اُس نے ڈریسنگ کے مرر سے اپنے آپ کو دیکھا اور پھر اپنی آئی سوچ پر

لبیک کرتے وہ تیزی سے کنگی کرنے لگی۔بیڈ پر رکھے اپنے ڈوبتے کو اٹھاتے اُس نے حجاب کی صورت میں اپنے سر پر لیا پھر الماری کی طرف بڑھی،ڈرار اکھولتے اُس نے سامنے رکھا کمپنی کا کارڈ اٹھایا اور پھر تیار ہوتے وہ اپنی منزل کو نکل گئی۔

کیب کے رکنے پر وہ کیب سے باہر اُتری،وہ اپنی منزل پر پہنچ چُکی تھی۔نارمل چال چلتے وہ بلڈنگ کے اندر بڑھی،لفٹ سے ہوتے ہوئے وہ آفس فلور پر آگئی۔وہ سیدھا آفس روم کی طرف جانے لگی جب اُسے اپنے پیچھے سے لڑکی کی آواز آئی،وہ یقیناً ریسیپشنسٹ تھی جواب اُس سے انفارمیشن لے گی۔

ہیلو میم آپ کو کس سے ملنا ہے؟

بُراق سے۔۔۔۔ریسیپشنسٹ سے غور سے اُس گوری رنگت اور براؤن آنکھوں والی لڑکی کو دیکھا کیوں کہ وہ واحد لڑکی تھی جو اُس سے سر کو نام سے مخاطب کر رہی تھی۔

میم کیا آپ نے اپوائنٹمنٹ لیا ہوا ہے؟

www.novelsclubb.com

مائے سیلف مسسز بُراق سلطان۔۔۔اُس نے اتنے حق جتاتے ہوئے واضح انداز پر اپنا تعارف کروایا۔

اوہ سوری میم، سر ابھی میٹنگ میں ہیں آپ آفس میں ویٹ کر لیں۔۔۔

اوکے تھینکس۔۔ایک مسکراہٹ کے ساتھ وہ آفس روم کی طرف گئی۔

وہ ستائشی نظروں سے روم کی چیزوں کو چھو کر دیکھ رہی تھی اس شخص نے ہر چیز اتنے سلیقے سے رکھی ہو گی اُسے معلوم نہیں تھا۔ تمام چیزوں اور فائلز کو دیکھنے کے بعد اُس کے قدم شاندار ٹیبل کے پیچھے رکھی سربراہی کُرسی کی طرف بڑھے کُرسی کے پیچھے گلاس ونڈو تھی جہاں سے نیچے دیکھنے پر ایک الگ ہی دُنیا نظر آتی تھی۔ لمبی چوڑی سڑک پر رینگتی ہوئی گاڑیاں چونکہ یہ آفس بلڈنگ کے ٹاپ فلور پر تھا تو آگے سے نیچے دیکھنے پر آپکو ہر چیز چھوٹی ہی نظر آتی تھی سامنے کھلا نیلا آسمان یوں لگتا تھا جیسے آپ ہواؤں میں اُڑ رہے ہو یقیناً یہ نظارہ سورج غروب ہونے کے بعد چاند کی روشنی میں زیادہ خوبصورت لگتا ہو گا۔ باہر کا معائنہ کرتی وہ پورے حق سے

اُس کُرسی پر بیٹھی تھی لیکن سامنے گلاس دوڑ سے نظر آنے والے نظارے کو دیکھتے اُس کے چہرے پر کچھ دیر پہلے والے سکون کے آثار کی جگہ آپ غصّے نے لے لی تھی ۔وہ جانتی تھی اُس کی سیکریٹری ہے جو صرف اپنا کام کر رہی ہے لیکن پھر بھی اتنے قریب کھڑے ہونے کی کیا ضرورت ہے۔وہ غور سے اب اُن دونوں کو دیکھ رہی تھی جہاں اُس کی سیکریٹری اُس کے ساتھ چلتے ہوئے ہاتھ میں فائل لیئے اُسے کچھ بتا رہی تھی اور وہ آفس روم کے دروازے کو دیکھتے ہوئے اُسے سُن رہا تھا۔وہ جس بے خبری سے آفس روم کے دروازے کو دیکھ رہا تھا اس سے ماہنور کو ایک بات کا اندازہ ہو گیا تھا کہ دروازے کے اس پار صرف اندر سے باہر کی دنیا نظر آتی تھی، باہر سے دیکھنے والے کو روم کے اندر کے حالات نظر نہیں آتے۔اُن دونوں کو تیزی سے روم کی آتے ہوئے دیکھتے وہ اپنی ایک ٹانگ پر دوسری ٹانگ رکھتے بہت حق جتانے والے انداز میں کُرسی پر سیدھی ہو کر بیٹھی۔

www.novelsclubb.com

مس سارہ آپ آج کی میٹنگ کے سارے پوائنٹ۔۔دروازے کھولتے ہوئے وہ اندر آتے اُسے کچھ کہہ رہا تھا جب سامنے کُرسی پر اُسے بیٹھا دیکھ کر اُس کے الفاظوں پر بریک لگی۔

اُس نے ایک آئبرو اُٹھا کر اپنی بیوی کو دیکھا، سارہ بھی چونک کر اُس کو دیکھ رہی تھی جو اُس کے بوس کی جگہ بیٹھی تھی۔وہ کچھ الجھن میں تھی اُس کی الجھن نوٹ کرتے ماہنور نے کُرسی آگے کو کی اور اپنے دونوں ہاتھوں کو باہم ملاتے ہوئے بہت پر سکون انداز میں بولی۔

مسز سارہ، مائے سیلف مسسز بُراق سلطان۔۔۔اُس کے تعارف پر بُراق چہرہ جھکائے مسکرانے لگا۔سارہ نے حیرت سے بُراق اور پھر اُس کو دیکھا۔اُسے بُراق کی شادی کا نہیں پتا تھا، سمجھ آنے پر جلدی سے سر ہاں میں ہلاتی وہ اگے بڑھی اور بہت احترام سے ماہنور کو سلام کرتے ہاتھ میں پکڑی فائل کو اُس نے ٹیبل پر رکھا۔

میم آپ چائے لیں گی یا کافی؟؟

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

چائے۔۔۔

میں بھجواتی ہوں۔۔۔وہ روم سے باہر نکل گئی اُس کے جاتے ہی بُراق چہرے پر مسکراہٹ لیئے اُس کی طرف بڑھ رہا تھا لیکن وہ یہاں وہاں دیکھتے ہوئے کچھ ڈھونڈنے لگی۔

کیا ڈھونڈ رہی ہو؟ وہ اُس کے قریب کھڑے ہوتے ہوئے خود بھی ادھر اُدھر دیکھنے لگا۔

کوئی چیز جو میں تمھارے سر پر دے مارو۔۔بُراق نے حیرت سے اُسے دیکھا مطلب وہ اُس کے سر پر مارنے کے لیئے کچھ ڈھونڈ رہی تھی اور وہ اُس کی مدد کروا رہا تھا۔

کیوں؟؟

موبائل کہاں ہے تمھارا؟؟

میرے پاس۔۔۔جیب میں ہاتھ ڈالتے اُس نے موبائل نکال کر سامنے کیا، ہاتھ لگنے کی وجہ سے اسکرین آن ہوئی جہاں ماہنور کی مسڈ کالز دیکھ کر وہ زبردستی مسکراتے ہوئے ایک قدم پیچھے ہوا۔

نہیں جب کال اٹھانی ہی نہیں ہوتی تو موبائل رکھا کیوں ہے؟اسے بیچ کر کبوتر خرید لو نہ۔۔۔وہ تو جیسے آج اُسے بخشنے کے موڈ میں نہیں تھی اپنی جگہ سے کھڑے ہوتے وہ اُس نے سر پر پہنچ گئی۔

میٹنگ میں تھا اور موبائل بھی سائلینٹ پر تھا اسی لیئے تمھاری کالز کا پتا نہیں چلا ۔۔۔اُس کا جواز سنتے وہ دو قدم پیچھے ہوئی اُسے تھوڑا ریلیکس ہوتا دیکھ بُراق بھی ڈھیلا ہوا جب وہ اچانک دوبارہ سے اُس کے سر پر سوار ہوتی غصّے میں بولی۔

اور یہ اپنی سیکریٹری کے اتنا قریب کس خوشی میں کھڑے ہوئے تھے؟؟

لگتا ہے گھر سے مصالحے سے بھری کوّا بریانی کھا کر آئی ہے تبھی اتنے غصّے میں ہے۔ وہ چہرہ نیچے کیئے ہلکی آواز میں منمنایا۔

کیا کہا تُم نے؟؟اُسے واضح الفاظ تو سنائی نہیں دیئے تھے لیکن وہ کچھ کھانے کی بات کر رہا تھا۔

کچھ نہیں۔۔۔۔وہ یکدم سیدھا ہوا اگر اُسے بتا دیتا کہ کیا بولا ہے تو اُس کا تو نہیں پتا لیکن وہ آج اِس کے گوشت کو ضرور جانوروں میں بانٹ دیتی۔

میں نے کچھ پوچھا ہے تُم سے؟؟اپنی بات پر زور دیتے اُس نے کہا۔

قریب کہاں کھڑا تھا اتنے دور تو تھا۔۔

تُم دونوں کے درمیان صرف ایک انسان کی جگہ تھی اور تُم اسے دور کہتے ہو؟؟اُس کی جلن پر بُراق کو ہنسی آنے لگی تھی جسے بروقت وہ کنٹرول کر چکا تھا اور اب وہ اُسے تنگ کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔

تو تمھیں جلن ہو رہی ہے؟؟اُس نے حیرت سے پوچھا ماہنور کا غصّہ پل میں ہَوا ہُوا۔

مجھے کیوں ہو گی جلن۔۔۔ نظریں چُراتے وہ دو قدم پیچھے ہوئی۔ نظروں میں دیکھ کر بات کرنے کی باری اب بُراق کی تھی کیوں کہ وہ جانتا تھا وہ نظریں تبھی چراتی ہے جب وہ جھوٹ بول رہی ہو۔

مان لو تمھیں جلن ہو رہی تھی۔۔۔اپنی مسکراہٹ دبائے وہ اُس کے قریب ہوا۔

مجھے کیوں ہو گی؟ کندھے اُچکاتے اُس نے ایسے کہا جیسے اُس کی قربت میں کسی اور لڑکی کو دیکھنا اُس کے لیئے بڑی بات نہیں تھی۔

ٹھیک ہے پھر نیکسٹ ٹائم سے میں کوشش کروں گا کہ بیچ میں ایک انسان کا فاصلہ بھی نہ ہو۔۔۔نارمل سے انداز میں کہتے وہ پلٹنے لگا۔

میں تمھارا سر پھاڑ دو گی۔۔وہ جلدی سے بولی، بُراق نے آنکھیں سکیڑ کر اُسے دیکھا ۔ماہنور کو جب راہِ فرار دکھائی نہ دی تو اُس نے ہار ماننا مناسب سمجھا۔

ایک ہی تو شوہر ہے میرا پھر اُس کے قریب بھی کوئی اور آئے تو جلن تو ہو گی نہ۔۔

اوہ گوڈ! ایک ہی شوہر ہے، بس؟؟اُسے اب اُس کی حالت پر زیادہ ہنسی آنے لگی تھی

۔

تُم ہنس کیوں رہے ہو؟

مجھے دکھ ہو رہا ہے نہ تُم پر ایک ہی تو شوہر ہے تمھارا۔۔۔

تُم میرا مزاق بنا رہے ہو؟ وہ کچھ خفا ہوئی تھی۔

میم اتنی بڑی گستاخی نہیں کر سکتا میں۔۔۔خاصے خادموں والے انداز میں اُس نے جواب دیا ماہنور کو اپنی کہی بات پر اب خود بھی ہنسی آنے لگی تھی۔

سو مسسز ماہنور سلطان آپ واحد لڑکی ہیں جس نے میری چیئر پر بیٹھنے کی ہمت کی ہے تو۔۔۔

تو میرا حق بنتا ہے۔۔۔۔وہ بیچ میں بول پڑی۔

اوہ یس آپ کا حق بنتا ہے آخر آپ کے اکلوتے شوہر کا آفس ہے نہ۔۔

اب تُم مجھے اِس بات پر کتنا تنگ کرو گے ؟؟ آنکھیں چھوٹی کیئے وہ اُس سے پوچھنے لگی

۔سینے پر ہاتھ باندھتے وہ ہلکا سا اُس کی طرف جُھکا

جتنا میں کر سکا۔۔۔ سرگوشی نما آواز میں کہتے ہوئے وہ پیچھے ہوا، وہ جانتی تھی وہ جتنا تنگ ہو گی وہ اُتنا کرے گا اسی لئے وہ بس اُسے گھور ہی سکی تھی۔

ویسے تُم یہاں کسی کام سے آئی تھی ؟؟ وہ جانتا تھا وہ گھر میں اکیلے تنگ ہو رہی ہو گی تبھی آئی ہے لیکن اُسے تنگ بھی تو کرنا تھا نہ۔

مطلب میں یہاں بنا کسی کام کے نہیں آسکتی ؟؟

نہیں ایسا تو نہیں کہا اب میں نے۔۔۔

مطلب تُم کہنا چاہ رہے ہو کہ میں جھوٹ بول رہی ہوں ؟؟

اب یہ کب کہا میں نے ؟؟ اُسے اپنا مزاق مہنگا پڑنے لگا۔

www.novelsclubb.com

تو تُم یہ کہنا چاہ رہے ہو کہ تُم نے کچھ نہیں کہا میں بلاوجہ غصّے ہو رہی ہے، میں تمھیں پاگل دکھتی ہوں کیا؟؟

خود کو پاگل نہیں کہو (یہ پاگلوں کی توہین ہے)۔۔۔پہلا جملہ کہتے اُس نے اُسے بازوں سے پکڑ کر چیئر پر بٹھایا دوسری بات وہ بس سوچ ہی سکا تھا۔دروازہ نوک ہونے پر اُس نے اجازت دی، چائے اُن کی ٹیبل پر حاضر تھی۔

بُراق نے ڈسپنسر سے ٹھنڈا گلاس پانی کا بھر کر اُس کے سامنے رکھا اور اِشارے سے اُسے پینے کو کہا، ماہنور نے بنا سوال کی مئے پانی پی لیا پیاس تو اُسے بھی لگی تھی۔

مجھ سے متعلق کسی بھی جگہ پر تُم جب چاہے آ جا سکتی ہو، کوئی تمھیں روک نہیں سکتا۔۔اُس نے محبّت سے کہا۔

اُونہہ، جانتی ہوں۔۔۔ایک ادا سے کہتے اُس نے ہاتھ بڑھا کر سامنے رکھا چائے کا کپ اٹھایا، چائے کا کپ اُس کے ہاتھ سے پھسلا اور پوری چائے پاس رکھی فائل پر گر گئی۔وہ ہڑبڑا کر اپنی جگہ سے اٹھی اور فائل کو اُٹھا کر سائڈ پر رکھا۔

بُراق نے جلدی سے اُس کے ہاتھ کو پکڑا اور الٹا سیدھا کر کے اُسے دیکھنے لگا۔

زیادہ گرم تو نہیں تھی؟ جلن تو نہیں ہو رہی ہاتھ پر؟؟ وہ گھبرایا ہوا لگ رہا تھا اُس کی آنکھوں میں فکر کی لکیریں واضح تھی۔ وہ اُس کی فائل کی فکر کر رہی تھی اور وہ اُس کے ہاتھ کی۔

میں ٹھیک ہوں ہلکی سی چائے گری ہے لیکن وہ تمھاری فائل۔۔۔ اُس نے دوسرے ہاتھ سے فائل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اُس کے دھیان وہاں لے جانا چاہا۔

اُس سے زیادہ ضروری اس وقت تمھارا ہاتھ ہے، میں نے پوچھا جلن تو نہیں ہو رہی زیادہ؟؟ فائل کو سرے سے اگنور کرتے اُس نے دوبارہ اپنا سوال دہرایا۔ جواباً ماہنور نے سر نفی میں ہلایا۔ بُراق کو تھوڑی تسلی ہوئی اُس نے انٹر کام پر سارہ کو اندر آنے کو کہا۔

یس سر۔۔۔

مس سارہ یہ صاف کروادیں۔۔۔وہ ٹیبل کے آگے سے ہٹا سارہ نے ایک نظر ٹیبل کو دیکھا جس پر رکھی اتنی امپورٹنت فائل چائے میں نہا چکی تھی اُس کی نظروں کا زاویہ اب گھبرائی ہوئی ماہنور پر تھا اور پھر بُراق پر جس کے چہرے پر غصّے کے کوئی تاثرات نہیں تھے۔

اوکے سر۔۔۔وہ سر ہلاتی باہر چلی گئی اور کچھ دیر میں وہاں صفائی ہونا شروع ہو گئی۔ بُراق ماہنور کو لیئے اُسی روم میں رکھے صوفہ سیٹ پر بیٹھ گیا۔وہ مسلسل صفائی کرتے ہوئے اُن دونوں آدمیوں کو دیکھ رہی تھی اور پاس میں کھڑی سارہ کو جو اُنہیں کام بتا رہی تھی۔ تھوڑی دیر میں صفائی ہو چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

اتنا سا کام تھا اور تُم فضول میں گھبرا گئی تھی، دیکھو صفائی ہو چکی ہے سب کچھ پہلے جیسا ہو گیا۔۔۔وہ اتنے آرام سے کہہ رہا تھا اور ماہنور نے فائل کو دیکھا ہاں باقی سب پہلے جیسا ہو گیا تھا لیکن فائل تو خراب ہو گئی تھی۔

اُس کی خیر ہے دوبارہ بن جائے گی۔۔۔اُس کے نظروں کے تعاقب میں دیکھتے ہوئے بُراق نے کہا۔

سوری، میں پتا نہیں کیوں اتنی جلدی میں بد نظمی سے کام کرتی ہوں۔۔۔اپنے ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو مسلتے ہوئے اُس نے شرمندگی سے کہا۔

میں نے تُم سے زیادہ پرفیکٹ لڑکی آج تک نہیں دیکھی۔۔۔اُس نے بنا جھجھکے بہت آرام سے اُسے لاجواب کیا کیوں کہ وہ واحد عورت تھی جو اُس کی محبّت اور توجہ کی حقدار تھی اور اُس کی نظر میں دُنیا کی سب سے پرفیکٹ لڑکی جو اُسے کسی بنجر کوکھ میں پھوٹنے والی اُمید سے بھی زیادہ عزیز تھی۔

وہ کچھ نہ کہہ سکی وہ جانتی تھی یہ شخص اُسے کبھی کچھ نہیں کہہ سکتا۔

******

چائے کا مگ ہاتھوں میں لیئے وہ دونوں ہی چاندنی رات کے سائے تلے بیٹھے دور تک جگمگاتی روشنیوں کو دیکھ رہے تھے۔ سرسراتی ہوا کے ٹھنڈے جھونکے اُن کے وجود سے ٹکرا رہے تھے، بھاپ اُڑاتی گرم چائے اپنے حلق سے اُتارتے وہ خاموشی سے ایک دوسرے کی قربت کو محسوس کر رہے تھے۔

تمھیں پتا ہے آج کیا ہوا؟؟ اُس کی طرف رُخ موڑتے وہ جوش سے کہنے لگی اور اُس کی بات پر وہ ہنس دیا کیوں کہ وہ جانتا تھا اب وہ اُسے ہمیشہ کی طرح پورے دِن کی روٹین سنائے گی۔ اور اُس نے وہی کیا وہ بولتی جا رہی تھی اور وہ بہت غور سے اُسے سُن رہا تھا۔ وہ اُس کے ہلتے لبوں کو دیکھتا، پھر ہوا میں لہراتے اُس کے بالوں کو اور پھر اُس کے ہاتھوں کی حرکت کو وہ اکثر دو باتوں میں اُلجھ جاتا تھا کہ اُسے دیکھنا زیادہ پسند ہے یا سننا۔ اُسے زیادہ بولنے والے لوگ پسند نہیں تھے لیکن جب وہ بولنا شروع ہوتی تب وہ دُنیا کی ہر چیز سے دستبردار ہو کر اُسے سنتا تھا کیوں کہ اُسے باتیں کرتے ہوئے دیکھنا اُس کا محبوب نظارہ تھا۔

www.novelsclubb.com

چہرہ بھی ہو گا دلکش،

مگر رشک تو آتا ہے اُس کی "باتوں پر"

تُم مجھے سنبھل جانے کا کہتے ہو؟

ہاں تُم نے دیکھا جو نہیں اُسے

"میری آنکھوں سے"

****

دوپہر میں جہاں سورج اپنی پوری آب وتاب سے چمک رہا تھا وہیں ساتھ میں ہلکی ہلکی ٹھنڈی ہوائیں بھی اُس چمک کے ساتھ جھوم رہی تھیں ایسے میں وہ باہر لاؤنج میں رکھی کُرسی پر بیٹھے دونوں پاؤں اُوپر کیۓ اپنی ناول پڑھنے میں مصروف تھی۔

مصطفیٰ جو اُسے ڈھونڈتا ہوا باہر آیا تھا سامنے اُسے کتاب میں مصروف دیکھ کر اُس کے ساتھ آ کھڑا ہوا۔

www.novelsclubb.com

سُنو۔۔۔حوریہ نے چہرہ اُٹھا کر اُسے دیکھا دُھوپ کے باعث سیاہ آنکھیں چمک رہی تھی اور پھر اُس پر بادامی رنگت،اتنا خوبصورت کیوں تھا یہ منظر کہ وہ دیکھتا رہ گیا اور بات، بات تو وہ بھول ہی گیا تھا۔

آپ کی آنکھیں بھی کیا مصیبت ہیں میں کچھ کہنے آیا تھا بھول گیا۔۔۔اُسے آج سے پہلے سیاہ رنگ اتنا خوبصورت کبھی نہیں لگا تھا جتنا اب لگتا تھا۔حور ہنس دی۔وہ اُس کے ساتھ رکھی کُرسی پر بیٹھ گیا۔

یوں ہی بس ایک شعر تمھارے نام کیا تھا

دس بیس بار اس پر مکرر کہا گیا

سوچو کس قدر ہیں حسین وہ آنکھیں جنہیں

اکیسویں صدی میں سمندر کہا گیا۔

کیا کہنے آئے تھے؟۔۔۔حور نے کتاب بند کر کے ایک سائڈ پر رکھ دی۔

www.novelsclubb.com

سوچنے دو اب۔۔۔۔نیچے بچھی گھاس کو دیکھتے ہوئے وہ سوچنے لگا۔

ہاں، کیا آپ میرے ساتھ آج ڈنر پر جائیں گی؟؟

لیکن کیوں؟؟

کیوں کہ میرا دل چاہ رہا ہے۔۔۔۔

اور اگر میں نہ کہوں تو؟؟اُس نے شرارت سے کہا۔

ٹھیک ہے آتے ہوئے آئسکریم بھی، کھالیں گے۔۔۔

میں نے ایسا کچھ نہیں کہا۔۔۔حور نے آنکھیں سُکیڑ کر اُسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

ٹھیک ہے اب آپ اتنا اصرار کر رہی ہیں تو چلے جاتے ہیں۔۔۔۔مصطفیٰ نے ہنسی دبائے خاصے احسان جتانے والے انداز میں کہا۔

میں نے کب اصرار کیا؟؟حور ہونکو کی طرح اُسے دیکھ رہی تھی۔

اچھا اچھا اب رونا نہیں چلے جائیں گیں۔۔۔۔ مصطفیٰ نے اُس کے قریب ہوتے اُس کے سر پر ہاتھ پھیرتے اُسے بچکارا۔ حور نے ہلکا سا مقہ اُس کی قمر میں رسید کیا جس پر اُسے رتّی برابر فرق نہیں پڑا اور اب وہ اُس کی حالت پر ہنس رہا تھا۔

*****

وہ دونوں آج دوپہر کو ہی روشنیوں کے شہر واپس لوٹ آئے تھے۔ بُراق نے ان دو دنوں میں اپنا سارا اپینڈ نگ کام مکمل کر لیا تھا اور اب وہ یہیں سے سب ہینڈل کرنے والا تھا۔ تھکاوٹ کے باعث وہ دونوں آتے ہی آرام کی غرض سے سو گئے تھے اور اب بلکل فریش موڈ کے ساتھ سلطان مینشن کے باقی نفوس کے ساتھ بیٹھے باتوں میں مشغول تھے۔ ساتھ ہلکا پھلکا کھانا اور چائے بھی چل رہی تھی۔

ماہنور بیٹا تمھارے یہ دو دن کیسے گزرے وہاں، اکیلے تنگ تو نہیں ہوئی یا اس صاحبزادے نے تمھیں زیادہ تنگ تو نہیں کیا۔۔۔۔ مہتاب صاحب تو چاہتے ہی

یہی تھے کہ کوئی اُن کے ساتھ مل کر بُراق کی برائی کرے اور ابھی تو اُنہیں جیسے اُس کی ٹانگ کھینچنے کا موقع مل گیا تھا۔

انکل میں اکیلے وہاں بہت بور ہوئی تھی، اور اس نے مجھے لاہور بھی نہیں گھمایا۔۔۔ معصوم سی شکل بناتے اُس نے بتایا، بُراق کو تو جیسے حیرت کا جھٹکا لگا تھا کیوں کہ جہاں تک اُسے یاد پڑتا ہے اُس نے لاہور کی کوئی جگہ نہیں چھوڑی تھی جہاں وہ دونوں گھومے نہ ہو۔

کیوں بھئی کیوں نہیں گھمایا تُم نے ہماری بیٹی کو؟

انکل یہ اپنے آفس سے ہی فارغ نہیں ہوتا تھا، پتا نہیں آفس میں ایسا کونسا کام تھا جو پورا ہی نہیں ہو رہا تھا۔۔۔ اُس نے لفظوں پر زور دیتے شرارت سے اُسے دیکھتے ہوئے کہا۔

ڈیڈ اصل میں نہ میرا آفس میں دل لگا رہتا تھا، آفس کے کاموں میں۔۔۔ وہ بھی کہاں پیچھے رہنے والوں میں سے تھا۔

کوئی بات نہیں انکل دوبارہ جائیں گے نہ تب گھوم لیں گے ویسے بھی یہ دو دن پتا ہی نہیں چلے کیسے گزر گئے۔۔

ہاں اصل پتا تو مجھے چلا ہے، اس جیسی شیرنی کو اکیلے سنبھالا ہے میں نے۔۔۔۔اُس نے ٹھنڈی آہ بھرتے ہلکی آواز میں کہا جو باقی تو کسی نے نہیں لیکن ماہنور نے لازمی سنا تھا۔

اب تمھیں بھگتنا پڑے گا، کس نے کہا تھا مجھ سے شادی کرنے کو۔۔۔۔اُس نے جیسے اُسے چیلنج کیا۔

اتنی حسین سزا ہو تو میں ساری عمر بھگتنے کے لیئے تیار ہوں۔۔نیلی آنکھوں میں شوخیاں لیئے اُس نے جواب دیا، بدلے میں وہ بس اُسے ایک گھوری سے ہی نواز سکی

۔

عائشے تمھاری پڑھائی کیسی جا رہی ہے؟؟ماہنور نے اُس سے دھیان ہٹاتے عائشے سے پوچھا۔

اچھی جا رہی ہے۔۔۔

ویسے تُم نے law ہی کیوں چوس کیا؟؟

ہاں کیا کرو گی تُم وکیل بن کر بھی، بحث کرنا تو تمھیں آتی نہیں ہے۔۔۔ بُراق پٹ سے بیچ میں بولا۔

بھائی دیکھیں نہ اسے۔۔۔۔ عائشے نے اپنی طرف داری کے لیئے زاویار کو پکارا۔

ہاں کورٹ روم میں جا کر بھی یہی کرنا، بھائی۔۔ بُراق نے ٹھیک اُسی کے انداز میں "بھائی" کہا کہ باقیوں سمیت عائشے کو بھی ہنسی آگئی۔

بُراق مجھے کچھ بات کرنی تھی۔۔۔۔۔ زاویار تھوڑا سنجیدہ ہوا۔

ہاں کہو۔۔

میں صبح سے ہاسپٹل میں بزی تھا اور ابھی تھوڑی دیر میں مجھے پھر ایک کام سے جانا ہے۔۔۔ وہ کچھ دیر رکا۔

تو تُم نے زوِش کو لے کر نیل کی ریس میں جانا ہے۔۔۔ بُراق کو حیرت ہوئی۔

کیا مطلب بھابھی وہاں جائیں گیں؟؟اُس نے ایک نظر زوِش کو دیکھا۔

ہمم۔۔۔ بُراق نے آئیبرو اٹھائے جیسے کچھ پوچھنا چاہ رہا ہو، زاویار نے اُسے آنکھوں کے اشارے سے مطمئن کیا۔وہ سر اثبات میں ہلاتا پیچھے ہو کر بیٹھ گیا۔

*****

چاندی رات میں جہاں آسمان پر ستارے جگمگا رہے تھے وہیں ہائی وے کی یہ طویل سڑک بھی روشنیوں میں نہا رہی تھی۔ہر طرف لوگوں کا ہجوم تھا اور شور اتنا تھا کہ ساتھ کھڑے انسان کی بات سُننا بھی مشکل تھا۔تمام لوگ ایک بار پھر اس ریس کو دیکھنے آئے تھے۔شازین ملک اپنے دوستوں کے ساتھ کھڑا تھا، زوِش نے ایک نظر اُسے دیکھا اور پھر اپنے ساتھ کھڑے بُراق کو پُکارا۔شور کی وجہ سے وہ اُس کی آواز نہ سُن سکا، زوِش نے اُسے بازو سے پکڑ کر ہلایا جس سے وہ اُس کی طرف متوجہ ہوا تھا۔

جی بھابھی۔۔۔۔

یہاں ہر بار اتنا ہی شور ہوتا ہے کیا؟اُس نے قدرے اونچی آواز میں پوچھا۔

جی ہاں۔۔۔

یہ تو آگیا ہے، نیل کب آئیگا؟؟

آجائیگا،وہ ہر بار لیٹ آتا ہے۔۔۔۔بُراق نے مسکراتے ہوئے بتایا اُسے زوِش کی حالت پر ہنسی آنے لگی تھی جو چہرے سے اس وقت بیزار نظر آرہی تھی۔

اس کے ساتھ پہلے بھی نیل کی ریس ہوئی تھی نہ؟؟

www.novelsclubb.com

ہاں،اور یہ ہارا تھا۔۔

تو اس بار پھر ہارنے آگیا؟؟

کچھ لوگ اپنی ہار تسلیم نہیں کر پاتے اِس لیئے وہ ہر بار اپنی انا کی تسکین کے لیئے وہی کام کرتے ہیں کہ شاید اِس بار جیت جائیں،اور یہ اُنہیں لوگوں میں سے ایک ہے۔

دوسری بار ہارے گا اسے کتنا دکھ ہو گا نہ۔۔۔اُس نے افسوس سے کہا۔

آپ اتنے یقین سے کیسے کہہ سکتی ہیں کہ یہ دوبارہ ہارے گا؟؟

ہاں تو ظاہر سی بات ہے مقابل انسان نیل ہے،اس کو تو شکست ہی ملنی ہے۔۔اُس نے پورے یقین سے کہا کہ بُراق نے اُس کی اس قدر یقینی پر تالیاں بجائیں۔

لوگوں کے شور میں اچانک بائک کے ٹائر کی اونچی آواز گونجی اور یہ آواز لمحے بہ لمحے تیز ہوتی جا رہی تھی زوِش نے چہرہ گھوما کر آواز کے تعاقب میں دیکھا جہاں دور سے دو بائک قریب آتی ہوئی دکھائی دے رہیں تھیں۔وہ دونوں بائک اسٹارٹنگ لائن سے تھوڑا پیچھے آکر رُکیں،وہ دونوں آپس میں کوئی بات کر رہے تھی وہ دور سے بس اُنہیں دیکھ ہی سکی تھی۔اُن دونوں نے ایک دوسرے سے ہاتھ ملایا اور پھر ایک بائک سوار اسٹارٹنگ لائن پر آکر کھڑا ہوا،زوِش آنکھوں میں خوشی لیئے اُسے دیکھ رہی تھی جس نے بلیک جینز کے ساتھ بلیک شرٹ اور اپر جیکٹ پہنی ہوئی تھی، ہیلمیٹ پہننے وہ بائک پر بیٹھے ایک پاؤں زمین پر ٹکائے اپنے دستانے ٹھیک کر رہا تھا۔

کئی ستائشی نظریں اس وقت اُسے دیکھ رہیں تھیں، وہ اپنے آس پاس لڑکیوں کی ٹھنڈی آہیں سُن پا رہی تھی جو اُسے دیکھتے ہوئے کمنٹس پاس کر رہی تھیں۔

بیسٹ آف لک۔۔۔

تمھیں بھی، اُمید کرتا ہوں کہ تُم آج کے بعد دوبارہ کبھی ہارنے نہیں آؤ گے۔۔

ہیلمیٹ کا شیشہ اُس کی آنکھوں سے اُوپر تھا، اُس نے مقابل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

گیم شروع ہونے سے پہلے ہی نتیجہ سنا دیا تُم نے، ہو سکتا ہے گیم کا اختتام کچھ اور ہی ہو۔۔۔اُس کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ تھی۔

میں اپنے مقابل کو اختتام بدلنے کا موقع ہی نہیں دیتا۔

تو تمھیں لگتا ہے تُم آج کی ریس بھی جیت جاؤ گے؟ جب کہ آج کی ریس کافی پیچیدہ ہے۔۔اُس نے اُسے یاد دلایا کہ آج کی ریس ہمیشہ کی طرح نہیں ہے کیوں کہ اس

ریس کی جگہ شازین ملک نے چُنی تھی اور یہ ریس خالی سڑک پر نہیں بلکہ ٹریفک کے درمیان ہونے والی ہے۔

کچا کھلاڑی نہیں ہوں میں، تُم خود پر دھیان دو۔

اتنی زیادہ خود اعتمادی اچھی نہیں ہوتی۔۔۔

میرے خیال سے انسان کے جیتنے کے لیئے سب سے پہلی سیڑھی خود اعتمادی ہوتی ہے۔

دھیان سے کہیں تمھیں تمھاری خود اعتمادی نہ لے ڈوبے۔۔۔اُس نے گہرا طنز کیا جس سے مقابل کے چہرے پر مطمئن مسکراہٹ نے احاطہ کیا۔

میں اپنے مقابل کو خود سے کمتر نہیں سمجھتا لیکن زیادہ بھی نہیں سمجھتا۔۔۔میری یہی سوچ مجھے غرور اور اُسے خوش فہمیوں سے بچاتی ہے۔

آج کی ریس تمھیں ہمیشہ یاد رہنے والی ہے۔۔۔۔اُس کی آنکھوں میں شرارت تھی جسے نیل نے محسوس کیا تھا لیکن کوئی جواب نہیں دیا۔

ریس اسٹارٹ ہونے والی تھی، سائڈ پر کھڑی لڑکی نے اپنا پسٹل والا ہاتھ اُپر کیا نیل نے ایک نظر بھرے مجمعے کو دیکھا اور اُسی کے ساتھ گولی کی تیز آواز ہوا میں گونجی، نیل نے ہیلمیٹ کا شیشہ نیچے کیا اور زن سے بائک بھگا لے گیا اور پیچھے صرف دھول تھی۔

ابھی اُن دونوں کو ٹریفک پر آئے تھوڑا ہی وقت ہوا تھا کہ نیل کو یوں محسوس ہوا جیسے کچھ گاڑیاں اُس کے آگے پیچھے ہی چل رہی ہیں۔اُس نے گردن گھوما کر شازین ملک کو دیکھا جو تقریباً اُس کے ساتھ ہی تھا۔

آخری ریس مبارک ہو دوست۔۔۔۔شازین ملک کی تیز آواز اُسے سنائی دی اور اُسی کے ساتھ وہ وہاں سے آگے نکل گیا۔اُسے کچھ سمجھ نہ آیا لیکن کچھ دیر بعد اُسے اپنے دونوں اطراف دو سیاہ گاڑیاں دکھائی دیں۔اُس نے اپنی بائک کی اسپیڈ سلو کی

اور اُسی کے ساتھ اُن گاڑیوں کی اسپیڈ بھی سلو ہو گئی وہ بلکل اُس کے ساتھ ساتھ جانے لگی۔اُسے سمجھ آ چکا تھا کہ وہ اُسے ٹریپ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

ویری بیڈ۔۔۔۔اُس نے ہلکا سا سر نفی میں ہلاتے اپنے آپ سے کہا اور بائک کی اسپیڈ حد درجہ تیز کر دی۔دو سیاہ گاڑیوں کے درمیان اُس کی بائک ہوا سے باتیں کر رہی تھی اُس کی نظر اپنے سامنے جاتی سیدھی سڑک پر تھی،ایک ترچھی نگاہ اُس نے اُسی روڈ کے دائیں طرف نکلتی ایک دوسری سڑک پر ڈالی۔اور پھر اپنی بائک کی سمت بھی دائیں جانب نکلتی سڑک کی طرف کی جس کے دیکھ باد یکھی اُن دونوں سیاہ گاڑیوں نے بھی اپنا رُخ دائیں جانب کی سڑک پر کیا۔نیل نے اُس سڑک پر جانے سے پہلے ہی اپنی بائک روک دی تھی لیکن وہ گاڑیاں جتنی اسپیڈ میں تھیں وہ اچانک بریک نہیں لگا سکیں اور اس وقت وہ دائیں جانب والی سڑک پر تھیں نیل نے پیچھے سے ایک نظر اُن دونوں گاڑیوں کو دیکھا اور پھر چہرے پر فاتح مسکراہٹ سجائی۔

www.novelsclubb.com

نقل کے لیئے بھی عقل کی ضرورت ہوتی ہے۔۔۔اپنی بائک کا رُخ دوبارہ سے سیدھی سڑک کی طرف کیا اب اُسے کسی بھی حالات میں شازین ملک تک پہنچنا تھا

۔

****

ریس جہاں سے شروع ہوئی تھی دوبارہ اُسی پوائنٹ پر ختم ہونی تھی اسی لیئے وہ سب وہاں کھڑے اُن دونوں کا انتظار کر رہے تھے. زوِش کی نظر نیل کے ساتھ آئے دوسرے ساتھی پر تھی جو اپنی بائک پر بیٹھا موبائل میں مشغول تھا اور اُس سے تھوڑا فاصلے پر شازین ملک کے ساتھ آئے دو ساتھی کھڑے تھے۔

وہ لگاتار اُسے دیکھتے ہوئے کچھ سوچ رہی تھی آخر کار اُس نے اپنے دماغ میں آئے سوالات بُراق سے پوچھنا ہی مناسب سمجھا۔

میری بات سُنو۔۔۔

جی۔۔

یہ جو نیل کے ساتھ آتے ہیں، یہ ریس کیوں نہیں کرتے؟

اب یہ تو اُنہیں ہی پتا ہو گا۔

ہمم یہ بھی ہے، اور یہ ہمیشہ تین ساتھی آتے تھے نہ، آج دو کیوں ہیں؟؟

ہو سکتا ہے تیسرا ساتھی اس وقت دہی لینے گیا ہو۔۔اُس نے بلکل سنجیدگی سے جواب دیا۔

کیا؟؟

www.novelsclubb.com

اب آپ بھی تو مجھ سے ایسے پوچھ رہی ہیں جیسے وہ تینوں ہر جگہ جانے سے پہلے مجھے بتا کر جاتے ہیں۔

اوہ یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں، ویسے کیا تمھارے بھائی کو بائک چلانے آتی ہے؟

بُراق نے اُسے دیکھا اور پھر کچھ سوچتے ہوئے بولا۔

نہیں اُنہیں بائک چلانے نہیں آتی۔

دیکھو پتا تھا مجھے۔۔۔اُس نے چٹکی بجاتے ہوئے جلدی سے کہا۔

ہاں اُنہیں بائک اُڑانے آتی ہے۔۔۔اُس نے اپنی ہنسی کنٹرول کی۔

زاویار کو بائک چلانے آتی ہے؟؟آنکھوں میں چمک لیئے اُس نے پوچھا۔

ہاں کبھی کبھی اُڑا لیتے ہیں وہ بائک کو۔۔۔وہ اب باقاعدہ ہنسے لگا زوِش کی چمک بھجھ گئی اُسے لگا وہ اُس کا مذاق بنا رہا ہے۔

***

www.novelsclubb.com

***

موبائل کی رنگ ٹون بجی، سکرین پر جگمگاتا نام دیکھ کر اُن دونوں کے چہرے پر بے ساختہ مسکراہٹ آئی اُن دونوں نے اپنے کچھ فاصلے پر کھڑے نیل کے ساتھی کو دیکھا اور کال اٹھائی۔

ہیلو۔۔۔

ہاں بولو۔۔۔۔

وہ ایکسڈینٹ ہو گیا۔۔۔۔۔

کس جگہ ہوا ہے؟؟

ہائی وے پر ہی ہوا ہے۔۔۔

اوہ، کیسا ہے وہ اب؟ زیادہ تو نہیں لگی اُسے؟؟ اُس نے قدرے اونچی آواز میں جواب دیا کہ نیل کے ساتھی کی سماعت سے اُس کے الفاظ ٹکرائے۔

دکھ ہوا مجھے، تُم نے اُس کے ساتھی کو بتایا؟ نہیں شاید اُسے نہیں پتا، صبر میں اُسے اطلاع دے دو۔۔۔ نہ جانے مقابل کیا کہہ رہا تھا کہ اُس نے خوشی میں اُس کی بات ہی نہیں سنی اور آگے بڑھ گیا۔

www.novelsclubb.com

سُنو، تمھیں کچھ اطلاع دینی ہے۔۔۔وہ اُن دونوں کے متوجہ کرنے پر بھی خاموش رہا البتہ چہرہ اُٹھا کر اُن دونوں کو دیکھا تھا۔

افسوس کے ساتھ بتانا پڑ رہا ہے کہ ہائی وے پر نیل کا ایکسڈینٹ ہو گیا ہے۔۔۔اُن دونوں نے جیتنے آرام سے بتایا تھا مقابل کو اتنے ہی زور سے جھٹکا لگا تھا۔

کیا بول رہے ہو؟ دماغ تو نہیں خراب ہو گیا تُم دونوں کا؟؟ وہ بھڑک اُٹھا۔

یہ وقت غصّہ کرنے کا نہیں ہے، تمھیں چل کر اپنے ساتھی کو دیکھ لینا چاہیئے۔۔۔

بنا وقت ضائع کیئے وہ بائک پر بیٹھا اور ایک لمحے میں سب کی نظروں سے غائب ہوا

۔۔

چلو اب دشمن ہی صحیح لیکن دُنیاداری کے لیئے ہی ہمیں بھی چل کر دیکھ لینا چاہیئے

۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہاں چلو دیکھتے ہیں کتنی لگی ہے، کتنی دیر تک زندہ رہ سکتا ہے۔۔۔۔اُن دونوں نے ہنستے ہوئے ایک دوسرے کو تالی ماری اور اپنی بائک پر بیٹھ کر وہاں سے نکل گئے۔

بُراق بھرے مجمعے میں کھڑا اُن تینوں کو دیکھ رہا تھا دو کے چہرے پر اطمینان تھا اور تیسرے کے چہرے پر پریشانی اور پھر اُس کا اچانک وہاں سے جانا بُراق کو کسی انہونی ہونے کا احساس ہوا۔

اُس کا فون بجا، اُس نے کال اٹھائی۔۔

کیا ہوا؟ کوئی پریشانی ہے کیا؟؟ اُس نے یکدم سوال پوچھا زوِش بھی اُس کی طرف متوجہ تھی نہ جانے مقابل نے کیا جواب دیا تھا کہ بُراق کے چہرے کا رنگ بھک سے اُڑا۔

کیا ہوا بُراق؟؟

بھابھی ہمیں چلنا چاہیئے یہاں سے جلدی۔۔۔وہ جلدی سے مجمعے سے جگہ بناتا زوِش کو لے کر باہر نکلا۔

لیکن ہوا کیا ہے؟ کچھ تو بتاؤ۔۔

آپ چلیں میں بتاتا ہوں۔۔وہ دونوں اپنی اپنی بائک پر بیٹھے۔

لیکن جانا کہاں ہے؟اُس نے ہیلمیٹ پہنتے ہوئے پریشانی سے پوچھا۔

بھابھی جہاں میں جا رہا ہوں آپ بس میرے ساتھ ساتھ چلیں۔۔۔اُن دونوں نے اپنی اپنی بائک اسٹارٹ کی اُس کی پریشانی دیکھتے ہوئے زوِش نے اور کوئی سوال نہ کیا بس اُس کے ساتھ چل دی۔

www.novelsclubb.com

کچھ ہی دیر میں وہ ہائی وے پر پہنچ چکے تھے بُراق نے بائک روکی اور ہیلمیٹ اُتارا، زوِش بھی اُس کے پیچھے تھی بائک سے نیچے اُترتے اُس نے ایک نظر بُراق کو دیکھا اور پھر کچھ فاصلے میں لوگوں کے مجمعے کو دیکھا۔

یہاں کیا ہوا؟؟ وہ بُراق کے قریب کھڑی ہوئی۔ بُراق خاموش نظروں سے مجمعے کو دیکھ رہا تھا

میں تُم سے پوچھ رہی ہوں یہاں کیا ہوا ہے؟ اُس نے دوبارہ اپنا سوال دہرایا۔

نیل کا ایکسڈینٹ ہو گیا۔۔۔ اُس کی نظر اب بھی مجمعے پر تھی، وہ آگے نہیں بڑھا تھا اُس کے پاؤں جم گئے تھے۔

نیل؟؟ لیکن کیسے اور اُس کے ساتھی کہاں ہیں؟

مصطفیٰ وہیں پر ہے اُس مجمعے میں۔۔

مصطفیٰ بھائی؟؟ وہ اب اُلجھ رہی تھی

بُراق کیوں پہیلیاں بجھا رہے ہو صاف بتاؤ کیا ہوا ہے؟؟ بُراق اب اُس کی طرف پلٹا اور ایک گہرا سانس لینے کے بعد بولا

www.novelsclubb.com

نیل عرف زاویار بھائی کا ایکسیڈینٹ ہوا ہے اور مصطفیٰ بھی وہیں ہے۔۔زوِش کی آنکھوں میں الجھن تھی پھر الفاظ کانوں میں جذب ہونے کے بعد اُن میں حیرت اُبھری۔اُس نے یکلخت ہی مجمعے کو دیکھا،ایمبولینس کے سائرن کی آواز،لوگوں کی باتوں کی آوازیں،گاڑیوں کے ہارن،وہ سب کچھ نظر انداز کیئے آگے بڑھی۔بُراق بھی اُس کے پیچھے گیا۔

وہ ایمبولینس کی طرف جا رہی تھی اُس کے پاؤں سے جان نکلنے کے قریب تھی،کسی عزیز کے دور جانے کا خیال بھی کتنا جان لیوا ہوتا ہے،قیامت سے پہلے بھی ایک قیامت گزرتی ہے۔اُسے اپنا سانس رُکتا ہوا محسوس ہوا،اس سے پہلے کہ وہ مردوں کے مجمعے میں جاتی کسی مردانا ہاتھ نے اُسے بازو سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا،وہ سیدھی اُس کے سینے سے ٹکرائی،جانی پہچانی خوشبو اُس کے نتھنوں سے ٹکرائی اُس نے چہرے اُٹھا کر اپر دیکھا وہ شخص ہیلمیٹ پہنے ہوئے تھا جس سے چہرے تو نہیں لیکن اُس کی نیلی آنکھیں نظر آ رہی تھیں زوِش نے بے یقینی سے اُسے دیکھا پھر

www.novelsclubb.com

کانپتے ہاتھوں سے اُس کا ہیلمیٹ اُتارا۔اُسے شاید اب بھی یقین نہیں آ رہا تھا اس لیئے اپنے ہاتھوں سے اُس کے چہرے کو چھو کر محسوس کرنے لگی۔مقابل نے اُس کے ہاتھوں کی لڑکھڑاہٹ دیکھ کر اُس کے دونوں ہاتھوں کو تھاما وہ اب بھی خاموش نظروں سے اُسے دیکھ رہی تھی، مقابل نے اُسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے اُس کا سر تھپتھپایا۔وہ بے جان سی اُس کے ساتھ لگی رہی اُسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کچھ دیر پہلے اُس کے ساتھ کیا ہوا تھا۔

کچھ نہیں ہوا مجھے، ٹھیک ہوں میں۔۔۔۔اُس کی مہربان آواز کانوں میں گونجی زوِش نے یکلخت اُس کے گرد اپنے مضبوط ہاتھوں کا حصار بنایا۔۔۔۔کسی کی آواز سننے سے یوں اچانک سانس آتی ہے اُسے آج معلوم ہوا کبھی کبھی کسی اپنے کی آواز بھی آپ کو زندگی کی طرف لوٹا سکتی ہے آپ کی زندگی کو نئی تازگی بخش سکتی ہے۔

www.novelsclubb.com

اگر تُم اکیلے میں اتنے پیار سے گلے لگتی تو میں تمھیں کبھی دور ہونے کا نہیں کہتا لیکن اس وقت ہم مین ہائی وے پر کھڑے ہیں۔۔۔زوِش پیچھے ہوئی اُس کی آنکھوں میں آنسو تھے لیکن وہ مسکرا رہی تھی زاویار نے اُس کا سر تھپتھپایا۔

بھائی۔۔۔وہ اندھی کی طرح آیا اور اُس کے گلے لگا،اگر وہ بروقت خود کو نہ سنبھالتا تو دونوں ابھی سڑک پر گرے ہوتے۔

کیسے ہیں آپ؟؟

ابھی وہ کوئی جواب دیتا اُس نے پہلے پھر سے کسی نے اُسے زور سے گلے لگایا۔۔

کیسا ہے؟؟ مصطفیٰ کی پریشان آواز آئی۔

ابھی تک تو میں ٹھیک تھا لیکن جیتنے زور سے تُم لوگ گلے لگا رہے ہو ضرور میری پسلیاں ٹوٹ جانی ہیں۔۔۔

کہیں لگی تو نہیں؟؟اُس کی بات کو سرے سے اگنور کرتے وہ دونوں اُس کو اگے پیچھے سے موڑ کر اُس کے بازو، سینے اور قمر پر ہاتھ پھیر کر چیک کرنے لگے۔

کہیں نہیں لگی یار پیچھے ہٹو۔۔۔وہ اُن کے ہاتھوں کو پیچھے کرتے ہوئے خود بھی پیچھے ہٹا۔

یہ ایکسیڈینٹ کیسے ہوا؟اُس نے پاس سے گزرتی ایمبولنس کو دیکھتے ہوئے پوچھا جس میں شازین ملک کا وجود تھا۔زاویار نے اُسے دیکھا، پھر دکھ سے گہرا سانس بھرا۔

میں نہیں جانتا کہ کیسے ہوا ہے، میں تو اسی راستے سے آرہا تھا جب میں نے یہاں لوگوں کا مجمع دیکھا اور دور پڑی ہوئی بائک جسے دیکھ کر مجھے ایسا لگا کہ میں نے یہ بائک کہیں دیکھی ہے پھر جب میں اگے گیا تو یہ سب ہوا ہوا تھا۔، خیر انسان جیسا کرتا ہے ویسا بھرتا ہے، آپ کسی کے لیئے کھڈا کھودو گے تو خود ہی اُس میں گرو گے۔۔ اُس نے افسوس سے کہا۔

کیا مطلب؟؟ بُراق کو آخر والی بات کچھ سمجھ نہیں آئی۔

آ جا بتاتا ہوں۔۔۔۔اُس نے اپنا ہیلمیٹ پہننا اور تھوڑا دور کھڑے شازین ملک کے ساتھیوں کی جانب گیا۔ایک ساتھی ایمبولنس میں گیا تھا باقی تینوں بھی ابھی وہاں سے نکلنے ہی والے تھے لیکن نیل اور اُس کے ساتھیوں کو اپنی طرف آتا دیکھ کر وہ رک گئے۔

میں تُم تینوں کو کچھ نہیں کہوں گا، کیوں کے اس وقت تُم تینوں کا واقعی بڑا نقصان ہوا ہے۔۔۔۔ نیل نے اُنہیں دیکھتے ہوئے کہا۔

لیکن اتنا ضرور کہوں گا کہ جیتنے کے لیئے دوسرے کو گرانے سے بہتر ہے کہ اپنے قدم مضبوطی سے جمالیں، کیوں کہ جیسی نیت کی جائے ویسا ہی پھل ملتا ہے۔

تُم لوگوں نے مجھے مارنے کا ارادہ کیا تھا لیکن دیکھو کیا ہوا۔۔۔وہ اُن تینوں کو کہہ رہا تھا، بُراق نے اچانک اُن تینوں کے چہرے کو دیکھا اُسے اب جا کر سمجھ آیا تھا۔

ویسے یہ ہوا کیسے ؟؟ مصطفیٰ نے اُن سے سوال کیا، تینوں ہی شرمندہ نظر آ رہے تھے ۔پھر اُن میں سے ایک نے کچھ دیر پہلے کا ہوا پورا واقعہ سننا شروع کیا۔

کچھ دیر پہلے۔

وہ ہائی وے کے روڈ پر تیزی سے بائک چلاتے ہوئے آگے نکل رہا تھا۔آس پاس کی گاڑیوں کی اسپیڈ بھی حد درجہ تیز تھی۔اُس کی آنکھوں میں جیت کی چمک تھی۔ کانوں میں لگے بلیوٹوتھ پر کسی کی آواز اُبھری۔

ہاں بولو کیا کہہ رہے ہو؟اچھی خبر سنانا۔۔۔۔

وہ بچ کر نکل گیا۔۔۔مقابل نے ہچکچاتے ہوئے بتایا۔

کیا۔۔۔اُسے اچانک شوک لگا۔اُس نے بے ساختہ ہی بریک لگائی تیز اسپیڈ میں اچانک لگائی گئی بریک کی وجہ سے بائک کا تنفس بگڑا اور بائک زمین پر رگڑتی ہوئی آگے گئی۔

مقابل کو فون کے اسپیکر سے شور سنائی دینے لگا، کچھ گرنے کی، ٹوٹنے کی زوردار آواز آئی اور پھر گاڑیوں کے تیز ہارن کی آواز کانوں میں بجنے لگی، ایک لمحہ لگا تھا اُسے سب سمجھنے نے۔

شازین، شازین؟؟ وہ زور زور سے چلایا مگر جواب ندار۔ اُن دونوں نے پریشانی کی حالت میں ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر کسی کو کال لگاتے ہوئے دونوں اپنی اپنی گاڑیوں میں بیٹھ کر وہاں سے نکلے۔

www.novelsclubb.com

وہ بتانے کے بعد خاموش ہوا۔

میں نے تُم لوگوں کو صرف اپنا مقابل سمجھا تھا لیکن تُم لوگونے مجھے اپنا دشمن سمجھ لیا تھا۔ ہار کو کبھی بھی انا کا مسئلہ نہیں بنانا چاہئے ورنہ بہت بڑے نقصان کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔۔۔ وہ بہت آرام سے کہتے ہوئے وہاں سے آگے نکل گیا۔ مصطفیٰ بھی اُس کے ساتھ چلنے لگا۔

کیا لگتا ہے وہ بچ جائے گا؟؟ مصطفیٰ نے روڈ پر گرے خون کو دیکھا اور پھر اُس سے پوچھا۔

ہاں بچ جائے گا، اتنی نہیں لگی اُسے لیکن شاید ہی دوبارہ کبھی ریس کر پائے کیوں کہ اُس کی ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ چکی تھی شاید زمین کے ساتھ زیادہ دیر رگڑنے کی وجہ سے۔۔۔

ہمم۔۔۔اُس نے بس اتنا ہی کہا۔

یہ دونوں کہاں ہیں؟؟ زاویار نے اپنے ساتھ دیکھتے ہوئے پوچھا

پتا نہیں۔۔۔دونوں نے رک کے ایک سیکنڈ ایک دوسرے کو دیکھا پھر ایک ساتھ پیچھے پلٹے اور اُن دونوں کو دیکھا جو شازین کے ساتھیوں کے ساتھ کھڑے اُنہیں کچھ کہہ رہے تھے۔ بُراق نے ایک کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا جب کہ زوِش اُنگلی اٹھائے اُنہیں کچھ کہہ رہی تھی۔

دیکھو میری بات سُنو۔۔۔۔ بُراق نے اُن میں سے ایک کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

میرے بھائی نے تُم لوگوں کو معاف کیا ہو گا لیکن ہم دونوں نے نہیں۔۔۔اُس نے اپنی اور زوِش کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جس پر زوِش نے بھی زور و شور سے سر ہلایا۔

میں تو کہتا ہوں اچھا ہی ہوا اُس کا ایکسیڈینٹ ہوا اُسے بھی تو پتا چلے کہ جو تکلیف وہ کسی اور کو دینا چاہ رہا تھا وہ خود کے ساتھ ہو تو کیسا محسوس ہوتا ہے۔۔۔پہلے اُسے شازین کے ایکسیڈینٹ کا سُن کے دکھ ہوا تھا لیکن جب اُسے معلوم ہوا کہ وہ ایکسیڈینٹ اُس کے بھائی کے لیئے سوچا گیا تھا تو اُس کا دکھ پل میں غائب ہوا۔

ہاں اور تُم لوگ میرے شوہر کو تکلیف دینا چاہ رہے تھے نہ اچھا ہوا تُم لوگوں کے ساتھی کے ساتھ میں تو کہتی ہوں وہ اب دوبارہ کبھی ریس نہ کر پائے،اور ہاں میرا

شوہر نہ ہر چیز میں پرفیکٹ ہے اُسے ہرانے کے لیئے تُم لوگوں کو اپنا لیول بڑھانا پڑے گا، سمجھے ؟؟ وہ شہادت کی اُنگلی اٹھائے اُنہیں وارن کرنے لگی، وہ کیسے اُن لوگوں کو بنا کچھ کہے چھوڑ سکتی تھی۔۔۔ وہ دونوں جانے لگے جب کچھ یاد آنے پر بُراق پھر رکا۔

اور ہاں he is not just a biker he is a game changer۔۔اُس کے انداز میں فخر تھا وہ دونوں وہاں سے پلٹ گئے۔ بُراق نے آبرو اُٹھا کے زوِش کو دیکھا جیسے پوچھنا چاہ رہا ہو کہ " صحیح کہا نہ "زوِش نے فخریہ انداز میں اُس کا کندھا تھپتھپایا۔۔۔

www.novelsclubb.com

ان دونوں نے نہیں سدھرنا۔۔۔ زاویار نے اُن دونوں کے چہرے پر مچلتی ہنسی کو دیکھ کر سر نفی میں ہلایا کیوں کے وہ جانتا تھا یہ ضرور اُنہیں کچھ سنا کر ہے آئیں ہو گے

۔۔۔

کیا کہہ کر آئے ہو تُم دونوں اُنہیں؟؟زاویار نے آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے پوچھا

۔

کچھ نہیں ہم تو بس اظہار افسوس کر کے آئیں ہیں اُن کے ساتھ۔۔۔بُراق نے کندھے اُچکائے۔

ہاں یہ صحیح کہہ رہا ہے۔۔۔زوِش نے بھی اُس کا ساتھ دیا۔

جانتا ہوں میں کیسا اظہار افسوس کیا ہو گا تُم دونوں نے۔۔۔وہ بڑبڑاتے ہوئے بائک کی طرح بڑھا، مصطفیٰ نے ایک نظر اُن دونوں کو دیکھا پھر ہنستے ہوئے انگوٹھا دکھایا "ویلڈن"۔۔۔وہ تینوں ایک ساتھ مسکرائے۔

آپ دونوں کو بھی ریس لگانے آتی ہو گی نہ؟؟وہ چاروں چل رہے تھے جب زوِش نے پوچھا۔

نہیں ہم بائک چلا لیتے ہیں یہی بڑی بات ہے۔۔۔مصطفیٰ نے جواب دیا۔

جھوٹ نہیں بولیں۔۔۔اُس نے منہ بنایا۔

اچھا بھئی نہیں بولتے جھوٹ،ہاں ہمیں بھی آتی ہے۔۔۔ مصطفیٰ نے ہار مانی،زاویار ہنس دیا وہ جانتا تھا اُس کی اگلی بات کیا ہو گی۔

تو ٹھیک ہے پھر ہم چاروں ریس لگاتے ہیں۔۔

ہار جائیں گی آپ مجھ سے۔۔۔۔ بُراق نے اپنا کندھا جھاڑتے ہوئے ایک ادا سے کہا

۔

تو ٹھیک ہے ریس لگا کے دیکھ لیتے ہیں،میں تو تمھارے اس بائیکر بھائی کو بھی ہرا دوں۔۔۔اُس نے اتنے آرام سے کہا بُراق نے رک کر اُسے دیکھا،مطلب واقعی میں دیکھا وہ اُسے تو ٹھیک لیکن زاویار کو ہرانے کی بات کر رہی تھی۔

تو ہو جائے مقابلہ۔۔بُراق نے چیلنج کیا۔

میں تو تیار ہوں۔۔۔وہ اپنا ہیلمیٹ پہنتی بائک پر جا بیٹھی۔زاویار نے گردن موڑ کر اُنہیں دیکھا پھر اُن کے قریب گیا اور گہرا سانس لیتے ہوئے بولا۔

میں اپنی بیوی کو ہارتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا،اُمید ہے تُم دونوں سمجھ گئے ہو گے ۔۔۔ہلکی آواز میں اُن دونوں سے کہتے وہ آگے بڑھ گیا۔پیچھے بُراق نے مصطفیٰ کو دیکھا جس نے اُسی کی طرح کندھے اُچکائے۔

زوِش نارمل اسے تھوڑی زیادہ اسپیڈ پر بائک چلا رہی تھی اُس نے ایک نظر پیچھے دیکھا جہاں بُراق اور مصطفیٰ کی بائک تھی،وہ پھر سے آگے دیکھ کر چلانے لگی اُسے زاویار کہیں نظر نہیں آرہا تھا کچھ دیر بعد اُسے تھوڑی پریشانی ہونے لگی اُس نے بائک کی اسپیڈ تھوڑی سی ہلکی کرتے ہوئے پیچھے دیکھا،کوئی تیز ہوا کے جھونکے کی طرح اُس کے پاس سے گزرا اُس نے یکلخت اُسے دیکھا جو اُسے دیکھتے ہوئے آنکھ ونک کرتے وہاں سے نکل گیا،زوِش کی آنکھوں میں حیرت اُبھری،اپنی تھوڑی دیر پہلے والی پریشانی پر مٹّی ڈالتے اُس نے اپنی بائک کی اسپیڈ اور تیز کر دی۔پورے

راستے اُسے وہ دوبارہ کہیں نظر نہیں آیا، گھر آنے والا تھا اور جو پہلے پہنچتا وہی وِنّر بننے والا تھا، زوِش کو تھوڑی مایوسی ہوئی کیوں کہ وہ ریس ہارنے والی تھی، اُس نے دور سے اُسے دیکھا جو سلطان مینشن سے کافی پیچھے اپنی بائک کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا تھا، زوِش کی آنکھوں میں چمک اُبھری، اپنی بائک کی اسپیڈ تیز کرتے وہ اُس کے پاس سے گزرتی سلطان مینشن کے باہر آ کر رُکی۔ اُس کے بائک سے اترنے کے بعد وہ تینوں وہاں پہنچے۔

دیکھو میں نے کہا تھا نہ میں جیت جاؤ گی۔۔۔۔ اُس نے بُراق کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

واہ بھابھی آپ تو بڑی اچھی ریسر ہیں۔۔۔۔ بُراق نے بھی اُسے داد دی۔

اُنہہ۔۔۔ اُس نے اپنے کندھے جھاڑے۔

چلو اب میں نکلتا ہوں۔۔۔ مصطفیٰ نے اُن تینوں کو دیکھتے ہوئے کہا اور اُن سے ملتے ہوئے وہاں سے نکل گیا۔ بائک پارک کرتے وہ تینوں بھی گھر میں داخل ہوئے۔ زاویار آگے تھا اور وہ دونوں اُس کے پیچھے۔

تُم نے مجھ سے جھوٹ کیوں بولا تھا؟ زوِش نے اپنے ساتھ چلتے بُراق سے کہا۔

میں نے کیا جھوٹ بول دیا؟؟

یہی کہ تمھارے بھائی کو بائک چلانے نہیں آتی۔۔

ہاں تو صحیح بولا تھا اُنہیں بائک چلانے نہیں اڑانے آتی ہے، دیکھا نہیں آپ نے کیسے اُڑاتے ہیں۔۔۔ بُراق نے اُسے اپنا کہا جملہ یاد کروایا۔

ہمم، صحیح کہہ رہے ہو۔۔۔ اُس نے بھرپور سوچنے والے انداز میں جواب دیا۔

***

وہ فریش ہونے کے بعد باہر نکلا تھا اُس کے بال گیلے تھے جن میں سے کچھ ننھی بوندیں گر کر نیچے پڑی کارپیٹ میں جذب ہو رہی تھیں۔وہ روم میں نہیں تھی۔ اسی لیئے وہ بھی بالکونی میں آیا جہاں وہ اُس کی توقع کے عین مطابق بیٹھی چاند کو ہی دیکھ رہی تھی۔اُس کے پاس دو چائے کے کپ رکھے ہوئے تھے جن میں سے بھاپ نکل رہی تھی۔

تُم نے سونا نہیں ہے؟؟وہ اُس کے ساتھ بیٹھ گیا۔

سونا ہے۔۔۔

پھر یہاں کیوں بیٹھی ہو؟؟اُس نے چائے کا کپ اٹھاتے ہوئے پوچھا۔

اگر تمھیں آج کچھ ہو جاتا تو؟؟زاویار نے چائے کا گھونٹ بھرتے ہوئے اُسے دیکھا۔

کچھ ہوا تو نہیں نہ۔۔۔۔

ہاں شُکر ہے، لیکن تمھیں پتا ہے میں کتنا ڈر گئی تھی۔۔۔

مجھے یہ سن کر خوشی ہوئی کہ زوِش سلطان کو میرے دور جانے کے خیال نے ڈرایا ہے۔۔۔

تُم بہت بتمیز ہو۔۔۔اُس نے اُسے مقہ رسید کیا۔

اب کیا کر دیا میں نے؟؟اُس نے اتنی معصومیت سے پوچھا کہ زوِش ہنس دی۔

تُم نے مجھے بتایا کیوں نہیں تھا کہ تُم ہی نیل ہو؟؟

تُم نے کبھی پوچھا ہی نہیں۔۔۔اُس نے سادہ سا جواب دیا۔

تمھیں پتا تھا کہ مجھے اُس کی ریس کتنی پسند ہیں میں اُس کی ریس کی کتنی بڑی فین ہوں اُس کے باوجود تُم نے مجھے نہیں بتایا۔۔وہ جلدی جلدی بولے جا رہی تھی اور وہ اُسے دیکھتے ہوئے مسکرا رہا تھا مطلب اُس کی بیوی بھی اُس کی فین تھی۔

www.novelsclubb.com

میں نے نہیں بتایا، ہاں کیوں کہ میں چاہ رہا تھا کہ تُم اپنی آنکھوں سے دیکھ لو۔۔۔

اُس کے جواز پر وہ خاموش ہوئی۔

ویسے ایک بات پوچھو؟؟

تُم اجازت نہیں مانگا کرو حکم کیا کرو۔۔

تُم آج بھی ریس جیت سکتے تھے مجھ سے پھر ہارے کیوں؟؟

جب تُم میرے مقابل ہو تو فتح کیسی اور ویسے بھی میں ہارا نہیں ہوں جیتا ہوں۔۔۔

لمحے کی خاموشی کے بعد وہ دوبارہ بولا۔

تمھاری جیت میں میری جیت ہے۔۔وہ اُس کی خوشی کے لیئے ہارنے کو بھی تیار رہتا تھا ہاں یہ اُس کا اپنا طریقہ تھا جیتنے کا۔

ویسے تُم کتنے میسنے ہو نہ۔۔۔۔کچھ یاد آنے پر اُس نے کن اکھیوں سے زاویار کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

کیوں؟؟

میں جب بھی نیل کی باتیں کرتی تھی تُم جیلس ہونے لگ جاتے تھے حالانکہ وہ تُم خود ہی ہو۔

ہاں تو میں جانتا تھا نہ یہ بات تُم تو نہیں جانتی تھی، تمھارے لیئے تو وہ ایک انجان شخص تھا نہ، اور تُم میری تعریف نہیں کرتی تھی تُم نیل کی کرتی تھی۔

تو نیل بھی تو تُم خود ہی ہو نہ تو انڈائیریکٹلی تمھاری ہی تعریف ہوئی نہ؟؟

مجھے انڈائیکریٹلی نہیں چاہیئے نہ تُم ڈائیرکٹلی میری تعریف کرو نہ۔۔۔

جس دن مجھے تم میں تعریف کے قابل کچھ دکھا اُس دِن تمھاری تعریف کروں گی ۔۔۔لب دانتوں تلے دباتے اُس نے لاپرواہی سے کہا اور چائے کا کپ اٹھاتے چائے پینے لگی۔

چائے اچھی بنا لیتی ہو تُم۔۔۔چائے کا گھونٹ بھرتے زاویار نے اُس کی تعریف کی، آخر اتنے عرصے بعد اُس کے ہاتھ کی چائے اُسے نصیب ہوئی تھی۔

ہاں لیکن تُم سے کم۔۔۔بے ساختہ اُس کے منہ سے نکلا،اُس نے گردن موڑ کر اُسے دیکھا جو چائے کا کپ ہاتھ میں پکڑے بظاہر تو آسمان کی طرف دیکھ رہا تھا لیکن اُس کے چہرے پر مسکراہٹ نے احاطہ کیا۔

چلو تمھیں کوئی تو خوبی نظر آئی مجھ میں۔۔۔ہونٹوں پر مچلتی مسکراہٹ کے ساتھ اُس کا شریر لہجہ،وہ باتیں نکلوانا جانتا تھا۔

*****

www.novelsclubb.com

مال میں ہر طرف گہما گہمی تھی ایسے جیسے پورا کراچی اُٹھ کر مال میں آ گیا ہو ایسے میں وہ بے زار سا چہرہ لیئے ریحانہ بیگم کے پیچھے پیچھے چل رہی تھی۔اُس کا مال آنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا چونکہ ریحانہ بیگم نے اُسے اپنے ساتھ آنے کو کہا تھا اس لیئے نہ چاہتے ہوئے بھی وہ منع نہ کر سکی۔سفینہ بیگم اور ریحانہ بیگم آگے چل رہیں تھیں

وہ اُن کے دو قدم پیچھے تھی اُس کے ساتھ ہی سویرا بھی تھی جس کی موجودگی کو اُس نے سرے سے اگنور کیا ہوا تھا۔ وہ اپنی دھن میں جا رہی تھی جب کوئی شخص اُس سے ٹکرایا۔

سوری۔۔اُس نے ایک نظر سامنے موجود لڑکے کو دیکھا جس کے ساتھ دو لڑکے اور بھی تھے اور وہ آگے بڑھ گئی۔اب کی بار اُسے پیچھے سے کسی نے دھکا دیا تھا وہ غصّے سے پیچھے پلٹی تھی اور سامنے وہی تین لڑکے تھے جن کے چہرے پر خباثت بھری مسکراہٹ تھی۔

سوری۔۔۔ایک لڑکے نے ہنستے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

بات سنو میری،اِدھر آؤ۔۔۔ماہنور نے ہاتھ کے اشارے سے اُسے آگے آنے کو کہا وہیں اُس کی آواز سنتے سفینہ بیگم اور ہاجرہ بیگم بھی رک گئے۔

جی کہیں۔۔۔لڑکے نے قریب آتے خاصے لوفرانہ انداز میں جواب دیا۔

بہت شوق نہیں ہے تمھیں ٹکرانے کا؟؟

سوری بھی تو کہا ہے میں نے۔۔۔۔وہ اپنے باقی دونوں دوستوں کے ہاتھ پر تالی مار کر ہنسنے لگا۔ماہنور نے اِرد گرد دیکھتے ہوئے لمبی سانس کھینچی اور ایک چماٹ اُس کے منہ پر رسید کیا۔وہ جو اس عمل کے لیئے تیار نہ تھا اچانک لگے چماٹ کی وجہ سے لڑکھڑایا تھا۔اپنے گال پر ہاتھ رکھے اُس نے غصّے سے ماہنور کو دیکھا۔

ماہنور کیا ہوا ہے۔۔۔۔ہاجرہ بیگم جلدی سے آگے آئیں۔

کچھ نہیں آنٹی اس کو اِس کی اوقات دکھائی ہے۔۔۔

اے لڑکی، تمھاری ہمّت کیسے ہوئی مجھے ہاتھ لگانے کی۔۔۔۔وہ زور سے چلایا تھا۔

آواز ہلکی رکھو سمجھے،اور تمھاری ہمّت کیسے ہوئی مجھے ٹچ کرنے کی؟؟اُس نے ایک قہر آلود نظر سامنے کھڑے لڑکوں پر ڈالی اُس کے اس طرح چِلاّنے پر سفینہ بیگم نے اِرد گرد دیکھا جہاں سب ہی لوگ کھڑے تماشا دیکھ رہے تھے۔

دیکھ لوں گا میں تمھیں۔۔۔اُس کی دھمکی پر ماہنور نے ہاتھ جھلائے جیسے اُسے کوئی فرق نہیں پڑتا، لڑکے نے آس پاس جمع ہوتے لوگوں کا ہجوم دیکھا اور اس وقت یہاں سے نکلنے میں ہی اپنی عافیت سمجھی۔

اے لڑکی کیا تماشا لگا رہی ہو یہاں؟؟سفینہ بیگم نے اُسے بازو سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا۔

آنٹی چھوڑیں میرا بازو درد ہو رہا ہے مجھے۔۔۔اُن سے بات کرتے ہوئے اُس کے لہجے میں نرمی تھی۔

یہاں تماشا لگانا بند کرو سمجھی، اور خاموشی سے یہاں سے چلو۔۔۔انہوں نے اُسے آنکھیں دکھاتے ہوئے وارن کیا۔ریحانہ بیگم بھی ماہنور کے ساتھ جا کھڑی ہوئیں

اس میں تماشا لگانے والی کیا بات تھی، اس نے کچھ غلط نہیں کیا اپنا دفاع کیا ہے اور میرا خیال میں یہ صحیح تھا۔۔۔ریحانہ بیگم نے اُس کی طرفداری کی۔

گھر چل کر اس معاملے پر بات ہو گی۔۔۔۔انہوں نے اِرد گرد لوگوں کی جانچتی نظروں کو دیکھا اور وہاں سے نکل گئیں اُن کے پیچھے ہی ماہنور اور ہاجرہ بیگم بھی باہر نکلیں۔

وہ چاروں ایک ساتھ ہی آئیں تھی اور واپسی پر سفینہ بیگم کا اپنے گھر لوٹنے کا ارادہ تھا لیکن ابھی وہ سب سلطان مینشن ہی جا رہے تھے، پورے راستہ خاموشی سے طے کرتے وہ سلطان مینشن کو حدود میں داخل ہوئے۔

زاویار اور بُراق دونوں ہی لاؤنج میں بیٹھے لیپ ٹاپ میں کچھ کام میں مصروف تھے جہاں بُراق اُسے اپنے آنے والے نئے پروجیکٹ کے بارے میں بتا رہا تھا، وہیں زوِش اُن دونوں کے لیئے چائے بنانے کی غرض سے کچن میں تھی اور عائشے اپنے روم میں بیٹھی پڑھائی کر رہی تھی۔

سفینہ بیگم تیز قدم اٹھاتے ہوئے اندر آئیں اور اپنے ہاتھ میں پکڑا بیگ زور سے صوفے پر پٹکا کہ زاویار اور بُراق دونوں اُن کی طرف متوجہ ہوئے۔

اُن کی اس حرکت پر بُراق نے زاویار کی طرف دیکھا جس سے لاعلمی کے باعث سر نفی میں ہلایا۔دونوں کی نظر لاؤنج کا دروازہ عبور کرتی ماہنور پر پڑی جس کے ساتھ ہاجرہ بیگم بھی اندر داخل ہوئیں۔

کیا ہوا ہے پھوپھو۔۔۔۔بُراق نے پوچھا۔

اپنی بیوی سے پوچھو کیا ہوا ہے۔۔۔۔بُراق نے ماہنور کو دیکھا جو خاموشی سے اُسے ہی دیکھ رہی تھی۔

آپا ایسا بھی کیا کر دیا بچی نے ؟اُس نے ایسا کچھ غلط نہیں کیا جس پر آپ کا یہ ردِ عمل ظاہر کر رہی ہیں۔۔۔اب کی بار ریحانہ بیگم کی آواز میں بھی تھوڑی سختی تھی اُنہیں سفینہ بیگم کے یوں بلاوجہ غصّے کرنے کی وجہ سمجھ نہیں آ رہی تھی۔

کچھ غلط نہیں کیا اس نے ؟؟وہاں پورے مال میں تماشا بنا دیا اس نے اور تُم کہہ رہی ہو کہ کچھ غلط نہیں کیا۔۔۔سفینہ بیگم نے قدرے اونچی آواز میں کہا کہ زوِش اور عائشے بھی اُن کے شور سے باہر لاؤنج میں آ گئیں۔

کوئی مجھے بتائے گا کہ کیا ہوا ہے؟؟ بُراق نے باری باری اُنہیں دیکھتے ہوئے پوچھا۔

میں بتاتی ہوں، تمھاری بیوی سے کوئی راہ چلتا لڑکا غلطی سے ٹکرا گیا اس نے تو پورے مال میں تماشا بنا دیا۔۔۔ سفینہ بیگم نے پوری کہانی اُسے بتائی۔

تو؟؟ بُراق نے یک لفظی سوال پوچھا۔

تو کیا؟ تُم اندازہ لگا سکتے ہو کہ لوگ کیسی نظروں سے دیکھ رہے تھے؟؟ اور اگر وہ غلطی سے ٹکرا ہی گیا تھا تو جانے دیتی اس میں اتنا تماشا لگانے والی کونسی بات تھی۔

آنٹی غلطی ایک بار ہوتی ہے بار بار نہیں وہ جان بوجھ کر دوسری بار ٹکرایا تھا۔۔۔ ماہنور نے اپنا دفاع کیا۔

تمھیں اُسے مارنے کی کیا ضرورت تھی؟ تماشا بنانے کی کیا ضرورت تھی؟؟ لڑکیوں کو یہ سب زیب نہیں دیتا کہ وہ گھر سے باہر جا کر لڑکوں کی طرح لڑائی کریں۔۔۔۔ اب کی بار وہ زور سے چِلائیں تھیں۔

www.novelsclubb.com

تُم نے اُسے چماٹ مارا تھا؟؟ بُراق نے اُس سے پوچھا جس پر اُس نے سر اثبات میں ہلایا۔

تمھیں اُسے چماٹ نہیں مارنا چاہیئے تھا۔۔۔ بُراق کے اتنے آرام سے کہنے پر ماہنور نے بے یقینی سے اُسے دیکھا۔

سمجھاؤ اسے یہ سب لڑائی جھگڑے لڑکی ذات کو زیب نہیں دیتے، وہ خاموش ہی اچھی لگتی ہیں۔۔۔۔اب کی بار سفینہ بیگم کے کہنے پر ماہنور کو غصّہ نہیں آیا وہ بس خاموش نظروں سے بُراق کو دیکھ رہی تھی۔

یہی تو میں کہہ رہا ہوں تمھیں اُسے صرف چماٹ مار کر نہیں چھوڑنا چاہیئے تھا تُم نے غلطی کر دی۔۔۔وہ ایک پل کے لیئے رکا۔

تمھیں اُس پر ہراسمنٹ کا کیس بھی کرنا چاہیئے تھا، میں تمھارے ساتھ ہوتا اور کسی کی اتنی ہمت نہیں ہوتی کہ وہ تمھیں کچھ کہتا۔۔۔اُس کے اس طرح کہنے پر ماہنور کی آنکھوں میں چمک اُبھری اور وہیں سفینہ بیگم نے غصّے سے اُسے دیکھا۔

تمھیں اپنی بیوی کو سمجھانا چاہیئے کہ ایسے معاملے میں خاموش رہے اور تُم اُسے اور شے دے رہے ہو؟

سوری پھوپھو، میں اپنی بیوی کو بلکل یہ بات نہیں سمجھا سکتا کہ وہ اس معاملے میں خاموش رہے۔۔۔۔

بُراق ایک خاندانی عورت کو یہ سب زیب نہیں دیتا کہ وہ راہ چلتے مردوں پر ہاتھ اٹھائے۔۔۔

تو کیا ایک خاندانی مرد کو یہ سب زیب دیتا ہے کہ وہ راہ چلتی عورتوں سے ٹکرائے، اُنہیں بلاضرورت چھوئے؟؟ وہ اُن کی ایک ہی بات سے تنگ آ چکا تھا اس لیئے تھوڑی سختی سے مخاطب ہوا۔

کیوں ہم ایسے معاملے میں عورت کو خاموش رہنے کو کہتے ہیں؟ کیوں ہم اُسے یہ نہیں سکھاتے کہ ایسے معاملے میں اپنے حق کا استعمال کرتے ہوئے سامنے والے پر کیس کیا جائے؟ عورت کی خاموشی مرد کو بڑھاوا دیتی ہے، اگر وہ پہلی بار میں ہی

اُس کے خلاف سخت قدم اٹھائے تو مرد دوسری بار کوئی بھی غیر اخلاقی حرکت کرنے سے گریز کرے گا،اور اگر ماہنور نے اُسے بھرے مال میں سب کے سامنے ذلیل کیا ہے تو صحیح کیا ہے۔۔۔اُس نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا۔اور ماہنور کے عین مقابل جا کر کھڑا ہوا۔

تمھیں کسی کے بھی کہنے پر اپنے کیۓ پر شرمندگی نہیں ہونی چاہیۓ۔تُم نے کچھ غلط نہیں کیا بلکہ تُم نے صحیح کیا ہے ایسے مردوں کو اگر روکا نہ جائے تو وہ یہی حرکت ہر دوسری عورت کے ساتھ کرتے ہیں۔تُم نے اُسے سب کے سامنے ذلیل کر کے اچھا کیا ہے اب وہ دوبارہ کسی عورت کے ساتھ ایسی کوئی بھی حرکت کرنے سے پہلے دس بار سوچے گا۔۔۔اُس نے ماہنور کی آنکھوں میں براہ راست دیکھتے ہوئے کہا۔سفینہ بیگم تو اُس کی اس طرح شاباشی دینے پر اتنا سا منہ لیئے خاموش ہی ہو گئیں البتہ سویرا کو یہ معاملہ اتنی آسانی سے ختم ہوتا دیکھ کر سکون نہیں ہوا،اور کسی

www.novelsclubb.com

نے ماہنور کو کچھ کہا بھی نہیں۔ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔اُس کے شیطانی دماغ میں سوچ آئی جسے اُس نے لفظوں کی شکل دی۔

ویسے غلطی اُس لڑکے کی نہیں تھی پہلے ماہنور ہی اُس سے ٹکرائی تھی۔۔۔۔اُس نے ہلکی آواز میں کہا تھا لیکن خاموشی ہونے کے باعث اُس کے الفاظ سب کی سماعت سے ٹکرائے۔بُراق کی آنکھوں میں پل میں خون اُترا وہ یکدم اُس کی طرف بڑھنے لگا جب ماہنور نے اُس کے بازو پر اپنی گرفت سخت کی،وہ وہیں ٹھہر گیا۔

میری بیوی کے خلاف ایک لفظ تمھارے منہ سے اور نکلا تو یاد رکھنا دوبارہ بولنے کے لیئے بھی ترس جاؤ گی۔۔۔۔اُس کے لہجے میں وارننگ کے ساتھ کچھ ایسا تھا کہ سویرا اپنا تھوک نگلتی دو قدم پیچھے ہوئی تھی۔

تمھیں شرم آنی چاہیئے تُم ایک عورت ہو کر دوسری عورت کے کردار پر کیچڑ اچھال رہی ہو۔۔۔۔اُس نے حقارت سے اُسے دیکھا اور ماہنور کا ہاتھ پکڑے سیڑھیاں عبور کرتے اوپر کی طرف چل دیا۔

زاویار نے ایک کوفت بھری نظر اُس پر ڈالی اور بُراق کا لیپ ٹاپ اُٹھا کر اپنے روم کی طرف بڑھ گیا۔عائشے اور زوِش بھی دوبارہ اپنے کاموں میں لگ گئیں،ہاجرہ بیگم نے ایک نظر اُن کے غصّے سے لال چہرے کو دیکھا اور وہیں اُن کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گئیں۔

ہمیں چلنا چاہیئے۔۔۔سفینہ بیگم نے سویرا کو دیکھتے ہوئے کہا اور اُٹھ کر اپنا بیگ اٹھانے لگیں۔

بیٹھیں آپا کچھ کھا کر جایئے گا۔۔۔

نہیں، ہمیں بھوک نہیں لگی۔۔۔وہ اُسی طرح منہ بنا کر وہاں سے چلی گئیں ہاجرہ بیگم نے بھی اُنہیں زیادہ اسرار نہیں کیا،وہ خود بھی اُن کے آج کے رویّے اور بلاوجہ غصّے کرنے کے خلاف تھیں۔

****

وہ اُس کا ہاتھ تھامے روم میں لے آیا، اندر آتے ہی وہ اُس کا ہاتھ چھوڑے صوفے پر بیٹھ گیا۔ دونوں ہاتھوں کو باہم ملائے مُٹھی کی شکل میں اپنے منہ پر رکھے، وہ نیچے بچھی قالین کو دیکھتے کچھ سوچنے لگا۔ وہ آہستہ قدم لیتی اُس کے ساتھ جا بیٹھی۔

تمھیں غصّہ آرہا ہے کیا؟؟ اُس نے پوچھا، بُراق نے سر اثبات میں ہلایا نظریں ہنوز قالین پر ہی تھیں۔

ایسے مردوں کے بارے میں سوچ کر غصّہ کرنے سے کیا ہوگا؟؟ وہ اُس کے سوال پر ہاتھ نیچے کرتے سیدھا ہو کر بیٹھا۔

مجھے اُس ذلیل آدمی کی وجہ سے غصّہ نہیں آرہا اُس نے جو کیا وہ تو غلط تھا ہی لیکن پھوپھو وہ کیسے اس معاملے میں خاموش رہنے کو کہہ سکتی ہیں۔۔ وہ کچھ نہ کہہ سکی اُس کے پاس کچھ تھا ہی نہیں کہنے کو۔

مجھے سمجھ نہیں آتی کہ گھر والے ایسے معاملے میں عورت کو خاموش رہنے کا کیوں کہتے ہیں؟؟

کیوں کہ اُنہیں اس بات کا ڈر ہوتا ہے کہ معاشرہ کیا سوچے گا، لوگ کیا کہیں گیں کیوں کے عموماً اگر کسی عورت کے ساتھ راستے میں کوئی ایسی حرکت ہوتی ہے اور وہ آواز اٹھائے تو سب سے پہلے اُنگلی اُسی پر اٹھائی جاتی ہے کہ وہ گھر سے نکلی کیوں ، چاہے وہ اپنے کسی کام کے سلسلے میں ہی کیوں نہ نکلی ہو لوگ اُس پر آوارگی کی تہمت لگانے سے بھی گریز نہیں کرتے۔

اور یہ معاشرہ تب کہاں ہوتا ہے جب بھری سڑک پر کوئی مرد ایسی حرکت کر جاتا ہے اور کسی کی اتنی ہمت نہیں ہوتی کہ وہ اُس مرد کو کچھ کہے یہ لوگ صرف تماشا دیکھتے ہیں، اس معاشرے کے لوگ برائی ختم کرنے کے بجائے اُسے روکنے کے بجائے موبائل نکال کر ویڈیوز بنانے لگ جاتے ہیں۔۔۔۔اُس کے انداز میں افسوس تھا۔

تو کیا ہم اس معاملے میں کچھ کر سکتے ہیں؟ ہم لوگوں کی سوچ بدل سکتے ہیں؟ ماہنور نے اُسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

ہمیں لوگوں کی پرواہ نہیں ہونی چاہیئے، جب ہمارے ساتھ کچھ غلط ہوتا ہے تو لوگ آکر ہماری مدد نہیں کرتے ہمیں اپنی مدد آپ کرنی پڑتی ہے اس لیئے جب اپنی لڑائی خود ہی لڑنی ہے تو یہ معاشرہ کیا سوچتا ہے ہمیں اس سے مطلب نہیں ہونا چاہیئے۔

ہم ایسے معاشرے میں رہتے ہیں نہ جہاں اگر عورت خاموش رہتی ہے تو وہ بہت عزت دار اور خاندانی کہلاتی ہے اور اگر وہ اپنے حق کے لیئے آواز اٹھاتی ہے تو وہ باغی کہلاتی ہے۔

تو کیا ہم واقعی میں کسی کی سوچ نہیں بدل سکتے؟؟

ہم، لوگوں کی سوچ نہیں بدل سکتے ہم کسی کو ایک چیز بار بار کیوں نہ سمجھائیں، اگر وہ سمجھنا ہی نہیں چاہتے تو ہمارے بولنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ معاشرہ تب ہی بدلتا ہے جب لوگ خود کسی معاملے پر سوچیں اور بدقسمتی سے یہاں کے لوگ سوچتے ہی نہیں ہیں، کچھ لوگ آج بھی اُسی دقیانوسی زمانے میں رہتے ہیں جہاں اگر اُنہیں اپنی بہن بیٹی کے خلاف کوئی بات سننے کو مل جائے تو وہ اُسے اپنی سو کالڈ عزت کی

خاطر مار دیتے ہیں اس بات کو سوچے بنا کہ جو انہوں نے سنا ہے وہ سچ ہے بھی یا نہیں

۔

نور، ہم یہاں کسی کی سوچ بدلنے کے لیئے نہیں آئے، یہ معاشرہ ہم لوگوں سے ہی بنتا ہے اور اگر ہر انسان خود کو صحیح رکھے، صحیح اور غلط میں فرق کرنا سیکھے تو معاشرہ بہتر بن سکتا ہے، اس لیئے دوسروں پر دھیان دینا چھوڑ دو خود پر دھیان دو، سمجھی؟؟ اُس نے اُسے سمجھاتے ہوئے پوچھا۔

ہمم۔۔۔

نیچے تھوڑی دیر پہلے مجھے سب کے سامنے ایسے لگا تھا جیسے میں نے تھپڑ مار کر کچھ غلط کر دیا ہے اور تُم میرا ساتھ نہیں دو گے۔۔۔۔اپنی ہتھیلیوں کو مسلتے تھوڑی دیر پہلے کی کہی گئی اُس کی بات کا حوالہ دیتے اُس نے ہلکی آواز میں کہا۔ بُراق نے اُس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں پکڑا اور اُس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے بولا۔

پہلی بات تُم نے کچھ غلط نہیں کیا تھا دوسری بات یہ کہ اگر تم کچھ غلط کرتی تو بھی میں سب کے سامنے تمھارا ہی ساتھ دیتا۔ تُم میری بیوی ہو اور تمھارا ساتھ دینا مجھ پر لازم ہے اگر مجھے تمھاری کسی بات کی درستگی کرنی ہو گی تو وہ میں اکیلے میں کرو گا سب کے سامنے نہیں۔۔۔اُس نے مان بھری نگاہوں سے سامنے بیٹھے وجود کو دیکھا، وہ پرفیکٹ شوہر تھا۔

کیا سوچ رہی ہو؟؟اُسے خود کو تکتا پا کر بُراق نے پوچھا۔

سوچ رہی ہوں تُم سیریس انداز میں بھی پیارے لگتے ہو۔

اوہ تو ماہنور میڈم کو میں پیارا لگتا ہوں؟

کبھی کبھی، جب تُم سمجھداروں والی باتیں کرتے ہو۔۔۔اُس نے لب دانتوں تلے دبائے شرارت کی۔

www.novelsclubb.com

اُونہہ، پھر تو میں تمہیں ہر وقت اچھا لگنا چاہئے کیوں کہ تمھارا شوہر بہت سمجھدار ہے۔۔۔ماہنور نے نظر بھر کر اُسے دیکھا وہ پورا کو مبو تھا۔ شرارتی، سمجھدار، سنجیدہ، مزاحیہ، غصّے والا، وہ صرف اپنے قریبی لوگوں کے ساتھ کھل کر بات کرتا تھا ورنہ اُس کے چہرے پر سنجیدگی کا خول ہوتا، وہ لوگوں سے اُنہیں کے انداز میں پیش آتا تھا

۔

*****

گھر کے تمام افراد نے مل کر اچھے ماحول میں کھانا کھایا تھا، مہتاب صاحب جو کہ دوست کے ساتھ بزنس لنچ پر گئے تھے اُن کو گھر آنے کے بعد دِن کے ہوئے واقعے کے بارے میں بتا دیا گیا تھا جس پر انہوں نے ماہنور کے سر پر ہاتھ پھیر کر اُسے داد دی کہ اُس نے کچھ غلط نہیں کیا۔ کھانا کھانے کے بعد ساری ینگ جنریشن چائے کا مزہ لیتے ہوئے باتیں کر رہی تھی۔

ویسے ایک بات کہوں تمھیں۔۔۔۔عائشے نے اپنے ساتھ بیٹھی ماہنور کو دیکھتے ہوئے کہا، چونکہ اُن دونوں کی عمر میں اتنا فرق نہیں تھا اس لیئے وہ ماہنور کو تُم کہہ کر ہی بلاتی تھی اور اُن دونوں نے ہے آپس نے آپ جناب والا کوئی تکلف نہیں رکھا تھا۔

ہمم بولو۔۔۔

تُم نے اچھا ہی کیا تھا اُسے مار کے میں تو کہتی ہو سر پھاڑ کر آجاتی اُس کا۔۔۔۔عائشے نے جذباتی ہوتے ہوئے کہا۔

ہاں سر پھاڑ دیتی اور اگر غلطی سے وہ مر جاتا تو کیس مجھ پر ہی بنتا۔۔۔۔

ہاں تو خیر ہے، میں ہوں نہ میں لڑ لیتی تمھارا کیس۔۔۔

مسز عائشے آپ وکیل بن رہی ہیں ابھی وکیل بنی نہیں ہیں۔۔۔اُس نے اُسے یاد دلایا کہ اُسے ابھی ڈگری تک نہیں ملی تو کیس لڑنے کا ایکسپیرینس کیا خاک ہو گا۔

وہ وکیل نہیں بنی تو کیا ہوا میں ہوں نہ۔۔۔بُراق نے اُس کے قریب ہوتے ہلکی آواز میں کہا۔

تُم سامنے والے کو مار کے آجاؤ تمھارا شوہر ہے نہ سنبھال لے گا۔۔۔اُس نے شوخ انداز میں کہا۔

شوہر کو جب بار بار عدالتوں کے چکر کاٹنے پڑتے نہ تب پتا چلتا شوہر کو۔

خیر ہے تمھارے لیئے عدالتوں کے چکر بھی کاٹ لیتا۔۔۔اُس نے آنکھ ونک کرتے جواب دیا ماہنور نے آئیبرو اُٹھا کر اُسے دیکھا جیسے کہنا چاہ رہی ہو "اچھا"۔

زیادہ شوخے بننے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔اُسے گھور کر کہتے وہ باقیوں کی طرف متوجہ ہو گئی.

*****

وہ اپنے بیڈ پر آرام سے لیٹے کمرے کی چھت کو دیکھ رہی تھی۔اُسے صبح سے اپنی طبیعت میں خرابی محسوس ہو رہی تھی،اُس کا دل بھی گھبرا رہا تھا وہ انہیں سوچوں میں تھی جب روم کا دروازہ کھلا مصطفیٰ کو اندر آتا دیکھ وہ اُٹھ کر بیٹھ گئی۔

دِن کیسا گزرا۔۔۔اُس نے مسکراتے ہوئے اُس سے پوچھا۔

صحیح گزرا ہے کچھ خاص نہیں۔۔۔ہاتھ سے گھڑی نکال کر سائڈ ٹیبل پر رکھتے اُس نے جواب دیا۔موبائل اور والٹ بھی وہاں رکھتے اُس نے پاس میں رکھے جگ سے پانی نکال کر پیا۔

تُم تھوڑی دیر صبر کرو میں چینج کر آؤ، پھر تُم سے بات کرتا ہوں۔۔۔اپنے اسکرب کی طرف اشارہ کرتے اُس نے کہا اور الماری سے ڈریس لیتے واشروم کی طرف بڑھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ باہر نکلا تھا،اُس کے بالوں سے پانی کے ننھے قطرے بہہ رہے تھے ۔وہ اب کافی فریش لگ رہا تھا۔

ہاں تو اب بتائیں آپ کا دِن کیسا گزرا۔۔۔اُس کے ساتھ بیٹھتے مصطفیٰ نے پوچھا۔

میرا، گزر گیا۔۔۔

کیا ہوا، کوئی پریشانی ہے کیا؟اُس کے مرجھائے چہرے کو دیکھتے اُس نے پوچھا۔

نہیں پریشانی نہیں ہے کوئی، بس دل گھبرا رہا ہے بہت۔۔۔

خیریت؟؟

پتا نہیں، عجیب محسوس ہو رہا ہے۔۔۔وہ اُس کے ایک بار پوچھنے پر اُسے سب بتا دیتی تھی اس لیئے صاف گوئی سے بولی۔

بخار تو نہیں کہیں۔۔۔ مصطفیٰ نے اُس کے ماتھے اور گردن پر ہاتھ رکھتے ٹیمپریچر چیک کیا جو کے نارمل ہی تھا۔

ابھی وہ کچھ کہتا کہ حور کا اچانک دل خراب ہونے لگا وہ بھاگتے ہوئے واشروم میں گھس گئی، مصطفیٰ بھی اُس کے پیچھے ہی گیا اُسے بیسن پر جھکا دیکھ کر مصطفیٰ نے

دونوں اطراف سے اُس کے بال پکڑ کر پیچھے کیئے اور اُس کی قمر رب کرنے لگا۔الٹی کرنے کے بعد اُس نے منہ دھویا۔ مصطفیٰ نے تولیہ اُس کے سامنے کیا جس سے اپنا منہ صاف کرتی وہ اُس کے ساتھ ہی باہر آئی۔

اب کیسا فیل ہو رہا ہے؟؟

بہتر۔۔۔

کچھ الٹا کھا لیا تھا کیا؟؟اُس نے پریشانی سے پوچھا۔ نہیں۔۔۔

پھر طبیعت کیوں خراب ہو گئی اچانک، صبح تک تو ٹھیک لگ رہی تھیں۔۔۔ حور نے حیرانگی سے اُسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

آپ ڈاکٹر ہی ہیں نہ؟؟اُس کی آواز میں حیرت اُبھری۔

ہاں کیوں؟؟

نہیں میرا مطلب آپ کو ڈاکٹر کی ڈگری کس نے دی؟؟

کیا مطلب کس نے دی، میری محنت کی ڈگری ہے۔۔

تو آپ پڑھتے بھی تھے یا صرف یونیورسٹی کی دیواروں کو ہاتھ لگا کر واپس آجاتے تھے۔۔۔۔

حور کیا بول رہی ہیں، لگتا ہے طبیعت زیادہ ہی خراب ہو گئی ہے جس سے آپ کے دماغ پر بھی اثر ہو گیا ہے۔۔۔اپنی جگہ سے اُٹھتے وہ حور کے لیئے گلاس میں پانی انڈیلنے لگا۔

آپ باپ بننے والے ہیں۔۔۔پانی ڈال کر اُس نے گلاس اُس کے سامنے کیا۔

اوہ اچھا میں باپ بننے والا۔۔۔کیا میں؟ میں باپ بننے والا ہوں؟ ہم دونوں باپ بننے والے ہیں؟ نہیں میرا مطلب کہ ہم ماں باپ بننے والے ہیں۔۔۔لفظ کانوں میں جذب ہوتے ہی اُس کی آنکھیں پوری کُھلیں تھیں۔

حور آپ سچ کہہ رہی ہیں نہ؟؟اُس کی آنکھوں میں چمک اور چہرے پر بے پناہ خوشی ظاہر تھی۔

ایسے معاملے میں جھوٹ کون بولتا ہے؟؟

آپ کو نہیں پتا آپ نے مجھے کتنی بڑی خوشی دی ہے۔۔۔اُس نے محبّت سے اُس کا ماتھا چوما۔

مجھ سے زیادہ خوشی تو آپ کو ہو رہی ہے۔۔۔

ہاں تو پہلی بار باپ بننے والا ہوں خوشی تو ہو گی نہ۔۔۔اُس نے اس طرح کہا تھا کہ حور نے آنکھیں سکیڑ کر اُسے دیکھا۔

میری بھی آپ کے ساتھ ہی شادی ہوئی ہے۔۔۔

اوہ بیگم کتنا بولتی ہو آپ، چلو۔۔وہ جلدی سے اُٹھ کھڑا ہوا۔

www.novelsclubb.com

کہاں؟؟اُس نے اُس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے اُسے روک کر پوچھا،اب یہ انسان کہاں لے کے جا رہا تھا اُسے۔

ڈاکٹر کے پاس۔۔۔حور نے اُس کا ہاتھ چھوڑتے اُسے سر تا پیر غور سے دیکھا،

مطلب یہ انسان خوشی میں واقعی بھول چُکا تھا کہ وہ خود بھی ڈاکٹر ہے،خوشی اُس کے دماغ پر چڑھ گئی تھی۔

آپ ہاسپٹل کیوں جاتے ہیں؟؟

کیا مطلب کیوں جاتا ہوں،میں ڈاکٹر ہوں۔۔اُس نے روانی سے جواب دیا پھر آخر میں اپنے جملے پر غور کرتے خود ہی رکا،حور نے آئیبرو اُٹھا کر اُسے دیکھا۔

یار میرا مطلب یہ تھا کہ کسی لیڈی ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں،کہیں کوئی پرابلم تو نہیں ۔۔۔

ابھی نہیں، ابھی وقت ہی کتنا ہوا ہے کچھ دنوں تک چلیں گے۔۔۔ حور نے منّت کی

۔

اچھا ٹھیک ہے۔۔۔ وہ جلدی سے مان گیا، وہ ایسے ہی اُس کے ایک بار کہنے پر سب مان جاتا تھا اُسے اُس کا خود سے منّت کرنا اچھا نہیں لگتا تھا وہ ہمیشہ حکم کرتی ہوئی ہی اُسے اچھی لگتی تھی۔

*****

آج شایان ہاؤس پورا روشنیوں سے جگمگا رہا تھا، ہر طرف رونق لگی ہوئی تھی، آج وہاں شایان ہاؤس کے نفوس کے علاوہ بھی سب موجود تھے، حور کے خوشی کے موقع پر آج سب کو دعوت دی گئی تھی جس میں شاہ ہاؤس اور سلطان مینشن کے لوگ شامل تھے۔ سب نے اُن دونوں کو مبارک باد دی۔ تمام عورتیں اس وقت حور کے سر پر بیٹھی تھیں اور مرد حضرات بھی اُسے کوئی لفافہ دے رہے تھے۔

بُراق دور سے بیٹھا یہ سارا سین دیکھ رہا تھا پھر مصطفیٰ کے قریب ہوتے ہوئے بولا۔

یہ سب لوگ بھابھی کو ہی لفافے کیوں دے رہے ہیں کوئی تمھیں کیوں نہیں دے رہا کچھ؟؟

وہی میں سوچ رہا ہوں مجھے بھی ملنا چاہئے یار کچھ۔۔وہ بھی اُنہیں ہی دیکھ رہا تھا جہاں کوئی اُسے پوچھ ہی نہیں رہا تھا۔

چلو خیر ہے ٹینشن نہیں لو میں ہوں نا، حکم کرو کیا چاہئے تمھیں میں دونگا۔۔۔بُراق نے کھلے دل سے اُسے آفر دی۔

زیادہ کچھ نہیں بس دو لکھ روپے۔۔

میں نے حکم کرنے کو کہا تھا بکواس نہیں۔۔اُس کی ساری سخاوت نکل گئی۔

ہاں تو تُو نے ہی کہا تھا ٹینشن نہیں لو میں ہوں نہ۔۔مصطفیٰ نے ترخ کر اُسی کے انداز میں کہا۔

ہاں تو ٹینشن نہیں لینے کو کہا تھا یہ تھوڑی کہا تھا کہ تُم مجھے ٹینشن دے دو۔۔

چُپ ہو کے بیٹھ جا یہاں پر۔۔ مصطفیٰ نے جلے بھنے لہجے میں کہا۔

بھلائی کا زمانہ ہی نہیں ہے۔۔اُس نے کندھے اچکائے۔ مصطفیٰ نے اُسے گھورا اور دونوں دوبارہ سے سامنے نظر آنے والے نظارے کو دیکھنے لگ گئے۔

*****

آج یونیورسٹی نہ جانے کی وجہ سے وہ لیٹ اٹھی تھی، سیڑھیاں اُترتی وہ اپنے بال سیٹ کرتی نیچے ہی آرہی تھی جب نظر سامنے بیٹھی سویرا پر گئی، اُس کا خوشگوار موڈ پل میں خراب ہوا تھا۔ سویرا نے ایک نظر اُسے دیکھا، جو اُسے دیکھ کر کچن کی طرف چل دی۔ ملازمہ کو ناشتہ بنانے کا کہتے ہوئے وہ دوبارہ باہر آئی اور لاؤنج میں رکھے صوفے پر بیٹھ گئی۔ ریحانہ بیگم نے اُن دونوں کو دیکھا جو ایک دوسرے سے ایسے منہ بنا کر بیٹھیں تھیں جیسے دشمن ہو، خیر سویرا کی پچھلی حرکت کے بعد وہ ماہنور کو اُس سے بات کرنے کے لیئے فورس بھی نہیں کرنا چاہتی تھی، اُنہیں خود بھی اُس کی کہی بات سے کافی دکھ پہنچا تھا لیکن وہ ہر بار اُسے اُس کی نادانی سمجھ کر معاف کر

دیتی ہیں، آج بھی صبح اُس کے آنے کے بعد سے ابھی تک وہ اُس سے نارمل انداز میں ہی بات کر رہی تھیں۔

مامی ویسے بُراق کہیں نظر نہیں آ رہا۔۔اُس نے بُراق پر خاصا زور دیتے کہا، ترچھی نگاہ ماہنور پر بھی ڈالی جو بے نیاز سی بیٹھی موبائل میں مصروف تھی۔

وہ آفس گیا ہے، کچھ کام تھا اُسے۔۔۔ریحانہ بیگم نے مٹھائی کے ڈبے شاپر میں رکھتے مصروف انداز میں جواب دیا۔

اچھا، اور زاویار؟؟

وہ بھی ہاسپٹل گیا ہے آتا ہی ہو گا تھوڑی دیر میں۔

ہمم، ویسے اُن دونوں کے بنا گھر ادھورا ہی لگتا ہے بلے سے جتنا بھی لوگ ہو یہاں، رونق اُن سے ہی ہے۔۔

www.novelsclubb.com

وہ تو ہے لیکن ماشاءاللہ سے میری بیٹیاں بھی ہیں نہ، آدھی رونق تو ان سے ہی ہوتی ہے۔۔۔انہوں نے ماہنور کی طرف دیکھتے ہوئے جواب دیا جواباً اُس نے موبائل سے نظریں اُٹھا کر مسکراتے ہوئے اُنہیں دیکھا۔۔سویرا تو اُن کی اتنی سی تعریف پر ہی منہ بن گیا۔

اچھا بیٹا تُم بیٹھو، میں ذرا پڑوس میں سے ہو آؤں اُن کے پوتے کا عقیقہ ہے تو جانا ضروری ہے میرا۔۔۔۔

جی جی مامی ٹھیک ہے۔۔سویرا نے خوش ہوتے جواب دیا، ماہنور نے اُس کی آواز میں خوشی دیکھ کر موبائل کو دیکھتے منہ کے زاویے بگڑے، اسے کس بات کی اتنی خوشی ہو رہی ہے۔

ریحانہ بیگم کے جاتے ہی سویرا نے لمبا سانس کھینچتے ماہنور کو دیکھا جو بنا اُس کی طرف دیکھے ناشتے کی ٹیبل کی طرف چلی گئی، وقت تو کھانے کا تھا لیکن نیند سے اٹھنے کے

بعد وہ سب سے پہلے چائے کے ساتھ ہی کچھ کھاتی تھی اس لیئے ناشتہ کرنے بیٹھ گئی

۔

سویرا نے اُسے دیکھا جو اُس کی موجودگی کو سراسر اگنور کر رہی تھی، اُسے بھی کون سی پرواہ تھی اُس کی وہ بھی بنا اُس سے بات کیئے گھر میں ٹہلنے لگی۔

****

زاویار ہاسپٹل سے گھر لوٹا تھا، روم میں آتے ہی اُس نے اپنی واچ اُتارتے سائڈ ٹیبل پر رکھی موبائل اور والٹ بھی جیب سے نکالتے اُس نے وہیں رکھا،

اپنے جوتے اُتارتے وہ پیٹ کے بل بیڈ پر ڈھے گیا، کچھ لمحے بعد اُس نے سائڈ ٹیبل پر رکھا اپنا فون اٹھایا اور انباکس میں گیا، اُسے زیادہ سکرال نہیں کرنا پڑا سب سے اوپر "جاناں" نام سے ایک پن چیٹ موجود تھی۔ چونکہ اُس کے موبائل میں بہت سے کولیگز کے میسج آتے رہتے تھے جس کی وجہ سے اُس نے اُس کی چیٹ کو پن کیا ہوا تھا تاکہ اگر اُس کا کوئی بھی میسیج آئے تو وہ باقی چیٹ میں کہیں نیچے نہ رہے بلکہ سب

سے اپر واضح نظر آئے،اور وہ ہاسپٹل میں چاہے جیتنا بزی ہو لیکن وہ اُس کو بنا انتظار کروائے اُسی منٹ میں جواب دے دیتا تھا وہ اُس کی زندگی کی پہلی priority ہے ، جسے وہ صرف کہتا ہی نہیں بلکہ مانتا بھی تھا۔تکیے پر اپنی تھوڑی رکھتے اُس نے ٹائپنگ کرنی شروع کی۔

"کہاں ہو؟گھر آنے میں کتنا ٹائم لگے گا؟؟"میسج سینڈ کرنے کے بعد وہ سکرین دیکھتے جواب کا انتظار کرنے لگا ایک منٹ بعد جوابی ٹیکسٹ موصول ہوا۔

"بس راستے میں ہوں، پہنچنے والی ہوں"۔۔۔میسج پڑھتے اُس نے "اوکے" لکھ کر سینڈ کیا اور موبائل سائڈ پر رکھتے دوبارہ پہلے کی طرح لیٹ گیا۔

کچھ دیر گزرنے کے بعد وہ اُٹھا اور سست قدم لیتا ہوا الماری کی طرف گیا اپنے کپڑے نکالتے وہ واشروم میں چلا گیا۔

سویرا نے آرام سے ڈور ناب پر ہاتھ رکھ کر گھمایا، ہلکا سا دروازہ اُس نے سر اندر کرتے روم میں جھانکا جہاں کوئی نظر نہیں آیا، پورا دروازہ کھولتے وہ اندر آ گئی اور اپنے پیچھے دروازہ بند کر دیا۔

روم میں آتے اس نے بیڈ کے اُوپر لگی زاویار کی فریم کو دیکھا جس میں وہ ہنس رہا تھا، یہ وہی ہنسی تھی جس پر وہ بچپن سے فدا تھی لیکن اُسے یوں سامنے سے یہ ہنسی کبھی دیکھنے کو نہیں ملتی تھی کیوں کہ وہ اُس کے سامنے کبھی ایسے کھل کر مسکراتا نہیں تھا ۔تصویر کو نہارتے اُس نے اِرد گرد دیکھا پھر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے آ کھڑی ہوئی، پہلے تو اس ٹیبل پر صرف زاویار کے پرفیوم رکھے ہوتے تھے لیکن آج اُس کے ساتھ رکھے زوِش کے سامان کو دیکھتے اُسے جلن ہونے لگی، اُس کا دل کیا وہ یہ سارا سامان اُٹھا کر زمین پر پھینک دے، اگر واشروم کے اندر گئے بندے کا ڈر اُس کے دل میں نہ ہوتا تو وہ ابھی تک اُس کے کپڑے سمیت سارے سامان کو جلا دیتی۔

www.novelsclubb.com

آنکھوں میں جلن لیئے اُس کے خود کو آئینے میں دیکھا، ٹائیٹ جینز کے اوپر چھوٹا سا سلیو لیس ٹاپ پہنے، ہلکا میک اپ کیئے کھلے بالوں کے ساتھ وہ کسی بھی مرد کو بہکا سکتی تھی۔اپنے آپ کو دیکھتے اُس کے شیطانی دماغ میں سوچ آئی اور آنکھیں روشن ہوئیں۔

**

موبائل استعمال کرتے کرتے وہ تنگ آچکی تھی اس لیئے باہر لاؤنج میں رکھے پودوں کے پاس آگئی، پودے اور اُن میں لگے رنگ برنگی پھولوں سے اُسے انسیت سی تھی جن کو دیکھتے اُس کا موڈ خوشگوار ہو جاتا تھا، پودوں کو دیکھتے وہ وہیں بیٹھ گئی، اُسے بُراق کے گھر آنے کا انتظار تھا اُس کے بنا وہ بور ہو جاتی تھی، بیزار سا چہرہ لیئے وہ بیٹھی تھی جب نظر دروازے سے اندر آتی زوِش پر گئی اُس نے ہاتھ میں پکڑے موبائل پر ٹائم دیکھا پھر اُسے۔

تُم لیٹ ہو گئی آج، کیوں؟؟ ماہنور نے اُس سے پوچھا۔

ہاں یار، آج پروجیکٹ تھا میرا ایک بس اسی سلسلے میں دیر ہو گئی۔

اچھا، تُم جاؤ تھوڑا آرام کرو پھر میں کھانا بھجوا دیتی ہوں تمھارے روم میں۔۔۔

نہیں میں نے یونیورسٹی میں ہی فاطمہ کے ساتھ کینٹین سے لے کر لنچ کر لیا تھا تو بھوک نہیں لگی ابھی۔۔۔

اچھا تمھارا پیٹ فل ہے اس کا مطلب تُم چائے بھی نہیں پیو گی۔۔۔اپنی مسکراہٹ چھپاتے اُس نے سیریز ہو کر کہا۔

ہاں تو پیٹ فل ہے تو اس کا چائے سے کیا لینا دینا ہے، چائے تو میں پیو گی۔۔۔وہ تو سیریس ہی ہو گئی تھی، وہ کیسے چائے کو منع کر سکتی تھی اس لیئے روانی سے بولی۔

جانتی تھی میں، چائے کی دیوانی۔۔۔ماہنور نے اُس کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالتے کہا اور اُس کے ساتھ اندر گئی۔

اچھا تُم جاؤ، میں بھجواتی ہوں۔۔۔

زاویار کہاں ہے؟؟ سیڑھیوں پر رُکتے اُس نے پلٹ کر اُس سے پوچھا جو کچن کی طرف جا رہی تھی۔

اوپر ہی ہیں وہ۔۔۔اُس نے جواب دیا وہ پلٹ گئی اور ماہنور کچن میں ملازمہ کو چائے بنانے کا کہنے کے لیئے چل دی۔

***

نہا کر نکلتے وہ باہر آیا، سویرا کی نظریں اُس پر گئیں جس نے بلیک جینز کے اُوپر وائٹ ڈریس شرٹ پہنی تھی، شرٹ کے نچلے دو بٹن بند تھے اور اوپر والوں کو بند کرتے وہ باہر آ رہا تھا، وہ ڈریسنگ ٹیبل کی طرف بڑھ رہا تھا جب کچھ محسوس کرتے اُس نے چہرہ اُوپر اٹھایا سامنے سویرا کو دیکھ کر اُسے حیرت ہوئی، اُسے نہیں یاد کہ وہ اُس کی موجودگی میں کبھی اس کمرے میں آئی ہو اور اِس وقت اُسے یوں اپنے کمرے میں موجود دیکھ کر اُس کی آنکھوں میں غصّے کے تاثرات اُبھرے۔

یہاں کیا کر رہی ہو تُم؟؟ کمرے کی خاموش دیواروں سے اُس کی بھاری آواز ٹکرائی تھی۔

میں تو بس تُم سے ملنے آئی تھی۔۔۔وہ اُس کے اس طرح پوچھنے پر پہلے توڈری تھی پھر خود پر قابو پاتے اُس نے دو قدم اُس کی طرف بڑھائے۔

ایک قدم اگے بڑھایا نہ تُم نے تو میں بھول جاؤ گا کہ تُم ایک لڑکی ہو اور میری کزن ہو۔۔۔لہجے میں دُنیا جہاں کی کڑواہٹ لیئے اُس نے سرد مہری سے کہا،اُس کے لہجے سے زیادہ اُس کی آنکھوں میں وارننگ تھی،اُس کے بڑھتے قدم رُکے تھے۔

چہرے پر مسکان لیئے اُس نے روم کا دروازہ کھولا لیکن سامنے اُن دونوں کو دیکھتے اُس کی مسکراہٹ غائب ہوئی تھی۔زاویار نے اُسے دیکھا دونوں کی نظریں ملی تھیں اُس کی خالی نظروں کو دیکھتے زاویار کی آنکھوں میں بے بسی نے جگہ لی۔شل ہوتے قدموں کے ساتھ وہ اندر آئی ہاتھ میں پکڑا اپنا بیگ اور سامان بیڈ پر پھینکتے وہ اُن دونوں کے مقابل کھڑی ہوئی۔

کیا کر رہی تھی تُم یہاں؟؟اُس نے زاویار سے کچھ نہیں پوچھا تھا وہ سویرا سے سوال کر رہی تھی۔

میں یہاں۔۔۔

جی تُم یہاں، میرے کمرے میں کس کی اجازت سے آئی ہو؟؟اب کی بار کمرے کی خاموش دیواروں نے عورت کی اونچی آواز سنی تھی۔

میں۔۔زاویار کے کہنے۔۔۔۔کمرے کی دیواریں اُس کا جملہ مکمل سنتی اُس سے پہلے اُنہیں ایک کرارے چماٹ کی آواز سنائی دی اور اُسی کے ساتھ خاموشی چھا گئی، دیواروں نے ہلکی سی نظریں اُٹھا کر اُنہیں دیکھا آج پہلی بار اُنہیں اپنے پاس سے ایسی اونچی آوازیں سنائی دے رہی تھی ورنہ وہ تو محبّت کی میٹھی سرگوشیاں سننے کی عادی تھیں۔

سوچ سمجھ کر الفاظ نکالنا منہ سے کیوں کہ جہاں تُم کھڑی ہو وہ جگہ بھی میری ہے اور جس کے بارے میں تُم بول رہی ہو وہ شوہر بھی میرا ہے۔۔۔اُس نے شہادت کی انگلی اٹھائے ایک ایک لفظ چبا کر کہا۔

تُم نے مجھے چماٹ مارا؟؟گال پر ہاتھ رکھتے اُس نے چلا کر کہا۔

شُکر کرو صرف چماٹ لگا ہے ورنہ جو الفاظ تمھارے منہ سے نکل رہے تھے نہ اُن کی وجہ سے تو میں تمھارا منہ توڑنے کی ہمّت بھی رکھتی ہوں۔

تُم جیسی لڑکیاں نہ خود خوش رہ سکتی ہیں نہ دوسرے کو خوش دیکھ سکتی ہیں، جو اپنی ناکام محبّت کی وجہ سے دوسرے سے حسد کرتی ہیں اور پھر اپنی ہی لگائی ہوئی حسد کی آگ میں جلتی رہتی ہیں اور ایک دِن ختم ہو جاتی ہیں۔۔۔

نکلو ابھی یہاں سے اور آئندہ بنا کسی وجہ کے تمھاری شکل مجھے اِس گھر میں نظر نہ آئے۔۔۔اُس نے اُسے وارننگ دیتے ہوئے دروازے کی طرف اشارہ کیا، وہ تو اپنی اتنی تذلیل پر آگ بگھولا ہو گئی تھی وہ ضرور اُسے کچھ کہتی یا جوابی تھپڑ لگاتی

اگر اُس کے پیچھے کھڑا انسان زاویار نہ ہوتا، قہر آلود نظروں سے اُسے دیکھتی وہ روم سے باہر نکل گئی۔

گال پر ہاتھ رکھے تیزی سے سیڑھیاں اُتر رہی تھی، جب ماہنور سے ٹکراتے ٹکراتے بچی تھی۔

اوہ لڑکی مانا کہ جس جگہ آپ کی بے عزتی کی جائے وہاں ایک منٹ نہیں رُکنا چاہئے لیکن دیکھ کر تو چلو ورنہ کہیں گر جاؤ گی اور بلاوجہ دانت ٹوٹ جائیں گے، اچھی تو تُم ویسے ہی نہیں لگتی لیکن ٹوٹے ہوئے دانتوں کے ساتھ تو بلکل ہی نہ قابلِ برداشت ہو جاؤ گی۔۔۔اُس کے گال پر رکھے ہاتھ اور لال چہرے کو دیکھتے ماہنور لمحے میں سمجھ چُکی تھی کہ اوپر کیا ہوا ہو گا اور پھر اپنی بات کا بدلہ بھی تو لینا تھا اسی لیئے جلے پر نمک چھڑکنے آگئی تھی، اپنا بدلہ تو وہ کسی پر اُدھار نہیں رکھتی تھی۔

تُم نہ مجھ سے دور ہی رہو تو اچھا ہے۔۔۔اُنگلی اُس کے سامنے کرتے وہ دبا دبا غرائی۔

ہاں تو میں کون سا تمھارے گھر آتی ہوں، تُم ہی روز منہ اُٹھا کر یہاں آ جاتی ہو ۔۔۔۔اپنی اُنگلی سے اُس کی اٹھی اُنگلی کو نیچے کرتے ماہنور نے بہت کچھ اُس پر جتایا۔

میرے ماموں کا گھر ہے میں جب چاہے یہاں آسکتی ہوں تُم ہوتی کون ہو مجھے روکنے والی۔۔۔۔وہ جو اوپر کچھ نہ کہہ سکی تھی یہاں نیچے آ کر اپنا غصّے اتارنے لگی۔

برائے مہربانی ماموں اور مامی کے لیئے اس گھر میں آیا کریں اُن کے بیٹوں کے لیئے نہیں۔۔گہرا طنز مارتے اُس نے دھیمی آواز میں اُسے جواب دیا۔

کیا مطلب ہے بیٹے کے لیئے؟ کہنا کیا چاہتی ہو تُم؟ وہ بھڑک اٹھی۔

تُم اچھے سے جانتی ہو اس بات کا جواب اور ہاں میں وہی کہنا چاہ رہی ہوں جو تُم سوچ رہی ہو، لڑکی ہو لڑکی بن کے رہو خاندانی لڑکیوں کو یہ سب زیب نہیں دیتا۔۔۔ اُس نے وہی جملہ دوہرایا جو اُسے سننے کو ملا تھا لیکن اس بار اس جملے کا استعمال صحیح جگہ کیا گیا تھا۔

تُم مجھے سکھاؤ گی کہ خاندانی لڑکیوں کو کیا زیب دیتا ہے اور کیا نہیں؟ تُم نے خود میں اور مجھ میں فرق دیکھا ہے؟ ہم دونوں کی سوچ میں کافی فرق ہے، ہم دونوں کے فیشن سینس کو ہی دیکھ لو تمھیں فرق خود ہی دکھائی دینے لگ جائے گا۔۔۔اُس کے اس طرح کہنے پر ماہنور نے سر تا پیر اُسے دیکھا وہ شاید چپکی ہوئی پینٹ اور آدھے ادھورے ٹاپ کو فیشن سمجھ رہی تھی۔

صحیح کہہ رہی ہو تُم، تُم میں اور مجھ میں خاصا فرق ہے۔۔۔اُس نے رُک کر اُس کے چہرے کا جائزہ لیا جو اپنے آپ کو دیکھتے فخر محسوس کر رہی تھی۔

میں آج کے ماڈرن زمانے میں رہنے والی ہوں اور تُم جاہلوں کے زمانے کی۔۔۔اُس نے افسوس سے کہا سویرا کی مسکراہٹ سمٹی تھی۔

کیا بکواس کی ئے جا رہی ہو؟؟

تمھیں پتا ہے پرانے جاہلوں کے زمانے میں انسان جنگلات میں رہتے تھے اور اپنا جسم نہیں ڈھکتے تھے، پھر اسلام نے اُنہیں اشرف المخلوقات کا رتبہ دیا اور اُنہیں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

صحیح غلط کی تمیز سکھائی،اور عورت کو ایک مقام دیا اور آج کل وہی عورتیں دوبارہ سے فیشن کے نام پر ایسا لباس پہنتی ہیں جس سے اُن کا جسم نظر آئے،اور بہت فخر سے خود کو ماڈرن کہتی ہیں یہ سوچے بنا کہ وہ ماڈرن ہونے کے بجائے جاہلوں کے زمانہ میں لوٹ رہی ہیں۔۔۔وہ جو پہلے اُسے تنگ کرنے کے ارادے سے آئی تھی اس وقت اُسے واقعی اُس کی سوچ پر افسوس ہو رہا تھا وہ کیسے اس طرح کا لباس پہن کر فخر محسوس کر سکتی تھی۔

میں نہیں جانتی تھی کہ آج کل کے زمانے میں بھی تُم جیسی چھوٹی سوچ رکھنے والی لڑکیاں موجود ہونگی، جنہیں فیشن کا نہیں پتا اور یہ جسے تُم جاھل پن کہہ رہی ہو نہ یہ آزاد خیالی ہے جو تُم جیسی دقیانوسی سوچ رکھنے والی لڑکی نہیں سمجھ سکتی۔۔۔اُس نے اتنے آرام سے کہا کہ ماہنور کو ہنسی آگئی مطلب وہ بھی کسے سمجھا رہی تھی۔

سویرا ڈارلنگ ہیرا دیکھا ہے کبھی؟ ہیرے کو ہمیشہ کور میں رکھا جاتا ہے چھپا کے کیوں کہ لوگ اُس کی قیمت جانتے ہیں جب کے پتھر تمھیں بنا کسی کور کے زمین پر

پڑے ملیں گے جو کہ لوگوں کی ٹھوکروں کی زد میں آتے ہیں، عورت ہیرے کی طرح ہوتی ہے۔اپنی قیمت کو پہچانو قیمتی ہیرا بنو نہ کہ بے مول پتھر۔۔۔لمحے کے لیئے اُس کے الفاظوں نے سویرا کا دیہان بٹایا تھا لیکن پھر سر جھٹکتے وہ ایک ادا سے بولی۔

تُم یونیورسٹی تو جاتی ہی ہو گی نہ تو وہاں یہ بھی دیکھا ہو گا کہ کیسی لڑکیاں زیادہ مقبول ہوتی ہیں؟۔۔۔ماہنور کو تعجب ہوا یعنی وہ صرف اس دُنیا میں مقبولیت حاصل کرنے کے لیئے اتنے جتن کر رہی ہے اس دُنیا کے لیئے جو کہ فانی ہے،اگر اتنی محنت اُس نے خدا کی نظر میں مقبولیت حاصل کرنے کے لیئے کی ہوتی تو یہ دُنیا خود بہ خود اُس کی ہو جاتی۔۔اُسے اُس کی سوچ پر ترس آنے لگا تھا وہ سمجھ چُکی تھی اِس لڑکی کو اپنی بات سمجھانا اپنے الفاظ ضائع کرنے کے مترادف ہے۔

www.novelsclubb.com

اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے وہ۔۔۔ Girl go have some life

تمسخر ہے ہنسی۔وہ آگے بڑھنے لگی جب اچانک پاؤں کے نیچے کچھ محسوس کرتے وہ رکی۔

اُلپس یہ تو میرے پاؤں کے نیچے آگئی۔۔۔اُس نے سویرا کو دیکھتے افسوس سے کہا اور اپنا پاؤں اُٹھا کر نیچے دیکھنے لگی۔

کیا؟؟سویرا نے بھی اُس کے پاؤں کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

تمھاری گری ہوئی سوچ۔۔۔۔لبوں کا کنارا دانتوں تلے دبائے اُس نے کہا گویا اُس کا مذاق اڑایا تھا۔جب تک سویرا کو اُس کی بات سمجھ آئی تب تک وہ آگے سیڑھیوں پر قدم رکھ چکی تھی،وہ یکدم اُس کی طرف پلٹی۔

سمجھتی کیا ہو تُم خود کو؟؟ہال کے بیچ و بیچ کھڑے ہوتے اُس کی پُشت کو دیکھتے وہ چِلاّئی

۔

وہ پلٹی ایک گہری نظر سے سر تا پیر اُسے دیکھتے حقارت سے آنکھیں گول گھمائیں۔

"انہہ "سیڑھیاں چڑھتی وہ اوپر چلی گئی۔اپنی اتنی بے عزتی پر تو اُس کا خون کھول اُٹھا اُس کا دل کیا وہ جا کر اُس کا سر پھاڑ دے لیکن یہ اُس کے بس میں نہیں تھا پیر پٹختی وہ داخلی دروازے سے باہر نکل گئی۔

*****

وہ ابھی تک روم کے دروازے کو ہی دیکھ رہی تھی جہاں سے سویرا باہر گئی تھی، زاویار نے اُسے کندھے سے پکڑ کر اپنی طرف موڑا۔

لڑکی اتنا غصّہ ؟؟

ہاں تو؟ نہیں ہونا چاہئے کیا؟؟

ہونا چاہئے بلکل ہونا چاہئے، بات ہی ایسی تھی۔۔۔اُس نے اُس کی ہاں میں ہاں ملائی۔

www.novelsclubb.com

ایک تو میرے روم میں آئی اوپر سے میرے شوہر پر الزام لگانے جا رہی تھی۔۔۔۔

اُس نے دونوں باتیں انگلیوں پر گنوائیں وہ تو بس اُس کی انگلیوں کی حرکت دیکھ رہا تھا ۔اُس نے اُسے کوئی صفائی نہیں دی تھی اور مقابل نے اُس سے کچھ پوچھا بھی نہیں تھا وہ اُس پر آنکھیں بند کر کے بھروسہ کرتی تھی کیوں کہ اُس نے سب سے زیادہ محنت اپنی کردار پر کی تھی۔

بلکل، تُم نے ٹھیک کیا اُسے چماٹ لگا کر میں تمھاری جگہ ہوتا تو نہ تو اُس کے دوسرے گال کو بھی ناراض نہ کرتا اُس کو بھی اُس کا پورا حق دیتا۔۔۔

اوہو! تُم مجھے پہلے یاد دلاتے نہ میں اُس کے دوسرے گال پر بھی چماٹ لگانی تھی۔

تُم نے مجھے کچھ بولنے کا موقع ہی نہیں دیا۔۔اُس نے معصومیت سے کہا۔

تو تُم ہلکا سا آگے ہو کر میرے کان میں بول دیتے نہ۔۔۔

چلو نیکسٹ ٹائم۔۔

یہ بات میرے دماغ میں کیوں نہیں آئی۔۔اُس کے انداز میں اتنا ہی افسوس تھا جتنا ایک بزنس مین کو اپنی کروڑوں کی ڈیل لاس ہونے پر ہوتا ہے۔

اتنا نہیں سوچو ویسے ہی چھوٹا سا دماغ ہے وہ بھی ختم ہو جائے گا۔۔۔زاویار نے سنجیدگی سے کہا،اُس نے چہرہ گھوما کر اُسے دیکھا وہ جو اپنا قہقہہ روکے کھڑا تھا کھل کر ہنسنے لگا۔

ہاں چھوٹا سا دماغ ہے کیوں کہ آدھا تو میں نے تمھیں دے دیا تھا نہ۔۔۔وہ ترخ کر بولی۔

نہیں میرے پاس اپنا تھا۔۔۔ہنسنے کے بیچ اُس نے جواب دیا۔

تمھارے اپنے والے پر زنگ لگ گیا تھا۔۔۔اُس نے ترکی باتر کی جواب دیا۔

چلو اچھا ہے،لوگ محبّت میں دل دیتے ہے تُم نے کچھ نیا کیا ہے دماغ دے کر۔۔

مسٹر شوہر اب آپ فری میں فری ہو رہے ہیں۔۔۔

تو پیسے لے لو۔۔اُس نے آفر دی۔

کتنے پیسے دے سکتے ہیں آپ۔۔اُس نے سینے پر ہاتھ باندھتے پوچھا ڈیل بُری نہیں.

جیتنے تُم مانگو، بندہ حاضر ہے۔۔

کنگلے ہو جاؤ گے، پھر نہیں کہنا کہ میں لُٹ گیا۔۔۔اُس نے وارننگ دی۔

لوٹنے والی اتنی خوبصورت ہو تو میں روز لٹنے کے لیئے تیار ہوں۔

اتنی نوازشیں، خیریت تو ہے؟؟اُس نے کن اکھیوں سے پوچھا۔

ہاں میں نے سنا ہے غریبوں کی مدد کرنی چاہیئے اور ضرورت مندوں کو پیسے بھی دینے چاہیئے تو سوچا کیوں نہ یہ نیکی کا کام میں بھی کر لوں۔۔۔شرارت سے کہتے وہ اُس کے سامنے سے نکل کر دروازے کی طرف گیا کیوں کہ اُسے اندازہ تھا کہ اپنی اس بات کے بعد اُسے یہاں سے بھاگنا ہی پڑے گا۔

www.novelsclubb.com

تُم۔۔۔وہ پیر پٹختی پیچھے مڑی،وہ دروازے کے پاس کھڑا تھااُس کی طرف بڑھنا فضول تھا،اُس نے اِرد گرد دیکھااُسے کچھ نہیں ملا۔

جوتا تمھارے پاؤں میں ہے۔۔۔زاویار نے اُسے یاد دلایا،اُس نے ایک نظر پاؤں میں پہنے جوتے کو دیکھا پھر اُسے،وہ اُسے جوتا نہیں مار سکتی تھی کچھ نہ ملنے پر اُس نے بیڈ پر رکھا تکیا اٹھایا اور اُس کو دے مارا جو سیدھا اُس کے سینے پر جا کر لگا تھا۔

لڑکی تُم گھر پر چیزیں اُٹھا کر سب کو مارتی تھی کیا؟اتنے پکے نشانے ہیں تمھارے ۔۔۔تکیا ہاتھوں میں پکڑتے اُس نے اُس سے پوچھا،ابھی وہ ہاتھ میں ہی تھا جب اُس نے دوسرا بھی اُٹھا کر اُس کی طرف پھینکا یہ اُس کو نہیں لگا تھا وہ اچانک سائڈ ہوتے روم کے دروازے سے باہر نکلا جہاں ماہنور ہاتھ میں چائے لیئے کھڑی تھی۔زمین پر پڑے تکیئے کو اور پھر اُسے دیکھتے وہ کچھ سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی،زاویار یکدم سیدھا ہوا اپنی شرٹ صحیح کرتے وہ اُسے دیکھتے مسکرایا۔

کچھ نہیں،وہ بس میں چیک کر رہا تھا تمھاری بہن کا نشانہ کتنا پکا ہے۔۔

پھر کیا پتا چلا۔۔

بڑی خطرناک ہے میری بیوی، بچ کے رہنا پڑے گا اب سے۔۔

بڑی دیر سے پتا چلا ہے آپ کو۔۔۔اُس نے ٹرے سے چائے کا کپ اُٹھا کر اُسے دیتے ہوئے کہا۔

کیا کر سکتے ہیں اب۔۔وہ ہنس دی زاویار آگے بڑھ گیا۔وہ دروازے میں پڑے تکیئے کے اُوپر سے پھلانگتی ہوئی اندر آئی۔

بیچارے سے تو ہیں یار زاویار بھائی، کیوں مار رہی تھی اُنہیں۔۔

تو کون سا ان تکیوں کے لگنے کی وجہ سے اُس کا زخم بن گیا ہے،ان کے لگنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا تمھارے زاویار بھائی کو۔۔۔وہ تکیئے اُٹھا کر دوبارہ اپنی جگہ پر سیٹ کرنے لگی۔

زوی تمھیں دیکھ کر نہ بہت خوشی ہوتی ہے۔۔وہ اُس کے ساتھ آ بیٹھی۔

تمھیں دیکھوں تو اِس بات پر یقین آتا ہے کہ جو ہوتا ہے وہ انسان کے اچھے کے لیئے ہی ہوتا ہے۔

مجھے بھی خود پر فخر ہوتا ہے کہ میں نے اُس آزمائش کو صبر کے ساتھ پار کیا اور دیکھو آج مجھے میرے صبر کا پھل مل گیا وہ بھی اتنا میٹھا۔۔اُس نے ایک نظر اُس دروازے کو دیکھتے ہوئے کہا جہاں سے کچھ دیر پہلے زاویار باہر نکلا تھا۔

حور صحیح کہتی تھی اگر وہ خُدا کسی انسان کے ذریعے تکلیف دے کر تمھیں پیچھے ہٹنے کو کہہ رہا ہے تو پیچھے ہٹ جاؤ، خود کو اُس انسان پر مسلط نہ کرو۔اُس کی دی گئی تکلیف کو محبّت سمجھنا سب سے بڑی بیوقوفی ہے، ایک ایسے انسان کے ساتھ رہنا جو غصّے میں ہو تو آپ کے ساتھ لینگویج ابیوز کرے اور غصّے ٹھنڈا ہونے کے بعد آپ سے معافی مانگے اور اپنی محبّت کا یقین دلوائے تو یہ محبّت نہیں ٹاکسیسیٹی کہلاتی ہے اور سب سے قابلِ رحم ذات اُن عورتوں کی ہوتی ہے جو ایسے مردوں کو معاف کر دیتی ہیں۔صائم کی طرف سے کی گئی بے اعتباری کے بعد میں نے اُسے کبھی اُس خدا سے

نہیں مانگا، میں کس منہ سے ایک ایسے انسان کو مانگتی جس نے بیچ راستے میں مجھے اکیلا چھوڑ دیا تھا، ہاں میں اللہ سے اپنے حق کی خوشیاں مانگتی تھی اور دیکھو وہ مجھے مل گئی، ہم اللہ سے ایک پھول مانگتے ہیں وہ ہماری دعا سُن تو لیتا ہے لیکن عطا کرنے میں تھوڑی دیر ہو جاتی ہے کیوں کہ وہ ایک پھول دینے کے بجائے ہمیں پورا باغ دینے کے اسباب بنا رہا ہوتا ہے، بس ہمیں ہمیں اُس پر یقین رکھنا چاہیئے۔۔۔اُس نے ایک گہرا سانس خارج کیا

جتنی تُم اچھی ہو نہ تُم زاویار بھائی جیسا شوہر ہی ڈیزرو کرتی ہو۔۔

ہاں جو مجھ سے مار بھی کھا لے، ہیں نہ؟؟ شرارت سے کہتے اُس نے آنکھ ونک کی۔

وہ ہنس دی۔

زوی ایک بات پوچھو؟؟ کچھ لمحے بعد اُس نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔

ہاں ہاں پوچھو۔۔وہ چائے اُٹھا کر پینے لگی۔

کیا پردہ عورت کے لیئے پابندی ہے؟؟زوِش نے اُسے دیکھا وہ سنجیدہ تھی، یہ سوال اچانک اُس کے ذہن میں کیوں آیا۔

تُم یہ سوال کیوں پوچھ رہی ہو؟

تُم بتاؤ نہ۔۔

تُم نے اُس پھل کو دیکھا ہے جو ڈھکا ہوا نہ ہو؟اُس پھل پر مکھیاں آکر بیٹھتی ہیں اُسے تھوڑا سا کھاتی ہیں اور پھر چھوڑ دیتی ہیں، پھر وہ پھل کوئی انسان نہیں کھا سکتا اور وہ سَڑ جاتا ہے۔بجائے اُس کے وہ پھل جو ڈھکا ہوا ہو دیکھنے میں ہی کتنا تازہ لگتا ہے کہ اُسے کھانے کو بھی جی چاہتا ہے اور وہ مکھیوں سے بھی بچا رہتا ہے۔ٹھیک اسی طرح عورت کی مثال بھی اُس پھل جیسی ہے۔

پردہ عورت کے لیئے پابندی نہیں بلکہ اُس کے تحفّظ کے لیئے ہے، اگر عورت کو ایک دِن مرد کی آنکھ لگا دی جائے نہ تو وہ اگلے دن خود کو ساتھ پردوں میں لپیٹ کر باہر نکلے۔۔

کیا یونیورسٹی میں پڑھنے کے لیئے لوگوں میں مقبولیت حاصل کرنے کے لیئے ضروری ہے کہ ہم بے پردہ ہو؟؟اُس کے ذہن میں سویرا کی باتیں چل رہی تھیں۔

ہم پڑھنے جاتے ہیں شعور حاصل کرنے کے لیئے اپنی ذات کو نکھارنے کے لیئے اور یہ سب ہم پردے میں رہ کر بھی کر سکتے ہیں اور جہاں تک بات مقبولیت حاصل کرنے کی ہے تو وہ تمھاری بات ٹھیک ہے آج کل کے زمانے میں اکثر لوگ بے پردہ لڑکیوں سے جلدی دوستی کر لیتے ہیں کیوں کہ اُن کا یہ مائنڈ سیٹ بنا ہوتا ہے کہ اگر یہ عورت پردہ کر رہی ہے تو یہ چھوٹی سوچ کی ہو گی۔۔۔زوِش نے اُسے سو(۱۰۰)میں سے ساٹھ(۶۰)لوگوں کی تلخ سوچ بتائی جو وہ خود بھی جانتی تھی۔

www.novelsclubb.com

کیا لڑکوں میں مقبولیت حاصل کرنا اتنا ضروری ہے کہ عورت کو بے پردہ ہونا پڑے ؟؟اُس نے ایک اور سوال کیا اُس کی آواز میں گہرا صدمہ تھا۔

اِس زمانے میں صرف اللہ کی نظر میں مقبولیت حاصل کرنا ضروری ہے اُس کے علاوہ کسی اور کی نظر کو اتنی اہمیت نہیں دینی چاہیئے۔اگر اللہ کا حکم ہے کہ آپ نے

پردہ کرنا ہے، خود کو چھپا کر رکھنا ہے تو بس اس کے آگے اگر مگر کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، اپنے رب کو راضی کریں اُس کی نظر میں بہتر بنیں، اگر یہ سو کالڈ so called ماڈرن زمانے کے لوگ آپ کو دقیانوس کہتے ہیں تو کہنے دیں آپ اُن کو جواب دہ نہیں ہیں۔

ہمم، سب کی اپنی اپنی سوچ ہے اپنی اپنی چوائس ہے، سب کو آزادی حاصل ہے وہ جو چاہیں وہ کریں۔۔اپنے صدمے سے باہر آتے اُس نے آخر کو آپ کسی کے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے۔

نور پردہ چوائس نہیں ہے یہ فرض ہے، اور جو لوگ کہتے ہیں نہ کہ شرم اور حیا تو عورت کی نگاہ میں ہونی چاہیئے پردہ نہ بھی کرو تو کچھ نہیں ہوتا، اُن لوگوں کو بس یہ بات پوچھنی چاہیئے کہ کیا آپ خاتون جنّت حضرت فاطمہ زہرا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے زیادہ حیادار ہیں؟ نہیں نہ، اگر انہوں نے پردے کا حکم ماننا ہے تو پھر آپ کے پردہ نہ کرنے کی سو دلیلوں کا کوئی جواز ہی نہیں بنتا۔۔

اسلام نے عورت کو ایک پہچان دلوائی ہے اور عورت کو جتنی آزادی دینی تھی اسلام دے چُکا ہے اب اُس کے آگے جو عورت کو چاہیئے وہ آزادی نہیں بے حیائی ہے۔۔

تو کیا ہم مرد ذات سے بات نہیں کر سکتے ؟؟

نور ایسا نہیں ہو سکتا دیکھو زندگی کے کسی نہ کسی موڑ پر آپ کو مرد ذات سے بات کرنی پڑ سکتی ہے یونیورسٹی میں پڑھائی کے دوران، آتے جاتے پبلک سواریوں میں ڈرائیور کے ساتھ یا دکان پر کپڑے بیچنے والا دکان دار کر ساتھ، بس بات کرتے وقت اپنی حدود نہیں بھولنی چاہیئے اور آپ کا لہجہ بھی اتنا سخت ہونا چاہیئے کہ سامنے والا کسی خوش فہمی میں مبتلا نہ ہو سکے اور اپنی حدود بھی کراس نہ کرے۔

اللہ ہدایت دے سب کو اور انہیں اتنا شعور دے کہ وہ یہ سب سوچیں اور اس پر عمل بھی کریں۔۔۔ماہنور نے ٹھنڈی سانس لیتے ہوئے کہا، وہ یہ تمام باتیں پہلے سے ہی جانتی تھی لیکن آج اُسے سویرا کی سوچ پر تعجب ہوا اور اپنی اسی حیرانگی کو ختم کرنے کے لیئے اُس نے زوِش سے یہ سب پوچھا۔

آمین۔۔

ویسے تمھارے دماغ میں یہ سوال اچانک کہاں سے آ گئے؟آج سے پہلے تو کبھی نہیں پوچھے تُم نے۔۔۔

وہ کیا ہے نہ اِس روم میں آنے سے پہلے راستے میں میری ملاقات ایک ماڈرن لڑکی سے ہو گئی تھی۔۔۔اُس نے طنز مارتے ہوئے کہا۔

کون؟سویرا؟اُسے اچانک وہی یاد آئی تھی۔ماہنور ہنس دی۔زوِش نے سر نفی میں ہلایا اُسے کچھ دیر پہلے کی حرکت یاد آ گئی اللہ بچائے اُس سے۔

*****

www.novelsclubb.com

ہاسپٹل کے کوریڈور میں جہاں ہر جگہ گہما گہمی تھی،آس پاس بینچ پر بیٹھا ہر انسان اپنے ہی کسی کام میں مصروف تھا ایسے میں وہ دونوں چہرے پر سنجیدگی سجائے

اسکرب پہننے خاموشی سے باہر کی طرف جا رہے تھے۔ مصطفیٰ نے اُس کے سیریس چہرے کو دیکھا اُسے شرارت سوجی۔

زاویار سُن ناں۔۔

ہاں بول۔۔۔اُس کی نظریں ابھی بھی سامنے کوریڈور پر تھیں۔

میرے یہاں درد ہو رہا ہے۔۔۔

کہاں۔۔اُس نے رُکتے ہوئے پوچھا۔

یہاں۔۔اُس نے اپنے گردے کی طرف اشارہ کیا۔

www.novelsclubb.com

کیوں خیریت؟؟اُس نے پریشان ہوتے ہوئے پوچھا۔

شاید ہارٹ اٹیک آ رہا ہو۔۔

اچھا۔۔کیا؟؟الفاظوں پر غور کرتے اُس نے حیرانگی سے پوچھا۔

تُجھے گردے میں ہارٹ اٹیک آرہا ہے؟؟اُس نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا،اُس کے سیریس چہرے پر حیرانگی سے کھلی آنکھوں کو دیکھتے مصطفیٰ سے ہنسی روکنا مشکل ہوگئی۔وہ ہنس پڑا،زاویار نے وہیں اُس کے گردے پر ہلکا سا مقہ رسید کیا۔

آہ۔۔وہ کراہا۔

میں اور تھوپیڈک ڈاکٹر(orthopedic doctor)ہوں اگر مجھے ہڈیاں جوڑنے آتی ہیں تو توڑنے بھی آتی ہیں،وہ بھی بہت اچھے سے۔۔

تُم مجھے مارو گے،شرم ہے تمھارے اندر؟؟

تمھیں مرنے کے لیئے مضبوط ہاتھ ہونے چاہیئے شرم کا اس سے کیا لینا دینا۔۔

اوہ میرے یار، تمھیں تنگ کرنے کا اپنا ہی مزہ ہے۔۔اُس کے گلے میں ہاتھ ڈالتے وہ اُسے اپنے ساتھ گھسیٹنے لگا۔

مصطفیٰ چھوڑو ورنہ میں نے ہاتھوں کی ہڈیاں توڑ دینی ہیں تیری۔۔وہ دبا دبا غرایا۔

مصطفیٰ نے اُسے چھوڑ دیا تھا۔وہ آگے چل دیا۔

اب کیوں رُک گیا؟ لگتا ہے اس بار پاؤں میں ہارٹ اٹیک آیا ہے۔۔۔ مصطفیٰ کھڑا رہا اُس نے کوئی جواب نہ دیا۔

زیادہ خوبصورت لگ رہا ہوں کیا میں ؟ایسے گھور رہا ہے۔۔ بالوں میں ہاتھ پھیرتے اُس نے ونڈو گلاس میں اپنا عکس دیکھا۔

تُم نے مجھے جھڑکا۔۔۔اُس کی آواز میں گہرا صدمہ تھا۔زاویار سانس بھر کے رہ گیا۔

اویار چل،ڈرامے نہ کیا کر۔۔۔اُس کو بازو سے پکڑے زبردستی اپنے ساتھ لیئے وہ باہر نکلا۔کیفے میں بیٹھتے ہی چائے کا آرڈر دیا جو کے کچھ ہی دیر میں اُن کی ٹیبل پر پہنچ چکی تھی۔

ویسے باپ بننے والا ہے اب تو اپنے ڈرامے ختم کر دے۔۔

میں نے اتنے سال پڑھا ہے اور اُس میں سے کسی کتاب میں یہ نہیں لکھا تھا کہ باپ بننے والا مرد ڈرامے نہیں کر سکتا۔۔

اچھا۔۔اُس نے ہار مانتے ہوئے کہا اس انسان کے ساتھ باتوں میں وہ نہیں جیت سکتا تھا۔

ویسے میں کب چاچو بنوں گا؟؟زاویار اچانک کھانسنے لگا یوں جیسے چائے گلے میں ہی پھنس گئی ہو۔کھانستے کھانستے اُس کی آنکھوں میں پانی جمع ہو گیا اپنے سینے پر ہاتھ پھیرتے وہ سیدھا ہوا۔

خاموشی سے چائے پی ورنہ ٹھنڈی ہو جائے گی۔۔اُس نے اُس کا دھیان چائے کی طرف کیا۔

بتانہ، میں چاچو کب بنوں گا؟؟

مصطفیٰ شٹ اپ۔۔اُس کے گال سُرخ ہو چُکے تھے، چائے کی طرف دیکھتا وہ ہلکا سا مسکرایا تھا۔ مصطفیٰ چُپ ہو گیا تھا۔

****

موبائل پر آئی ضروری کال کا جواب دیتے اُس نے کال کاٹی، فون پاکٹ میں رکھتے وہ روم میں آیا۔ وہ ڈھیلی سی شرٹ اور ٹراؤزر پہنے بیڈ شیٹ سیٹ کر رہی تھی، بُراق وہیں ڈریسنگ ٹیبل کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا ہو گیا، بیڈ شیٹ سیٹ کر کے وہ پیچھے مڑی وہ اُسے دیکھ رہا تھا، اُس کے پاس سے ہوتے اُس نے ٹیبل پر پڑا اپنا کیچر اٹھایا اور بال بندھے،

www.novelsclubb.com

پھر گلے میں پہنا سکارف اُتار کر بیڈ پر رکھا وہ سونے کی تیاری کر رہی تھی۔ سائڈ ٹیبل پر رکھے جگ کو اُٹھا کر گلاس میں پانی ڈالتے اُس نے ترچھی نگاہ اُس اور پر ڈالی وہ اُسے ہی دیکھ رہا تھا۔ وہ پانی پینے لگی، گلاس واپس جگہ پر رکھنے کے بعد اُس نے گہرا سانس لیا پھر اُس کے بلکل سامنے آ کھڑی ہوئی۔

میرے منہ پر کچھ لکھا ہے کیا؟

کیا؟ میں نے کچھ کہا تمھیں؟؟

تُم دیکھ کیوں رہے ہو کب سے؟

اب میں دیکھ بھی نہیں سکتا؟؟اُس نے معصومیت سے پوچھا۔

اس وقت دیکھنے کی وجہ؟

اپنی بیوی کو دیکھنے کا کوئی ٹائم ہوتا ہے کیا؟

بُراق تُم میرے سوالوں کے جواب دینے کے بجائے اُلٹا اپنے سوال کر رہے ہو۔۔

www.novelsclubb.com

ٹھیک ہے اُلٹا نہیں کرتا سیدھے کر لیتا ہوں۔۔

بُراق۔۔اُس کی آواز میں تنبیہہ تھی۔

یس مائے لو۔۔اُس کے انداز میں اتنی ہی مٹھاس تھی۔

نہ دیکھو ایسے۔۔اب کی بار اُس نے آرام سے کہا۔

کیسے۔۔۔اُس کی آنکھوں میں جھانکتے اُس نے دلچسپی سے پوچھا۔

ان آنکھوں سے۔۔

تو ٹھیک ہے آنکھیں چینج کروالیتا ہوں میں اپنی، پھر تو دیکھ سکتا ہوں نہ۔۔

نہیں، یہ آنکھیں خوبصورت ہیں۔۔بے ساختہ اُس کے منہ سے الفاظ نکلے، وہ محفوظ سا ہنس دیا۔

فری نہیں ہو، اپنی حد میں رہو۔۔اپنی جھینپ مٹانے کے لیئے وہ اُس کے آگے سے ہٹتے ہوئے بیڈ کی طرف جانے لگی جب بُراق نے اُسے بازو سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا وہ سیدھا اُس کے کشادہ سینے سے آ لگی۔

حدوں سے کہو تھوڑی اجازت دے دیں، میں نے اُن کے خلاف جا کر کچھ کرنا ہے ۔۔اُس کی آواز میں بھاری آواز کے ساتھ گھمبیر مسکراہٹ اُبھری۔

میرا خیال ہے آج تُم نے اپنی دوائی نہیں پی تب ہی ایسی اُلٹی سیدھی باتیں کر رہے ہو۔۔اُس کی بات کو کسی خاطر خواہ میں نہ لاتے ہوئے بُراق نے اُسے خود کے قریب کرتے اُس کا کندھا چوما۔ماہنور کی آنکھیں حیرت سے کھل گئیں اپر کی سانس اپر اور نیچے کی نیچے ہی رہ گئی۔وہ سانس روکے کھڑی تھی۔

لڑکی سانس لو، چومنے سے کوئی مر تھوڑی جاتا ہے۔۔اُس نے گہری سانس لی، بُراق پیچھے ہو گیا اور غور سے اُس کے چہرے کو دیکھنے لگا جو حد درجے تک سُرخ ہو چُکا تھا ۔اُس نے یکدم اپنے دونوں ہاتھ اپنے گالوں پر رکھ دیئے۔اِس سے کچھ نہیں ہونے والا تھا وہ ابھی بھی اُسے ہی دیکھ رہا تھا وہ اُسے بازو سے پکڑتے روم سے باہر چھت پر لے گئی۔

www.novelsclubb.com

****

آپ کی طبیعت کیسی ہے؟؟

میں کوئی بیمار تھوڑی ہوں جو آپ مجھ سے یہ پوچھ رہے ہیں۔۔موبائل پر اپنے نئے ڈیزائن کو دیکھتے اُس نے جواب دیا۔

کیوں یہ سوال صرف بیماروں سے ہی کیا جاتا ہے؟ میں نے تو ایسے ہی پوچھا تھا۔۔

حور نے موبائل سائڈ پر کرتے اُسے دیکھا۔

آپ صبح سے چار بار یہ سوال کر چکے ہیں۔۔

تو آپ میرے سوال گن رہی تھیں کیا۔۔۔اُسے باتوں میں سے بات نکالنے خوب آتی تھی۔

اب ایک ہی سوال بار بار کریں گے تو یاد تو رہے گا نہ۔۔

تو ٹھیک ہے اب کی بار نیا سوال کر لیتا ہوں۔۔

یہ بتائیں آپ کو میں کیسا لگتا ہوں۔۔

سب سے منفرد۔۔

کیا مطلب سب سے منفرد؟ میں آپ کو آدمی نہیں لگتا کیا۔۔

میرا مطلب وہ نہیں تھا۔۔میرا مطلب تھا کہ آپ کی سوچ آپ کی نظر سب سے منفرد ہے۔

کیسے؟؟ وہ آج اپنی تعریف سننے کے موڈ میں تھا۔

آپ کی نظر میں دیکھتی ہوں تو خود کو دُنیا کی سب سے خوبصورت لڑکی سمجھتی ہوں ۔۔بنا جھجھکتے اُس نے کہا۔

وہ تو آپ ہیں اُس کے علاوہ کچھ بتائیں نہ۔۔

آپ کو میں کیسی لگتی ہوں۔۔۔اُس کے سوال کو چھوڑ کر اپنا رُخ اُس کی طرف موڑتے اُس نے پوچھا۔

آپ مجھے میری کل کائنات لگتی ہیں۔۔

نہ کرو میں نے مغرور ہو جانا ہے۔۔وہ ہنسی۔

خیر ہے، مغروریت بھی میری محبّت کی دی گئی ہو گی، سوٹ کرے گی۔۔

شکریہ۔۔

کس لیئے۔۔اُس نے نہ سمجھی سے پوچھا،اس میں شکریہ کرنے والی کون سی بات تھی۔

شُکریہ آپ کی محبّت کے لیئے،اتنے پیار کے لیئے اور ہر اُس خوشی کے لیئے جو آپ نے مجھے دی۔۔اُس نے بہت لاڈ سے کہا۔اس شخص کے نام کا سورج تب طلوع ہوا تھا جب حور کی ذات تاریکیوں کی زد میں تھی جب بہت سے لوگوں نے اُسے اُس کے سانولے رنگ کی وجہ سے ٹھکرایا تھا تب یہ انسان اُس کی سانولی صورت کے پیچھے چمکتی سیرت پر دل ہارا تھا۔

شکریہ مجھ پر اور میری محبت پر بھروسہ کرنے کے لیئے اور ہمارے اس رشتے کو مکمل کرنے کے لیئے۔۔ مصطفیٰ نے اُس کے دونوں ہاتھوں کو تھامتے اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔اُسے سیاہ رنگ سے کبھی کوئی خاص دلچسپی نہیں تھی لیکن اُس

کی آنکھیں دیکھنے کے بعد اُسے سیاہ رنگ سے بھی محبّت ہونے لگی، اُسے اُس سے جُڑی ہر چیز سے محبّت ہونے لگی۔

دِل نے ایک سانولی صورت پر دم توڑ دیا،

اب ہم حُسن والوں کا احترام نہیں کرتے۔

***

ہم یہاں کیوں آئے ہیں؟؟ چھت پر پہنچتے اُس نے پوچھا۔

ایسے ہی۔۔وہ چھت پر رکھی چارپائی پر بیٹھ گئی وہ بھی اُس کے ساتھ آ بیٹھا۔وہ دور تک پھیلے کالے گھنگھور بادلوں سے ڈھکے کھلے آسمان پر چمکتے ستاروں کو دیکھنے لگی۔

تمھیں پتا ہے تُم بہت اچھے ہو۔۔اُس کی دھیمی آواز آئی، نظریں ابھی بھی آسمان پر مرکوز تھیں۔

www.novelsclubb.com

میرا ابھی یہی خیال ہے۔۔اُس نے شوخ انداز میں جواب دیا ماہنور نے چہرہ موڑ کر اُسے دیکھا۔

میں نے تُم جیسا خود پسند انسان آج تک نہیں دیکھا۔

اس کا مطلب تُم نے زندگی میں کچھ نہیں دیکھا۔۔وہ مسکرا دی آخر اُس کی انہیں باتوں کی وجہ سے وہ اُسے پسند تھا۔

تم نے کبھی کسی اور کی تعریف کی ہے ؟اُس کے پوچھنے پر وہ سوچ میں پڑ گیا۔

شاید نہیں، یاد نہیں آرہا مجھے۔۔

میری تعریف کرو۔۔اُس نے اچانک اُسے دیکھتے ہوئے کہا اور چہرہ اُس کی طرف موڑ لیا۔

ہاں؟؟

کیاہاں، تعریف کرو میری۔۔اُس کی نظروں نے اپنے سامنے بیٹھی لڑکی کی چہرے کا طواف کیا، کیاوہ واقعی لفظوں میں بیان کی جاسکتی ہے؟

تعریف کرو میری، اتنا کیا سوچ رہے ہو۔۔

سوچ رہاہوں کتنا جھوٹ بولوں آخر مرنے کے بعد حساب بھی تو دیناہو گا۔۔وہ مذاق اُڑانے والے انداز میں ہنسا، وہ بدمزہ ہو گئی۔

میں تمھیں لفظوں میں بیان نہیں کر سکتا تُم دُنیا کے تمام خوبصورت جملوں کا نچوڑ ہو۔۔اُس کی نرم آواز میں کہنے پر ماہنور کو دل ہی دل میں بہت خوشی بھی ہوئی لیکن وہ ظاہر کیوں کرے۔وہ مسکراہٹ دباتے ہوئے بولی۔

بس کرو تمھارے بائیں طرف کا فرشتہ لکھ لکھ کر تھک گیا ہو گا۔۔اُس نے سر نفی میں ہلایاان عورتوں کی جتنی تعریف کرلو یہ خوش نہیں ہوتیں۔

تمھارے لیئے محبّت کیا ہے؟؟ بُراق نے اُس سے پوچھا۔

محبّت کا نہیں پتا لیکن تمھیں دیکھوں تو سکوں ملتا ہے۔۔ بُراق نے یکلخت اُس کو دیکھا۔

ایک منٹ، کیا تُم نے میری تعریف کی؟؟ اُس کی آواز میں حیرت تھی۔

کیوں تمھیں ہضم نہیں ہو رہی؟

اگر میں نے کچھ غلط نہیں سنا تو یہ اس صدی کا سب سے بڑا انکشاف ہے کہ ماہنور شاہ نے بُراق سلطان کی تعریف کی۔۔ اُس نے ایک ایک لفظ کو توڑ توڑ کر کہا۔

بُراق تُم مجھے میری اپنی ذات سے زیادہ عزیز ہو، اگر کبھی مجھے تم میں اور خود میں سے کسی ایک کو چننا پڑا تو میں بلا جھجھک تمھیں چُنو گی۔۔ وہ آج کھل کے اعتراف کر رہی تھی وہ جانتا تھا کہ وہ اُس سے محبّت کرتی ہے لیکن اُس کے منہ سے اقرار سننا کس قدر سکون دہ ہے یہ اُسے اب معلوم ہو رہا تھا۔ اُس نے اپنا بازو اُس کے گرد پھیلا کر اُسے خود کے قریب کیا وہ اُس کے کندھے پر سر رکھ گئی اور دور تک پھیلے آسمان پر اب چاند کی چمکتی روشنی کو دیکھ رہی تھی۔ اُس کے حصے کا چاند بادلوں سے

نکل کر اپنی پوری آب و تاب سے آسمان پر چمک رہا تھا یوں۔ بُراق نے اُس چاند کو دیکھا اس چاند نے اُس کا ہر درد سنا تھا، ہر آنسو دیکھا تھا ہر وہ سرگوشی سنی تھی جو وہ کسی اور کو نہیں سنا سکا اور آج وہ اُس کے کندھے پر سر رکھے اُسی چاند کو دیکھ رہی تھی ۔وہ اپنے پچھلے تمام خسارے بھول گیا تھا۔

تیری آنکھوں کی سہولت ہو مُیسّر جس کو

وہ بھلا چاند ستاروں کو کہاں دیکھے گا

رُوبرُو عشق ہو اور عشق بھی تیرے جیسا

پھر کوئی دل کے خساروں کو کہاں دیکھے گا

*****

www.novelsclubb.com

وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی ہاتھوں پر لوشن لگا رہی تھی، اُس نے مرر سے اُسے دیکھا جو اُس سے نظریں چُراتے اپنے موبائل پر مصروف ہو گیا۔ وہ پھر سے لوشن لگانے لگی۔ لوشن لگا کر وہ بیڈ پر اپنی سائڈ آ بیٹھی۔

تُم کچھ کام کر رہے ہو کیا؟

نہیں، کیوں؟؟

ایک ریس ہو جائے۔۔۔ اُس نے موبائل سے نظریں اُٹھا کر اُسے دیکھا وہ کہیں سے مزاق کے موڈ میں نہیں تھی۔

ابھی ضروری ہے؟

کیوں مسٹر بائیکر آپ ڈر رہے ہیں؟؟

مرد کو اپنی بیوی سے ڈرنا چاہیئے، چلو۔۔ وہ بیڈ سے نیچے اُتر گیا۔

www.novelsclubb.com

تقریباً تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ایک خالی روڈ پر پہنچے یہ وہی روڈ تھا جہاں زاویار نے اُسے بائک سکھائی تھی اور وہ اِس وقت اُسے یہیں لے کر آیا تھا کیوں کہ اس سڑک پر رات دس کے بعد کوئی انسان کم ہی دکھائی دیتا تھا۔

وہ دونوں ہیلمٹ پہنے اپنی اپنی بائک پر تیار بیٹھے تھے، زاویار نے دونوں ہاتھوں سے ریس دی خاموش روڈ پر بائک کی ریس کی تیز آواز گونجی زوِش نے گردن گھوما کر اُسے دیکھا پھر آنکھ ونک کرتی وہ تیزی سے بائک بھگا لے گئی، وہ اپنی جگہ سے نہیں ہلا جب وہ نظروں سے دور جانے لگی تب اُس نے بائک چلانا شروع کی۔ وہ نارمل اسپیڈ پر اُس کے پیچھے پیچھے ہی جا رہا تھا وہ چہرہ گھوما کر بار بار اُسے دیکھتی ہاں وہ اُس کے پیچھے تھا سڑک ختم ہونے والی تھی وہ آج اُس سے جیت جائے گی وہ خوشی تھی اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ فنیشنگ لائن پار کر گئی۔

اُس کے بائک سے نیچے اُترنے کے بعد وہ وہاں آ کر رکا وہ اُس کی بائک کے سامنے آگے پیچھے لہرا رہی تھی ہاں وہ اُسے چھیڑ رہی تھی وہ اُس کی بچکانہ حرکت پر ہنس دیا۔

www.novelsclubb.com

میں جیت گئی، میں نیل سے جیت گئی۔۔۔وہ خوشی سے چیختے ہوئے آس پاس خاموش جھاڑیوں کو سنا رہی تھی۔

ہاں تُم جیت گئی لیکن اس میں اتنا خوش ہونے والی کون سی بات ہے۔۔۔بائک سے ٹیک لگا کر کھڑے ہوتے اُس نے پوچھا۔

میں نیل سے جیتی ہوں کوئی عام بات تھوڑی ہے۔۔۔اُس کے سامنے کھڑے ہوتے اُس نے لفظ نیل کو واضح کرتے ہوئے کہا۔

نیل تُم پر اپنی زندگی ہار گیا تو یہ ریس کیا چیز ہے۔۔

تمھیں شرم نہیں آتی ایک لڑکی سے ہارتے ہوئے؟؟اُس نے آنکھیں چھوٹی کیے اُس سے پوچھا یعنی مزاق اُڑایا۔

سامنے کھڑی لڑکی اتنی حسین ہو تو ہارنے میں کیسی شرم۔۔اُس نے ڈھیٹائی سے جواب دیا۔

تُم سے ایک بات پوچھو؟؟

تُم پوچھا نہیں کرو حکم کیا کرو۔۔

تمھارا نام نیل کس نے رکھا ہے؟؟

پتا نہیں، ریس لگاتے ہوئے ہی کسی نے کہا تھا اُس کے بعد آرام آرام سے اسی نام سے مشہور ہو گیا، پتا نہیں یہ نام کیوں رکھا ہے۔۔

تمھاری ان خوبصورت آنکھوں کی وجہ سے۔۔اُس نے اُس کی آنکھوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔ نیلی آنکھوں پر لمبی گھنی پلکوں کی باڑ، اُن آنکھوں میں ایسی کشش تھی جو دیکھنے والے کو پاگل کر دیتی۔اُسے لگاتار خود کو دیکھتا پا کر وہ ہنس دیا، زوِش کا طلسم ٹوٹا تھا۔

کیا میں ایک چیز کا اعتراف کر سکتی ہوں؟؟اُس کے قریب ہوتے اُس نے پوچھا۔

ہمم۔۔

تمھاری ہنسی بہت پیاری ہے۔۔

اور یہ ہنسی تب دکھتی ہے جب تُم قریب ہو۔۔اُس نے بہت سادگی سے کہا۔اُس کا چہرہ گلابی پڑ گیا۔

دُنیا میں اتنے عاشق گزرے ہیں اور سب اپنی محبوبہ کے لیئے چاند تارے توڑ کر لانے کے دعوے کرتے تھے۔تُم میرے لیئے کیا کر سکتے ہو؟جو بڑا بھی ہو اور حقیقی بھی۔

میں تمھارے قدموں کے نیچے جنّت لا سکتا ہوں۔۔اُس نے بڑے اطمینان سے جواب دیا،اُسے اس جواب کی توقع نہیں تھی۔اُس کی حیرت سے پھیلی آنکھوں کو دیکھتے وہ گردن پیچھے گرائے ہنس دیا۔زوِش اپنی کہنی دوسرے ہاتھ پر ٹکائے اپنے گال کو اپنی ہتھیلی پر رکھے اُسے دیکھنے لگی ہنسنے کی وجہ سے اُس کی آنکھیں بلکل چھوٹی ہو جاتی تھیں وہ اتنا پیارا کیسے لگ سکتا تھا وہ ہنستا گیا اور وہ دل ہارتی گئی۔

وہ عام سے خدوخال کا مالک ہے

مگر۔۔۔

اُس میں کچھ بات حُب والی

نظریں قابلِ عشق ہیں

گفتگو پر دِل ہارا جا سکتا ہے

اُسے عام نہیں کہا جا سکتا

وہ بختوں والا ہے

سادگی سے، سہولت سے

www.novelsclubb.com

دلوں پر "ع ش ق" کا اسم کندہ کر دینے والا۔

اتنے غور سے کیا دیکھ رہی ہو تمھارا ہی شوہر ہوں آرام سے دیکھنا۔۔۔اُسے یوں خود کو دیکھتا پا کر اُس نے شوخ انداز میں کہا۔

سوچ رہی ہوں کیا میں اتنا سب ڈیزرو کرتی تھی، جیتنا مجھے ملا ہے؟؟اُس نے کھوئے ہوئے لہجے میں کہا۔

لیکن میرے جیسا انسان محبّت کے سوا You deserve everything اور کیا دے سکتا ہے۔۔اُس نے محبّت پاش نظروں سے اُسے دیکھا زوِش نے نظروں چُرا لیں ان آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھنے کی سکت اُس میں نہ تھی ۔ایک قدم مزید آگے بڑھاتے اُس نے اپنے اور اُس کے درمیان سے فاصلہ ختم کیا، اُس کے چہرے کو اپنے دونوں ہاتھوں میں پکڑے اُس نے بہت محبّت سے اُس کا ماتھا چوما۔اُسے پتھر کی تلاش میں ہیرا مل گیا تھا۔وہ اُسے دیکھ کر سوچتی تھی ہاں یہی وہ خوشیاں ہیں جس کے لیئے اُس نے دعائیں کی تھیں اور آج اُسے سب کچھ مل گیا تھا۔ لیکن اُس نے اتنا زیادہ تو اُس رب سے نہیں مانگا تھا۔وہ اُسے جب بھی دیکھتی تھی تو اُسے بس ایک ہی آیت کا ترجمہ یاد آتا تھا

ترجمہ: "اور تُم اپنے رب کی کون کون سی نعمتیں جھٹلاؤ گے"

www.novelsclubb.com

آپ کا وجود کتنا ہی تاریکیوں کی زد میں کیوں نہ ہو، آپ پر یہ دُنیا کتنی ہی تنگ کیوں نہ کر دی جائے اگر آپ اُس ذات کامل پر یقین رکھتے ہیں اور صبر کرتے ہیں تو وہ آپ کو ضرور انعام سے نوازے گا۔ صبر کے لمحات بہت قیمتی ہوتے ہیں یہ انسان کو اُس کے رب سے جوڑ دیتے ہیں اور ان لمحات میں ہمیں اپنی زبان پر نہ شکرے کلمات نہیں لانے چاہیئے، ہر حالت میں اُس پر یقین رکھنا چاہیئے کیوں کے اُس کے ایک "کن" کہنے کی دیر ہوتی ہے اور انسان کے سارے دکھ خوشیوں میں بدل جاتے ہیں۔ اور پر قرآن بھی تو یہی کہتا ہے کہ

ترجمہ: "اور پھر وہ تمھیں اتنا دے گا کہ تُم خوش ہو جاؤ گے"

www.novelsclubb.com

ختم شُد۔۔